

سیرت نبیہ النبیا حضرت نبینا محمد مصطفیٰ ﷺ

مکتبہ درود و سلام کا خزانہ

# گزشتہ اصلوات علیہ سید السادات علیہ اصلواتہم السلام



تالیف لطیف

زیر سرپرستی

پیشوا الفیاض الاسلامی  
پیشوا الفیاض الاسلامی

مدرسہ منتظور احمد نعمانی  
مدرسہ منتظور احمد نعمانی

فیلڈ ہماز آستانہ عالیہ حضرت کرمانہ شریف



کتابخانہ والاکن شباب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ

وَالْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ  
وَالْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ  
وَالْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ  
وَالْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ  
 (سورة احزاب آیت ۵۶)  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَتَسَلَّمُوا مِنِّي  
 إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَتَسَلَّمُوا مِنِّي

# کنز الصلوات

جلد دوم

## سید السادات

علی

علیہ التحیة الصلوة والسلام

منتخب درود و سلام کا پوشیدہ خزانہ  
 فضائل و فوائد اور مستند حوالہ جات

تالیف لطیف

مداح رسول محمد منظور احمد نعمانی چشتی قادری  
 حاجی پیر الغلام شہدتی برکاتی بھٹائی  
 نئی ماہ آستانہ عالیہ حضرت کریمہ اللہ شریف

دکان نمبر ۵۔  
 دربار مارکیٹ  
 لاہور

گرمان والابک شاپ

042-37249515 0300-4306876

بیتنا

شمس العارفین سراج الدین قطب القباب، پیر طریقت زہیر شریعت

# حضرت پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرمان والے، آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریفین (انکارہ)

پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری  
مفتی اعظم پاکستان  
مفتی اعظم دارالافتاء  
کراچی

- حضرت پیر محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر میر طریب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر غلام حیلانی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

- حضرت پیر محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ



چاہتے ہو اگر نیک نامی آل زہرا رضی اللہ عنہما کی کرو غلامی  
ان کے حق سے زاہد نیازی پر کونوں کے مارے ہوئے ہیں

زینت انندت نور انندت نور انندت نور  
حضرت پیر محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ  
ہاشمیت  
سرماں والا شریفین

زینت انندت نور انندت نور انندت نور  
پیر طریقت زہیر شریعت حضرت پیر محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت پیر محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ  
سرماں والا شریفین

الحاج صوفی  
برکت علی  
بانی کولہ والا شریفین

زیر سرپرستی:  
حاجی امیر اعجاز احمد لدھیانوی  
نایب آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریفین

سیدنا محمد اسماعیل شاہ بخاری

مجموعہ حقوق محفوظ ہیں  
قیمت 2000 روپے

اشاعت 11-12-2014

اسلام کے شاہ محمد اسماعیل شاہ بخاری  
اسلام کے پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری

انتساب

جانِ عالم نورِ محسوم  
صلی اللہ علیہ وسلم

کے والدینِ کریمین  
رضی اللہ عنہما

کے نام

حاجی پیر غلام شہید علی صاحبی  
برکاتی بھلائی  
کرماتِ والا  
علیہ السلام  
تذکرہ عالی حضرت کوہاوار شریف  
بکف شاپ

چاہتے ہو اگر نیک نامی آل زہرا رضی اللہ عنہما کی کر لو غلامی  
ان کھتے سے زاہد نیازی پر سکون کے مارے ہوئے ہیں

## جلد دوم

۳۹	بغیر وضو ذکر الہی .		
۳۹	مرنے وقت اللہ سے اچھا گمان رکھنا	۵	گستاخی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۳۹	کھانا کھا کر ہاتھ دھونا .	۷	کمال علمی رید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۳۹	قبلہ کی طرف تھوکتا منع ہے .	۱۴	ایک اینٹ کی جگہ .
۴۰	ریڑھ کی ہڈی .	۱۶	ماہ رمضان میں عمرہ .
۴۲	پھینک کا بیان .		نماز کی حالت میں بھی حضور صلی اللہ
۴۲	باوضو سونے کا بیان .	۱۸	علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم .
۴۲	تقدیر کا بیان .	۱۹	شرط صحابیت .
۴۷	حضرت سلیمان علیہ السلام ایک فیصلہ .	۲۷	حکایت .
۴۷	شیطان دل پر .		حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کر کے
	آدمی کو موت آنے کی جگہ پر	۲۸	خوڑی سے بچا لیا .
۴۸	بھیج دیا جاتا ہے .		حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہودی
	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا	۲۹	عالم کا مناظرہ .
۴۹	جبریل علیہ السلام کو دیکھنا .	۳۰	حضرت ضحاک کا اسلام قبول کرنا .
۵۰	قبلہ کا رخ بدلنا .		ابوطالب کی صحت کے لئے حضور
۵۳	مسجد میں گوز مارنا .	۳۲	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء .
۵۶	فضائل مسجد نبویؐ .	۳۲	عکرمہ بن ابوجہل کی معافی اور اسلام .
۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر .		خیل اور جنت .
۵۹	نماز اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر .	۳۷	چار جام حدیثیں .
۵۹	نماز اور آپ کی زیارت کا منظر .	۳۷	اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا .
۶۲	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف	۳۸	حائضہ پر نماز کی قضا نہیں .
۶۵	حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کا بھنڈا .	۳۸	مسواک کا بیان اور فوائد .
۶۶	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ		
	کی آمد .		



۱۰۰	موزوں پر مسح۔	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا
۱۰۱	صلوٰۃ صدیقی۔	خطبہ۔
۱۰۲	زیارت کے لئے۔	تجہیز و تکفین۔
۱۰۳	عالم کی فضیلت۔	نماز جنازہ۔
۱۰۳	علم اور طالب علم کی فضیلت۔	تدفین۔
۱۰۴	دروہ کے بغیر نماز قبول نہیں۔	عزرائیل علیہ السلام اجازت طلب
۱۰۴	امام زین العابدینؑ کی روایت۔	کرتے ہیں۔
۱۰۶	نفل زیارت۔	علالت۔
۱۰۸	دعا خضر علیہ السلام۔	تعریت۔
۱۰۹	مبارک قبروں کی ترتیب۔	ام امین رضی اللہ عنہا۔
۱۱۰	زیارت مدینہ منورہ۔	آخری لمحات۔
	سلام بر بزرگاہ سرور کونین	وصال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
۱۱۱	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم
	خلیفہ اول صدیق اکبر و خلیفہ ثانی	خصائص امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
۱۱۳	عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھنا۔	تورات میں حالات نبی کریم صلی اللہ
۱۱۵	اہل بیت المؤمنین رضی اللہ عنہم پر سلام	علیہ وآلہ وسلم۔
۱۱۶	جنت البقیع کے دروازہ پر سلام۔	اذان کے بعد کی دعا۔
	امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	پانچ چیزیں
۱۱۶	کے مزار پر سلام۔	ابر آلودوں میں نماز
	خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ	عمامہ۔
۱۱۶	عنها کے مزار پر سلام۔	روح کی حقیقت۔
	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے	
۱۱۷	خصائص و معجزات۔	
۱۱۷	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔	

۱۶۵	عقیقتہ -	۱۲۸	نبوت کے بعد پہلا معجزہ -
۱۶۶	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ -	۱۲۹	بکری کے بچے سے آپ صلی اللہ علیہ و
۱۶۶	خلیل اور حبیب میں فرق -	۱۳۰	آلہ وسلم کا دودھ کالنا -
۱۷۰	صحابہ میں ان جبرائیل علیہ السلام -	۱۳۹	معجزہ -
۱۷۱	قبر انور کی زیارت شفاعت کے	۱۴۰	بھوک و پیاس میں نبی کریم صلی اللہ
۱۷۱	لئے شدت ہے -	۱۴۱	علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ -
۱۷۱	میری قبر کی زیارت میری زیارت	۱۴۵	بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۷۱	تہ -	۱۵۰	سے دودھ ملنا -
۱۷۳	بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ و	۱۵۳	جن بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
۱۷۳	سلم میں استغاثہ -	۱۵۳	وسلم میں -
۱۷۳	حضرت ابن المنکدر کا استغاثہ -	۱۵۴	سواد بن قارب -
۱۷۴	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے	۱۶۰	اختلاف امت باعث رحمت ہے
۱۷۴	دعوت ولیمہ کی -	۱۶۰	تواضع -
۱۷۵	کھانے میں برکت -	۱۶۱	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن -
۱۷۶	گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۶۱	نسطور اراہب -
۱۷۶	واجب القتل ہے -	۱۶۱	بیٹا پیدا ہونے کے لئے عمل -
۱۷۸	معجزہ ۵۰ -	۱۶۱	اوراد -
۱۷۸	معجزہ گوہ -	۱۶۱	رزق میں برکت -
۱۸۰	رکبانہ پہلوان کا اسلام قبول کرنا -	۱۶۱	توہن ذوالحجہ کا روزہ دو سال کا کفارہ -
۱۸۱	دل کی بات پر مطلع ہونا -	۱۶۱	حضرت حضرت علیہ السلام -
۱۸۲	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ -	۱۶۱	حدیث
۱۸۶	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ	۱۶۲	سختی
۱۸۶	آپ پر ایمان لائیں -	۱۶۵	جو دوسخا -

۲۲۱	شہر حرام کی قسم کھانا	۱۸۷	حدیث رزق۔
۲۲۲	زُبد	۱۸۷	ایک اعرابی بارگاہِ نبوی میں۔
۲۲۳	درد کے لئے۔	۱۸۸	یہودی کے بال سیاہ ہو گئے۔
۲۲۴	حفظ و عصمتِ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۸۹	گنچے کے سر کے بال اُگ آئے۔
۲۲۵	آیت شفاء۔	۱۹۳	کھجور کی شاخ منور ہو گئی۔
۲۲۶	معجزہ بہرنی۔	۱۹۳	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر۔
۲۲۷	استغاثہ۔	۱۹۴	قرأتِ خلف الامام۔
۲۲۸	معجزہ استن جنانہ (تنا)	۱۹۷	خلقِ عظیم۔
۲۳۰	حکایت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۱۹۸	نماز باجماعت ادا کرو۔
۲۳۱	حدیث مبارکہ سے لفظ مصطفیٰ کا معنی	۱۹۹	روزانہ صدقہ کرو۔
۲۳۲	غزوہ بنی المصطلق۔	۱۹۹	صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔
۲۳۳	سات جگہ درود پڑھنا مکروہ ہے۔	۲۰۲	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناکان و مایکون کا علم ہے۔
۲۳۵	صدقہ لوگوں کا میل ہے۔	۲۰۲	حدیث۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندھیرے میں بھی دن جیسا دیکھتے تھے۔
۲۳۶	معجزہ کھجوریں۔	۲۰۴	حدیث بھڑیا۔
۲۳۹	بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استغاثہ	۲۰۵	خوش خلقی کی حدیث۔
۲۴۱	معجزہ رجوت شمس (سورج پلٹنا)۔	۲۰۰	حدیث جبریل علیہ السلام۔
۲۵۲	مردوں کو زندوں کا ثواب پہنچتا ہے۔	۲۰۵	امام قسطلانی رحمۃ اللہ کا نورانی بیان۔
۲۵۵	خواب میں زیارت۔	۲۰۸	صحیحی۔
۲۶۰	معجزہ کھجور کا درخت۔	۲۱۰	حق تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم کھانا۔
۲۶۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنات پر تصرف۔	۲۱۳	
۲۶۱	گمشدہ چیز کے لئے۔	۲۱۹	
۲۶۲	رجال الغیب۔	۲۲۱	

	۲۶۲	ابدال -
	۲۶۳	حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ
۲۸۳	۲۶۴	جامع کمالات انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت۔
۲۸۴	۲۶۹	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول۔
	"	حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی روایت درود وحوال کو جنت کی بشارت۔
"	۲۷۰	بھول جانا۔
۲۸۵	"	اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کا اتصال۔
"	۲۷۱	درود و تشریف پڑھنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔
۲۸۶	۲۷۲	محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام والے لوگ جنتی ہیں۔
۲۸۶	۲۸۲	جس مومن کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو اس پر دوزخ حرام ہے۔
۲۸۶	۲۸۲	جس گھر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام کا کوئی فرد ہو اس کا فرشتے پہرے دیتے ہیں۔
۲۸۶	۲۸۳	جس گھر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام والا ہو اس گھر میں برکت ہوتی ہے۔
	۲۶۲	محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام والے
	۲۶۳	شخص کی وجہ سے گھر میں اللہ کی رحمت
	۲۶۴	کا نزول۔
	۲۶۹	دوران حمل بچے کا نام محمد رکھنے کی نیت کرنے سے بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔
	"	جو شخص بیٹے کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکھے وہ باپ بیٹا دونوں ہی جنتی ہیں۔
	۲۷۰	نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی برکت قیامت تک جاری۔
	۲۷۱	گھر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام سے تنگدستی دور۔
	۲۷۲	بچے کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکھو تو اس کی تعظیم کرو۔
	۲۸۲	جو اپنے بیٹے کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکھے وہ جاہل ہے۔
	۲۸۲	محمد اور احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام والے پر اللہ کی رحمت۔
	۲۸۳	محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام والے لڑکے کو نہ مارو۔
	۲۸۳	درود و تشریف لکھنے کے لئے جمعرات اور جمعہ کے دن خاص فرشتے اترتے ہیں۔
	۲۸۳	ماہِ رجب میں درود پڑھنے کی فضیلت

۳۰۵	جو سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے	۲۸۸	شامل مبارکہ (جلیہ مبارکہ) -
۳۰۵	عامہ کا بیان	۲۸۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
"	سبز رنگ	۲۸۸	صورت مبارکہ -
"	سفید کپڑوں کا بیان	۲۸۸	مہر نبوت -
۳۰۷	حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش	۲۸۸	نوے مبارک -
۳۱۱	صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعداد	۲۸۹	ہندی لگانا -
"	علیہ مبارک	"	سُرمہ لگانا -
۳۱۹	رزق کے لئے وظیفہ	"	قدم مبارک -
۳۱۹	عصر کی سنتیں	"	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ معیت
۳۲۵	انگوٹھے چومنا	۲۹۰	چہرہ مبارک -
۳۲۶	جبریل علیہ السلام کی آمد نبی کریم علیہم السلام پر	"	چشمان مبارک
"	چھڑی پر ٹیک لگانا سنت ہے	۲۹۱	ناک و دہن مبارک
۳۲۷	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گستاخِ خنزیریہ	۲۹۲	زبان مبارک
۳۲۸	ایک علوی عورت کا قصہ	۲۹۳	آواز مبارک
۳۲۹	وجوبِ مشورہ	"	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقلِ اطہر -
	فضائل و خصائصِ نبی صلی اللہ علیہ	۲۹۲	سراج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
۳۳۲	وآلہ وسلم	"	پسینہ مبارک -
"	چٹان کا ٹکڑے ہو جانا	"	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر کا
۳۳۸	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الخلق	۲۹۵	سایہ نہیں تھا -
"	تمام کائنات کی اصل سید عالم صلی اللہ	"	جسمِ اطہر پر مچھی نہ بیٹھنا -
۳۳۹	علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے	"	نیند مبارک -
	سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم	۲۹۶	پیشاب مبارک -
			رُوئے مبارک -

۳۶۸	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم خیرات ہیں۔	۳۲۰	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ اطہر کو پیدا فرمایا۔
۳۶۸	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ عربی اور اطہر النسب ہیں۔	۳۲۶	محمد نام کے چار خوش نصیب محدثین۔
۳۶۹	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب کریم ہیں۔	۳۲۷	صغریٰ میں پاریچول نے کلام کیا۔
۳۶۹	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ متقی ہیں۔	۳۲۸	مقام محمود کی بات؟
۳۷۰	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ متقی ہیں۔	۳۵۳	حدیث درود پڑھنے کی۔
۳۷۰	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ متقی ہیں۔	۳۵۴	مقام شفاعت۔
۳۷۰	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ متقی ہیں۔	۳۵۸	مقام وسیلہ و درجہ رفیعہ فضیلہ۔
۳۷۰	میں اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں۔	۳۵۸	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاشبہ افضل الرسل ہیں۔
۳۷۰	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔	۳۵۹	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا جنت میں داخل ہوں گی۔
۳۷۱	مخجل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے کس نے منانی؟	۳۵۹	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شافع یوم التثویر ہیں۔
۳۷۱	سورہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سلام بھینچنے والے کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔	۳۶۰	افضائیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں صرف قرآن کی تلاوت ہوگی۔
۳۷۱	گنبد خضریٰ کی زیارت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت لازم۔	۳۶۰	افضائیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں صرف قرآن کی تلاوت ہوگی۔
۳۷۱	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ اشرف النسب ہیں۔	۳۶۳	اہل جنت کی صفیں۔
۳۷۱	نبی ہاشم جملہ عرب و عجم سے افضل ہیں۔	۳۶۳	تمام انبیاء علیہم السلام پر بالخصوص پانچ چیزوں سے فضیلت۔
۳۷۱	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ تناول	۳۶۳	حدیث جمعہ کا درود۔

۳۹۸	حکایت یہودی .	۳۷۷	فرماتے صدقہ قبول نہ کرتے .
۴۰۰	حکایت احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ .	۳۷۸	حدیث، اَدَلُّ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي .
۴۰۴	محبت، فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں .	۳۷۹	جس نے ہزار بار دُرو پڑھا اسے آگ نہیں چھوئے گی .
۴۰۵	قبولیت کی ساعت .	۳۸۰	دُرو پڑھنے والے کا اعزاز .
۴۱۱	بہترین عیلتہ .		آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے مثل ہونے پر جبریل علیہ السلام کی شہادت
۴۱۲	تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے .	۳۸۲	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب اظہر روز قیامت بھی قائم رہے گا .
۴۱۳	والدین کی طرف محبت سے دیکھنا ایک مقبول حج کا ثواب .	۳۸۳	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مبارک سوتی اور قلب اظہر بیدار رہتا
۴۱۴	کریم ابن کریم کون تھا ؟	=	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیکہ مبارک چمڑے کا تھا . بازو مبارک .
۴۱۴	سبع مثانی سے کیا مراد ہے ؟	=	
۴۱۸	قرآن اور شہد کو لازم پکڑو .		
۴۱۹	بچھو کاٹے کا علاج .		
۴۲۵	حدیث .		
۴۲۰	نماز چاشت کی فضیلت	۳۸۵	حضرت عزیز علیہ الرحمۃ .
۴۲۴	عصر کی سنتوں کا ثواب .	۳۸۶	سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ .
=	سورۃ بقرہ کی فضیلت .	۳۹۰	حکایت ضمانت .
۴۲۵	با وضو سونے کی فضیلت .	۳۹۱	انوکھا اشتراک .
۴۲۶	وتر .	۳۹۲	موسىٰ علیہ السلام کا جنت میں رفیق لطیفہ .
=	غصہ پنی جانے کی فضیلت	۳۹۳	
۴۲۷	مستعات عشر .	۳۹۶	والدین کے حقوق .
۴۲۸	حضرت آدم وحواء علیہما السلام .		میت کو تلاوت قرآن کا ثواب پہنچتا ہے .
۴۲۹	ایک عورت کا قصہ .	۳۹۷	

۴۹۴	اللہ کا ذکر ہر چیز سے افضل ہے۔	۴۳۱	امت کے لئے اشکباری۔
۴۹۶	سورہ اخلاص کے فضائل۔	۴۳۸	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایثار اور
۴۹۹	چاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے	۴۵۴	انہماے سخاوت۔
۵۰۰	محبت کا ثمر۔	۴۵۶	طبقة تابعین رضی اللہ عنہم۔
۵۰۱	سورہ اخلاص کا شان نزول۔	۴۵۸	صلی اللہ علی محمد۔
۵۰۲	قرآن کریم کے حروف اور آیات	۴۶۵	الفاتحہ۔
۵۰۳	کی تعداد۔	۴۶۷	مشہور مفسرین۔
۵۰۵	سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا۔	۴۷۱	فضیلت قرآن۔
۵۰۶	عشرہ مبشرہ۔	۴۷۲	قرآن حکیم ایک دائمی معجزہ۔
۵۰۷	حکایت۔	۴۷۳	اعظم معجزات قرآن مجید ہے۔
۵۰۸	بندہ مومن اور اس کی اولاد جنت	۴۷۴	پیشاب کی چھینٹوں سے بچو۔
۵۰۹	میں جمع ہوں گے۔	۴۷۸	شرب قدر۔
۵۱۰	معوذتین (فلق والناس) کا نزول	۴۷۹	حاجت روائی کا وظیفہ۔
۵۱۱	سورہ کہف۔	۴۸۰	ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہو۔
۵۱۲	میت کی مغفرت ہو۔	۴۸۱	تلاوت قرآن کے فضائل۔
۵۱۳	سبع مثانی کیا ہے؟	۴۸۲	تلاوت کے آداب۔
۵۱۴	باقیات الصالحات۔	۴۸۳	فاتحہ خوانی کا ثبوت۔
۵۱۵	بدروح کا علاج۔	۴۸۴	اللہ کی رحمت اس کے غضب پر
۵۱۶	شیر خوار بچہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ	۴۸۵	غالب ہے۔
۵۱۷	وسلم کی رسالت کی گواہی دی۔	۴۸۶	سورہ فاتحہ کی برکات۔
۵۱۸	حضرت لقمان علیہ السلام۔	۴۸۷	سورہ بقرہ کی آخری آیات۔
۵۱۹	غیب کی خبر دینا۔	۴۹۰	مسواک۔
۵۲۰	اشارہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر	۴۹۱	آیت الکرسی کے فضائل۔



۵۲۳	تلاوت کلام الہی وجہ تقرب الی اللہ	۵۲۳	نیت سجدہ ریڑھ ہوگے
۵۲۶	استخارہ۔	۵۲۴	مکڑی کا جالا۔
۵۲۶	باری کے بخار کا تعویذ۔	۵۲۵	پھل سے تیسع کی آواز۔
۵۲۶	عام بخار کے لئے۔	۵۲۶	موت۔
۵۲۶	ہر مشکل کام اور لاعلاج کے لئے۔	۵۲۸	پینے کی چیز میں مکتی گرجائے تو؟
۵۲۶	نظر تیز ہو جائے۔	۵۲۹	شب برات۔
۵۲۶	نماز چاشت۔	۵۳۲	دُعا لغار۔
۵۲۶	مقروض کو مہلت دو۔	۵۳۳	بیماری سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔
۵۲۸	جامع دُعا۔	۵۳۴	عذاب برزخ کا راز۔
۵۲۹	نظر سے بچاؤ کا دم۔	۵۳۶	تسبیحات ابی المعتمر۔
۵۳۰	زچگی کی تکلیف دور ہو۔	۵۳۶	حفاظت مال کے لئے۔
۵۳۰	غذر خواہی۔	۵۳۶	دفع فقر کے لئے۔
۵۳۰	صلہ رحمی سے عمر اور رزق میں برکت	۵۳۷	بیعت۔
۵۳۸	بدکار عورت کی مغفرت۔	۵۳۸	حفاظت۔
۵۳۹	بچہ ہر شہر سے محفوظ ہو۔	۵۳۹	اللہ تعالیٰ نے قرض ادا کر دیا۔
۵۴۰	سانپ کاٹے کا سو فیصد آزمودہ عمل	۵۴۰	برائے آسانی وضع حمل۔
۵۴۱	ٹانگ کے درد کے لئے۔	۵۴۱	امام شافعی رحمۃ اللہ کا اعزاز۔
۵۴۱	جسم کے ہر درد کے لئے۔	۵۴۱	جن نکالنا۔
۵۴۱	دردِ مرض کے لئے۔	۵۴۱	حاجت پوری ہو۔
۵۴۲	گمشدہ شے کے لئے۔	۵۴۱	صحت یابی کے لئے۔
۵۴۲	درازی عمر کے لئے۔	۵۴۲	اللہ تعالیٰ کا ولی۔
۵۴۲	برائے چھکی۔	۵۴۲	سوکڑے کی بیماری سے بچاؤ۔
۵۴۳	مردہ دہلی سے بچنے کا وظیفہ۔	۵۴۳	مال باپ کی بڑھاپے میں خدمت

۵۸۴	حکایتِ عدل -	۵۵۲	ہر شے اللہ کے سپرد کر و محفوظ رہے گی
۵۸۵	ذکر -	۵۵۴	دُعا -
۵۸۸	سجدہ تلاوت -	۵۵۵	صدقہ -
"	حدیث، نماز میں سر ٹھاپنے کا حکم -	"	روٹی صدقہ خیرات کرنے کا اجر
۵۹۰	عملِ قلیل میں موافقت -	۵۵۹	اصحابِ صُفّہ -
۵۹۱	تہجد کی نماز -	۵۶۳	حضرت آدم علیہ السلام کی قبر -
۵۹۶	نیت کا اثر -	۵۶۴	مشکلات سے نجات کی دُعا -
"	تین باتیں -	"	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے
۵۹۷	رب کریم کے کرم کی ایک مثال	۵۶۵	اختلام -
۵۹۸	امید کا ایک منظر	۵۶۸	جو اہر پارے -
۵۹۹	مشائخ کی تعظیم -	۵۶۹	دُعا، گمشدگی -
۶۰۰	حکایتِ تعظیم -	۵۷۱	سجدہ تلاوت -
۶۰۱	فائدہ -	"	نماز باجماعت -
۶۰۲	نیک گمان -	۵۷۲	جمعتہ المبارک کی فضیلت -
"	آل اطہار رضی اللہ عنہم سے محبت -	۵۷۴	تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما -
۶۰۳	شراب حرام ہے -	"	رفع یدین کی ممانعت -
۶۰۵	گھر جاؤ تو سلام کرو -		حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھوٹا کہنے
۶۰۶	نماز بھول جانا -	۵۷۶	ولے کا انجام -
۶۰۷	تیکیرِ اولیٰ کا ثواب -	۵۷۷	تیمم کا طریقہ -
"	نماز میں خشوع ضروری ہے -	۵۷۸	نماز باجماعت کی فضیلت -
۶۱۰	بے نمازی کیلئے حکم -	۵۷۹	تہجد اور شب بیداری کی فضیلت
۶۱۲	عملِ قلیل پر موافقت -	۵۸۲	حدیثِ ذکر -
۶۱۸	سیدنا حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ	۵۸۳	بیمار کی عیادت -

۶۱۳	مَقُولَةُ صَدِيقِ رَضِيَ	۶۱۹	بیت المعمور
	رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ	۶۲۱	نعل پاک کی برکات .
	ہمیں ہمارے نام اور ہمارے		مرنے وقت اور دفن کے وقت کیا
۶۱۳	قبیلہ کا نام جانتے ہیں	۶۲۶	کہنا چاہتے .
۶۱۴	صَلَاةِ فَتْحِ	۶۳۱	حادثات سے بچنے کا وظیفہ .
۶۱۴	دُرُودِ فَتْحِ	۶۳۲	فراخی رزق کے لئے .
۶۱۵	تَسْلِيَتَاتِ السَّبْحِ	۶۳۳	عدل عمر فاروق رضی اللہ عنہ .
	دُرُودِ پَاک پڑھنے سے فرشتہ	۶۳۴	نماز تسبیح .
۶۱۶	کو معافی مل گئی	۶۳۵	دُعَاةٌ عَقِيْقَةُ لُطْكَا .
۶۱۷	تَسْبِيْلِ سَكْرَاتِ كَانَسْحَةِ	۶۳۶	دُعَاةٌ عَقِيْقَةُ لُطْكَا .
۶۱۷	دُرُودِ پَاک کا فائدہ	۶۳۷	دُعَائِيْنَ .
"	علاج قلب مریض	۶۳۸	روشن اعمال .
۶۱۸	بِشْرْحَانِي كَوْتَرِيَارِي مُصْطَفَى		دُرُودِ وَسَلَامِ كَفَضَائِلِ مِيْن
"	رُوحَانِي نَسْحَةِ	۶۳۹	چالیس احادیث مبارکہ
۶۱۹	تَوْنُكْرِي كَا وَطِيْفَةِ		رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
"	عِزَّتِ كَا وَطِيْفَةِ	۶۴۰	کی خصوصیات مبارکہ
"	تَسْبِيْحِ خَلَائِقِ كَا وَطِيْفَةِ	۶۴۱	پہلی نزول وحی
"	مَجْلِسِ اُتْمَتِهِ وَوَقْتِ دُرُودِ پُطْمِ	۶۴۱	صدقہ عمر بڑھانا ہے
"	كَلَابِ كَا پَهْوَلِ	۶۴۱	دو حفاظتیں
"	چار ضروری باتیں	۶۴۲	فضیلت دُرُودِ شَرِيْفِ
	فَضَائِلِ سُوْرَةِ الْحَدِّ سَجْدَا	۶۴۲	نَجْبَاءِ كَا دُرُودِ شَرِيْفِ
۶۲۰	وَسُوْرَةِ مُلْكِ	۶۴۳	چار سوالات

۶۹۱	لیلة القدر کے فضائل	۶۸۲	روح کی پرواز اور با وضو سونے کا فائدہ
۶۹۲	حُورِ عین کا مہر	۶۸۱	اعراب کی حکایت
"	مہر سانس کا حساب ہوگا	۶۸۲	عجوزِ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ
۶۹۲	وظیفہ قراخی رِزق	"	ملفوظِ حضرت علی رضی اللہ وجہہ
"	ایک رکعت میں قرآنِ ختم	"	حدیث شریف صدقہ
"	تماز یا جماعت	"	پچاس ہزار سال کا قیامت کا دن
۶۹۳	فضائلِ عجوبہ کھجور	۶۸۲	جنت! چار آدمیوں کی مشتاق
۶۹۳	دُعا کی قبولیت	"	روحانی نسخے
	صلہ رحمی اور والدین سے نیکی کے	"	اذانِ حدیث
۶۹۳	سببِ رِزق و عمر میں قراخی	۶۸۲	مؤذنِ اول
۶۹۴	دُرودِ ہزارہ	۶۸۵	سُرمہ کے فوائد
۶۹۶	دُرودِ ابراہیمی	۶۸۶	حفاظتِ حمل
۶۹۹	وظائفِ زیارت	"	نوے سالہ بوڑھے کو نویدِ مغفرت
		"	سُورہ یس کے فضائل
		۶۸۶	وظیفہ
		۶۸۸	مکھی چھبھگانے کی دوا
		"	مسواکِ انبیاء علیہم السلام
		۶۸۹	اوتاد کا ورد
		"	انجیرِ جنت کا پھل ہے
		۶۹۰	فضائلِ تمازِ چاشت
		۶۹۰	جبرائیل علیہ السلام کی پرواز
		۶۹۱	نزول القرآن فی شہرِ رمضان

گستاخی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کرتی تھی۔ ایک مرد نے  
 اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اس کا خون باطل کیا کہ وہ رائیگاں گیا۔ بدلہ نہ لیا جائے گا۔ (سنن ابی  
 داؤد، باب القتل مشکوٰۃ شریف)

” امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ  
 سے مروی ہے کہ انہوں نے ذکر  
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے، تو  
 ایک آدمی نے کہا میں اسے پسند نہیں  
 کرتا۔ اس پر امام ابو یوسف نے حکم  
 دیا کہ وہ مرتد ہو گیا۔“

عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
 ” تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا،  
 جب تک کہ میں اُسے خود اُسکی  
 ذات سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں  
 ” فرمایا جس نے میری سنت کو  
 زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی  
 اور وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔“

رُوِيَ أَنَّ أَبَا يُوسُفَ ذَكَرَ أَنَّ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ  
 يُحِبُّ الدَّبَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ  
 أَنَا مَا أَحْبَبْتُهَا فَحَكَمَ بِإِتِدَادِهِ  
 (شرح فقہ اکبر: ص ۱۸۶)

عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ  
 عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
 ” تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا،  
 جب تک کہ میں اُسے خود اُسکی  
 ذات سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں  
 ” فرمایا جس نے میری سنت کو  
 زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی  
 اور وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو میوہ و زخمتوں کے اوپر لٹک رہا ہو اس کے چرا لینے پر ہاتھ نہیں کاٹا جانا اور نہیانت کرنے والا اور جو شخص کسی کا مال لوٹ لے یا جھپٹا مار کر لے جائے، قطع ید (ہاتھ کاٹنا) کا سزاوار نہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”جس نے انبیاء (علیہم السلام) کو سب بکا، وہ قتل کیا جائے گا۔ اور جس نے میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو سب بکا اُسے کوڑے لگائے جائیں گے۔“

مَنْ سَبَّ الْأَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي جُلِدَ .

رواہ الطبرانی فی الکبیر . الجامع الصغیر للسیوطی جلد ۲ .

فتح الکبیر جلد ۳ / ص ۱۹۶

حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”جس نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کو سب بکا بیشک اس نے مجھے سب بکا اور جس نے مجھے سب بکا اُس نے اللہ تعالیٰ کو سب بکا۔“

”جس نے کسی نبی (علیہ السلام) کو گالی دی، قتل کیا جائے گا اور جس نے اصحاب نبی (رضی اللہ عنہم) کو گالی دی اُسے حد لگانی جائے گی۔“

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ .

ایک روایت میں یوں ہے :

مَنْ شَتَّمَ نَبِيًّا قُتِلَ وَ مَنْ شَتَّمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ

(تمہید ابی شکور، صفحہ ۱۱۲)

# کمال علمی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛

”اور اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا تم پر بڑا فضل ہے“

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (النساء: ۱۴۷)

جس ذات بابرکات پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہو، اُن کی فضیلت کا کون شمار کر سکتا ہے۔

”اور بے شک آپ کی خود خصلت بڑی شان کی ہے۔“

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (پک القلم)

اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق، سیرت و کردار کو عظیم قرار دیا گیا ہے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و کمالات کا کما حقہ شمار نہیں ہو سکتا۔ جتنا بھی مبالغہ کر و کم ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

(یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ”اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جہاں میرا ذکر ہوتا ہے، تیرا ذکر بھی میرے ساتھ ہوتا ہے جس نے میرا ذکر کیا اور تمہارا ذکر نہ کیا تو جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔“

لَا أُذْكَرُ فِي مَكَانٍ إِلَّا ذُكِرْتُ مَعِيَ يَا مُحَمَّدًا فَمَنْ ذَكَرَنِي وَلَمْ يَذْكُرْكَ فَلَيْسَ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نَصِيبٌ (در منثور، ج ۶ ص ۲۰۱)

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

انبیاء (علیہم السلام) کا ذکر کرنا،

ذِكْرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ

الصَّالِحِينَ كَفَّارَةً

(رواه الدایمی فی مسند الفردوس)

جامع صغیر للسیوطی جلد ۲)

کرنا (اُن کے فضائل بیان کرنا)

اللہ کی عبادت اور نبیوں (اللہ کے

ولیبوں) کا ذکر (اُن کے فضائل بیان

کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ یعنی ولیوں کے ذکر سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

جب انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر عبادت ہے تو سید الانبیاء و

المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کتنی بڑی

عبادت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

تعظیم و ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین:

”اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا

حاضر و ناظر اور خوشخبری دینا اور ڈر

سنانا، تاکہ اے لوگو! تاکہ تم اللہ اور

اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور

رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و

شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔“

مسلمانو! دیکھو، دین اسلام کھینچنے، قرآن مجید اتارنے کا مقصد یہی

اللہ تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے: اول یہ کہ لوگ اللہ اور رسول پر ایمان

لا لیں دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سجا لائیں۔ سوم یہ

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

اب ان تینوں کی ترتیب دیکھیں۔ سب سے پہلے ایمان لانے

اور آخر میں اپنی عبادت کرنے اور درمیان میں اپنے حبیب صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کو رکھا۔ اس لئے کہ بغیر ایمان کے تعظیم بے کار اور

بغیر ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبادت رائیگاں

لہذا جب تک دل میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا

وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

وَتُعَذِّبُوهُ وَتُؤْقِرُوهُ وَ

تُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

(پ ۲۶ سورۃ الفتح ۱۶)



محبت اور تعظیم نہ ہوگی، عمر بھر کی عبادت بے کار اور مردود ہے۔  
 عارف باللہ علامہ الشیخ احمد الصاوی مالکی حاشیہ "جلالین" میں  
 رقم فرماتے ہیں :-

اس آیت میں تَعَزُّدُوهُ وَتُوقِّرُوهُ سے پتہ چلا کہ جو صرف  
 تعظیم خدا کرے یا صرف تعظیم رسول کرے وہ مومن نہیں بلکہ مومن وہ  
 ہے جو تعظیم خدا اور تعظیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں بجالا۔  
 لیکن ہر ایک کی تعظیم اس کی شان کے مطابق ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ  
 کی تعظیم رب کو صفات حوادث سے منترہ اور صفات کمالات موصوف  
 مانتا ہے اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا  
 کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں، تمام مخلوق کے  
 لئے خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔ علاوہ ازیں حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالی مرتبہ اوصاف اور پسندیدہ خصائل کا  
 معتقد ہو۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،  
 "بیشک اللہ تعالیٰ نے جب حضور  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محل و مقام  
 بیان فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے درجہ کی بلندی بیان فرمائی۔  
 اس طرح کہ وہ ایسے رسول ہیں کہ ان  
 کا دین غالب ہوگا اور اپنے قول  
 رحیم سے یہ ذکر کیا کہ حضور مومنوں  
 کے لئے رحیم ہیں اور فرمایا حضور کے  
 احترام میں قولاً فعلاً کسی چیز کو ترک  
 اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمَّا بَيَّنَّ مَحَلَّ  
 النَّبِيِّ وَعَلَوَّ دَرَجَتِهِ بِكَوْنِهِ  
 رَسُولَهُ الَّذِي يَظْهَرُ دِينُهُ  
 وَذِكْرُهُ بِاَنَّهُ رَحِيْمٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ  
 بِقَوْلِهِ رَحِيْمًا قَالَ لَا تَرْكُوْا  
 مِنْ اِحْتِرَامِهِ شَيْئًا لَا بِالْفِعْلِ  
 لَا بِالْقَوْلِ وَلَا تَغْتَرُّوْا بِدِرَافَتِهِ وَ  
 اَنْظَرُوْا اِلَى رِفْعَةِ دَرَجَتِهِ ...  
 حَتّٰى قَالَ بَعْدَ ذِكْرِ اَقْوَالٍ فِيْ

نہ کرو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم کی مہربانی سے معذور نہ  
ہونا۔ اس بات یہ ہے کہ یہ  
ارشاد عام ہے۔ سب کو شامل  
ہے اور منع مطلق ہے۔ اس میں  
ہر اثبات اور تقدم اور امر میں  
اپنے آپ کو ترجیح دینا اور بغیر  
مشورہ کے بغیر ضروری فعل میں  
اقدام کرنا یہ سب داخل ہیں۔

گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ  
لائق نہیں کہ تم سے کسی قسم کی  
تقدیم ظاہر ہو۔ تو تقدیر عبارت  
یوں ہوگی :  
لَا تَقْدَمُوا أَنْفُسَكُمْ فِي حَضْرَةِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے ہاں اپنے نفسوں کے لئے  
تقدم اور صاحب بصیرت ہونا  
نہ کرو۔۔۔

اس آیت میں "اللہ کا ذکر" اشارہ

ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجوب احترام کی طرف۔  
(مقام رسول / شمائل بنوئی)

سَبَبِ النَّزُولِ . . . . .

وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ إِرْشَادٌ عَامٍ يَشْمَلُ  
الْكُلَّ وَ مَنَعٌ مُطْلَقٌ يَدْخُلُ  
فِيهِ كُلُّ إِثْبَاتٍ وَ تَقَدُّمٍ وَ  
إِسْتِبْدَادٍ بِالْأَمْرِ وَ إِقْدَامٍ  
عَلَى فِعْلٍ غَيْرِ ضَرُورِيٍّ مِّنْ  
غَيْرِ مُشَاوَرَةٍ . . . . .

رَنَقَلْ هَذَا الْعِبَارَةَ الْعَلَامَةَ  
الْجَمَلِ إِلَى غَيْرِ مُشَاوَرَةٍ وَ  
فِيهِ لَفْظُ افْتِيَاتٍ بَدَلِ اثْبَاتٍ

۱۲، تفسیر جمل ج ۲ ص ۱۴۳

حَتَّى قَالَ . . . . . كَأَنَّهُ تَعَالَى  
يَقُولُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَصُدُّ رَ  
مِنْكُمْ تَقْدِيمٌ أَصْلًا . . . . .

حَتَّى قَالَ . . . . . فَتَقْدِيرُهُ لَا  
تُقَدِّمُوا أَنْفُسَكُمْ فِي حَضْرَةِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْ لَا تَجْعَلُوا لِأَنْفُسِكُمْ تَقَدُّمًا  
وَدَايَا عِنْدَهُ . . . . .

حَتَّى قَالَ . . . . . ذِكْرُ اللَّهِ إِشَارَةٌ  
إِلَى وَجُوبِ إِحْتِرَامِ الرَّسُولِ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ہر روز سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا اور توبہ کرتا ہوں۔

• حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کلمات سنو مرتبہ شمار کرتے تھے: ”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ“ (اے میرے رب تعالیٰ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما) (مجھ پر نظر رحمت فرما) بیشک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے)

• حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین انگلیوں یعنی انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ کھانا تناول فرماتے دیکھا ہے۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اپنی تینوں انگلیاں پونچھنے سے پہلے چاٹتے تھے۔

(ایک مرتبہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج رضی اللہ عنہن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان میں خاموشی سے تشریف فرما تھے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ضروری بات چھیڑتا ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراہٹ فرمائیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کی بیٹی اور عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی کا حال ملاحظہ فرمایا؟ وہ ابھی ابھی مجھ سے فرجہ کا مطالبہ کر

رہی تھی، تو میں اُس کی گردن مروڑ کر آ رہا ہوں۔“

اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُسکرا دئے اور فرمایا: تم دیکھتے نہیں، یہ جو میرے ارد گرد بیٹھی ہوئی ہیں، یہ بھی مجھ سے خرچہ ہی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔“ (الخصائص الكبرى)

اس کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تادیب کے لئے بڑھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی سزائش کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور دونوں صاحبان فرماتے جاتے تھے کہ تم آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس شے کا مطالبہ کر رہی ہو جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آیت سنجب نازل فرمائی تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے بتانے کی ابتداء اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہوئے کی اور ارشاد فرمایا:

”میں تمہیں ایک بات بتانے والا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس بارے میں جلد بازی سے کام مت لو، اپنے والدین سے بھی مشورہ لے لو۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، وہ بات کیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی،

”اے (عینب بتانے والے) نبی اپنی بیبیوں سے فرما دو، اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی آرائش چاہتی ہو تو آدیں تمہیں سامان دے دو اور اچھے طریقے سے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْن أُمْتِعْكُنَّ وَأَسْرِخْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۚ وَإِن كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

وَالَّذَادَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ  
لِلْمُحْسِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا .

پ ۲۱ - احزاب

رحمت کر دوں اور اگر تم اللہ اور  
اُس کے رسول اور آخرت کی خواہاں  
ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تم میں

سے نیکی کرنے والیوں کے لئے عظیم صلہ تیار کر رکھا ہے۔  
تو اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیک وسلم! کیا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ  
لوں؟ نہیں، نہیں! میں تو اللہ جل شانہ اور اُس کے رسول صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو اختیار کرتی ہوں۔

## ایک اینٹ کی جگہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا اور کیا ہی حسین و جمیل مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ تھی، لوگ اس کے گرد گھوم کر خوش ہو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ آپ اس لئے خاتم النبیین ہیں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر نبوت کو تمام اور مکمل کر دیا۔

(شرح صحیح مسلم کتاب الفضائل)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے کہ آپ پر وحی کی جاتی رہی اور مدینہ میں دس سال رہے۔ جب وصال مبارک ہوا تو آپ کی عمر شریف تریسٹھ برس تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت بھیجا گیا۔ جب اس نے کہا کہ اپنے رب کے پاس چلئے (یعنی میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں) آپ نے ملک الموت کے تھپڑ مارا، اور ملک الموت کی آنکھ نکال دی حضرت ملک الموت نے اپنے رب کے پاس جا کر کہا: اے میرے رب مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کا ارادہ ہی نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ لوٹا دی۔ اور فرمایا ان کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان

سے کہو، ایک بیل کی پشت پر ہاتھ رکھ دیں۔ جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال آپ کی عمر بڑھا دی جائے گی۔ ملک الموت علیہ السلام نے جب یہ کہا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، پھر کیا ہوگا؟ کہا، پھر موت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، پھر تو اب قریب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے اللہ عزوجل! مجھے بیت المقدس سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلے کی مقدار پر میری رُوح قبض کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اُس جگہ ہوتا تو تمہیں کئیبِ احمر کے نزدیک راستہ کی ایک جانب آپ کی قبر (مبارک) دکھاتا۔

(مسلم شریف، جلد دوم، کتاب الفصائل)

تشریح: اس حدیث پاک سے صاف طور پر یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو موت و حیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اختیار حاصل ہوتا ہے۔ یہ حضرات جب چاہیں جہاں چاہیں ان کی روح قبض کی جاتی ہے۔

(اس حدیث کو امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے۔)

(بخاری شریف جلد ۱، کتاب الانبیاء)

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوالاسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا، وہاں کوئی بخاری پھیلی ہوئی تھی۔ لوگ بڑے مر رہے تھے۔ پس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے تعریف کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گذرا، لوگوں نے اس کی بدگونی کی تو فرمایا: واجب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا: اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہو گئی؟

فرمایا، میں وہی کہہ رہا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس مسلمان کے بارے میں چار مسلمان بھی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اگر تین ہوں تو؟ فرمایا: "تین پر بھی۔" میں نے عرض کی کہ اگر دو ہوں تو؟ فرمایا، "دو پر بھی۔" پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔ (صحیح بخاری جلد ۲)

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔" (یہ حدیث امام بخاری نے دو سندوں کے ساتھ پیش کی ہے۔) (صحیح بخاری جلد سوم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مومن ایک سو ریح سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔ (یعنی ایک شخص سے دوسری بار نقصان نہیں اٹھایا) عطار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

**ماہِ رَمَضَانَ فِي عُمُرِهِ**  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس کا نام لیا تھا لیکن میں اس کا نام بھول گیا تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئی کہ ہمارے پاس ایک پانی ڈھونے والا اونٹ تھا جس پر فلاں کا باپ سوار ہو کر گیا تھا یعنی اس کا خاوند اور بیٹا اور پیچھے پانی ڈھونے والا ایک اونٹ چھوڑا تھا۔ فرمایا کہ رمضان آئے عمرہ کر لینا۔ کیونکہ اس میں عمرہ کرتا حج جیسا ہے۔ (صحیح بخاری جلد اول)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے  
اور فرمایا کرتے کہ لیلة القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش  
کیا کرو۔

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف  
فرماتے تھے۔ جب وصال مبارک کا سال آیا تو اس میں آپ نے بیس  
روز کا اعتکاف کیا۔ (صحیح بخاری جلد ۲)

عطار بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ ان تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بات پہنچی ہے۔  
کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ کے لئے ضروری ہے۔  
(صحیح بخاری جلد دوم)

# نماز کی حالت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم

حضرت امام بخاری قدس سرہ نے حضرت ابوسعید بن معلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بلایا مگر یہ نماز پڑھ کر حضور سید عالم صلی اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میرے بلانے پر تم اتنی دیر کیوں رُکے رہے اور فوراً کیوں نہ آئے؟ عرض کیا: "یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا تم نے اللہ مجدہ کا یہ ارشاد نہیں سنا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِرَسُولِ اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ (الآية) (النفال: ۹؛ آیت ۲۲) | "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بلانے پر حاضر ہو۔ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں۔"

امام ترمذی اور امام حاکم قدس سرہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھوں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تمہاری منشا ہو۔"

میں نے عرض کیا: "کیا چوتھائی حصہ کافی ہے؟" تو فرمایا جو تمہاری مرضی۔ اگر اس سے زیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، نصف پڑھا کروں؟ فرمایا جو تم چاہو۔ اگر زیادہ ہو تو بہتر ہے!

میں نے عرض کیا: "دو تہائی؟" فرمایا "جیسے تم چاہو، اگر زیادہ ہو تو

بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ میں اپنا سارا وقت درود شریف بھیجتا رہوں گا۔  
 سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اب یہ تیرے تمام مقاصد کیلئے کافی  
 ہے اور تیرے تمام گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ (جواہر البحار)  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ .

## شرط صحابیت

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہی خصائص میں سے یہ ہے کہ  
 جس شخص نے بحالت ایمان ایک لمحہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا  
 اُسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔

امام ابن ابی شیبہ، امام بیہقی، امام ابو نعیم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سب لوگوں پر  
 تین وجہ سے برتری عطا کی گئی ہے :

۱۔ ساری روئے زمین میرے لئے مسجد بنا دی گئی ہے اور زمین کی مٹی  
 کو ہمارے لئے پاکیزہ بنا دیا گیا ہے۔

۲۔ ہماری نماز کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہیں۔

۳۔ سورہ بقرہ کی آخری آیات مجھے عرش کے خزانوں سے دی گئی ہیں جو  
 مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہی خصائص میں سے آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو عرش الہی کے خزانوں میں سے اس کلمے لَوْ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
 إِلَّا بِاللَّهِ کا ملنا۔

امام طبرانی قدس سرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
 کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کو وہ چیز دی گئی  
 ہے جو کسی امت کو اس کی مانند نہیں دی گئی۔ اور وہ مصیبت کے وقت

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ کہنا ہے۔

امام عبد الرزاق قدس سرہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا کہ ہیں  
حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابان رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے  
ہوئے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا ”بکیر تحریر یہ اس اُمت کے سوا کسی کو نہیں ملی“  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِزَّتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ  
مَعْلُومٍ لَكَ ۝ ط

**حدیث** امام اصبہانی اور امام بزاز قدس سرہما حضرت جابر  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا مجھے سوار کے پیالے کی طرح مت بناؤ۔ کہ سوار اپنا پیالہ بھر کر  
رکھ چھوڑتا ہے۔ اگر پینے کی ضرورت پڑ جائے تو پی لیتا ہے اور وضو کی وقت  
وضو کر لیتا ہے ورنہ گرا دیتا ہے۔ لیکن مجھ پر دُعا کے اول و آخر اور وسط میں  
دُرود شریف پڑھنا لازم کر لو۔“

امام اصبہانی قدس سرہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی  
ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دُعا مانگنے والا جب تک نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر دُرود شریف نہ بھیجے  
گا اُس وقت تک اُس کی دُعا اور آسمان کے درمیان پردہ حائل رہتا ہے۔  
اور جب وہ دُرود شریف پڑھ لیتا ہے تو پھر آسمان کا پردہ ہٹ جاتا ہے  
اور دُعا آسمان پر روانہ ہو جاتی ہے۔ اگر دُرود شریف نہ پڑھے تو دُعا واپس  
آجاتی ہے۔

**حدیث** : ولہی قدس سرہ نے مرفوعاً حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو مجھ پر دُرود شریف  
کی کثرت کرے گا وہ بروز قیامت عرش کے سایہ میں رہے گا۔“

**حدیث** : امام بیہقی قدس سرہ ”شعب الایمان“ میں حضرت انس

رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعرات اور جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت دُرودِ شریف پڑھا کرو (کیونکہ) جس نے مجھ پر بکثرت دُرودِ شریف پڑھا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی و گواہ بنوں گا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہر جمعہ کو میری اُمت کا دُرودِ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لہذا جس کے دُرود کی مجھ پر کثرت ہوگی اس کا مرتبہ بھی مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ (جو اہل بحار) امام بیہقی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ :

(حافظ ابو نعیم) اصباحی نے "الترغیب" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف میں پانچ ایسی خوبیاں ہیں جو اس اُمت سے پہلے کسی اُمت کو نہیں دی گئیں۔

- ۱۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مُشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔
- ۲۔ افطار کے وقت فرشتے ان کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔
- ۳۔ سرکش شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں۔ پھر وہ رمضان میں اپنی شیطنت کا کام نہیں کر سکتے۔

۴۔ اللہ جل مجدہ ہر روز جنت سنوارتا ہے اور فرماتا ہے عنقریب میرے صالح بندے مشقت سے چھوٹ کر تجھ میں آجائیں گے۔

۵۔ رمضان کی آخری شب میں اُن کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔

(اور معلوم رہے کہ) شروع شروع میں اسلام میں بھی نصاریٰ کی طرح سو جانے کے بعد شب کو کھانے پینے اور رات کو ہم بستری کی ممانعت تھی۔ اسی اثناء میں حضرت ابو قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا واقعہ رونما ہو گیا۔ (یعنی ہم بستری کا فعل سرزد ہو گیا) تو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لئے صبح صادق تک کھانا پینا اور جماع کرنا مُباح فرمادیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق صرف سحری کا کھانا ہے۔

حاکم ابو عبد اللہ نے تاریخ نیشاپور میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ حَسَنَةٌ | "کھانا کھانے سے پہلے وضو کرنے  
وَبَعْدَهُ حَسَنَتَانِ | میں ایک نیکی اور کھانا کھانے کے

(جو اہل بحار) بعد وضو کرنے میں دو نیکیاں ملتی ہیں۔

**حدیث:** امام اصہبانی قدس سرہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کر لینے کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کہا پھر مجھ پر درود شریف پڑھا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

**حدیث:** اصہبانی قدس سرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ، لَمْ تَنْزِلِ | "جس نے کوئی کتاب لکھتے ہوئے  
الْمَلٰئِكَةُ تَسْتَفِرُّ لِيَّ، مَا دَامَ | میرا اسم (گرامی) آنے پر مجھ پر درود پڑھا  
اِسْمِي فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ | (یعنی لکھا) تو جنتک اس کتاب میں

میرا اسم (گرامی) برقرار رہے گا فرشتے اس کے لئے دعائے متعزّت کرتے رہیں گے۔

**حدیث:** تیز اصہبانی قدس سرہ نے یہی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے:

لَمْ تَنْزِلِ الصَّلٰوةُ جَارِيَةً لَّهِ | "کہ کتاب میں درود شریف لکھنے

۱۔ وضو سے مراد عرفی شرعی وضو نہیں ہے بلکہ ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے۔

والے کیلئے اس کا یہ درود شریف مسلسل جاری رہے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْفَتْ مَدَّةً  
**حدیث** : امام اصبہانی نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے  
روایت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

اللہ جل مجدہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ "اے موسیٰ علیہ  
السلام! کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی پیاس محسوس نہ  
ہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا بار الہا کیوں نہیں۔ اللہ جل  
مجده نے فرمایا۔ تو میرے حبیب محترم جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھتے رہا کریں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا.  
**حدیث** : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ | "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى | وسلم نے فرمایا جس نے ایک مرتبہ مجھ  
عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ قُضِيَتْ لَهُ | پر درود بھیجا اس کی سو (۱۰۰) حاجت  
مِائَةً حَاجَةً - | پوری ہوں گی۔"

(البتی نے اپنی تریب میں اسے نقل فرمایا ہے۔)

الفردوس میں بغیر سند کے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

مروی ہے :

مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ | "جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور  
مُحَمَّدٍ مِائَةً مَدَّةً قَضَى اللَّهُ لَهُ | آل محمد پر سو مرتبہ درود پڑھیگا اللہ  
مِائَةً حَاجَةً - | تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیگا۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے :

قَالَتْ زَيَّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ | "اپنی مجالس کو حضور صلی اللہ علیہ و  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | آلہ وسلم پر درود پڑھنے اور عمر رضی اللہ

بِذِكْرِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ○  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ  
 يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ ○

عنہ کے ذکر کے ساتھ مزین کرو۔  
 ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ  
 مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بد بخت ہے۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .  
 بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ اللہ عز و جل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو تین ہزار معجزے عطا کئے ہیں۔ فرمایا منسنت دلائل الخیرات نے معجزات  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار ہزار پچاس ہیں۔ (واللہ اعلم) (مواہب لدنیہ)  
 آپ کے معجزات قیامت تک قائم رہیں گے۔ اور قیامت تک قائم رہنے والا  
 آپ کا معجزہ قرآن حکیم ہے۔ دیگر انبیائے کرام کے معجزات اپنے وقت تک ہو کر  
 منقطع ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تمام انبیاء علیہم السلام کے  
 معجزات سے زیادہ ہیں۔

تیرھویں سال نبوت کے بسبب ایذائے کفار مکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ  
 عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت و اجازت لیکر مدینہ تشریف لے  
 گئے اور اہل مدینہ جو ایمان لائے تھے ان کی مدد کرتے تھے۔ پھر حکم الہی اسی سال  
 اٹھائیس صفر یا ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ یا پنج شنبہ کی رات آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ سے باہر آئے۔ واللہ اعلم  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآهْلِ بَيْتِهِ  
 وَعِزَّتِهِ الطَّاهِرِينَ ○

ذکر کیا ابن عادل نے اپنی تفسیر میں کہ جبرائیل نازل ہوئے حضرت محمد  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چوبیس ہزار بار، حضرت آدم علیہ السلام پر بارہ مرتبہ،  
 حضرت ادریس علیہ السلام پر چار مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام پر پچاس بار،  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیالیس بار، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر چار سو



بار، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس بار اور حضرت یعقوب علیہ السلام پر چار بار  
اور حضرت ایوب علیہ السلام پر تین بار۔

● وحی نازل ہوتی سب انبیاء علیہم السلام کی طرف خواب میں، لیکن  
اولوالعزم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور حضرت نوح  
حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے پاس وحی بیداری  
میں بھی آتی تھی اور خواب میں بھی۔

● کنیت حضرت نضر علیہ السلام کی ابوالعباس اور لقب ان کا نضر  
ہے۔ کیونکہ جب وہ زمین خشک پر بیٹھے تو زمین سرسبز ہو جاتی تھی۔ (نضر  
بمعنی سبز) نام ان کا بلیان ملک ان ہے۔

• اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا هَذَا فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينَ يَأْرَبُ  
الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى جَيْبِ رَسُولِهِ  
وَنُورِ عَرْشِهِ وَزِينَةِ فَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ وَ  
سَيِّدِ خَلْقِهِ وَمَهْبَتِ وَجْهِهِ وَعَلَى آلِهِ وَ  
أَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا ط

(آب کوثر)

● حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:  
دُرُودِ پَاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے  
محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (آب کوثر)  
• اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ  
وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عِلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عِلِمْتَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے اندھیرے میں اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔ (صحیح مسلم جلد ۲)

”مواہب اللدنیہ“ جلد دوم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کل رسولوں کو ان کے نام سے پکارا ہے اور اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو اللہ تعالیٰ غزَّ وَجَلَّ نے جس وقت مخاطب کیا ہے یا ایہا النبیِّ اور یا ایہا الرسول۔ یا ایہا المرسل، یا ایہا المرسل، کہہ کر پکارا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی جان پیدا نہیں کی جو اُسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر محبوب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی شخص کی زندگی کی قسم لھائی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَعَسْرَكَ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ (الحجر)  
”قسم ہے آپ کی زندگی کی بے شک وہ (قوم لوط) اپنی مستی میں مہوش پھرتے تھے۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشادِ خداوندی لَعَسْرَكَ اِنَّهُمْ الخ کی تفسیر یوں مروی ہے:

”وَ حَيَاتِكَ يَا مُحَمَّدُ“ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی زندگی کی قسم)۔

شیخ ابو نعیم نے کہا کسی ذی عقل پر مخفی نہیں کہ قسم اُس ذات کی اٹھائی جاتی ہے جو از حد معزز و مکرم ہو۔ تو اس آیت سے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہائی جلالت و قدر واضح ہوتی ہے جس طرح آپ نے لوگوں کو دعوتِ ایمان دی اور اپنی نبوت و رسالت کو جیسے نبھایا یہ سب امور انتہائی

قابلِ تعظیم ہیں۔ کیونکہ ساری زندگی کی قسم ان سب کو شامل ہے۔  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا مجھے تمام جن و انس اور سرخ و سیاہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا  
 گیا ہے۔ میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا جو کسی نبی کے لئے نہیں کیا گیا تھا۔  
 میرے لئے تمام زمین پاکیزہ اور مسجد بنا دی گئی جبکہ دوسرے انبیاء علیہم  
 السلام مخصوص جگہ پر ہی عبادت کر سکتے تھے۔ ایک مہینہ کی مسافت تک رعب  
 سے میری مدد کی گئی (یعنی دشمن جب میری طرف آتا ہے تو ایک مہینہ کی  
 مسافت پر ہی اس پر خوف طاری ہو جاتا ہے۔ پھر وہ لڑتا بھی ہے مرعوب  
 ہو کر۔ مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات دی گئیں۔ مجھے تورات کی جگہ سورۃ فاتحہ  
 انجیل کی جگہ سورۃ مائدہ اور زبور کی جگہ حوامیم دی گئیں۔ (یہ قرآن کی سات  
 سورتیں ہیں جن کے شروع میں احسم آتا ہے۔ غافر، فصلت، شورے،  
 زخرف، دخان، جاثیہ، احقاف۔ اور مفصل سے مراد سورۃ حجرات  
 سے لیکر قرآن کی آخری سورۃ تک کا حصہ ہے۔ مجھے مفصل سورتوں کی عطا  
 سے بھی فضیلت بخشی گئی۔ میں دنیا و آخرت میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام  
 کا سردار ہوں مگر مجھے فخر نہیں۔ سب سے قبل میں اور میری امت قبروں  
 سے نکلے گی مگر مجھے فخر نہیں۔

**حکایت** ایک عارف کو ایک نصرانی بیمار کے پاس حالت نزع  
 میں جانے کا اتفاق ہوا تو اس سے کہا مسلمان ہو جا، تجھے  
 جنت ملے گی۔ وہ بولا: مجھے اس کی حاجت نہیں۔ فرمایا: مسلمان ہو جا، تجھے  
 دوزخ سے نجات ملے گی۔ اس نے کہا: میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ پھر کہا:  
 مسلمان ہو جا، تجھے اللہ کریم کا دیدار نصیب ہوگا۔ اس پر وہ مسلمان ہو گیا اور  
 اس کی رُوح پرواز کر گئی۔ اسی رات کسی نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا  
 کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا، اللہ نے مجھے اپنے

سامنے کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو میرے لِقار اور ملاقات کے شوق میں مسلمان  
 ہو ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! ارشاد ہوا میری رضا اور لِقار دونوں تجھے  
 نصیب ہوں گی۔ (اس کو نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔) (نزہۃ المجالس)

## حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر نصب کرنے کے خونریزی بچا لیا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کی صحت و صداقت پر  
 یہ واقعہ بھی شاہدِ عادل ہے کہ نہایت جاہلانہ دور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے حجرِ اسود کو اپنے دستِ اقدس سے اُس کی جگہ پر رکھ کر قریش کو ایک بڑے  
 جھگڑے اور فساد سے بچا لیا۔ ایسے جاہلانہ دور میں اس قدر دانش مندانہ فیصلے  
 کرنے والا شخص اگر دعویٰ نبوت کرے تو عقل اُسے تسلیم کرنے کا تقاضا  
 کرتی ہے۔

قریش نے کعبۃ اللہ کی عمارت بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے اسے از سر نو  
 تعمیر کیا اور حجرِ اسود کو اپنی جگہ پر رکھنے میں سردارانِ قریش میں اختلاف ہو گیا۔  
 قریش کا ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ یہ سعادت اسے حاصل ہو۔ قریب تھا کہ تلواریں  
 میانوں سے باہر نکل آئیں۔ تب وہ کہنے لگے جو شخص صبح سویرے سب سے  
 پہلے حرم میں داخل ہو گا اسے فیصل مان لیا جائے گا۔ حسن اتفاق سے صبح حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سب سے پہلے حرم کعبہ میں تشریف لائے۔ ان ایام میں  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق و امین کہا جاتا تھا۔ لہذا قریش کہنے لگے:  
 "قد دخل الامین"۔ "امین آگیا" اور کہا: "اے محمد! (صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم) ہم آپ پر راضی ہیں۔ آپ جو فیصلہ کریں، ہمیں منظور ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر بچھائی اس کے درمیان حجرِ اسود رکھا  
 پھر قریش کے سب قبیلوں سے فرمایا کہ ہر قبیلہ کا ایک شخص اس کپڑے کا ایک  
 کونہ پکڑ لے۔ چنانچہ وہ لوگ کپڑے کو پکڑ کر حجرِ اسود کی جگہ تک اٹھا لائے پھر حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے حجرِ اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نصب کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلانِ نبوت سے سات سال قبل عطا فرمایا۔

دلائلِ النبوت میں شیخ ابو نعیم کہتے ہیں کہ اعلانِ نبوت کے بعد بھی قریش اس بات کے معترف تھے کہ ہم نے آج تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ اور بعثت سے قبل بھی قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا متعدد بار اعتراف کیا تھا۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہودی عالم کا مناظرہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْغِضُ الْجِبْرَ السَّمِيْنَ۔ (یعنی خدا تعالیٰ موٹے عالم کو دشمن رکھتا ہے)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ تَا مِّنْ شَيْءٍ الْاٰیةِ (الانعام: ۹۱)

شانِ نزول: اس آیت کا یہ ہے کہ ایک بار یہود کی ایک جماعت اپنے عالموں کے سردار مالک ابن صیفت کو لے کر حضور علیہ السلام کے پاس مناظرہ کے لئے آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے مالک! تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی، کیا تو نے تورات میں دیکھا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْغِضُ الْجِبْرَ السَّمِيْنَ۔ یعنی خدا موٹے عالم کو دشمن رکھتا ہے۔ کہا۔ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو موٹا عالم ہے، تورات کے حکم سے تو خدا کا دشمن ہے۔ اس پر وہ غصہ میں آ کر بولا کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ بھی نہیں اتارا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جس میں فرمایا گیا کہ ان کم بخنوق نے خدا کی قدر ہی نہ جانی کہ اس کی کتابوں اور پیغمبروں کا انکار کر دیا۔ اچھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کس نے اتاری۔ سارے یہودی مالک کی بات سُن کر مالک سے برہم ہو گئے اور سے عہدے سے معزول کر دیا۔ (مدارک، خازن)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے :  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَدَّ رَأْسِيَا فَلْيَكُنْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى -  
 "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے پسپند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حالتِ رضا میں ملے تو اسے مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجنا چاہئے۔"

اس حدیث کو مسند الفردوس میں ولیمی نے اور ابن عدی نے الکامل میں اور ابوسعید نے شرف المصطفیٰ میں روایت کیا ہے اور سند کو ضعیف کہا ہے۔

اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ كَاوْرُو كِيَا هِي سُنُو: قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ صَلَوَةُ اللَّهِ تَنَاءَةً عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَكَةِ . (ترجمہ) حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا کہ اللہ کا درود یہ ہے کہ ملائکہ کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۷ / اشفار شریف جلد ۲ / ۱)

## حضرت ضماد کا اسلام قبول کرنا

امام مسلم، احمد اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ضماد رضی اللہ عنہ اپنی کسی ضرورت سے مکہ آئے وہ جنت و منتر میں مشہور تھے۔ ایک روز منترین مکہ سے انہوں نے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (نعوذ باللہ) مجنون ہو گئے ہیں۔ لہذا انہوں نے سوچا کیا بعید ہے کہ میں جھاڑ پھونک کے ذریعے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تندرست کر دوں۔ پس وہ آکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے اور کہا کہ میں منتر پڑھتا ہوں مالک جس قدر چاہے گا، آپ کو شفا دیدے گا۔ ضماد رضی اللہ عنہ کا قول ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری باتیں سننے کے بعد مجھ سے نزدیک ہوئے اور پڑھا: الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَ

نَسْتَعِينُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ  
 أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ  
 يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط حضرت ضماد رضی اللہ عنہ  
 نے عرض کیا۔ ان ہی کلمات کو براہ مہربانی دوبارہ پڑھئے۔ آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے یہ مقدس کلمات دوبارہ پڑھے۔ پھر ضماد رضی اللہ عنہ نے  
 عرض کیا:

” واللہ! میں نے ایسا کلام کبھی سنا نہ پڑھا۔ نہ یہ سحر ہے نہ شعر اور نہ  
 کہانت۔ واقعی یہ الہام ووحی ہے۔ بے شک یہ خدائی کلام ہے۔ اس  
 میں تلوار سے زیادہ کاٹ، کائنات سے زیادہ حُسن، آفتاب سے زیادہ نور اور  
 اسحار سے زیادہ تاثیر ہے۔ اس کے بعد وہ دو زانو ہوئے اور کلمہ شہادت پڑھ  
 کر مسلمانوں کے زمرے میں مصائب سہنے اور قربانیاں دینے کے لئے  
 شامل ہو گئے۔ (خصائص الکبریٰ)

● جمعہ کے دن دوپہر کے وقت چار رکعت نماز پڑھو۔ ہر جمعہ یا ہر ماہ  
 یا ہر سال میں ایک بار ہرگز ترک نہ کرنی چاہئے۔ ہر رکعت میں الحمد للہ  
 شریف کے بعد آیت الکرسی، قل یا ایہا الکافرُونَ، قل ہو اللہ احد اور  
 قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس سب دن دن بار پڑھے  
 اور بعد سلام ستر بار استغفر اللہ اور ستر بار سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ  
 الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہئے۔ جو یہ نماز  
 پڑھے ہرگز فقیر نہ ہو اور نہ بد بخت ہو اور یہ سب خلعت دینی و دنیوی  
 پائے اور اگر خلق زمین و آسمان کی جمع ہو تب بھی اس نماز کا ثواب  
 نہ لکھ سکے۔ (مکتوبات صدی مخدوم / دلائل الخیرات)

ابن عدی، بیہقی اور ابو نعیم نے  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
روایت کی کہ ابوطالب کے بیمار  
ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ابوطالب کی صحت کیلئے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

والہ وسلم نے اُن کی عیادت کی اور ابوطالب کی خواہش پر دعا بھی  
فرمائی "اے اللہ! میرے چچا کو صحت عطا فرما" تو ابوطالب اٹھ کھڑے  
ہوئے اور بیماری کا کوئی اثر نہ رہا۔ ابوطالب نے کہا اے بھتیجے! تمہارا  
معبود تم پر بہت مہربان ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ چچا! اگر تم بھی اسی  
معبود کی بندگی اختیار کرو تو یقیناً تم پر مہربانی فرمائے گا۔ (اس حدیث  
میں ہمیشہ منفرد ہیں اور وہ ضعیف مانے جاتے ہیں)

عکرمہ بن ابو جہل حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی ایذا رسانی اور آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف دہی میں

عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابو جہل  
کی مُعافی اور اسلام

بہت شہرت رکھتا تھا۔ اور کیوں نہ ہوتا، ابو جہل لعین کا بیٹا تھا اور  
اپنی شناعیت میں اپنے ملعون باپ کا جانشین تھا اور تمام غزوات  
میں ان اشقیاء کا سردار تھا۔ چونکہ سعادت کا حصہ آخر میں اس کے  
نام لکھا ہوا تھا، بالآخر اس کا ظہور ہوا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ  
"جمع الجوامع" میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عالم  
نواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں داخل ہوئے۔ انکو  
یا کھجور کا خوشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں دیا گیا اور کہا  
گیا کہ یہ خوشہ ابو جہل کی طرف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے



فرمایا: ابوہبل کو جنت سے کیا نسبت؟ اس بات کی تاویل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بالفعل ظاہر نہ ہوئی۔ جب مکہ فتح ہوا اور عکرمہ بن ابوہبل زمرہ اسلام میں آئے تو معلوم ہوا اس خواب کی تعبیر یہ تھی۔

ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ روز فتح ایک صحابی رضی اللہ عنہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ جب اس کی خبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو تبسم فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تبسم کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: "عالم غیب میں میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مقتول اپنے قاتل (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دونوں جنت میں ٹھل رہے ہیں۔"

عکرمہ کے اسلام لانے کا قصہ طویل ہے۔ ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو عکرمہ خوف کے مارے وہاں نہ ٹھہر سکا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے خون کو مباح قرار دیا تو وہ بھاگ کر ساحل سمندر کی طرف چلا گیا اور کشتی میں سوار ہو کر مین کی طرف چل دیا۔ اچانک سمندر میں طغیانی آئی۔ تمام کشتی والے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تضرع و زاری کرنے لگے۔ لوگوں نے عکرمہ سے بھی کہا کہ تم بھی خدا کو یاد کرو۔ اُس نے کہا، اُس خدا کو جس کی طرف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں بلاتے ہیں، جس سے میں بھاگتا ہوں؟ "معا اس کی نظر کشتی کے ایک تختہ پر پڑی جس پر لکھا ہوا تھا: "كَذَّابٌ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ" تیری قوم نے اُسے جھٹلایا حالانکہ وہ حق ہے۔" اُسے مٹانے والا اُس کے ساتھ تھا۔ ہر چند اُس نے اُن حروف کو مٹانے کی کوشش کی مگر وہ نہ مٹ سکا۔ عکرمہ کے دل میں بلچل پیدا ہوئی۔ اس کی بیوی ام حکیم رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ہشام (برادر ابوہبل) مسلمان ہو کر اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے امان لے کر اُس کی تلاش میں نکلی ہوئی تھی۔ جب وہ اُس کے پاس پہنچی تو اُس سے کہا اے میرے چچا کے بیٹے! میں خلائق میں سب سے زیادہ کریم اور لوگوں میں سب سے زیادہ رحمدل کے پاس سے آئی ہوں۔ اٹھ اور چل، کہ میں نے تیرے لئے امان لے لی ہے۔ جب امان کی خبر اُس نے سنی تو حیران و متعجب ہو کر کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُن تمام ایذاؤں کے باوجود جو مجھ سے انہیں پہنچی ہیں مجھے امان دے دی ہے؟ "ام کلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے زیادہ کریم ہیں جتنی کہ تعریف کی جائے۔ اس کے بعد عکرمہ اپنی بیوی کے ساتھ لوٹے جب مکہ کے قریب آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ مومن و مہاجر ہو کر آ رہا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: "خبردار! اُن کے والد کو دشنام (گالی) نہ دو تا کہ اُسے ایذا نہ پہنچے، پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ کے دروازہ پر آئے، اُن کی بیوی نے چہرہ سے نقاب اٹھا کر خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت مانگی اور عرض کیا کہ میں عکرمہ کو لاتی ہوں، حضور! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا حکم ہے؟"

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ سے اس حال میں اٹھے کہ آپ کے دوش مبارک سے چادر شریف گر پڑی اور انتہائی مسرت سے آگے بڑھے اور فرمایا اندر آ جاؤ۔" جب وہ داخل ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشم مبارک عکرمہ رضی اللہ عنہ پر پڑی تو فرمایا: "مَرْحَبًا بِالذَّاكِبِ الْمَهَاجِرِ"۔ سوار ہو کر ہجرت کرنے والے تمہارا آنا خوشی کا موجب ہے۔" اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور عکرمہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے رہے اور

عرض کیا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ میری بیوی کہتی ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں نے تمہیں امان دے دی ہے۔ عکرمہ نے کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. " اس وقت انتہائی شرمساری سے اُس نے اپنے سر کو جھکا کر عرض کرنے لگا: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، بلاشبہ آپ سب سے زیادہ کریم، سب سے زیادہ راست گو اور سب سے زیادہ وقادار ہیں سبحان اللہ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے عکرمہ! مجھ سے مانگ جو مانگنا چاہے۔ اللہ نے چاہا تو عطا کر دے گا۔" عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم: ہر وہ دشمنی جو میں آپ کے ساتھ کر سکتا تھا میں نے کی ہے اور ہر وہ اقدام جو اہل شرک کی تقویت اور آپ کی دشمنی میں ممکن تھا میں نے کیا ہے اور ہر وہ بے ادبی اور گستاخی جو آپ کے ساتھ ہو سکتی تھی مجھ سے سرزد ہوئی ہے اور ہر وہ بات جو آپ کی غیبت اور برائی میں کہی جاسکتی تھی میں نے کہی ہے، اب دُعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مجھے معاف فرمائے اور مجھے بخش دے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے درت مبارک دُعا کے لئے اٹھائے اور جو کچھ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا اُس کی معافی و بخشش مانگی۔ عکرمہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! جتنا روپیہ پیسہ اور سونا چاندی زمانہ جاہلیت میں بتدگان خدا کو راہِ حق سے برگشتہ کرنے میں صرف کیا ہے۔ میری تمنا ہے کہ اتنا ہی راہِ حق میں خرچ کروں اور عتبی جنگیں خدا کے دوستوں کے ساتھ لڑی ہیں اس سے دو گنی جنگ اب میں اُس کے دشمنوں کے ساتھ لڑوں۔ اس کے

بعدِ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کفار کے ساتھ ہر اُس عہد و دوستی کو جو وہ رکھتے تھے توڑ دیا اور دین کی تقویت اور راہِ خدا میں جہاد کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں غزوہٴ اجمادین میں شہید ہوئے۔ (رضی اللہ عنہ)

سُبْحَانَ اللَّهِ! ابو جہل لعین کا بیٹا ایسا صاحبِ ایمان و یقین ہوا۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ "مُروے سے زندہ کو نکالتا ہے" کے معنی صادق ہوئے۔ یہ سب خدا کی توفیق و مدد سے ہے۔ (مدارج النبوت جلد ۲) ایک دفعہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان لانے کی شرط رکھی کہ دریا کے اُس پار کا پتھر پانی پر تیزتا ہوا آجائے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے بھاری پتھر پانی پر تیزتا ہوا آپ کے پاس آ گیا۔ (معارج النبوت جلد ۳)

**خلیل علیہ السلام اور حبیب** کی رضا جوئی کے لئے کرتا ہے اللہ تعالیٰ خلیل جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ

قَدْ صَدَّقْتَ الذُّوْبِيَا۔ (اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا)۔ اُدھر حبیب کی رضا جوئی اللہ تعالیٰ خود کر رہا ہے: فَلَنُؤَلِّبَنَّكَ قَبْلَ تَرُضُّهَا۔ (آپ جس طرف رُخ پھیریں گے اُسے قبلہ بنا دیا جائے گا)۔

خلیل اللہ علیہ السلام کو تمام عوام الناس کا امام بنایا: اِنِّي تَجَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا لٰكِن اِنِّي اَجْعَلُكَ لِنَبِيِّنَا۔ (میں تم کو لوگوں کے امام بنا دیتا ہوں لیکن میں تم کو اپنے نبیوں کے امام بنا دیتا ہوں)۔

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ۔ حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں میں نے سفیان بن سعید الثوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، جب بھی وہ مجلس سے اُٹھتے، یہ درود پڑھتے۔ (القول البدیع)

انس رضی اللہ عنہ کی روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم لوگ رکوع و سجود میں مجھ سے سبقت نہ کرو میں تم لوگوں کو اپنے سامنے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔"

(الخصائص الكبرى)

امام ابوداؤد خود فرماتے ہیں کہ سنن ابی داؤد

پہلی چار حدیثیں ایسی ہیں جو مردِ عاقل کیلئے

دین میں کافی ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے :

(۱) - إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ - "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔"

(۲) - مِنْ حُسْنِ الْإِسْلَامِ الْمَرْءُ

تَرَكَ مَا لَا يَعْنِيهِ - "کسی شخص کے اچھے مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔"

(ابوداؤد)

کاموں کو چھوڑ دے۔

"کوئی شخص اُس وقت تک

کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک

وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی شے

نہ کرے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

"حلال اور حرام دونوں ظاہر

ہیں اُن کے درمیان کچھ مشتبہات

ہیں پس جو شخص مشتبہات سے

بچتا رہے اُس نے اپنا دین محفوظ کر لیا۔"

مجاہد نے حضرت عبداللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے اللہ کے

نام پر پناہ مانگے اُسے پناہ دے دو، جو اللہ کے نام پر سوال کرے اُسے

(۳) - لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ

يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ

لِنَفْسِهِ -

(ابوداؤد)

(۴) - الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ

بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ

اسْتَبْرَأَ دِينَهُ - (ابوداؤد)

اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا

عطا کرو، جو تمہیں بلائے اُس کی دعوت قبول کرو، جو تمہارے ساتھ احسان کرے، اُسے بدلہ دو۔ اگر تم اُس کی نیکی کا بدلہ نہ دے سکو تو اُس کے لئے دُعا کیا کرو۔ یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تم نے اُسے بدلہ دے دیا۔

(ابوداؤد جلد ۱)

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ

نے مُعاذہ رضی اللہ عنہا

## حائضہ پر نماز کی قضا نہیں

سے روایت کی کہ ایک عورت (رضی اللہ عنہا) نے حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا، کیا تم حورِ

(خارجیہ) ہو؟ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حیض

آنا اور ہم قضا نہ پڑھتیں اور نہ ہمیں قضا پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ مُعاذہ

عدویہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ

حدیث کو روایت کیا ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہمیں روزے کی قضا

کا حکم دیا گیا۔ لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ (ابوداؤد)

اعرج کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا کہ حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اسے مسلمانوں پر تنگی نہ جانتا تو

انہیں نمازِ عشرِ دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا

حکم دیتا۔ (ابوداؤد)

مسواک منہ کو پاک اور طیب کرنے

والی ہے اور رب کی خوشنودی کا سبب

ہے۔ (رواہ احمد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِّ وَمَرْضَاةُ الرَّبِّ -

ترجمہ: مسواک کرنا منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
بغیر وضو ذکر الہی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ عزوجل کا ذکر ہر حالت میں  
(وضو ہو یا نہ ہو) کر لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
عنہما سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
وصال شریف سے تین روز پہلے فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی نہ  
مرے مگر اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ سے تیک گمان رکھتا ہو۔

(ابوداؤد)  
کھانا کھا کر ہاتھ دھونا سہیل کے والد ماجد رضی اللہ عنہما  
نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو سو جائے اور اس کے ہاتھ میں کھانے  
کی چکنائی لگی ہو جسے دھویا نہ ہو، پس اُسے کوئی تکلیف پہنچے، (کیڑا  
وغیرہ سے) تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔ (یعنی وہ خود ذمہ دار ہے)

(ابوداؤد شریف)  
زر بن حبیش رضی اللہ عنہ  
نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور میرے خیال میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً فرمایا کہ جس نے قبلہ کی  
طرف منہ کر کے ٹھوکا تو قیامت کے دن دونوں آنکھوں کے درمیان  
اُس ٹھوک کو لے کر حاضر ہوگا اور جس نے ان بدبودار سبز بولوں میں سے  
کوئی چیز کھائی (یعنی پیاز، لہسن وغیرہ کچا) وہ ہماری مسجد کے نزدیک

نہ آئے تین بار فرمایا۔ (ابوداؤد)

اعرج رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ  
ریڑھ کی ہڈی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے جسم کے ہر حصے کو زمین کھاتی  
ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا  
جائے گا۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم  
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”روز قیامت میں دروازہ جنت پر جا کر کھولنے کے لئے کہوں  
گا۔ حازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا، میں محمد مصطفیٰ ہوں  
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کہے گا کہ مجھے آپ کے متعلق حکم ہوا ہے کہ آپ  
کے سوا کسی کے لئے نہ کھولوں۔ طہرانی کی روایت میں ہے حازن کہے گا  
اور رضوان عرض گزار ہوگا: لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ وَلَا أَقُومُ لِأَحَدٍ  
بَعْدَكَ۔ ”آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں اور آپ کے بعد عظیمی قیام  
کسی کے لئے نہ کروں۔“ (مسند احمد صحیح مسلم۔ ابوداؤد)

جو علم اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا تھا، ظاہر  
ہے آپ کی امت مرحومہ کے کسی فرد کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا  
نسبت ہو سکتی ہے جن کے قلب اطہر پر قرآن نازل ہوا اور جن (صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم) کو روح القدس سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل تھا۔  
اور جو اسرار و علوم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اطہر میں محفوظ تھے  
اور جن کا علم خالق تعالیٰ کو ہے۔

اس حقیقت کو حفصہ علیہ السلام نے اُس موقع پر مؤثر پیرایہ میں  
ظاہر کیا جب کہ ایک چڑیا نے دریا میں سے اپنی چوہی کے ذریعے پانی



کے چند قطرے اپنے منہ میں ڈالے۔ آپ موسیٰ علیہ السلام سے اس طرح مخاطب ہوئے: ”تمہارے اور میرے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے یہی مناسبت ہے جو اس چھڑیا کے چوہے میں پانی لینے کو اس دریا سے ہے۔“

**حدیث:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔“  
(دارمی، بیہقی)

**حدیث:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب

پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں لوگوں میں سب سے پہلا ہوں جب وہ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا قائد ہوں گا جب ان کے وفد بنائے جائیں گے اور میں ان کی طرف سے بات کرنے والا ہوں گا جب وہ مہربلب ہوں گے اور میں ان کے لئے مطالبہ شفاعت کروں گا جب وہ روک دئے جائیں گے اور میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ بایوس ہو جائیں گے۔ تمام بزرگیاں اور ساری کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لوگ اللہ اس روز میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک ساری اولاد آدم علیہ السلام سے معزز ہوں۔“ (ترمذی، دارمی، بیہقی)

سبحان اللہ۔ اسی لئے تو ایک دانائے راز نے کہا ہے کہ  
فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا

کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے۔

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ  
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے، اور  
 آہستہ آواز سے چھینکتے۔

ابراہیم بن موسیٰ بن ابی زائد، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ  
 بن اروع نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے حضور ایک آدمی نے چھینکا تو آپ نے کہا یَرْحَمُكَ اللهُ. اس  
 نے پھر چھینکا. تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی کو  
 زکام ہے۔

**حدیث:** ابن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،  
 ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے پانچ چیزیں واجب  
 ہوتی ہیں:

(۱) سلام کا جواب دینا۔ (۲) چھینکنے والے کو جواب دینا۔ (۳) دعوت  
 کا قبول کرنا۔ (۴) بیمار کی عبادت کرنا۔ (۵) اور جنازے کے ساتھ جانا۔  
 سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
 عنہ نے فرمایا: اپنے بھائی کو تین دفعہ تک چھینکنے کا جواب دو۔ اس  
 سے زیادہ ہو تو وہ زکام ہے۔ (البوداؤد)

**حدیث:** عبداللہ بن دینار نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے  
 عقل و دین میں ناقص اور سمجھدار کو بھی بے سمجھ بنا دینے والا تم (عورتیں)  
 سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ عورتیں عرض گزار ہوئیں کہ ہمارے عقل و  
 دین میں کمی کیا ہے؟ فرمایا: "تمہاری عقل کی کمی کا ثبوت یہ ہے کہ دو

عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے۔ اور تمہارے دین میں کمی یہ ہے کہ تم میں سے بعض کو رمضان کے روزے چھوڑنے پڑتے ہیں اور کئی روز بغیر نماز کے رہنا ہوتا ہے۔“

**حدیث:** مؤمل بن الفضل، محمد بن شعیب بن شالبور، یحییٰ بن حارث قاسم، ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے عداوت رکھے، اللہ کے لئے دے اور اللہ کے لئے دینے سے ہاتھ روکے اس نے اپنے دین کو مکمل کر لیا۔“

**حدیث:** مسدود، یزید بن زریع، مسدود، یحییٰ، سعید بن عروبہ، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عثمان اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس پر اپنا قدم مبارک مار کر فرمایا: ”اُحد! بھٹہ جا۔ کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

محمد بن یحییٰ بن فارس، قبیصہ، عباد بن سماک کا بیان ہے کہ میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ خلفا پانچ ہیں۔ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم۔ (ابوداؤد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ قیامت کے دن میری امت کی پٹیاں سجدہ کی وجہ سے نورانی ہوں گی اور وضو کی نورانیت کا اثر ان کے ہاتھوں اور پاؤں پر نمایاں ہوگا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ط

## حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ باوضو سونے کا بیان

عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان رات کو ذکر الہی کر کے باوضو سونے اور رات چونک پڑے (یعنی اچانک جاگے) تو اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے گا اُسے عطا کر دی جائے گی۔ ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابو طیبیہ (رحمۃ اللہ علیہ) ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہم سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ثابت بنانی کا بیان ہے کہ مجھ سے فلاں آدمی نے کہا کہ میں نے بیدار ہونے پر ایسا کہنے کی کوشش کی لیکن یہ کام مجھ سے نہ ہو سکا۔ (ابوداؤد)

## تقدیر کا بیان

حفص بن عمر مری، شعبہ، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا جو سچے اور تصدیق کئے گئے ہیں کہ بے شک ہر شخص کا مادہ تخلیق اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس روز رکھا جاتا ہے، پھر وہ خون کی پھٹکی بن جاتا ہے۔ پھر وہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے۔ تو وہ اُس کا رزق، اُس کی عمر اور اُس کا عمل لکھتا ہے اور لکھ دیتا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت۔ پھر اُس میں رُوح پھونکتا ہے۔ پس تم میں سے ایک آدمی اہل جنت والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ نوشتہ تقدیر اُس پر غالب آتا ہے تو وہ اہل جہنم کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی اہل جہنم والے

کام کرتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا  
فاصلہ رہ جاتا ہے کہ نوشتہ تقدیر اُس پر غالب آتا ہے تو وہ اہل جنت کے  
عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

بندوں نے جو کچھ دنیا میں کرنا ہے اُسے پروردگارِ عالم نے اپنے  
علم سے دیکھ کر لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔ بندے اپنے طور پر عمل کر  
رہے ہیں لیکن انہوں نے جو کچھ کرنا تھا وہ خدائے علیم و جمیم کے علم میں ان  
کے کرنے سے پہلے تھا اور وہی لکھ بھی دیا گیا تھا، اسی کو تقدیر کہتے ہیں۔  
اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کچھ خدانے لکھ دیا ہے وہی بندوں کو کرنا  
پڑتا ہے اور اسی کے مطابق وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس مسئلے میں صرف  
اتنا اجمالی عقیدہ ہی کافی ہے۔ اس لئے اس مسئلے میں زیادہ کریدنے  
سے منع فرمایا گیا ہے کہ اس طرح گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ واللہ اعلم۔

(البوداؤ و تشریف)

عبداللہ بن حبیب ابو عبد الرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقہ کے اندر ایک جنازہ میں شامل تھے  
جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما تھے پس حضور  
بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چھڑی تھی۔ آپ نے چھڑی  
زمین پر باری اور سر مبارک اٹھا کر فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک فرمایا  
کوئی سانس لینے والا ایسا نہیں مگر اس کا دوزخ یا جنت میں ٹھکانا لکھ  
دیا گیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہو گا یا بد بخت۔  
لوگوں میں سے کوئی عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم  
دریں حالات ہم لکھے ہوئے پر بھروسہ کیوں نہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں۔  
کیونکہ جو نیک بخت ہے وہ نیک بختی کی طرف اور جو بد بخت ہے وہ  
بد بختی کی طرف جا کر رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

عمل کے جاؤ۔ کیونکہ ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے، جو نیک بخت ہے اس کے لئے نیک بختی کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں: "تو وہ جس نے مال دیا اور یہ ہیزگاری کی اور سب سے اچھی بات کو پوچ مانا، بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی چیز کو جھٹلایا تو بہت جلد اُسے ہم دشواری مہیا کر دیں گے۔"

(سورۃ البیل، پارہ ۳۰)

**ف:** یہ سمجھنا کہ جب تقدیر لکھی جا چکی ہے اور ہمارا جو انجام ہونا ہے سو ہونا ہے تو اب عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ جنت یا جہنم جس میں جانا ہے آخر کار اسی میں جائیں گے خواہ عمل کچھ بھی ہوں۔ اس خیال سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو منع فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا کہ نیک عمل کے جاؤ اور خدا سے جنت مانگتے رہو۔ وہ راستہ اس کے لئے آسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

(ابوداؤد شریف)

**ایمان کے زیادہ**

**اور کم ہو سکی دلیل**

حضرت امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمر، ابوسلمہ رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ان ایمان والوں کا ایمان کامل ہے جن کا اخلاق اچھلے۔"

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بندے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے۔" (ابوداؤد شریف)

حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ

کا ایک فیصلہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، فرماتے تھے: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں دو عورتیں تھیں۔ دونوں کے ایک ایک لڑکا تھا۔ اتفاق سے ایک لڑکے کو بھیر پیا اٹھالے گیا۔ اب دونوں عورتوں میں جھگڑا ہو گیا۔ ایک کہتی تھی کہ تیرے بیٹے کو اٹھالے گیا ہے۔ دوسری کہتی، نہیں، میرا لڑکا سلامت ہے تیرے کو بھیر پالے گیا۔ آخر دونوں عورتیں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ کے لئے گئیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عورت کو لڑکا دلوا دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور واقعہ بیان کیا۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: چھری لاؤ۔ میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کر کے دونوں کو دے دوں۔ چھوٹی عورت گھبرا گئی اور کہنے لگی "اللہ آپ پر رحم کرے، آپ ایسا نہ کیجئے، یہ لڑکا بڑی عورت کا ہے۔ (یعنی میں اب دعویٰ نہیں کرتی کہ میرا ہے) زندہ رہے چاہے جس کے پاس رہے۔ پس حضرت سلیمان علیہ السلام سمجھ گئے اور وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلا دیا۔ (بخاری و مسلم)

قریبانی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شیطان بنی آدم کے دل پر بیٹھا رہتا ہے۔ جب آدمی اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کو لقمہ کرتا ہے یعنی اس پر متصرف اور قابض ہوتا ہے۔ حکایات بے ہودہ اور آرزو ہائے فاسدہ اور حرکات ناشائستہ اور ناشائستہ افعال و اقوال میں اس کو مشغول کرتا ہے اور جب آدمی ذکر حق سبحانہ و تعالیٰ کا کرتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

(سبع سنابل)

# آدمی کو موت آنے کی جگہ پر بھیج دیا جاتا ہے

حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ  
نے حدیث پاک جب اللہ تعالیٰ  
فیصلہ فرمادیتا ہے کہ آدمی فلاں جگہ  
میں فوت ہو تو اس کے دل میں

وہاں کی کوئی غرض رکھ دیتا ہے۔ ذکر کر کے فرمایا کہ اس کی موت وہاں  
اس لئے ہوتی ہے کہ وہ زمین کے اسی ٹکڑے سے پیدا کیا جاتا ہے۔  
پھر اللہ تعالیٰ بھی فرما رہا ہے: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ  
ترجمہ: "اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں لوٹا دیں گے"

(سورہ طہ ۵۵)

حضرت ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو وہیں لوٹا جاتا  
ہے جہاں سے اس کی ابتدا ہوئی ہے۔ حضرت ترمذی رحمۃ اللہ علیہ  
لکھتے ہیں یہ روایت ملتی ہے کہ اس وقت زمین بارگاہ الہی میں گڑاٹی  
جب حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی لی گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ  
جلد تمہیں یہ مٹی واپس کر دوں گا۔ چنانچہ جب ان کا وصال ہوا تو اسی  
مٹی میں دفن کئے گئے جہاں سے آپ کی مٹی لی گئی تھی۔ (وفار الوفا)



حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، حدیث میں ہے :  
 مَنْ صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ . ترجمہ : جس نے  
 نماز پڑھی چار مسجدوں میں بخش دئے جائیں گے گناہ اُس کے چار مسجدوں  
 سے مراد (۱) مسجد حرام (۲) مسجد نبوی (۳) مسجد اقصیٰ (۴) مسجد قبا .

(جذب القلوب)

● حرم شریف میں جو کبوتر ہیں یہ اُس کبوتری کی نسل سے ہیں جس نے  
 ہجرت کی رات غار ثور کے دروازے پر انڈے دیے تھے . اور آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے حق میں دُعا فرمائی کہ قیامت تک اُس کی نسل  
 باقی رہے . چنانچہ اُس کی نسل باقی ہے اور قیامت تک رہے گی .  
 (الخصائص الكبرى - دلائل الخیرات)

ابن سعد اور بیہقی نے روایت  
 حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کیا کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے  
 جبرئیل علیہ السلام کو دیکھنا | عرض کیا : یا رسول اللہ ! صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں حضرت جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا  
 ہوں . آپ نے فرمایا : چچا ! آپ میں ان کے دیکھنے کی تاب نہیں انہوں  
 نے کہا "درست ہے ، بایں ہمہ ان کو مجھے ضرور دکھائیے" حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "بیٹھ جائیے"

لہذا وہ بیٹھ گئے . تھوڑی دیر گزری تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ  
 السلام اس لکڑی پر اترے جو کعبہ شریف میں نصب تھی اور مشرکین  
 طواف کے وقت اس پر کپڑا ڈالتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا : چچا جان ! اپنی نگاہیں اوپر اٹھائیں ، تو انہوں نے نگاہ  
 اٹھائی اور دیکھا کہ ان کے دونوں پاؤں سبز زبرجد کی مانند ہیں . یہ  
 منظر دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے . (خصائص)

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابن  
**قبلہ کا رخ بدلنا** عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی تبدیلی  
 کے لئے حکم الہی کا انتظار کرتے۔ ان دنوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اہل کتاب کو دیکھ کر کچھ ایسے کام کر لیتے جن کا نہ حکم دیا جاتا اور نہ ہی روکا  
 جاتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی اے  
 محمد! (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) بیت اللہ (کعبہ شریف) کی  
 طرف منہ کر لیجئے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کعبہ کی طرف منہ کر کے  
 نماز پڑھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کی طرف پھر گئے اور  
 اسی موقع پر یہ آیت مبارک اتری: **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي  
 السَّمَاءِ ط** (الایۃ)

(وفار الوفار)  
 حضرت عثمان بن محمد بن احسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسجد (قبلتین) میں ظہر کی نماز پڑھی جب  
 دو رکعتیں پڑھ لیں تو حکم ملا کہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں۔ چنانچہ آپ کعبہ  
 کی طرف گھوم گئے۔ اور منہ میزاب (پینالہ) کی طرف کر لیا عثمان بن  
 محمد کہتے ہیں کہ یہ ظہر کی نماز تھی جو ان دنوں چار رکعت پڑھی جاتی تھی۔  
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ہم قبائر میں صبح کی نماز  
 پڑھ رہے تھے، ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم پر آج رات قرآن اُترا ہے اور انہیں کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا  
 گیا ہے لہذا چہرے ادھر کر لو، اس سے پہلے قبلہ کا رخ شام (مسجد اقصیٰ)  
 کی طرف تھا۔ چنانچہ سب لوگ گھومے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔  
 ایک جگہ الفاظ یہ ہیں کہ لوگ رکوع میں تھے اور نماز صبح کی تھی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ تیرہ ماہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق تو یادوں ماہ پڑھی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور غزوہ بدر سے دو ماہ قبل قبلہ تبدیل ہو گیا۔ ہمارے پاس ثبوت ہے کہ قبلہ مسجد قبلتین میں بوقت ظہر تبدیل ہوا تھا۔ عبد اللہ مرنی کے دادا بتاتے ہیں کہ نصف رجب بروز پیر سترہویں ماہ کے آخری دنوں میں قبلہ تبدیل کیا گیا۔

علامہ زرخسری کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دینو سلمہ مسجد قبلتین میں تھے کہ قبلہ تبدیل کر دیا گیا۔ وہاں آپ دو رکعت پڑھا چکے تھے۔ چنانچہ آپ پھر گئے اور میزاب (خانہ کعبہ کا پرنا لہ) کی طرف ہو گئے، مرد عورتوں کی جگہ پر آگئے اور عورتیں مردوں کی جگہ پر۔ نیز کہا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو سلمہ کی ام بشر بنت برار بن معرور رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کھانا پکایا اور اسی دوران ظہر کا وقت ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو رکعت پڑھائیں اور پھر کعبہ کی طرف گھوم جانے کا حکم دیا۔ میزاب کے سامنے آگے۔ چنانچہ مسجد قبلتین اس کا نام پڑا۔ ابن سعد کے مطابق حضرت علامہ واقدی کہتے ہیں کہ یہ روایت ہمارے نزدیک زیادہ وزنی ہے۔  
(وفار الوفار)

**حَدِيثٌ وَضُو** : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے؛ جو شخص وضو کرتا ہے، تمام گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں جتنی کہ

اُس کے ماتحتوں کے نیچے تک کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور فرمایا: جب تمہیں پیشاب یا خانہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہو تو اس حالت میں نماز نہ پڑھنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: ”جس جگہ تک مومن کے وضو کے پانی کا اثر پہنچتا ہے وہاں تک اُس کے اعضاء زیور سے آراستہ ہوں گے۔“

میں کہتا ہوں چونکہ روح طہارت کا قالب وضو ہے، جس کا ظاہری اثر انہی اعضاء میں نمایاں ہوتا ہے۔ اسی بنا پر عالم آخرت میں اس کا نور اور اس کی بدولت مومن کا احساسِ تنعم انہی اعضاء کی نورانیت اور زینت کی صورت میں منمثل ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ ”اُس شخص کا وضو نہیں جو اس کے شروع میں خدائے پاک کا نام نہ لے۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”وضو کی پابندی مومن ہی کر سکتا ہے۔“ اُس کا فلسفہ یہ ہے کہ ہر حالت میں اور ہر موسم میں اس کی پابندی کرنا ایک عملِ شاق ہے جس کو طہارت کے لئے بصیرت حاصل ہو، اور وہ اس کی حقیقت جانتا ہو اور اس کے نہایت نفع بخش ہونے کا اے یقین ہو۔ اسی بنا پر اس کو ایمان کی علامتِ خصوصیت قرار دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری اُمت کے لوگوں کو اس لئے کہ وضو کے آثار ان میں نمایاں ہوں گے، پنج کلیان کہا جائے گا۔“ پنج کلیان اُس گھوڑے کو کہا جاتا ہے جس کے چاروں پاؤں پر اور پیشانی پر بھی سفیدی ہو، یہاں مجازاً وہی لفظ استعمال فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اُن کے یہ اعضاء نورِ طہارت سے چمک رہے ہوں گے۔ اور دوسری اقوام اسی علامت کی وجہ سے ان کو پہچانیں گی۔ اب جو کوئی بھی اپنے ماتھے کی نورانیت کو بڑھا سکتا ہے وہ ضرور ایمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب آدمی بستر خواب سے اٹھے تو پیشتر اس کے کہ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالے اپنے ہاتھ دھویا کرے۔ کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے: "نماز کی کجی وضو سے"۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "جو شخص اچھی طرح وضو کر لے اور شہادتین کے الفاظ زبان پر لائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ دُعا کرے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاَجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُنْتَظَرِيْنَ ۝ (حُجَّةُ اللّٰهِ الْبَالِغَةُ)

**مسجد میں گوز مارنا (ہو خارج کرنا)** خارج کرنا حرام نہیں، لیکن مسجد میں گوز مارنا (ہو مسجد میں گوز مارنا) بہتر ہے کہ اس سے بچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: "فرشتے اس تھوڑی سی چیز سے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے تم تکلیف محسوس کرتے ہو۔"

علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں۔ اس حدیث پر گفتگو کرنے والے قدیم حضرات میں سے کچھ کہتے ہیں کہ مسجد میں بے وضو ہو جانے سے (یعنی گوز مارنے سے بے وضو ہو جانے والا) فرشتوں کے استغفار الی دُعا سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس دُعا سے بھی محروم ہو جاتا ہے جس کی قبولیت کی امید ہوتی ہے۔ (وفار الوفار)

واقدی اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو صنم کدوں کے تمام بہت مُنہ کے بل گر پڑے۔ پھر شیاطین، ابلیس لعین

لے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

کے پاس آئے تو اُس نے کہا یہ نبی کی بعثت کی علامت سے تم اُسے  
 تلاش کرو۔ شیاطین نے کہا، ہم نے بہت ڈھونڈا لیکن نہ پاسکے۔ اس  
 کے بعد ابلیس خود تلاش میں نکلا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو مکہ میں پایا۔ پھر وہ اپنے شاگردوں (شوقہ نگروں) کے پاس آیا اور  
 کہا میں نے اُن کو پایا ہے مگر جبرائیل (علیہ السلام) اُن کے ساتھ ہے۔  
 ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیہ میں مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کی کہ ابلیس لعین نے چار مرتبہ دہائی دی اور فریاد کی: **اَوَّلَ جِبِّ وَهُوَ**  
**مَلْعُونٌ هُوَ دَوْمٌ**، جب وہ زمین پر پھینکا گیا۔ **سَوْمٌ**، جب نبی کریم علیہ  
**الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَبْعُوثٌ هُوَ**۔ **چہارم**، **جِبِّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ**  
**الْعَالَمِينَ** نازل ہوئی۔

ابو ایشخ، طبرانی اور ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں تھے کہ ابلیس لعین  
 آیا اور چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک پر حملہ کرے۔  
 لیکن جبرائیل علیہ السلام نے پھونک ماری اور وہ اُردن جاگرا۔

ابو ایشخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں نے جبرائیل علیہ السلام  
 کو دیکھا کہ اُس کے چھ سوباز و موتیوں کے بھتے اور انہوں نے مور کی مانند  
 بازوؤں کو پھیلا یا ہوا تھا۔

ابو ایشخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو سبز بھتے میں  
 دیکھا۔ اُس وقت انہوں نے زمین و آسمان کو گھیر لیا تھا۔

لے اس لئے میں ان پر قابو نہ سکا اور نہ آئندہ پاسکوں گا۔

ابو احمد نے جو روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی ہے اس میں اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام سُندی لباس میں ملبوس تھے، جس پر یا قوت اور موتی جڑے ہوتے تھے۔

(الخصائص الکبریٰ)

امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے اپنی صحیحین میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ الْمَدْرُءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. (اومی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔)

امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے صحیحین میں اور دوسرے محدثین نے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ گشت لگانے والے (سیاحین) فرشتے ہیں جو ذکر کی مہلین تلاش کرتے رہتے ہیں۔ وہ جب ان مجالس میں آتے ہیں تو آسمان تک اُن کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب لوگ ادھر ادھر چل پڑتے ہیں تو فرشتے اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو وہ اُن سے پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے ہو؟ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم تیرے اُن بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح بیان کر رہے تھے۔ اور حمد و ثناء (تحمید) اور تیری بڑائی بولتے (تکبیر) اور لا اِلهَ اِلَّا اللهُ پڑھ رہے تھے۔ تجھ سے جنت کا سوال کرتے اور تیری آگ سے پناہ مانگ رہے تھے۔

اللہ فرماتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت و آگ دیکھی ہے؟ تو فرشتے کہتے ہیں، نہیں۔ اللہ فرماتا ہے اگر دیکھ لیں تو اُن کا کیا حال ہو؟ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اُن کو بخش دیا۔ اور جو انہوں نے مانگا اُن کو دے دیا۔

پھر ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ اُن میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہو

کیا جو ان میں سے نہیں تھا، وہ کسی اور کام سے آگیا تھا۔ اس کے بارے  
 کیا حکم ہے؟ اللہ کریم فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے  
 والا بھی بد بخت نہیں رہتا۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔  
 بیہفتی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے حضور  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا  
 کی آنکھ میں سبزی دکھی تو اس کے بارے میں پوچھا یہ کیسے ہوا؟ حضرت  
 صفیہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں ابن ابی الحقیق کی گود میں سر رکھ کر  
 لیٹی ہوئی تھی کہ سو گئی۔ اسی حالت میں میں نے بحالت خواب دیکھا کہ  
 چاند میری گود میں آگیا ہے۔ میں نے یہ خواب اُسے بتایا، جسے سن کر اس  
 نے میرے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو یثرب کے بادشاہ کی تمنا رکھتی ہے۔

## فضائل مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحیح بخاری میں ہے: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي سِوَاةِ مِثْلِ  
 الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز بہتر ہے ہزار نمازوں سے  
 جو اس کے سوا باقی مسجدوں میں پڑھی جائیں سوائے مسجد حرام کے  
 مسجد حرام (کعبہ) کی فضیلت لاکھ نمازوں کی ہے۔  
 اس حدیث کو امام مسلم نے بھی تھوڑے سے اضافے کے ساتھ

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا یہودیوں کے سردار ابن اخطب کی بیٹی اور کنانہ ابن  
 ابی الحقیق کی بیوی تھیں، غزوہ خیبر میں کنانہ مارا گیا اور حضرت صفیہ غنیمت میں لائی گئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے ان رضی اللہ عنہما سے عقد فرمایا۔ (الخصائص الكبرى حصہ اول)



روایت کیا: فَإِنَّ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.  
ترجمہ: میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک نماز کی فضیلت دوسرے انبیاء کرام  
علیہم السلام کی مساجد کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ ان میں مسجد اقصیٰ  
بھی شامل ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد ہے۔ مسجد حرام اس سے  
مستثنیٰ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد ہے۔ مدینہ منورہ کی  
مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں کے برابر  
ہے۔ جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (جذب القلوب)  
بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا  
أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْجُمُعَةَ  
فِي مَسْجِدِي هَذَا أَوْضَلُ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِي مَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ  
الْحَرَامَ وَشَهْرَ رَمَضَانَ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَوْضَلُ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ  
رَمَضَانَ فِي مَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ ترجمہ: (نماز میری مسجد  
میں افضل ہے ہزار نمازوں سے جو دوسری مسجدوں میں ہوں سوائے  
مسجد حرام کے اور جمعہ اس میری مسجد میں افضل ہے ہزار جمعوں سے  
جو دوسری مسجدوں میں ہوں سوائے مسجد حرام کے اور رمضان کا  
مہینہ اس میری مسجد میں افضل ہے ہزار ماہ رمضان سے جو دوسری  
مسجدوں میں ہو سوائے مسجد حرام کے۔)

علماء میں سے ایک شخص نے کہا ہے کہ میں نے مسجد حرام  
کی ایک نماز کا حساب لگایا تو پچپن (۵۵) برس چھ مہینے بیس دن کے  
برابر نکلا۔

ایک اور حدیث احمد اور طبرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ

سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلَّى فِي  
مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً وَزَادَ الطَّبْرَانِي لَا تَقْوَتْهُ صَلَاةٌ كُتِبَ لَهُ  
بِرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبِرَاءَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبِرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ .

ترجمہ: جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے اور طبرانی نے زائد کا  
ذکر کیا ہے کہ نہ فوت ہو اس سے کوئی نماز تو لکھ دی جاتی ہے اللہ کے  
یہاں اس کی نجات آگ سے اور عذاب سے اور نفاق سے) چالیس  
کے عدد میں جو حکمت ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم خوب جانتے ہیں لیکن اس بات کی حصولیابی صدق اور  
اخلاص کے بغیر کسی منافق کو پیش نہیں آسکتی۔ نفاق بدترین مرض ہے۔  
جب اس سے خلاصی ہو جائے تو سمجھ لو یقیناً دنیا اور آخرت کے عذاب سے  
چھٹکارا حاصل ہو گیا۔ اور دارین کی سعادت نصیب ہو گئی۔ ایک حدیث  
بہیقی نے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے بہ طہارت اس غرض سے  
نکلے کہ میری مسجد میں ایک نماز ادا کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں  
ایک حج کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

ہجرت کے موقع پر مدینہ منورہ داخل ہونے سے پہلے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزول بنی عمرو بن عوف کے پاس ہوا تھا جو  
قبائے باشندے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی دن باختلاف  
روایات تین دن سے زیادہ اسی جگہ قیام فرمایا اور مسجد قبائے کی بنیاد ڈالی۔  
اور ایک روایت میں ہے کہ خود اہل قبائے درخواست کی تھی کہ ہمارے  
لئے ایک مسجد بنو دیجئے۔ ترمذی شریف کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قِبَا كَعَمْرَةٍ  
نَمَازِ بَطْنِ قِبَا فِي مَسْجِدِ قِبَا فِي مَسْجِدِ قِبَا كَعَمْرَةٍ  
گز بیان کیا جاتا ہے۔ (وفار الوفار / مدارج النبوت)

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر

محبت کی ایک پہچان کا ذکر قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے "شفا" میں اس طرح کیا ہے :

وَمِنْ عَلَامَةٍ مَعَ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ  
تَعْظِيمُهُ لَهُ وَتَوْقِيرُهُ عِنْدَ  
ذِكْرِهِ (الشفاء)

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ جب آپ کا ذکر کیا جائے تو آپ کی غایت درجہ تعظیم و توقیر کی جائے۔"

(۲) وَفِيهَا إِظْهَارُ الْخُشُوعِ  
وَالِإِنْكَسَارِ مَعَ سَمَاعِ اسْمِهِ  
(الشفاء)

"جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر شریف کیا جائے یا نام لیا جائے تو نہایت تعظیم و توقیر کے ساتھ نام نامی سن کر انتہائی انکساری کا اظہار کیا جائے۔"

## نماز اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا حسین منظر

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرض وصال میں جب تین دن تک مسلسل باہر تشریف نہ لائے تو وہ نگاہیں

جو روزانہ دیدار پر انوار سے مشرف ہو کر تھی تھیں، ترس کر رہ گئیں اور سر پا انتظار تھیں کہ کب ہمیں محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دیدار پر انوار سے توازتے ہیں۔ بالآخر وہ لمحہ مبارک ایک دن حالت نماز میں نصیب ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ایام

وصال شریف میں جبکہ نماز کی امامت کے فرائض سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے، سو موار کے روز جب تمام صحابہ کرام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدار میں بارگاہ ایزدی میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدرے افاقہ محسوس کیا۔ روایت کے الفاظ ہیں :

فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَةَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَانَ وَجْهُهُ وَرَقَةً مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ.

(البخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر ہمیں دیکھنا شروع کیا۔ ہم نے دیکھا، آپ مسکرا رہے تھے اور آپ کا چہرہ انور قرآن کے ورق کی طرح پُر نور تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار فرحت آثار کے بعد اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

”آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیدار کی خوشی میں ہم نے ارادہ کر لیا کہ نماز کو بھول کر آپ کے دیدار میں ہی محو ہو جائیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ خیال کرتے ہوئے مصلی اچھوڑ کر پیچھے ہٹ آئے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت کرانے کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ ان پر کیفیت لمحات کی منظر کشی ان الفاظ میں بھی کی گئی ہے۔ مسلم شریف میں یہ الفاظ منقول ہیں :

فَبَهْتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَدَجٍ بِخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(المسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں ہم مہوٹا ہو کر رہ گئے۔ یعنی نماز کی طرف توجہ نہ رہی۔“

امام قسطلانی رحمہ اللہ ارشاد الساری ”میں لکھتے ہیں :

فَهْمَنَا أَيُّ قَصْدًا نَأْنُ تَفْتَنَ  
بِأَنْ نَخْرُجَ مِنَ الصَّلَاةِ .  
”ہم نے ارادہ کر لیا کہ دیدار کی  
خاطر نماز چھوڑ دیں۔“

(ارشاد الساری)

امام ترمذی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں :  
فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَصْطَرِبُوا  
فَأَشَارَ النَّاسُ أَنْ اثْبَتُوا .  
”قریب تھا کہ لوگوں میں اضطراب  
پیدا ہو جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا : ”اپنی جگہ کھڑے رہو۔“

(شمائل ترمذی)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب الثقات الصلوة کے تحت  
صحابہ رضی اللہ عنہم کی والہانہ کیفیت ان الفاظ میں بیان کی ہے :  
وَهُمُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَنُوا  
فِي صَلَاتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ  
أَنَّهُمْ صَلَّوْا تَهُمُ  
”اور مسلمانوں نے نماز ترک  
کرنے کا ارادہ کر لیا۔ یہاں تک  
کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے نماز کو پورا کرنے کا حکم دیا۔“

(البخاری)

## آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف

شیخین رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے راز میں دو باتیں فرمائیں اور فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن کا دور کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو مرتبہ میرے ساتھ دور کیا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میری رحلت کا وقت آ گیا ہے۔

امام احمد، دارمی، طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ جب آیت اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میں تم کو اپنی رحلت کی خبر دے رہا ہوں۔ یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صبر کرو اور تم ہی میرے اہلبیت (رضی اللہ عنہم) میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی ہو۔ اس کے علاوہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو۔ اور وہ ہنسنے لگیں۔

بیہقی نے ابو یعلیٰ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ ایک مرد کو اس کے رب نے اختیار دیا ہے کہ اگر چاہے تو وہ جنتی چاہے دنیا میں زندگی گزارے اور چاہے تو اللہ سے ملائی ہو جائے۔ تو اس نے اپنے رب کی لقا کو پسند کیا۔ یہ سن کر حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کتے لگے بلکہ ہم آپ پر اپنے اموال اور اپنی اولاد قربان کر دیں گے۔ کسی نے آپ سے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا کسی مرد سے مراد خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ بیہقی نے طاؤس سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، مجھے خزانے عطا کئے گئے اور مجھے اختیار دیا گیا کہ میں (ظاہری حیات ہی میں دنیا میں) زندہ رہ کر سب کچھ دیکھوں جو میری امت پر فتوحات ہوں یا میں تعجیل کو اختیار کروں۔ تو میں نے تعجیل کو اختیار کیا ہے۔“

بزاز نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین مضبوط رسیوں کے ساتھ آسمان کی طرف کھینچ رہی ہے۔ میں نے یہ خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ تو فرمایا: ”یہ تمہارے بھتیجے کی وفات کی خبر ہے۔“

بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ آخری نماز جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت کے ساتھ ایک چادر میں لپیٹ کر پڑھی تھی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی۔ بیہقی نے فرمایا یہ نماز دو شنبہ کی فجر تھی۔ اور یہی وہ دن ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ (خصائص کبریٰ جلد ۲)

"الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَالْأَخِرُ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تلاوت کی تو ایک یہودی نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت تو اس دن اترتی جب دو عیدیں تھیں، یوم عید اور یوم جمعہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت عرفہ کے دن شام کو اترتی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ آیت یوم عرفہ جمعہ کو نازل ہوئی۔

(تفسیر طبری)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت عرفہ کو اترتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موقت میں وقت کے ہوئے تھے۔ بدی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ یہ آیت یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کو نازل ہوئی، اس کے بعد کوئی حکم نازل نہیں ہوا، نہ حلال نہ حرام۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حج سے واپس لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس حج میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھی۔ جبرائیل علیہ السلام آگے بھٹو کر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر چھک گئے۔ اس وقت میں نے اپنی چادر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوڑھا دی۔ ابن جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یوم عرفہ کے ایک ساری (۸۱) دن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ (ظاہری حیات سے) (تفسیر طبری)



رضی اللہ عنہ  
 حضرت اسامہ کا جھنڈا

ٹھیک وصال شریف کے وقت  
 مدینہ شریف کے باہر حضرت اسامہ  
 رضی اللہ عنہ اپنی فوج کو جنگی مہم پر روانہ ہونے کا حکم دے رہے تھے اچانک  
 ان کی والدہ حضرت اُمّ امین رضی اللہ عنہا کا قاصد پہنچا۔ "جلدی چلو" کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت نزع میں ہیں۔ اب کہاں کی فوج؟  
 فوراً اسامہ رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ  
 کی طرف دوڑے۔ ان کے پیچھے پوری فوج بھی واپس ہوئی۔ بریدہ رضی اللہ  
 عنہ بن الحصیب اسامہ رضی اللہ عنہ کا جھنڈا لے کر مدینہ میں داخل ہوئے۔

اور حجرہ بنوی کے دروازے پر اسے گاڑ دیا۔  
 دوسرے لوگوں نے بھی یہ خبر سنی۔ منافقین نے تو خوشی ظاہر کی اور  
 جرات سے مڑ اٹھانا شروع کر دیا۔ لیکن دوسری طرف مسلمانوں میں سخت  
 بے چینی پیدا ہو گئی۔ لوگ ہر طرف سے دوڑ کر حجرہ بنوی پر جمع ہو گئے اور  
 سب بدحواسی سے چلا رہے تھے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے  
 وفات پا سکتے ہیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر شہید ہیں اور ہم سب  
 دنیا پر شہید ہیں۔ اور جبکہ ہم اب تک سب پر غالب نہیں آئے؟ نہیں!  
 واللہ آپ ہرگز نہیں مرے، بلکہ آپ اسی طرح آسمان پر اٹھائے گئے  
 ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔ سب سے زیادہ  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تھا۔ وہ برابر قسبیں کھائے جا رہے تھے؛ بخدا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت نہیں ہوئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ  
 تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھ کر خطبہ دینے کھڑے ہو گئے کہ جو کوئی بھی منہ

لے یہ جھنڈا برابر گڑا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے  
 بعد اسے پھر اسامہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور فوج روانہ ہوئی۔ (ابن سعد)

سے نکالے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال کر گئے ہیں، میں  
اُسے اس تلوار سے ٹکڑے کر دوں گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آمد  
ادھر یہ ہو رہا تھا ادھر

عنہ اس حادثہ جانکاہ سے بے خبر اپنی بیوی بنتِ خارجه رضی اللہ عنہا  
کے گھر بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح اچھا بھلا  
چھوڑ کر گئے تھے اور دل میں کوئی اندیشہ نہ تھا۔ اچانک لوگوں کو کانا پھوسی  
کرتے سنا تو ان کا ماتھا ٹھنکا اور غلام کو تحقیقات کا حکم دیا۔ اُس نے آ کر  
کہا، لوگ کہہ رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پلگئے ہیں یہ  
سُننتے ہی گھبرا کر اٹھے فوراً گھوڑا مدینہ کی طرف دوڑا دیا۔

سالم بن عبد اللہ الاشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب مسجد  
میں ہنگامہ برپا تھا تو بعض لوگوں نے مجھ سے کہا، "سالم جاؤ! اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ!" میں  
مسجد سے نکلا ہی تھا کہ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نظر آ گئے۔ دیکھتے ہی  
میری ہچکی بندھ گئی۔ کہنے لگے۔ سالم! کیا واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں؟

میں نے کہا۔ میں کیسے کہوں؟ یہ عمر (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہیں۔  
کہہ رہے ہیں کہ جو کوئی کہے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات  
پاگئے ہیں میں اُس کی گردن اڑا دوں گا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس طرح داخل ہوئے کہ آنکھوں سے  
آنسو جاری تھے۔ کسی سے گفتگو نہیں کی سیدھے حجرے کی طرف بڑھے  
اور حسب دستور حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اندر سے آواز آئی:  
"آج کے دن اجازت کی ضرورت باقی نہیں رہی!"

کہنے لگے، سچ ہے۔ پھر اندر داخل ہوئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چارپائی کی طرف بڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چادر پڑھی تھی۔ رُخ انور سے کپڑا اٹھایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اَہ پڑھا پھر اوپر جھکے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان پیشانی مبارک پر اپنا منہ رکھا۔ ساتھ ہی روتے بھتے اور کہتے تھے: "اَہ اللہ کے نبی: اَہ اللہ کے پسندیدہ! اَہ اللہ کے دوست۔"

پھر سر کی طرف مُڑے اور کہا: "وانبیاءہ! پھر منہ جھکایا اور چہرہ مبارک کا بوسہ لیا۔ پھر سر اٹھایا اور کہا: "واخلیلاہ! پھر منہ جھکایا اور پیشانی مبارک کا بوسہ لیا۔ پھر کہا:

میرے ماں باپ آپ پر قربان: آپ وصال سے پہلے اور وصال کے بعد ہر حال میں طیب و طاهر ہیں۔ جس چیز کو ہم کسی طرح بھی اپنے سے دُور نہیں کر سکتے وہ رُخ اور آپ کی یاد ہے جو ہمیشہ ہمارے ساتھ باقی رہے گی۔

پھر کپڑا چہرہ انور پر ڈال دیا اور باہر مسجد میں گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدستور بول رہے تھے۔ انہیں مخاطب کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

"اوقنیں کھانے والے ٹھہر، اپنی جگہ بیٹھ جا۔ مگر وہ اس قدر جوش میں تھے کہ بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اس پر ابو بکر صدیق لوگوں کو پھلانگتے آگے بڑھے اور منبر تک پہنچ گئے۔ حاضرین نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس وقت انہوں نے یادگار خطبہ دیا:

**حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ** "میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک خدا کے سوا

کوئی معبود نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کو فتحیاب کیا اور من تنہا تمام جھٹول پر غالب کیا۔ پس تمام تناسخ اسی خدا کے لئے ہے۔ اور گواہی دینا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے، پیغمبر اور نبیوں کے خاتم ہیں اور گواہی دینا ہوں کہ قرآن کتاب ویسی ہی ہے جیسی نازل ہوئی تھی۔ ویسا ہی دین ہے جیسا مقرر کیا گیا تھا۔ حدیث ویسی ہی ہے جیسی بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی روشن حق ہے۔

الہی! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے بندے، رسول، نبی، حبیب، برگزیدہ اور منتخب پر افضل ترین درود بھیج۔ الہی! اپنی صلوة اپنا عفو، اپنی رحمت اپنی برکت، رسولوں کے سردار، نبیوں کے خاتم اور پیغمبر گاروں کے امام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شامل حال کر، جو نیکی کے رہنما، بھلائی کے رہبر اور رحمت کے قاصد ہیں۔ ان کی قربت نزدیک کر۔ ان کے مقام کو عزت دے۔ انہیں مقام محمود میں اٹھائیں پر تمام گلے پھلے رشک کریں۔ ان کے مقام محمود سے قیامت کے دن ہمیں نفع پہنچا اور انہیں جنت میں درجہ وسیلہ تک پہنچا۔

اے خدا! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ان کی آل پر تیری صلوة ہو، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ان کی آل پر تیری برکت ہو، اسی طرح جس طرح تیری صلوة کو برکت ہوئی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، تو ہی تناسخ و بزرگی والا ہے۔

اے لوگو! تم میں سے جو کوئی پوچھتا تھا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وصال مبارک ہو چکا ہے لیکن جو کوئی عبادت کرتا تھا اللہ کی سوال اللہ زندہ ہے

کبھی مرنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ رب العزت نے محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا تھا :  
 اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ ۝ (آپ نے بھی وفات پائی  
 اور یہ سب بھی مرجانے والے ہیں)  
 اور فرمایا :

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ  
 اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ اَنْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ  
 عَلٰى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يُّصِّرَ اللّٰهُ شَيْئًا وَّ سَيَجْزِي اللّٰهُ  
 الشَّاكِرِيْنَ ۝

اور فرمایا : كُلُّ مَنْ عَلِيْهَا فَاِنْ ۝ وَّ يَبْقٰى وَجْهَ رَبِّكَ  
 ذُو الْجَلَالِ وَاَلِ الْكِرَامِ ۝

پھر فرمایا : اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان  
 کی وفات کی خبر اس وقت دے دی تھی جب وہ تم میں موجود تھے  
 اور خود تمہیں بھی تمہاری موت کی اطلاع دے دی ہے۔ پس موت  
 اٹل ہے۔ سب مرجائیں گے۔ سبجز ایک خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا۔  
 اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک خاص مدت تک  
 زندہ رکھا یہاں تک کہ انہوں نے دین الہی قائم کر دیا۔ امر خداوندی  
 بر ملا کر دیا۔ رسالت پہنچا دی اور راہ خدا میں برابر جہاد کرتے رہے۔  
 پھر خدا نے انہیں وفات دے دی اور تمہیں سیدھے راستے پر چھوڑ دیا۔  
 اس خطبہ کا یہ اثر ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہ ماعتی خلفشار  
 دُور ہو گیا جو اس عظیم حادثہ کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ اور تمام لوگ  
 ہوش میں آ گئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے یہ آیت وَمَا مَحَدُّهُ إِلَّا رَسُولٌ ط الخ تلاوت فرمائی  
 تو لوگ اس طرح چونک پڑے گویا ایہیں معلوم ہی نہ تھا کہ یہ آیت کریمہ  
 قرآن میں ہے۔ پھر مدینہ میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کی زبان پر یہ آیت  
 نہ تلاوت ہوتی ہو۔

خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا میرے دونوں  
 پاؤں کسی نے کاٹ ڈالے ہیں۔ جب میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے  
 یہ آیت سنی تو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات  
 ہو گئی ہے تو میں زمین پر گر پڑا۔

**تکفین** حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم

بہیز و تکفین پر مستعد ہوئے تو لوگوں کا ہجوم  
 روکنے کے لئے دروازہ بند کر لیا۔ اس پر کچھ انصاری پکارے: ہمارا  
 بھی حق ہے ہم ان کے مامول زاد ہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے خاندان والے ہیں مجبوراً ہم نے ایک انصاری کو غسل مبارک میں  
 شریک کر لیا۔ غسل دینے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اسامہ  
 بن زید، فضل بن عباس اور انصاری اوس بن خولی رضی اللہ عنہم بھی  
 شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی اور بیری سے تین بار  
 غسل دیا گیا۔ پانی سعد بن حنیہ کے کنوئیں سے لایا گیا۔ یہ کنواں قبا  
 میں واقع تھا اور اس کا پانی پیا جاتا تھا۔ اور آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

**ماز جنازہ** جسد اطہر اسی جگہ رکھا رہا جہاں وصال مبارک  
 ہوا تھا یعنی حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں۔

ماز جنازہ پہلے آپ کے کنبہ والوں نے پھر مہاجرین پھر انصاریوں نے پہلے  
 مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے ادا کی۔ اس نماز میں امام کوئی

نہیں تھا۔ حجرہ مبارک تنگ تھا اس لئے دس دس شخص اندر جاتے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو کر باہر آتے تب اور دس اندر جاتے یہ سلسلہ لگانا رشب روز جاری رہا۔ اس نماز جنازہ میں تمام نے صرف سلام پیش کیا۔ کیونکہ دعائے مغفرت گنگار کے لئے ہے اور آپ تو سید المعصومین ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور یہ سلام بھیجئے رہے  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے قبر کھودی۔ **تدفین** ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہ شنبہ (منگل) کے دن بوقت شب تدفین ہوئی۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت عقیل، حضرت اسامہ، حضرت اوس رضی اللہ عنہم نے قبر انور میں اتارا اور مٹی ڈال دی گئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے قبر انور پر ایک مشک پانی چھڑکا۔ اس طرح بروز سہ شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری بوقت شب جسد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد خاک کیا گیا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ صَلَوةً وَسَلَامًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝

سیدۃ النساء سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا غم سب سے فزول تھا۔ سرور کائنات راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تدفین سے فارغ ہو کر لوگ آرہے تھے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اشکبار آنکھوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: انس! آپ لوگوں نے کیسے گوارا کر لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہمت میں لٹا کر خود لوٹ آئے۔ پھر تہمت اظہر پر گئیں اور قبر انور کی خاک مبارک اٹھا کر آنکھوں سے لگائی۔ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَ  
 سَلَامٌ اللَّهُ عَلَيْهَا۔

## عزرائیل علیہ السلام کی اجازت طلب کرنے ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام  
عیادت کے لئے بارگاہ رسالت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھے  
کہ دروازہ پر دستک ہوئی۔ جبرائیل

علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ملک الموت  
عزرائیل علیہ السلام ہیں آپ کے پاس حاضری کی اجازت طلب کرتے  
ہیں۔ حالانکہ آج تک اس نے کسی سے اجازت نہیں مانگی اور نہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اجازت طلب کرے گا۔ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو اجازت دے دو۔ فرشتے نے  
اگر علیک السلام یا احمد کہا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے  
پاس بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میں (عزرائیل) وہی کروں جس کا آپ حکم  
دیں۔ یعنی اگر آپ نے روح قبض کرنے کی اجازت نہ دی تو میں قبض  
نہ کروں گا۔ مالک کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام  
کی طرف دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!  
اللہ تعالیٰ آپ علیک الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کے اشتیاق  
میں ہے اور منتظر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے  
موت کے فرشتے! تم اسی پر عمل کرو۔

راوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی دوران ان کے پاس اہل  
خانہ کے پاس) آنے والا آیا۔ انہوں نے صرف اس کی آواز سنی وہ خود  
نظر نہ آیا۔ اس نے کہا "السلام علیکم یا اہل بیت! بے شک اللہ کے نام  
پر ہر مصیبت کی تسلی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات میری ٹھوڑی اور سینہ کے  
درمیان ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تھے۔ جب آپ کی



روح مبارک نکلی تو مجھے ایسی خوشبو محسوس ہوئی کہ اُس جیسی عمدہ خوشبو  
 میں نے کبھی نہیں سونگھی تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف  
 جھک گئے اور بستر پر گر پڑے۔ میں نے ایک تکیہ اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک اپنی گود سے اٹھا کر تکیہ پر رکھا اور آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑے سے ڈھانپ دیا اور میری آنکھوں سے  
 آنسو نکلنے لگے اور دوسری سوز میں بھی زار و قطار رونے لگیں۔ اسی لمحے  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت معمر بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آگے اور  
 اجازت طلب کی پس میں نے ان دونوں کو اجازت دے دی۔ میں  
 نے پردہ کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے عائشہ! رضی اللہ عنہما حضور  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا ابھی ابھی عسنتی طاری ہو  
 گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چہرہ انور سے پردہ ہٹایا اور کہا یہ تو  
 پریشانی کی بات ہے۔ پھر آپ نے چہرہ مبارک ڈھانپ دیا اور حضرت  
 معمر رضی اللہ عنہ نے کوئی بات نہیں کی وہ دروازہ کی چوکھٹ پر پہنچے۔  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے عمر! رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم کا وصال شریف ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم  
 جھوٹ بولتے ہو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا، حضور  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تک ہمیں منافقین سے قتال کا حکم نہیں دیتے  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہو سکتا۔ (مسند امام احمد  
 البدایہ والنہایہ)

## علامت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید بیمار ہو گئے تو فرمایا کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ)  
 سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا

نام لیا تو فرمایا ابو بکر نماز پڑھائیں۔ حتیٰ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیات اقدس میں سترہ (۱۷) نمازیں پڑھائیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید علیل ہو گئے تو ہم صحابہ کرام، اپنی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر جمع ہو گئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری طرف دیکھا تو آنکھوں میں آنسو گئے۔ فرمایا، میری جدائی کا وقت قریب آ گیا ہے اور میں وصال کی خبر دی ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟ فرمایا سب سے پہلے جو میری نماز پڑھیں گے وہ میرے دو خلیل اور میرے دوست جبریل و میکائیل پھر اسرافیل علیہم السلام پھر عزرائیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں گے پھر میرے اہلبیت رضی اللہ عنہم کے مرد حضرات پھر خواتین، پھر تم سب لوگ میری اجتماعی یا انفرادی طور پر آ کر میری نماز جنازہ پڑھنا اور مت چھیننا چلانا۔ ہم نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں کون اتارے گا؟ فرمایا میرے اہلبیت رضی اللہ عنہم میں سے جو میرے قریب ہوں گے مگر تمہارے ساتھ ملائکہ بھی ہوں گے جن کو تم نہیں دیکھ سکو گے۔ (دلائل النبوت)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے **تعزیت** سے فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو فرشتوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعزیت کی مگر فرشتوں کی صرف آواز کو سنا جاسکتا تھا انہیں کوئی دیکھ نہیں سکا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور روزنا شروع کر دیا۔ اچانک ایک شخص ان کے پاس داخل ہوا۔ سیاہ داڑھی، مضبوط بدن چمکدار چہرے والا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: بیشک اللہ کے دین میں ہر مصیبت زدہ کے لئے تسلی کا سامان ہے تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور خود بھی رونے لگا۔ پھر اچانک غائب ہو گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے سے پوچھا یہ کون تھے؟ حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حضور علیہ السلام کے بھائی حضرت نضر علیہ السلام تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکم اظہر خالی تھا۔ حضرت ام ایمن آہ و زاری کر رہی تھیں۔ ان سے پوچھا گیا آپ کیوں روتی ہیں؟ فرمایا: میں تو اس وجہ سے روتی ہوں کہ آسمان سے روزانہ لمحہ بہ لمحہ وحی نازل ہوتی تھی اب وہ بند ہو گئی ہے۔ یہ سن کر سب لوگ حیران رہ گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز حضور علیہ السلام کا وصال ہوا مدینہ منورہ میں اندھیرا چھا گیا اور سناٹا طاری ہو گیا۔ سارے مدینہ میں کہرام مچ گیا۔ حضرت ابو طلحہ زید بن سہم رضی اللہ عنہما نے قبر مبارک کھودی اور ناچنے ایتھیں لگائیں۔

حضرت واقدی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو یہ تہیز و تکفین کے بعد سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حجرہ مبارکہ میں داخل ہوئے اور سلام کہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پھر ہاجرین و انصار کی مختصر جماعت جو حجرہ مبارکہ میں سما کے داخل ہوئی اور جنازہ پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

رضی اللہ عنہم

یہ صحیح روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے  
 فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت سی نوازشیں کیں حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے میرے حجرے میں وصال فرمایا۔ وقت وصال آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کا سر نور میری گود میں تھا۔ وصال کے وقت اللہ تعالیٰ  
 نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن مبارک اور میرے تھوک  
 کو بذریعہ مسواک جمع فرما دیا۔ میرے بھائی حضرت عبد الرحمن رضی اللہ  
 عنہ میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ اس وقت میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہارا دے رکھا تھا۔ میں نے سمجھ  
 لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں  
 نے عرض کی، آپ کو مسواک پیش کروں؟ آپ نے سہرا قدس سے اشارہ  
 فرمایا: ہاں! میں نے آپ کو مسواک پیش کی جو سخت تھی، آپ چبا  
 نہ سکے میں نے نرم کر کے حاضر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک فرمائی۔

جمع علماء کا اتفاق ہے کہ روز دوشنبہ بارہویں ربیع الاول  
 یازدہم (۱۱) ہجری بوقت چاشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 وصال مبارک (وفات شریف) فرمایا۔ حضرت علی اور حضرت عباس  
 رضی اللہ عنہما نے حضور کو غسل دیا اور اسامہ اور شقران رضی اللہ عنہما،  
 (غلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) شریک غسل تھے۔ اور کفن شریف  
 پارچہ سہولی کا تھا۔ سحول ایک گاؤں کا نام ہے مین میں۔ روز سہ شنبہ  
 حجرہ متبرکہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں مدفن اقدس بنا۔ شقران  
 رضی اللہ عنہ نے چادر مخطط کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جیانت  
 طیبہ میں اوڑھنے تھے، قبر اطہر میں بچھائی (اور یہ امر خاص واسطے آپ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا) اور بعض کہتے ہیں کہ پھر چادر  
 نکال لی گئی۔ (دلائل الخیرات، مکتبہ خیر کثیر، کراچی)

# وصال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کا غم رضی اللہ عنہم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی مدینہ تشریف آوری اور  
وصال مبارک کا تذکرہ کرتے

ہوئے فرماتے ہیں :

لَمَّا كَانَ يَوْمَ الَّذِي دَخَلَ  
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْنَاءَ مِنْهَا كُلِّ  
شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي  
مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلِّ  
شَيْءٍ . (شسائل ترمذی)

”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی تشریف آوری پر مدینہ کی ہر  
شے روشن ہو گئی لیکن جس روز  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
وصال ہوا ہر شے پر تاریکی چھا  
گئی“ یعنی وہ شہر جس میں ہم ہر  
صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا  
کرتے تھے اب آپ کے نظر نہ آنے کی وجہ سے تاریکی نظر آنے لگا۔  
گویا شہر مدینہ تاریکی میں ڈوب گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے جبکہ ہمارے لئے اتنا  
ہی کافی ہے کہ جب تک وضو نہ ٹوٹے اسی وضو سے کئی نمازیں ادا  
کی جاسکتی ہیں۔ (دارمی)

ایک بار ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس  
آیا اور کہنے لگا کہ مجھ سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے  
اخلاق بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بات کو حضرت بلال رضی اللہ  
عنه مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس نے ان سے پوچھا۔ وہ کہنے لگے کہ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ جانتی ہیں۔ اُن سے پوچھا گیا تو وہ کہنے لگیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اُن سے پوچھا گیا تو فرمایا، تو مجھ سے متنازع دنیا باوجودیکہ قلیل ہے، بیان کر، وہ بیان نہ کر سکا۔ آپ نے فرمایا پھر بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ عظیمہ کیسے بیان کر سکتا ہوں۔ (اس کو پیشاپوری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔)

## نصائل اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اُمت کے نخصائس

میں سے یہ ہے کہ جب کسی شخص کے لئے دو آدمی بھلائی کے ساتھ گواہی دیں تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے لیکن پچھلی امتوں میں جب سو (۱۰۰) آدمی گواہی دیتے تھے تب جنت واجب ہوتی تھی۔ حدیث مبارک میں ہے تم میں سے جس کسی نے کسی کے لئے بھلائی سے تعریف کی تو اُس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس نے کسی کی بُرائی سے تعریف کی تو اُس کے لئے جہنم واجب ہو گئی۔

زیر آیت وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ آتٍ  
الْأَرْضِ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ (اور بے شک ہم نے لکھ دیا  
زبور میں بند و موعظت کے بعد کہ بلاشبہ زمین کے وارث تو میرے نیک  
بندے ہوں گے) اس آیت کی تفسیر میں ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
زبور اور تورات میں ذکر فرمایا ہے کہ اُمت محمدیہ زمین کی وارث بنے گی۔  
حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نخصائس الکبریٰ شریف میں  
فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک نسخہ کے متعلق معلوم ہوا اُس میں ایک سو  
پچاس سورتیں ہیں۔ میں نے جو پختی سورۃ میں دیکھا وہاں لکھا ہوا تھا:  
"اے داؤد (علیہ السلام) جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اُسے سنو اور  
سیمان (علیہ السلام) کو بتاؤ کہ وہ تمہارے بعد لوگوں کو بتا دیں کہ بلاشبہ  
زمین میری ہے لیکن میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اُمت  
کو اُس کا وارث بنایا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)"

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت کعب اللجبار  
 رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے اس شخص کے پاس لے چلو جو اس کتاب کا سب  
 سے بڑا عالم ہو جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا کہ  
 میں آپ کی اور اس عالم کی گفتگو سن سکوں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ  
 نے فرمایا میں ایک جید عالم رہتا ہے وہ تورات کا سب سے بڑا عالم  
 ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ میں  
 تشریف لے گئے۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب  
 رضی اللہ عنہ اور اس یہودی عالم کو ایک دوسرے کے سامنے بٹھایا تو  
 حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہودی عالم سے کہا میں تجھے اس ذات  
 کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے  
 سمندر کو پھاڑ دیا تھا، کیا تو نے کتاب اللہ میں پڑھا ہے کہ موسیٰ علیہ  
 السلام نے تورات پڑھی تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ! میں نے تورات  
 میں ایسی اُمت مرحومہ کا ذکر پڑھا ہے جو تمام اُمتوں سے بہترین ہوگی۔  
 جو بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ پاک کی تکبیر کہیں گے اور اترتے ہوئے اللہ  
 کی حمد بیان کریں گے۔ اور یہ کہ تمام روئے زمین ان کے لئے مسجد  
 ہوگی۔ وضو کی وجہ سے ان کے چہرے ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ اگر  
 اس کا ایک فرد نیکی کا ارادہ کرے گا تو صرف ارادہ سے ہی ان کے نامہ  
 اعمال میں ایک نیکی کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور اگر اس نے وہ نیکی کی تو  
 تو اس ایک نیکی کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک دیا جائے گا۔ اگر  
 کسی نے برائی کا ارادہ کیا تو اس کے نامہ اعمال میں برائی نہیں لکھی جائے  
 گی اگر اس نے وہ برائی کی تو صرف ایک برائی لکھی جائے گی۔“  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مولا! اس اُمت کو میری اُمت بنا دے۔  
 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 اُمت ہے۔ (دلائل النبوت)



صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى  
آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -

★ — حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت شیت علیہ السلام کو پسند و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے تھے کہ اے پیارے بیٹے! میں نے جبیں سے منتقل ہو کر تمہاری پیشانی میں جو یہ نور چمک رہا ہے وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو نبیوں کا سرتاج ہے اور وہ نبی آخر الزمان ہے۔

بیٹا! جب جب کہ تو اللہ کا نام لیا کرے، محمد کے نام سے اللہ کے نام کو سجایا کر، کیونکہ ذکر محمد کے بغیر ذکر خدا میں رونق نہیں آتی۔ اسم "اللہ" اس وقت اپنے جمال کمال کا مظاہرہ فرماتا ہے جب اس کے ساتھ اس کے کمالات کا حقیقی مظہر اسم "مُحَمَّد" آجاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت شیت علیہ السلام نے دریافت کیا کہ "اے والد بزرگ! آپ ہمیشہ بڑی ترغیبی انداز میں نبی آخر الزمان کا وصف کرتے آئے ہیں ذرا اتنا تو بتلا دیجئے کہ آپ میں اور نبی آخر الزمان میں کیا فرق ہے؟"

حضرت آدم علیہ السلام یہ سن کر خوف و حیرت سے فرمانے لگے کہ اے جانِ پدرا! محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کبھی بھی میرا مقابلہ ہرگز نہ کرنا ان کی بزرگی و شرف کا اندازہ اور ان کی اُمت کا موازنہ میرے ساتھ کرنے سے تجھے پتہ چل جائے گا۔ کہ ان کا مرتبہ میری قوتِ رسائی کی حد سے بعید ہے۔ بیٹا! غور سے سن اور یاد رکھ:

① مجھ سے ایک بے خیالی میں بھول ہو گئی تھی تو بحکمِ الہی میرے کپڑے نکل گئے۔ میں بے ستر ہو گیا۔ جنت کے پتوں سے ستر چھپانے کی کوشش کی گئی تو پتے مجھ سے

بھاگنے لگے اور پناہ مانگنے لگے۔

مگر اُمتِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہزار گناہ دانستہ کرے گی پھر بھی ان کا ستر نہیں کھلے گا۔ وہ بے ستری سے بچ جائیں گے۔ اور میں بچ نہ سکا۔

② بیٹا! ایک خطا مجھ سے سرزد ہو گئی تھی۔ مجھے میرے گھر سے نکال دیا گیا فرشتوں نے ملامتیں کیں۔

مگر اُمتِ محمدی گناہوں پر گناہ کرے گی۔ پر ان کو بے گھر نہیں کیا جائے گا۔ فرشتوں کو ملامت کرنے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔

③ جانِ پدر! میرے ایک قصور پر دونوں جہان میں اللہ جل شانہ نے ڈھنڈھورا پیٹ دیا۔ میری بڑی رسوائی ہوئی ”وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ“ ”دیکھو آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کر لی“ میری تمام اولاد کے سامنے میری رسوائی کا ڈنکا قیامت تک بجا رہے گا۔

لیکن امتانِ رسولِ آخر الزمان ہزار قصور کرے گی۔ اشتہارِ عصیاء بانٹا نہ جائے گا۔ مجھے رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا اور ان کو اللہ پاک نے رسوائی سے بچالیا۔

④ لختِ جگر! ایک معمولی جرم پر مجھ سے میری اہلیہ کو جدا کر دیا۔ میں سہزادی لنگا میں اور تمہاری ماں جدہ میں، ایک دوسرے سے جدا اور بے خبر رہے۔

مگر اُمتِ محمدی بے شمار جرم کرے گی۔ ان کی بیویاں ان سے جدا نہ ہونگی تمہاری والدہ کو فرقت کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں ان کی بیویوں کو مفارقت کے داغ سے ارحم الراحمین بچالیں گے۔

⑤ نورِ نظر! مجھے ایک لغزش کی پاداش میں تین سو برس مارا مارا پھرایا اور زار زار لایا

ہزار مغفرت طلبی پر بھی اس وقت تک توبہ قبول نہ ہوئی جب تک آفائے دو عالم  
محمد ﷺ کا وسیلہ نہ پکڑا میری کشتی نبوت و صفوت ڈوب جاتی  
اگر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام زبان پر نہ آتا۔

مگر امت محمدی ہزار ہا گناہ دیدہ و دانستہ کرنے کے بعد جب مغفرت  
کے لیے قبلہ مناجات کی سمت ہاتھ اٹھائے گی یا سجدہ میں گر پڑے گی جوش  
رحمت خداوندی انکو لمحہ بھر میں خلاصی عطا کرے گی ان کی توبہ قبول ہونیکے لیے  
لمحہ بھر کی طلب و ندامت کافی ہوگی۔ تین سو برس بعد مجھے نجات کی خبر ملی  
انہیں لحظہ بھر میں چھٹکارا بل جائے گا۔

⑥ اے میرے باغ زندگی کے پھول! ایک خطا پر جس کا مجھے نہ ارادہ تھا نہ احساس  
اور جس کو میں نے گھر کے اندر کیا تھا اس کی سزا میں مجھے گھر سے دور کر کے  
بیکسی و بے بسی کی حالت میں، زار زار رُلا رُلا کر مغفرت کی بشارت سنائی۔  
لیکن امت محمدی گھر سے دور، شہر سے باہر، دیس بدیس گھوم گھوم کر ہزار ہا  
جرم اور نافرمانیاں کرے گی۔ پھر جب گھر لوٹ کر استغفار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ  
مغفرت کا دریا بہا دے گا۔ انہیں گھر سے بے گھر نہ کیا جائے گا۔

⑤ اے ثمر حیات! ایک خطا پر اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو اپنے گھر کی لذت و آرام  
سے محروم کر دیا۔ پردیس میں سخت سخت کلفتوں کا سامنا کر کے زندگی گزارنی پڑی۔  
لیکن امت خیر الانام سے ہزار خطائیں سرزد ہوں گی پھر بھی گھر کی  
لذت و مسرت نہ چھینی جائے گی۔ صحرا و بیاباں کی گشت نوردی، قبولیت توبہ  
و مغفرت کے لیے لازمی نہ ہوگی۔

## خصائص امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ جب کسی جگہ پشیا ب لگ جائے تو اس جگہ کو کاٹ دیں۔ تو ان میں سے ایک آدمی نے انکار کیا تو اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

ابن شیبہ نے المصنف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا میرے پاس ایک یہودی عورت آئی۔ اس نے کہا "قبر کا عذاب پشیا ب کی چھینٹوں سے ہے" میں نے کہا۔ "تو جھوٹ کہتی ہے" یہودیہ نے کہا، "میں صحیح کہتی ہوں۔ بات یہ ہے کہ جب پشیا ب جسم یا کپڑے پر لگ جائے تو اسے کاٹ دینا چاہئے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے یہودیہ! یہ تو نے سچ کہا ہے"

شیخین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری خاطر میری امت سے دلی و سوسول اور نجالوں سے تجاوز فرمایا گیا۔ جب تک وہ منہ سے نہ بولیں یا اس پر عمل نہ کریں۔

امام احمد و ابن جبان اور حاکم و ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا و نسیان اور ہر وہ چیز جس سے کہ وہ کراہت کریں معاف کیا ہے۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ۲) نووی نے شرح مہذب میں فرمایا کہ لیلة القدر اس امت کے لئے

خاص تھی، جو ہم سے پہلوں کے لئے نہ تھی۔

ابن جبیر نے ابو العالیہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کاش! ہمارے گناہوں کے کفارے ایسے ہوتے جیسے بنی اسرائیل کے لئے لکھے۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جو چیز تمہیں عطا فرمائی ہے وہ بہتر ہے۔ بنی اسرائیل کی تو یہ حالت تھی کہ جب ان میں کوئی گناہ کرتا تو وہ اُسے اپنے دروازے پر مع اس کے کفارہ کے لکھایا تا۔ اب اگر وہ اس کا کفارہ دیتا تو دنیا میں اس کے لئے ذلت ہوتی تھی اور اگر کفارہ نہ دیتا تو آخرت میں اس کے لئے رسوائی اور عذاب ہوتا۔ نیچگانہ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک ان گناہوں کے کفارے ہیں جو ان کے درمیان صادر ہوں۔"

طبرانی و حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بروز قیامت چار پایوں پر اٹھیں گے اور میں براق پر اٹھوں گا۔ اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ ناقہ (اونٹنی) پر اٹھیں گے۔ وہ محض اذان اور شہادتِ حق کے ساتھ ندا کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ آشہد ان محمدًا رسول اللہ کہیں گے تو تمام اولین و آخرین کے مسلمان ان کی اس شہادت کی گواہی دیں گے۔ تو جن کی شہادت قبول کی جائے گی وہ قبول ہوگی اور جن کی شہادت رد کی جائے گی وہ رد ہوگی۔"

امام احمد و حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ تدمرت و ثمرندگی توبہ ہے۔ "بعض علماء نے فرمایا تدمرت کا توبہ ہونا اس اُمرت کے خصائص میں سے ہے۔ (الخصائص الکبریٰ ۲) غائب کی نماز جنازہ پر پٹھنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ

غائب کی نماز جنازہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے اور اسی اختصاص پر نجاشی (شاہِ حبشہ) کی نماز جنازہ کو محمول کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا غائبانہ نماز جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا دوسروں کے لئے جائز اور درست نہیں ہے۔  
(خصائص الکبریٰ جلد دوم)

## تورات میں حالاتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کعب الاحبار کہتے ہیں (رضی اللہ عنہ) کہ میرے والد مجھے تورات کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ایک حصہ تورات کو ایک صندوق میں بند کر کے اسے تالا لگا رکھا تھا۔ جب میرے والد نے وفات پائی تو میں نے تورات کے اس جُز کو صندوق سے باہر نکالا تو اس میں لکھا تھا: آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا، جس کی زلفیں ہوں گی اپنے ہاتھ پاؤں دھوئے گا۔ (وضو کیا کرے گا) کمر میں پٹکا باندھے گا۔ اس کی جائے پیدائش مکہ میں ہوگی اور ہجرت گاہ مدینہ منورہ میں ہوگی۔ اس کی امت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والی ہوگی اور ہر حال میں رب تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرے گی ہر درجہ بلندی پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے گی اور جب اس کی امت کے افراد بروز قیامت قبروں سے اٹھیں گے تو وضو کی برکت سے ان کے ہاتھ پاؤں پر نور اور روشن ہوں گے۔ (شواہد النبوت)

## اذان کے بعد کی دُعا

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدُّعْوَةِ  
التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ  
أَنْتَ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيكَ وَالْفَضِيلَةَ وَأَبْعَثْ مَقَامًا مَحْمُودًا  
بِالدُّعَى وَعَدَّتْ حَلَّتْ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَضْرَتِ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اذان سن کر یہ کہے: "اے اللہ! اس کا بل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑے کرنا، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ تو اس کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک خاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝ (قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔ ۱۷ - ۷۹)

یہ مقام محمود میدان محشر میں ایک اعلیٰ مقام ہو گا جس پر تمام مقربین بارگاہ الہیہ میں سے صرف ایک بندے کو فائز کیا جائے گا اور پوری ہستی کائنات میں سے وہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات ہے۔ اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر سب اولین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کریں گے۔ یہی تو وہ مقام ہے جس پر آپ کے جلوہ افروز ہونے پر در شفاعت کھولا جائے گا۔ یہی شفاعت کبریٰ ہے۔ اور اس مقام پر صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی فائز ہیں آج بھی اور کل بھی۔ میدان محشر میں اس کا ظہور ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے بغیر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی (اگر کوئی ہے بھی نہیں) کسی کی شفاعت کے لئے لب کشا نہیں ہو سکے گی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کبریٰ فرما کر در شفاعت کھولیں گے تو اس کے بعد شفاعت کا دوسرا دور شروع ہو گا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تمام مقربین بارگاہ الہیہ اپنے اپنے منصب

کے مطابق شفاعت کریں گے۔ اس مقام محمود کو مقام وسیلہ اور مقام فضیلت بھی کہتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی یہ مذکورہ دعا (جو اوپر گزر چکی ہے) اذان سنتے کے بعد مانگا کریں گے ان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت لازم ہو جائے گی بشرطیکہ وہ دنیا سے دولت ایمان سمیٹ لے کر جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔  
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيبِكَ - (بخاری شریف جلد اول)

## ابراؤدودن میں نماز کی جلدی کرنا

ابوالمیلح سے روایت ہے کہ ہم ابراؤدودن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے ساتھ تھے فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز ترک کر دی اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔  
 (صحیح بخاری جلد اول)

## پانچ چیزیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں:  
 (۱) ایک ماہ کی مسافت تک میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی۔  
 (۲) میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے کہ میرا امتی جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے۔  
 (۳) اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا۔

(۴) مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی۔  
 (۵) اور بہرہ نبی کو خاص اس کی قوم کے لئے مبعوث کیا جانا تھا، جبکہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (بخاری جلد ۱)



ترمذی و ابن حبان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "روز قیامت تمام لوگوں سے وہ شخص مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگا جو مجھ پر دُرود پڑھنے میں اُن سے زیادہ ہوگا۔"

بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے :  
دُعَاءُ قَرْضٍ ، اللَّهُمَّ خَارِجِ اللَّهُمَّ كَاثِفَ الْغَنَمِ مُجِيبُ  
 دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ ، رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا . أَنْتَ  
 تَرْحِمُنِي فَأَرْحَمِنِي بِرَحْمَتِكَ تُغْنِينِي بِهَا عَنِ رَحْمَةِ مَنْ  
 سِوَاكَ ○ کثرت سے پڑھیں (بہر نماز کے بعد) انشاء اللہ بہت جلد قرض  
 ادا ہوگا۔ (خصائص کبریٰ جلد ۲ - ص ۳۷۵)

سخاوی نے فرمایا : امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ الرسالہ  
 میں اس طرح ہیں : فَصَلَّ اللَّهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا كُلَّمَا ذَكَرَهُ  
 الذَّاكِرُونَ وَعَفَّلَ عَنِ ذِكْرِهَا الْعَافِلُونَ ○  
 ترجمہ : پس اللہ دُرود بھیجے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب  
 کبھی ذکر کرنے والے اُن کا ذکر کریں اور اُن کے ذکر سے غافل غفلت  
 برتیں۔ (سعادت دارین)

طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت ، امتِ مرحومہ ہے  
 اپنی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ داخل ہوتی ہے مگر جب وہ  
 قبروں سے نکلے گی تو اُن پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اُن کے گناہوں کو مسلمانوں  
 کے استغفار بنا کر دے دیں گے۔

امام احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت کسی سے حساب نہ لیا جائے گا اور اسے بخش دیا جائے گا۔ مسلمان اپنی قبر میں اپنے اعمال کو دیکھے گا۔ حکیم نرندی نے فرمایا مومن کا قبر ہی میں حساب ہو جائے گا۔ تاکہ کل موقف میں اسے آسانی ہو۔ اور قبر میں ہی اسے پاک و صاف کر دیا جائے گا۔

عمامہ : طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم عمامہ باندھنے کو لازمی کر لو اور اس کا کنارہ (شملہ) اپنی پشت کے پیچھے چھوڑ دو۔ کیونکہ یہ فرشتوں کی علامت ہے۔

ویلمی نے بسطری عمرو بن شعیب ان کے والد سے انہوں نے ان کے ادا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ تہبند باندھو جس طرح میں نے فرشتوں کو باندھے ہو دیکھا ہے۔ فرستے اپنے رب کے حضور اپنی آدھی پنڈلی تک تہبند باندھے ہوئے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خصوصیت کہ آپ عمامہ میں شملہ چھوڑیں گے اور یہ کہ آپ درمیان پنڈلی تہبند باندھیں گے اور یہ دونوں باتیں فرشتوں کی علامت ہیں۔ اس بارے میں احادیث تورات و انجیل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرے کے باب میں اور آپ کی امت کے اوصاف بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ان حدیثوں کے الفاظ یہ ہیں :

”يَأْتِرُونَ عَلَى أَوْسَطِهِمْ“

طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کو وہ چیز دی گئی ہے جو کسی امت کو نہیں دی گئی۔ اور وہ مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَ

إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ کہنا ہے۔

عبدالرزاق اور ابن جریر نے اپنی تفسیروں میں سعید بن جبیر رضی اللہ  
عنه سے روایت کی۔ انہوں نے کہا اس اُمت کے سوا کسی کو استزجاج نہیں  
دیا گیا (یعنی "إِنَّا لِلَّهِ تَاخِرٌ") کیا تم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا یہ قول نہیں  
سنا کہ انہوں نے یَا سَفَى عَلٰی یُوسُفَ فرمایا تھا۔ عبدالرزاق نے المصنف  
میں روایت کی کہ ہم کو معمر نے ابان سے خبر دی، انہوں نے کہا کہ اس اُمت  
کے سوا کسی کو تکبیر یعنی "اللَّهُ أَكْبَرُ" نہیں دی گئی۔ ابن شیبہ نے  
"المصنف" میں ابوالعالیہ سے روایت کی ان سے پوچھا گیا کہ انبیاء علیہم  
السلام کس چیز سے نماز کا افتتاح کرتے تھے۔ فرمایا توجید، تسبیح و تہلیل سے۔  
امام احمد نے بسند صحیح ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت میں اپنی اُمت کو تمام امتوں  
کے درمیان ضرور پہچان لوں گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیک وسلم آپ اپنی اُمت کو کس طرح پہچان لیں گے؟ فرمایا، میں اس  
طرح پہچانوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دامن ہاتھ میں ہوں گے اور  
سجدوں کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان ہوگا اور اس طرح پہچانوں  
گا کہ ان کے نور ان کے آگے دوڑتے ہوں گے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کو روز قیامت اس حال  
میں بلایا جائے گا کہ آہٹار وضو سے ان کے اعضاء چمکتے دکتے ہوں گے۔  
بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا  
کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز قیامت بارگاہ الہی میں اکرم الخلق  
ہوں گے۔

آپ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے جسے حاکم و ابن عساکر نے

لے ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات رفیق دے گئے اور مجھے چودہ رفیق دئے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا وہ کون رفیق ہیں؟ انہوں نے کہا۔ میں، حمزہ، میرے دونوں بیٹے اور جعفر، عقیل، ابوبکر، عمر، عثمان اور متفاد، سلمان، عمار، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے جسے بنار و طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری دو چار و زرارے سے فرمائی ہے دو آسمان والوں میں سے جبرائیل و میکائیل علیہما السلام اور دو زمین والوں میں سے اور وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے جسے ابن ماجہ اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چلتے تو آپ کے صحابہ آپ کے آگے چلتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کو فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔

آپ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کے دشمنوں پر ایک ماہ کی مسافت تک رُعب ڈال کر مدد کی گئی۔ طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس آسمان سے وہ فرشتہ اترا جو مجھ سے پہلے کسی نبی پر نہیں اترا اور نہ میرے بعد کسی پر اترے گا۔ اور وہ فرشتہ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا میں آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ

نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اختیار دوں کہ آپ چاہیں تو نبی بند رہیں اور اگر چاہیں تو نبی بادشاہ ہوں۔ تو میں نے جبرائیل کی طرف نظر کی۔ انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ میں تو وضع کو اختیار کروں۔ لہذا اگر میں نبی بادشاہ کتنا، تو یقیناً سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرتے۔

امام احمد و ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ابلق گھوڑے پر دنیا کی کنجیاں لائی گئیں اور اس گھوڑے کو جبرائیل علیہ السلام لیکر آئے اس پر سندس کی زین تھی۔

ابن سعد و ابو نعیم نے بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا میرے رب نے مجھے پیشکش کی کہ بطحائے مکہ کو میرے لئے سونا بنا دے۔ مگر میں نے عرض کیا اے رب! نہیں، میری خواہش یہ ہے کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھانا کھاؤں۔ تو جب میں بھوکا رہوں تو تیرے حضور تضرع کروں اور جب شکم سیر ہوں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر بجا لاؤں۔ (اختصاص الکبریٰ ۲) بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں ان کے علوم چار کتابوں میں جمع فرمائے وہ چار کتابیں تورات، زبور، انجیل اور فرقان جمید ہے۔ اس کے بعد تورات و انجیل و زبور کے علوم کو فرقان جمید میں جمع فرما دیا۔

سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ جو حصیل علم کا ارادہ رکھتا ہے اسے لازم ہے کہ قرآن پڑھے۔ کیونکہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔

ابو الشیح نے کتاب العظمت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی چیز سے غافل ہوتا تو وہ ذرہ، رانی اور مچھر سے ضرور غافل ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے پر محیط ہے۔  
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَدْرِكُنَا الَّذِي كَرَّوْا إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

بیشک ہم نے انارے قرآن اور  
بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے شمار کی جاتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تمام معجزات و فضائل جو جدا جدا ہر نبی (علیہ السلام) کو دئے گئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئے اور آپ کے سوا کسی اور نبی میں وہ مجتمع نہیں ہیں بلکہ آپ ہر قسم کے معجزات کے ساتھ منحصر ہوئے۔

ابن عبد السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے پتھروں کا سلام کرنا، لکڑی کے ستون کا رونا۔ اور انہوں نے انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چستے جاری ہونے کو بھی خصائص میں شمار کیا ہے۔ اس قسم کا معجزہ کسی اور نبی کے لئے ثابت نہیں ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر عضو مبارک کا بیان اپنی کتاب میں فرمایا۔

ابن سبع نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ سبحانہ، و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک عضو کی صفت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ روئے تابال کے بارے میں فرمایا: قَدْ تَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ط (بے شک ہم نے آسمان کی طرف آپ کا بار بار منہ اٹھاتا دیکھا۔)

آپ کی چشمان مبارک کے بارے میں فرمایا: لَا تَسُدَّانَ عَيْنَيْكَ

اور آپ کی زبان مبارک کے بارے میں فرمایا: "فَانَّمَا يَسْتَرْنَاهُ  
 بِلِسَانِكَ" (بلاشبہ ہم نے اُس (قرآن مجید) کو آپ کی زبان مبارک  
 پر آسان کر دیا) آپ کے دست مبارک اور آپ کی گردن شریف کے  
 کے بارے میں فرمایا: "وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ"  
 (اے محبوب! آپ اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کی طرف نہ باندھے رکھیں)۔  
 اور آپ کے سینہ اقدس اور کمر شریف کے بارے میں فرمایا: "الْمَنْ نَشْرَحُ  
 لَكَ صَدْرَكَ ۖ وَوَضَعْنَا عَنكَ وَزْرَكَ ۗ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۖ وَ  
 رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم سے تمہارا  
 وہ بوجھ اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی تھی اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا  
 ذکر بلند کر دیا) اور آپ کے قلب اطہر کے بارے میں فرمایا: "نَزَّلَ عَلَيَّ قَلْبِكَ"  
 (قرآن کو آپ کے قلب پر اس (اللہ) نے نازل کیا) اور آپ کے اخلاق  
 کے بارے میں فرمایا: "وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ" (بلاشبہ آپ کی خوبی  
 والے ہیں) (خصائص کبریٰ، ۱۰: جواہر البحار)

## نماز میں رکوع اُمتِ محمدیہ کے لئے مختص ہے۔

مفسرین کی ایک جماعت نے آیہ کریمہ "وَازْكَعُوا مَعَ الرَّاٰكِعِيْنَ"  
 (رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو) کے تحت ذکر کیا ہے کہ نماز میں  
 رکوع کی مشرور عیبت اس اُمت کے ساتھ مختص ہے۔ بنی اسرائیل کی نماز میں  
 رکوع نہیں تھا۔ اس لئے بنی اسرائیل کو اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 ساتھ رکوع کرنے کا حکم دیا گیا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رکوع  
 کے سلسلے میں جس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے وہ بنی اسرائیل نے  
 اوسط میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرمایا، پہلی نماز

جس میں ہم نے رکوع کیا وہ عصر کی نماز تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ کیا ہے؟ فرمایا مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور وجہ استدلال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے قبل نماز ظہر پڑھی اور نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے رات کی نمازیں وغیرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھیں تو وہ پہلے کی تمام نمازیں بغیر رکوع کے تھیں۔ یہ اس بات کا فریہ ہے کہ سابقہ اعم کی نمازیں رکوع سے خالی تھیں۔ اور ابن فرشتہ نے "شرح الجمع" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے تحت ذکر کیا کہ "جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا وہ ہم میں سے ہے۔" انہوں نے "ہماری نماز" کے ارشاد سے مراد باجماعت نماز مراد لی ہے۔ اس لئے کہ انفرادی نماز تو ہم سے پہلے لوگوں میں موجود تھی۔

**حدیث:** الاربعہ نے زید ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو بارونق و تذاب کرے جس نے میری حدیث سنی اور اس نے اُسے محفوظ رکھا اور اُسے اسی طرح دوسروں تک پہنچایا جس طرح کہ اس نے سنا۔"

امام احمد و طبرانی نے عبد الرحمن بن عائش حضرتی سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ان صحابی نے فرمایا ایک دن صبح کے وقت ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نہایت مسرور تھے اور خوشی سے چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے بیان کرنے میں کوئی بات مانع نہیں ہے۔ آج رات میرا رب نہایت حسین صورت میں میرے پاس تشریف لایا اور اس نے پکارا۔ یا محمد! (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے عرض کیا۔ لبتیک و سعیدیک اے



میرے رب! فرمایا ملا، اعلیٰ کس بات پر جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض  
 کیا۔ میں نہیں جانتا۔ تو حق تعالیٰ نے میرے ثنائوں کے درمیان اپنا ہاتھ  
 رکھا۔ یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی۔ پھر جو  
 کچھ آسمانوں کے درمیان ہے اور جو زمین میں ہے سب مجھ پر روشن ہو گئی۔  
 اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا: وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ  
 مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُون مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝ الْآيَةُ  
 اس حدیث کی بکثرت سندیں ہیں اور یہ طویل حدیث ہے۔ (مختصر)

# رُوح کی حقیقت

قرآن مجید میں ہے: وَيَسْأَلُونَكَ

عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ○ (اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) تم سے رُوح کی بابت پوچھتے ہیں۔ اُن سے کہہ دو کہ رُوح میرے پروردگار کے حکم سے ہے (اُس کے حکم سے پیدا ہوئی اسی کی مخلوق ہے اور وہی اُس کی حقیقت کو جانتا ہے) اور تمہیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔

بقولِ اعمش رضی اللہ عنہ (یہ بڑے عالم ہیں عہدِ تابعین میں ہوتے ہیں) کے اس کے مخاطب یہود ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رُوح کی حقیقت دریافت کی تھی۔ بعض علماء کا خیال ہے کوئی بھی رُوح کی حقیقت کو نہیں جانتا۔

سرسری نظر سے رُوح کی حقیقت صرف اس قدر سمجھ میں آتی ہے کہ حیوانات کے لئے وہ اُن کی زندگی کا سرچشمہ ہے جب تک کسی حیوان کے اندر رُوح ہے وہ چلتا پھرتا ہے اور اس سے اختیار کی حرکات صادر ہوتی ہیں۔ جب رُوح اس سے رخصت ہو جاتی ہے تو اُس کے تمام حواس اور قوی معطل ہو جاتے ہیں۔

گھر میں رہنے والے کے لئے ایک دن **موزوں پر مسح**۔ رات اور مسافر کے لئے تین دن رات مسح کرنے رہنے کی توقیت فرمائی۔ عام طور پر کسی اہم چیز کی آٹھ پہر کے بعد ضرور خبر گیری کی جاتی ہے۔ اسلئے متقیم کو آٹھ پہر کے بعد موزے اتار کر پاؤں دھو لینے کا حکم عادت متعارفہ اور عمومی ذہنیت کے عین مطابق ہے اور دھونے کی بجائے موزوں کے اوپر بالائی سطح پر گیللا ہاتھ پھیرے۔ مسح کرنا دھونے کا خلیفہ اور نائب ہے۔

مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي  
الْجَنَّةِ ط. (جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت  
کی اور جو میرا محبت ہو وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔)

(شفا شریف قاضی عیاض علیہ الرحمۃ  
عن انس رضی اللہ عنہ)

حضرت علامہ ومیری رحمۃ اللہ علیہ کی  
صَلَاةٌ صِدْقِي تَصْنِيفٌ تَرْجُحُ الْمَنَهَاجِ میں ہے کہ شیخ

ابی عبد اللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار خواب میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آخری بار زیارت میں آقا علیہ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے عرض کیا: اَفْضَلُ دُرُودٍ كَوْنُهَا هِيَ؛ سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِالَّذِي مَلَأْتَ قَلْبَهُ  
مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهُ مِنْ جَمَالِكَ وَأُذُنَهُ مِنْ كَذِبِ  
خِطَابِكَ وَعَلَى إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ.

"قیامت کے دن سب سے بڑھ کر میرے قریب وہ ہوگا  
جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُودِ بَیْحِیجِے گا۔" (اس کو ترمذی نے ابن  
مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور کہا یہ روایت حسن غریب

ہے۔)  
قیامت کے دن ہر مقام پر تم میں سے میرے قریب ترین وہ  
شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پُڑھتا ہوگا اور جو مجھ پر جمعہ  
کی رات اور جمعہ کے دن دُرُودِ بَیْحِیجِے، اللہ اس کی سو (۱۰۰) حاجات  
پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی تمیں دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک  
فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اس دُرُودِ کو لے کر میری قبر میں پہنچاتا ہے

جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں۔ وہ فرشتہ درود شریف بھیجنے والے کا مجھے نام و نسب اور خاندان بتانا ہے جسے میں اپنے سفید رنگ کے رجمہ میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ (اس کو بیعتی رحمۃ اللہ نے "حیاء الانبیاء فی قبورہم" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔) (سعادت دارین)

جو شخص قبرستان جا کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْجَسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ التَّخْرِةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِكَ سَلَامًا مِّنِّي۔  
جتنے مومن مرے ہیں آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک سب اس کے لئے مغفرت کی اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ (نور الصدور)

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک زیارت کے لئے مجموعہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ جو

شخص سورہ مزمل اور سورہ کوثر کثرت سے پڑھے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا۔ اور سوتے وقت پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ الَّذِيْ هُوَ عَيْنُكَ لَا غَيْرُكَ اَنْ تُرِيْنِيْ وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ عِنْدَكَ۔

الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توڑوں کے اس نور کے وسیلہ سے جو تیرا عین ہے غیر نہیں، مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور اس صورت میں دکھا دیں جیسے وہ تیرے حضور میں ہیں الہی! ایسا ہی کر دے۔ اس دعا کے پڑھنے سے انشاء اللہ زیارت ہوگی۔ (اور باوضو سوتے)

عالم کی فضیلت

روایت ہے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے

کہ ذکر کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو مرد، ایک عالم تھا دوسرا عابد۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بزرگی عالم کی عابد پر مثل بزرگی ہماری کے ہے اور پر ادنیٰ آدمی تمہارے کے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرشتے اور سب اہل آسمان و زمین حتیٰ کہ چیونٹیاں بلوں میں اور مچھلیاں دریاؤں میں استغفار کرتے ہیں اس شخص کے واسطے جو لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے۔

9 گروہ سابقین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ یعنی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے اور جب مکہ ہجری حکم نماز جانب کعبہ تشریف کے صادر ہوا، عین نماز ظہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ کعبہ تشریف کی طرف کیا۔

(وفاء الوفا)

علم اور طالب علم کی فضیلت

حکایت ہے کہ طالب علم کے کام سے راضی ہو کہ اس کے لئے فرشتے اپنے بازو رکھ دیتے ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی "لسان العارفین" میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ حدیث سن کر اپنے جوتے میں لوہے کی کبلیں لگوا لیں اور کہنے لگا میں چاہتا ہوں کہ فرشتوں کے پیر اس سے کچل دوں۔ اس کے پیروں میں زخم ہو گئے۔ اور اسی میں کسی اور کی روایت مذکور ہے کہ ایک آدمی کسی محدث کے پاس جایا کرتا تھا۔ یہ آدمی استہزار کے طور پر کہنے لگا کہ اپنے قدم اٹھا لو کہیں فرشتوں کے پیر نہ توڑ دینا۔

وہ اپنی جگہ سے ہٹنے بھی نہ پایا تھا کہ اس کے دونوں پیر خشک ہو گئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَلَى مَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

اُس قدر کہ جس قدر لوح محفوظ میں قلم چلتا رہا ہو۔

صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اُو

خادمِ خاص کُریب تابعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے

کا انتقال مقامِ قدید میں یا مقامِ عُسفان میں ہو گیا۔ جب کچھ لوگ جمع ہو گئے تو حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ جمع ہو گئے ہیں ذرا تم اُن پر نظر ڈالو۔ کُریب

کہتے ہیں کہ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ کافی لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے اُن کو اس کی اطلاع

دی۔ اُنھوں نے فرمایا۔ تمہارا خیال ہے کہ وہ چالیس ہوں گے؟ کُریب نے کہا، ہاں

(چالیس ضرور ہوں گے)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جنازہ باہر لے چلو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ

ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس مسلمان آدمی کا انتقال ہو جائے اور

اُس کے جنازے کی نماز چالیس ایسے آدمی پڑھیں جن کی زندگی شرک سے بالکل پاک ہو

(اور وہ نماز میں اس میت کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا اور سفارش کریں) تو

اللہ تعالیٰ اُن کی سفارش اُس میت کے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا :

لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الدَّهَبِ ۖ

” اگر ہم چاہیں تو ہمارے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کر ہیں۔“

بیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهَا مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا.

” ہم نے (اس گربن کی نماز میں) جنت کو دیکھا اور اس کا ایک خوشہ پکڑا۔ اگر ہم وہ خوشہ ٹوڑ لیتے تو تم اس کو قیامت تک کھاتے رہتے۔“

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، صلوٰۃ الخ)

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصرف و اختیار و قدرت نمایاں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر کھڑے ہو کر جنت دیکھ لیتے ہیں، یہاں بعض معجزات کا بطور اجمال ذکر کئے دیتے ہیں :-

- ۱ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے طعام قبیل کو لعاب مبارک سے کثیر بنا دیا۔
- ۲ - درخت نے جھک کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ کیا۔
- ۳ - پیالہ میں دست مبارک ڈال کر پیالہ میں پانچ دریا بہا دئے۔ (گوپا کہ پیالہ مرکز پنجاب رحمت بنا ہوا تھا۔)
- ۴ - سوکھی بکری کے تھنوں سے دُوھ کے برتن بھر دئے۔ (امم معبد)
- ۵ - ایک بڑھیا کے مشکیزہ سے سب کو سیراب کیا لیکن مشکیزہ ویسا ہی بھرا رہا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی "تبیان" میں ہے کہ قرآن مجید کے حتم پر  
دُعا کرنا مستحب ہے کیونکہ جب وہ دُعا کرتا ہے تو چار ہزار فرشتے  
آئین کہتے ہیں۔

ترمذی، ابن عدی اور بیہقی رحمہم اللہ نے الشعب میں حضرت انس  
رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا: جو آدمی رات کو اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو اپنے دائیں  
پہلو پر سونے اور تومرتہ سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے تو قیامت  
کے دن اسے رب کریم فرمائے گا اے میرے بندے! تو اپنے دائیں (پہلو)  
پر جنت میں داخل ہو جا۔ (سنن ترمذی / تفسیر درمنثور)

رُكْعَةً فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَخَمْسَ عَشْرَةَ  
مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (جو کوئی جمعہ کی رات دو رکعت نفل اس  
طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور آیت الکرسی ایک ایک بار اور پندرہ بار  
سورہ اخلاص) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پوری سورہ پڑھے۔ (نماز سے فارغ ہو کر  
ایک ہزار بار دُرُودِ شَرِيفِ اللَّهِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
پڑھے، وہ مجھے دیکھے گا۔ اور اگلے جمعہ سے پہلے دیکھے گا اور جس نے مجھے  
دیکھا اس کے لئے جنت واجب ہے۔) (سعادت دارین)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی وایت  
امام زین العابدین علیہ  
الرضوان حضرت علی رضی

اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسَاجِدِ فَصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (جب تم مساجد کے پاس سے گزرو تو نبی اکرم



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو۔ (سخاوی)

دارقطنی علیہ الرحمۃ نے

درود کے بغیر نماز قبول نہیں۔ اپنی سند کے ہمراہ حضرت

سہلی بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے روایت نقل کی ہے: نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ  
نَبِيِّهِ۔ (اس شخص کی نماز (قبول) نہیں ہوتی جو (نماز میں) اپنے نبی  
اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود نہ پڑھے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ  
يَغْضَبْ عَلَيْهِ (جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس  
سے ناراض ہو جاتا ہے)۔ (ترمذی)

الدُّعَاءُ كُلُّهُ مُحْجُوبٌ حَتَّىٰ يَكُونَ أَوْلَهُ تَنَاءً عَلَى اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوا  
فَيُسْتَجَابُ لِدُعَائِهِ۔ (تمام دعاء محجوب رہتی ہے حتیٰ کہ اس کی ابتداء  
میں حمد الہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے پھر دعاء  
مانگے، قبول کی جائے گی)۔ (نسائی نے اسے روایت کیا)

اللَّهُمَّ بَلِّغْهُ مِنَّا السَّلَامَ وَارْدِدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامَ۔  
(اے اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہمارا سلام پہنچا  
دیں اور (زہے نصیب) جو ہم (سیاہ کاروں) کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی طرف سے سلام (کے جواب) کی عظیم نعمت نصیب ہو جائے)۔

قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ  
نقل زیارت کتاب عنینۃ الطالبین میں حضرت ابوہریرہ  
رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل  
کرتے ہیں: مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ يقرأُ فِي كَلِّ

دُعَاے نَحْوِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام " اے وہ ذات جس کو ایک شان

اور ایک شے کا سُنا دوسری شے کے سننے سے غافل نہیں کرتی۔  
اپنی معافی کی تُوٹکی اور رحمت کی شیرینی کا مزہ چکھائیے۔ "

(یہ دُعا ہر فرض نماز کے بعد مانگنی چاہئے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سُوْرَةُ اِذَا  
زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا. نصفِ قرآن کے برابر ہے۔ (اس کو  
ترمذی نے روایت کیا)

• بروایت علی رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا ہے جو سفر کرتے وقت گیارہ بار سُوْرَةُ اِخْلَاصِ پڑھ لے خداوند  
قدوس اُسے سفر کے شر سے محفوظ اور اُسے خیر عنایت کرے گا۔

حَبَابِیْث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا  
میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ وصیئت  
فرمائیے؛ ارشاد فرمایا: اللہ کا تقویٰ لازم پکڑو کہ یہ ہی ہمارے معاملے کی  
اصل ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ مزید ارشاد فرمائیے۔ فرمایا: تلاوت  
قرآن ضرور کیا کرو کہ یہ زمین میں تمہارے لئے نور اور آسمانوں میں تیرے  
لئے (نیکیوں کا) ذخیرہ ہوگا۔ (اسے ابن جبران رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی  
صحیح میں روایت کیا۔)

پہلی روایت نافع بن ابو نعیم  
**مُبَارَكِ قُبُورِ كِي تَرْتِيبِ** رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ سَيِّدِي كِه قَبْرِ  
 رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَبْرِ ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ اَوْرِ قَبْرِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا  
 مِيں تَرْتِيبِ يُوں هِي كِه نَبِي كَرِيْم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي قَبْرِ اَوْرِ سِجَانْتِ  
 قَبْلَه هِي۔ حَضْرَتِ ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كِي قَبْرِ، رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِه دُونُوں كَنْدَهُوں مُبَارَكِ كِه سَامْنِي هِي پَهْرِ حَضْرَتِ عُمَرُ  
 فَاوَقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كِي قَبْرِ حَضْرَتِ ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كِه كَنْدَهُوں  
 كِه سَامْنِي هِي۔ (وَفَارِ الْوَفَارِ)

ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحْضَرَتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِه پِيچھے اَوْرِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ  
 عَنْهُ پِيچھے دُونُوں پَاوَلِ ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كِه مَدْفُونِ هِيں اَوْرِ قَبْرِ اَوَّلِ پَرِ لَكْھَا  
 هِي قَبْرِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْرِ دُوسْرِي قَبْرِ پَرِ ابُو بَكْرٍ  
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْرِ تِيسْرِي قَبْرِ پَرِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فرمایا  
 حَضْرَتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي كِه نہ طُلُوعِ هُوَا اَوْرِ نہ غُرُوبِ هُوَا اَقْتَابِ بَعْدِ  
 اَنْبِيَا وَرَسُوْلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامِ كِه ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِي اَفْضَلِ پَرِ۔  
 "اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَا"

حَضْرَتِ اَنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِي رُوَايَتِ هِي كِه رَسُوْلِ الْكَرِيْمِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اَرْشَادِ فَرَمَا يَا مِيْرِي زَنْدَگِي اَوْرِ حَيَاتِ ظَاهِرَه بَهِي تَمَّارِ  
 لِي تَجِيْرِ اَوْرِ بَهْتَرِي هِي مَجْھِ پَرِ اَسْمَانِ سِي وَحِي نَازَلِ هُوْتِي هِي۔ مِيں مَنِيں حَلَالِ وَ  
 حَرَامِ كِي تَجِيْرِ دِيْتَا هُوں اَوْرِ مِيْرِي وَفَاتِ بَهِي تَمَّارِي لِي بَهْتَرِي هِي۔ ہر جمعہ  
 كو تَمَّارِي اَعْمَالِ مَجْھِ پَرِ پِيْشِ هُوں گے۔ جو اچھے هُوں گے ان پَرِ اللّٰهُ تَعَالٰی  
 كِي حَمْدِ بَجَالِ اَوَّلِ كَا جو بُرے اَوْرِ خِلَافِ شَرَعِ هُوں گے ان پَرِ اللّٰهُ تَعَالٰی سِي  
 مَغْفَرَتِ طَلِبِ كَرُوں گَا۔

درج ذیل حاضری مدینہ منورہ کی دعائیں قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی صاحب <sup>ظہار</sup> کے مجموعہ وظائف خطیب نیومین مسجد کراچی سے تبرکاً اخذ کی گئی ہیں۔

### زیارت مدینہ منورہ

حرم مدینہ پر نظر | اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ  
 پڑتے ہی یہ دعا پڑھیں | اِلَيْهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ  
 هَذَا حَرَمٌ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وَقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ  
 الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ ۝

مسجد نبوی میں داخلہ کے وقت دعا | بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ  
 (پہلی مرتبہ بالسلام سے داخل ہوں) | اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ

صِدْقٍ وَّاٰخِرْجِنِيْ مُخْرَجٍ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ  
 سُلْطٰنًا نَّاصِرًا ۝ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۝ اِنَّ  
 الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَ  
 اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ  
 السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ  
 اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ  
 صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقَكَ اَوْلِيَآءُكَ وَاَهْلَ  
 طَاعَتِكَ وَالْقِدْزِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ بِسْمِ  
 اللّٰهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

سَلَامٌ بِدَرْكَاهِ سُرُورِ كُونِينَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيمُ وَالرَّسُولُ  
الْعَظِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيبَنَا وَ  
قُرَّةَ أَعْيُنِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
نَبِيَّ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مَلِكِ اللَّهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ عَرْشِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ  
الْمُذْنِبِينَ عِنْدَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَرْسَلَهُ  
اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَوَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي  
حَقِّكَ الْعَظِيمِ وَكُوَانَتِهِمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ  
فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا  
رَّحِيمًا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنَ هَاشِمٍ يَا طَهَّ يَا يَسَّ يَا بَشِيرُ يَا  
سِرَاجُ يَا مُنِيرُ يَا مُقَدَّمُ جَيْشِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
وَهَا أَنَا يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ  
ذَنبِي وَمِنْ عَمَلِي وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِيرًا بِكَ إِلَى رَبِّي

فَاشْفَعْ لِي يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ  
 الظُّلْمَةِ أَجْرُنِي بِهِ يَا اللَّهَ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنِكَ زَائِرِينَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِينَ وَعَلَى  
 بَابِكَ الْعَالِيَّ وَاقِفِينَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِينَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ  
 وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُومِينَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 أَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَسْئَلُ اللَّهَ تَعَالَى لَكَ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ  
 وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُودَ  
 وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمَى فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَوْمِ الْمَشْهُودِ  
 يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْقَبْرِ أَعْظَمُهُ      فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاءُ وَالْآكُ  
 نَفْسِي الْفِدَاءِ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ      فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ  
 أَنْتَ الْحَبِيبُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ أَنْتَ  
 الْمُسْتَفْعُ أَنْتَ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّهْرِ إِذَا مَا  
 زَلَّتِ الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالََةَ  
 وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَيْتَ  
 الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ  
 حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينُ هَذَا جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا وَعَنْ وَالِدَيْنَا  
 عَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَنَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ أَنْ تَشْفَعَ لَنَا  
 عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْعَرْضِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

مَا لَوْلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ اِشْفَعُ لَنَا وَ  
 لِوَالِدَيْنَا وَوَلَدِنَا وَوَلَدِ نِسَائِنَا وَوَلَدِ نِسَائِنَا وَوَلَدِ نِسَائِنَا  
 لِمَشَاجِئِ طَرِيقَتِنَا وَمَشَاجِئِ أَوْلَادِنَا وَوَلَدِ نِسَائِنَا وَوَلَدِ نِسَائِنَا  
 وَلِمَنْ أَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزِّيَارَةِ  
 الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ الصَّلَاةِ  
 وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى أَلِيكَ وَذَوِيكَ فِي كُلِّ  
 أَنْ وَلِحِظَةٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ ذَرَّةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ مِنْ عِبِيدِكَ  
 فِي ضَمَنِ الْمُصْطَفَى الْأَعْظَمِيِّ بْنِ صَدْرِ الشَّرِيعَةِ أَحْمَدُ عَلِيُّ  
 يَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ - سوره فاتحہ

ایک بار، سورہ اخلاص تین بار پڑھئے اس کے بعد اپنی مادری زبان میں  
 دُعا کیجئے۔ درود اکبر بھی پڑھئے۔

بَابُ جَبْرِيلُ بِرُكْحَطْرَيْهِ هُوَ كَرَمَلَانِكَةُ الْمُقَرَّبِينَ بِرِسَالَةٍ مُرْتَبِعَةٍ  
 أَلَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ أَلَسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا سَيِّدَنَا مِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ أَلَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا  
 إِسْرَافِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ أَلَسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيلُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ أَلَسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ مِنْ أَهْلِ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ضِيْنٌ كَافَّةً عَامَّةً ۝ أَلَسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ  
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - سوره فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

## خليفة اول مير المؤمنين سيدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، پر سلام پڑھئے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ط السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى التَّحْقِيقِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ثَانِي اثْنَيْنِ ط إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ط  
السَّلَامُ عَلَيْكَ مَنْ أَنْفَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي حُبِّ اللَّهِ وَحُبِّ  
رَسُولِهِ حَتَّى تَحَلَّلَ بِالْعِبَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَ  
أَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْرًا لَكَ وَ  
مَسْكَنًا وَمَحَلًّا وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ  
الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصَهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَرَحْمَةَ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ - سورة فاتحه و اخلاص اور دعا پڑھئے -

## خليفة دوم مير المؤمنين سيدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، پر سلام پڑھئے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَفِيَّ  
الْمِحْرَابِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِينِ الْإِسْلَامِ ط السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا مُكَيِّمَ الْأَصْنَامِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ  
الْأَرْبَعِينَ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ ط السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعْفَاءِ وَالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ



ریاض الجنۃ یا مسجد نبوی میں کسی بھی جگہ کمال ادب کے ساتھ قبلہ رو ہو کر  
یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ  
رَوْضَهٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ شَرَفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا وَفَجَدْتَهَا  
وَعَظَّمْتَهَا وَنَوَّرْتَهَا بِنُورِ نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ سَیِّدِنا مُحَمَّدِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْیَا زِیَارَتَهُ  
وَمَا ثَرَدَهُ الشَّرِیْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنا یَا اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ  
شَفَاعَةِ سَیِّدِنا مُحَمَّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَسَلَّمَ  
وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لِوَاآئِهِ وَآمِنًا اِذَا تَمِیْتْنَا عَلٰی  
حَبِیْبَتِهِ وَسُنَّتِهِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُودِ بَیْدَةَ الشَّرِیْفَةَ  
شَرِبَةَ هَنِیْئَةً مَّرِیْئَةً لَا نَطْمَأْئِ بِعَدَاہَا اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰی  
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارات پر سیلام پڑھئے

السَّلَامُ عَلَیْكَنَّ یَا اَزْوَاجَ نَبِیِّ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ  
اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَنَّ یَا اَزْوَاجَ حَبِیْبِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَنَّ یَا  
اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكُنَّ وَارْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی  
وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَا وُكِّنَ السَّلَامُ عَلَیْكَنَّ  
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہَا۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھئے۔

## جنت البقیع کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ إِنَّكُمْ سَلَفْنَا  
وَأَنَا أَنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِأَحْقُونَ ه فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اسْتَحْيَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْآنَ بِتِلَاوَتِهِ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِإِمَامَتِهِ وَسِرَاجَ  
اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ ه السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَارْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ  
مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ  
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيبِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَارْضَاكَ أَحْسَنَ  
الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

السَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ حَبِيبِ اللَّهِ سوره فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

(بشکر یہ مجھو و ظائف کراچی)

# حضور ﷺ کے خاصہ و معجزات

کھاری پانی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب مبارک میٹھا کر دیتا تھا۔

دودھ پینے والے بچے کو لعاب نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر مل جاتا تو دودھ کی پرواہ نہ رہتی۔

پتھر پر قدم مبارک رکھتے تو نقش ہو جاتا۔ پتھر موم ہو جاتا۔ قدم نیچے چلا جاتا۔ (مواہب و زرقانی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی جمائی نہیں لی۔ اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام تھے۔ جب جمائی آنے لگے تو دل میں یہ خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اس سے محفوظ تھے تو جمائی نہیں آئے گی۔ مجرب ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام احتلام سے محفوظ تھے۔ (رواہ الطبرانی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسینہ مبارک کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (مواہب و زرقانی)

جب آپ لمبے سے لمبے قدموں کے ساتھ چلتے تو ارفع و بلند آپ ہی نظر آتے۔ (رواہ البیہقی)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس اور جسم اطہر پر مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ (مواہب و زرقانی، تفسیر مدارک)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج فرمایا۔ رب کریم نے

لگام دار سواری (براق) بھجی۔ اس پر زین وہیں سے رکھی ہوئی آئی۔  
 سب انبیاء کرام علیہم السلام کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امام بنے۔  
 جنت و دوزخ کا معائنہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے  
 مولا کریم کو جاگتے ہوئے سر کی آنکھوں سے دیکھا، راز و نیازی  
 بتائیں کہیں۔ (مواہب و زرقانی جلد ۵ / مدارج النبوت)

مجھ نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک نہیں  
 چوسا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑوں اور سر مبارک  
 میں جوئیں نہیں ہونی چھتیں۔ (تفسیر عزیمتی)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جاتے تو ملائکہ  
 کا دستہ آپ کے پیچھے پیچھے بطور غلامی چلتا تھا۔ ملائکہ نے آپ  
 کے غلاموں کے ساتھ مل کر بدر و حنین میں جنگ کی۔

اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور علیہ الصلوٰۃ و  
 والسلام کو عطا ہوئیں۔ لہذا جس کو جو نعمت ملی یا مل رہی ہے یا  
 ملے گی، وہ حضور قاسم مطلق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس  
 ہاتھوں سے ملی، مل رہی ہے اور ملے گی۔ (آپ تکوین میں مختار  
 کل ہیں۔ مملکت خداوندی کے مالک و متصرف اور مدبر اعظم  
 ہیں۔) (مواہب اللدنیہ و شرح للزرقانی جلد ۵ و سیرت رسول عربی)  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات اور اندھیرے میں ایسے  
 دیکھتے تھے جیسے دن اور روشنی میں دیکھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہو  
 رہا ہے یا ہوگا سب کچھ ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے اپنے ہاتھ مبارک  
 کی پتیلی کو۔ (طبرانی، ابو نعیم، مواہب و زرقانی، کنز العمال)  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دُور و نزدیک کو برابر دیکھتے تھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پیچھے ایسے دیکھتے تھے جیسے آگ  
دیکھا کرتے تھے یعنی آگے پیچھے ایک جیسا دیکھتے تھے۔

(رواہ المسلم والبخاری)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی درخت کے سایہ کی طرف  
جاتے تو وہ سایہ تعظیماً خود بخود آپ کی طرف جھک جاتا۔ (بیہقی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صدر مبارک چار دفعہ شق ہوا۔  
نہ خون نکلا نہ درد ہوا۔ دل باہر تھا پھر بھی زندہ رہے۔

(شرح شفاء للفقاری والنخعی جلد ۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت  
بُت گر گئے۔ (رواہ الخرائضی وابن عساکر)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غننے کے ہوئے اور ناف بُریدہ  
پیدا ہوئے۔ (رواہ الطبرانی، مواہب زرقانی جلد ۵)

اللہ تعالیٰ نے عرش کے پائے پر اور ہر آسمان پر اور بہشت  
کے درختوں کے پتوں اور محلات پر اور حوروں کے سینوں پر  
اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کا اسم مبارک لکھا۔ (انترجہ الحاکم والبیہقی والطبرانی فی الصغیر  
والاوسط البونعیم)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ تھا بعض نے

مخض ہونے کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا بعض  
نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظلّ الہی ہیں لہذا سایہ کا سایہ نہیں  
ہوتا بعض نے کہا ہے کہ سایہ اس لئے نہ تھا کہ لوگوں کے پاؤں تلے  
روندانہ جائے بعض نے کہا ہے کہ سایہ سائے والے سے زیادہ لطیف

ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے زیادہ کوئی چیز لطیف نہیں اسی لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے سایہ ہونا بیان کیا تھا۔ تو حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، نزدیک نہ کی۔

(تفسیر مدارک جلد ۳ / تفسیر روح البیان جلد ۴)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ "الشفار" میں لکھتے ہیں:

إِنَّهُ كَانَ لَا ظِلَّ شَدَّصِهِ فِي  
الشَّمْسِ وَلَا قَمَرٍ لِأَنَّهُ كَانَ  
نُورًا - (۱ - الشفاء)

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکیر لشریت کا دھوپ اور چاندنی میں کوئی سایہ نہ تھا۔ اس لئے کہ آپ کی تخلیق نور سے ہوئی۔"

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ  
مُنْتَهَى عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَاسِنِهِ  
ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری اور باطنی حسن کو درجہ کمال تک پہنچایا اور پھر اپنی محبت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منتخب کر لیا۔ حضور اپنے کمالات میں شریک سپہم نہیں رکھتے، آپ کا جوہر حسن غیر منقسم ہے۔

فَأَنَّ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقِي وَفِي خَلْقِي  
وَلَمْ يَدَا انْوَاهُ فِي عِلْمِي وَلَا كَرَمِي  
(امام بوصیری)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیائے کرام علیہم السلام سے خلقت اور اخلاق میں بڑھ گئے ہیں۔ آپ کے جوہر و کرم کی کوئی حد نہیں اور نہ علم و فضل کا کوئی ٹھکانا ہے۔

ایک صحابی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ دیکھا کہ حضور علیہ السلام سُرخ دھاری دارلباس پہنے بستر پر استراحت فرمائیں اور چودھویں کا چاند چمک رہا ہے۔ میں کبھی چاند کو اور کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سُرخ انور کو دیکھتا اور فیصلہ نہ کر سکا کہ چاند زیادہ حسین ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس!

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُسن و جمال کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔ اسی دوران فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ تلوار، پھر فرمایا نہیں، بلکہ سُورج اور چاند کی طرح چمکدار اور آبدار تھا۔ (الشفار)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ جب آپ مسکراتے تو محسوس ہوتا: **كَانَهَا قِطْعَةً قَبْرٍ**۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند کا ٹکڑا ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ وہ حُسن جو حضرت یوسف علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا تھا جس نے انہیں دُنیا کا حسین ترین شخص بنا دیا تھا اور وہ جمال جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یدِ بیضا میں منعکس ہوا تھا، جس سے اُن کا ہاتھ بُقعہ نور ہو گیا تھا اور وہ حُسن جو حضرت ابراہیم اسمعیل اور عیسیٰ علیہم السلام میں تجلی پذیر ہوا تھا وہ تمام حُسن و جمال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں جمع کر دیا گیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

حُسنِ یوسف و عیسیٰ یدِ بیضا داری  
 آنچه خوبال ہمہ دارند تو تنہا داری

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہی خصائص میں سے جو عرض کوثر اور مقام و سیدہ کا عطا ہونا اور آپ کے منہ نبی کے پایوں کا جنت میں گڑا ہوا ہونا اور منہ نبی و مرقد مشور کے درمیانی حصہ کا جنت کا باغیچہ ہونا ہے۔  
 رحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن و اوصاف حمیدہ کا احاطہ ممکن نہیں۔

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اجْتَمَعَ فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صِفَاتِ الْكِبَالِ مَا لَا يُحِيطُ بِهِ حَدٌّ وَلَا يَحْصُرُهُ عَدٌّ. (المواہب ۴)  
 "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات میں مجتمع اوصاف و فضائل کی نہ کوئی حد ہے اور نہ کوئی گنتی ان کا احاطہ کر سکتی ہے۔"

حضرت ملا علی قاری ایک حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اعْلَمْنَا أَنَّ تَفْصِيلَ فَضَائِلِهِ وَتَحْصِيلَ شَائِلِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَفَ وَكْرَمَ مِمَّا لَا تَعْدُ وَلَا يُحْصَى بَلْ وَلَا يُبْكِنُ أَنْ يَعْدَا وَيُسْتَقْضَى. (المرقاة شرح مشکوٰۃ ۵)  
 "یقین رکھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کی تفصیل و تحصیل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہونے والے درجات ان چیزوں میں سے ہیں جن کا شمار نہیں بلکہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں۔  
 امام عبد الوہاب شعرائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بِالْجُمْلَةِ فَأَوْصَافِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَةِ وَلَا تَحْصَى وَلَا تَحْصُرُ ط. "مختصر یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حسنہ شمار سے قطعی ماوراء ہیں۔" (كشف الغمہ ۲)



# خاص مبارکہ کی اجازت تھی کہ وہ اپنے پیغمبر دل کو ان کے

سابقہ پیغمبروں کی اُمتوں کو اس بات ناموں سے پکار سکتے تھے مگر اُمتِ محمدیہ کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے نام سے پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو اس طرح نہ لو کہ جس طرح تم ایک دوسرے کے نام کو پکارتے ہو) اس آیت کریمہ کا سبب نزول بھی یہی تھا کہ ایک بار (بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے وقت یا محمد یا احمد یا ابوالقاسم کہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی اور آئندہ کے لئے ادباً اور تعظیماً ایسا کرنے سے منع فرمادیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا رسول اللہ یا نبی اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کہہ کر پکارا جاتا۔

○ یہ کہ آپ کو جوامع الکلم عطا فرمایا گیا۔ یعنی آپ کو ایسا کلام عطا فرمایا جو قبیل الالفاظ ہوتا مگر کثیر المعانی پر مشتمل ہوتا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جوامع الکلم سے قرآن مجید مراد لیتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو مبارک فصاحت و بلاغت میں بے مثال تھی۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا۔ جبکہ ایسا مال (غنیمت) انبیاء سابقین کے لئے جائز نہ تھا۔ پہلے انبیاء علیہم السلام کے سامنے مالِ غنیمت لایا جاتا اور ایک جگہ جمع کر دیا جاتا۔ آسمان سے آگ اترتی اور اسے جلا کر راکھ کر جاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا۔

○ رُوئے زمین کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اُمت

کے لئے سجدہ گاہ بنا دیا گیا۔ زمین کی مٹی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پاک بنا دی گئی۔ حتیٰ کہ بعض حالات میں اسے تیمم کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ پہلی اُمّتیں ان رعایتوں سے محروم تھیں۔ ان کی عبادت کے لئے مساجد معابد مقررہ جگہ پر ہوتے تھے۔ اُس زمانے میں جس علاقے یا بستی میں نبی تشریف لے جاتے اُن کے قدموں کی برکت سے وہاں معبد یا مسجد بنا دی جاتی۔ جس سرزمین کو یہ دولت نصیب نہ ہوتی وہ نہ پاک ہوتی اور نہ اسے لائق عبادت سمجھا جاتا تھا۔ سفر کے دوران مسجدیں لکڑی کے تختوں سے بنائی جایا کرتی تھیں۔ وہ سختی سے عبادت گزار اپنے ساتھ ہی اٹھاتے پھرتے، انہیں تیمم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ تَرَاهَا ظُهُورًا۔ (بنایا گیا میرے لئے زمین کو مسجد اور اس کی مٹی کو پاک کرنے والا)

○ آپ تمام مخلوقات جن و انس پر مبعوث کئے گئے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام مختلف قبیلوں یا قوموں پر مبعوث ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعثتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً۔ (بھیجا گیا مجھے تمام مخلوقات کی طرف)

○ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کے دلوں میں آپ کی ہیبت اور خثیت تھی۔ یہ نصرتِ خداوندی کے ساتھ مخصوص تھی۔ ایک ماہ کے راستہ کی دُوری پر دشمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بُرے ارادہ کا اظہار کرتا تو اس کا دل رعب رسالت سے تھرا جاتا اور وہ خوف سے کانپ جاتا اور پسینہ پسینہ ہو جاتا اور مغلوب ہو جاتا۔

○ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر تمام انبیاء سابقین علیہم السلام کی شریعتیں اور احکامات منسوخ کر دئے گئے اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم اور مکمل کر دیا گیا۔ آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔ آپ نے فرمایا: خَتَمَ بِي النَّبِيُّونَ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے مگر وہ بھی شریعتِ محمدیہ کا اظہار کریں گے اور اسی پر عمل پیرا ہوں گے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر ایسے ہی عمل کریں گے، جیسے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا عالم دین کرتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمتِ عالمیان بنا کر بھیجا۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ○ ان مخلوقات میں ملائکہ، جن و انس، شیاطین، چار پائے، درندے، پرندے، چرندے وغیرہ غرضیکہ جسے بھی خلعتِ زندگی ملی خواہ وہ اس وقت زندہ تھے یا مردہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے حصہ ملا۔

○ جب یہ آیت نازل ہوئی: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ تُو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل بڑا مغموم ہوا اور آپ سوچنے لگے کہ جب میں ان کے درمیان سے اٹھ جاؤں گا تو میری امت عذابِ الہی کی گرفت میں آجائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خاطر کے لئے فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ آپ قیامت تک ان کے درمیان ہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جَمِيعِيْ اٰمَانَانِ مِنَ الْعَذَابِ يُوْشِكُ اَنْ يُّرْفَعَ عَنْهُمْ اَحَدُهُمَا وَيَبْقَى الْاٰخِرُ۔ پھر آپ نے اس آیت کریمہ کو پڑھا۔

○ قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا حصہ مومنین و مومنات کو ملے گا۔ اور آپ ہی شفاعت کا سہارا ہوگا۔

عربی عبارت کے ترجمہ اگلے صفحہ کے آخر میں دیکھئے بزوار

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسالت  
 مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا بَعْضُهَا فِي النَّارِ  
 وَبَعْضُهَا فِي الْجَنَّةِ إِلَّا أُمَّتِي فَإِنَّهَا كُلُّهَا فِي الْجَنَّةِ. "تمام امتوں  
 کے بعض لوگ جنت میں جائیں گے اور بعض دوزخ میں صرف میری  
 اُمت (اُمتِ محمدیہ) ایک ایسی اُمت ہوگی کہ تمام و کمال جنت میں  
 داخل ہوگی۔"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ ذَاتِ الْكُونَيْنِ وَالْإِمْكَانِ  
 وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ○ (معارج النبوت)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ الْمُبْعُوثِ رَحْمَةً  
 لِلْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ○

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَدَا دَخْلِقِهِ وَرِضَاءِ لَفْسِهِ وَزِينَةِ  
 عَرْشِهِ وَوِدَادِ كَلِمَاتِهِ اللَّهُمَّ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا  
 أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْبَرَّةِ الْكِرَامِ  
 وَعَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ ○

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الَّذِي بَعَثَهُ رَحْمَةً  
 لِلْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ○

۱۔ مجھ پر نبوت کو نعمت کر دیا گیا۔

۲۔ نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت بنا کے واسطے تمام جہانوں کے۔

۳۔ اور نہیں اللہ تعالیٰ کی یہ شان کہ انہیں عذاب دے جب کہ آپ ان میں موجود ہیں اور  
 نہیں ہے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے اور وہ استغفار کرتے ہوں۔ "۴۔ میری اُمت  
 کے لئے دو امن ہیں عذاب سے، شاید ایک امن اُٹھایا جائے اور دوسرا باقی رکھا جائے۔"

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

الْفَضَائِلُ الَّتِي لَا تُحْصَى وَالشَّمَائِلُ الَّتِي لَا يُمَكِّنُ أَنْ  
يُسْتَقْصَى فَبَالِغٌ وَكَثْرَتُنْ تَحْبِطُ بِوَصْفِهِ وَآيُنَ الثُّرَيَّا  
مَنْ يَدُ الثَّنَاوَلِ ۞ (جواہر البحار ۳)

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و اوصاف کا احاطہ  
ممکن ہی نہیں اس لئے اے تعریف کرنے والے (تو آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی تعریف میں جس قدر بھی مبالغہ کر لے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی حقیقت علیاً تک رسائی ممکن نہیں، بھلا کہاں ثریا اور کہاں  
پکڑنے والا ہاتھ۔“

فَبَلَّغَ الْعَلِيمِ فَيَدِ أَنْتَهُ بَشَرٌ وَأَنْتَهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ  
ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں ہمارا انتہا علم ہی ہے  
کہ وہ بشر ہیں حالانکہ وہ تمام خلق سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ ع  
ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!

## نبوت کے بعد پہلا معجزہ

ابن ابی شیبہ، ابوعلی اور

دارمی و بیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ

نے بطریق اعمش رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے بعثت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت ظلم و ستم کئے۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے اس گستاخانہ روئے اور نازیبا حرکات سے خون میں تر مکہ سے باہر تشریف لے گئے کہ جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور پیش احوال کے بعد کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسی وقت آپ کے ایک معجزے کا ظہور ہو، تو آپ اس درخت کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے اُسے اپنے پاس بلایا۔ اور درخت حکم ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آ گیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا اب حکم دیجئے کہ وہ اپنی جگہ پر لوٹ جائے۔ آپ نے اس درخت کو حکم دیا وہ فوراً اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔

بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکین کے ظالمانہ روئے اور تکذیب سے رنجیدہ ہو کر ایک دن پہاڑ کی گھائی کی طرف چلے گئے اور اللہ تعالیٰ سے سکون قلب کے لئے دعا کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ سامنے والے درخت کی کسی ٹہنی کو اپنی طرف بلالیں۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ٹہنی کو طلب فرمایا اور وہ ٹہنی درخت سے لوٹ کر سامنے آگئی۔ اس کے بعد فرمایا اپنے مقام پر واپس ہو اور درست ہو جاؤ اس نے تعمیل کی اور لوٹ کر اپنے مقام پر پوسٹ ہو گئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبع مبارک تیس

انبساط پیدا ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب مجھے اُن  
کے جھٹلانے کی پروا نہیں۔

بکری کے چھوٹے بچے سے  
طیاسی، ابن سعد،  
نکالنا ابن ابی شیبہ و عتبہ  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دودھ  
مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت کی کہ میرا بھی بچپن ہی تھا اور ابن ابی معیط کی گھائی میں بکریاں  
چرا رہا تھا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ مشرکوں کی اذیتوں سے بچ کر میرے پاس تشریف لائے  
اور فرمایا تمہارے پاس پلانے کے لئے کچھ دودھ ہے؟ میں نے کہا  
میں امانت دار ہوں۔ فرمایا تمہارے پاس کوئی ایسی بکری موجود ہے  
جس کی عمر کم اور دودھ دینے کا زمانہ ابھی نہ ہو۔ میں نے کہا ہاں میں  
نے ایک مادہ بچہ لاکر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کے پیر  
باندھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے تھنوں پر ہاتھ  
پھیرا اور دعا کی تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ پھر حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ برتن لے کر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے اس بچہ سے دودھ نکالا۔ ان دونوں حضرات نے خود بھی دودھ پیا  
اور مجھے بھی پلایا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
اے دودھ اتر جا تو وہ اتر گیا۔

**حدیث** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) جان ہے کہ اس امت میں سے جو یہودی یا عیسائی میرے پیغام کو سنے گا میری رسالت پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ ضرور دوزخی ہوگا۔

(اس حدیث کو امام مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کیا)

**حدیث** حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بروزِ حشر تمام تعلقات اور رشتے منقطع ہو جائیں گے لیکن میرا تعلق اور میرا نسب اس روز بھی قائم رہے گا۔ (اس حدیث کو حاکم اور بیہقی نے روایت کیا)

میرے بچے حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ابھی بچہ تھا کہ مجھ پر ہنڈیا گر پڑی اور میری ساری جلد جل گئی میرے والد اٹھا کر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری جلد پر لعاب مبارک لگایا پھر حلی ہوئی جگہ پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور فرمایا: اذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ۔ اے لوگوں کے پروردگار! اس تکلیف کو دور فرما۔ اس کے بعد میں بالکل تندرست ہو گیا گویا مجھے کوئی تکلیف نہ تھی۔ اس معجزہ کی شرع کرتے ہوئے حضرت علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ پر ایران کے آتشکدے کی آگ بجھ گئی جو ایک ہزار سال سے مسلسل جل رہی تھی۔



حضرت علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تشریح صحیح مسلم میں لکھا ہے:  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ایک ہزار دوسو سے زائد ہیں۔  
 حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے "مدخل" میں کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے معجزات کی تعداد ایک ہزار سے ہے۔ حضرت امام زاہدی رحمۃ اللہ  
 نے کہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس سے ایک  
 ہزار معجزات رونما ہوئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دست اقدس سے  
 تین ہزار معجزات رونما ہوئے۔ بہت سے علماء کرام مثلاً ابو نعیم اور بیہقی  
 رحمہما اللہ تعالیٰ نے ان معجزات کو جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔  
 حضرت علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے "تشریح المواہب" میں  
 "الفتح" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خصوصیت  
 بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات دیگر انبیاء کرام علیہم السلام  
 کے معجزات سے زیادہ ہیں۔ کہا گیا ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ ان کا شمار  
 ایک ہزار سے اور بعض علماء نے ان کی تعداد تین ہزار بتائی ہے صرف  
 قرآن پاک میں ایک ہزار معجزات ہیں۔ حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ  
 نے کہا ہے کہ ان معجزات میں کثرت کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات  
 ہیں۔ ان معجزات میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کی مثال دیگر انبیاء کرام  
 علیہم السلام کے معجزات میں نہیں ملتی یہ صرف ہمارے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کے ساتھ خاص ہیں۔ اسی طرح کم کھانے کا زیادہ ہونا، گوشت کھجور  
 اور پانی کا زیادہ ہونا وغیرہ۔ "مواہب" میں لکھا گیا ہے کہ جب تو حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں غور و فکر کرے گا تو یائے گا کہ آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات عالم بالا اور عالم سفلی، خاموش و ناطق،  
 ساکن اور متحرک، مانع اور جامد، غائب و حاضر، باطن اور ظاہر، سبقت اختیار کرنے اور  
 بعد میں آنے والے سب کو شامل ہیں اور شیاطین کو شہاب ثاقب مارے  
 جانا، پتھر کا سلام کرنا، درخت کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرنا۔

ان کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "سَيِّدَنَا" کہہ کر عرض کرنا، بھجور کے تینے کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں رونا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس سے پانی کا رواں ہونا، آنکھ کا اپنی جگہ پر لوٹا دینا، اونٹ بھیرے اور بہنی کا ہم کلام ہونا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کا آدم علیہ السلام سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد محترم رضی اللہ عنہ کی پیشانی مبارک تک منتقل ہونا اور ان کے علاوہ بھی بہت سے معجزات ہیں جن کو راویوں نے روایت کیا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو ان معجزات کے شمار کرنے میں مشغول کریں تو یقیناً سیاہی تو ختم ہو جائے گی لیکن یہ معجزات نہیں گنے جاسکیں گے اور اگر اول و آخر تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل اور محاسن کو شمار کرنے کی از حد کوشش کریں تو وہ ان محامد اور اوصاف کو شمار کرنے سے عاجز آجائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا فرمائے ہیں۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے بجز بے کراں کے ساحل پر ہی تھک کر رہ جائیں گے۔

حضرت علامہ القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی تین اقسام ہیں :-

- ۱ :- وہ معجزات جن کا تعلق ماضی کے ساتھ ہے۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا ڈنکا ہر سو بج چکا تھا۔
- ۲ :- وہ معجزات جن کا مستقبل کے ساتھ تعلق ہے جس طرح وہ معجزات جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد رونما ہوئے۔
- ۳ :- وہ معجزات جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے

لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال تک رونا ہوتے۔  
 حضرت سید محمد مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ تشریح الاجیاب میں لکھتے ہیں:  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات بے شمار ہیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم کے باقی فضائل سے زیادہ عام، اکمل اور بزرگی والے ہیں۔ آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے اہم ترین معجزہ قرآن مجید ہے۔ بعض اور  
 معجزات کے ساتھ چیلنج متصل ہے۔ چیلنج سے مراد مقابلہ کا تقاضا کرنا ہے  
 اور بعض معجزات کے ساتھ چیلنج متصل نہیں ہے لیکن ہم ان کو بھی معجزہ  
 ہی کہیں گے کیونکہ ان کے چیلنج کی شرط اس کی مجموعی حیثیت سے ہے۔ ان  
 معجزات کی جزئیات میں یہ شرط نہیں ہے۔ پھر یا تو معجزات کا ظہور آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا ہوگا جیسا کہ اصحاب فیل کا قصہ،  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت ایسے نور کا نکلنا جس میں  
 شام کے محلات نظر آتے تھے تاکہ نور سے بصری میں اونٹوں کی گردنیں نظر  
 آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے قلب مبارک کو پرندہ  
 کا چھوونا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی وجہ سے انہیں درد  
 نہ ہو۔ آفاق میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرانا، ایران کے آتشکدے  
 کی آگ کا بجھ جانا، ایوان کبریٰ کے کنگروں کا گر جانا، بحیرہ ساوہ کا خشک  
 ہو جانا، موبدان کا خواب دیکھنا، عیب کی آواز کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کی تعریف بیان کرنا، تمام بتوں کا منہ کے بل گر پڑنا حالانکہ انہیں دھکا  
 دینے والا موجود نہ تھا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے  
 ایام کے معجزات، رسالت اور اس کے بعد کے معجزات حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ  
 نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا تاج سجایا۔ اسی طرح سفر میں آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بادلوں کا سایہ فگن ہونا اور آپ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا شوق صدر ہونا۔ بالخصوص وہ معجزات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

کے بعد ظہور پذیر ہوں گے۔ اللہ رب العزت نے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے اولیاء کا ملین کو کرامات عطا فرمائیں وہ درحقیقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے معجزات ہیں۔ کیونکہ ان کرامات کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ہی ہے۔ اور وہ معجزات جن کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال تک ہے ان کی تعداد بے شمار ہے۔“

حضرت علامہ السید احمد و حلان علیہ الرحمۃ نے ”سیرۃ النبویہ“ میں تحریر فرمایا ہے:

”حضور مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے دلائل بے شمار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کے متعلق روایات مشہور ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف اور محاسن تورات، انجیل اور دیگر الہامی کتب میں موجود ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور بعثت کے وقت عجیب و غریب واقعات رونما ہوئے مثلاً اصحاب قبیل کافضہ، آتشکدہ ایران کا بچہ جانا وہ آتشکدہ جس میں لوگ آگ کی پوجا کرتے تھے ایک ہزار سال سے اس میں مسلسل آگ جل رہی تھی، ایوان کسریٰ کے چودہ کنگروں کا گر جانا، بحیرہ سادہ کا خشک ہو جانا، موبدان کے خواب، جنات کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کرنا۔ اسی طرح وہ واقعات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے وقت کے مشہور ہیں۔ رضاعت شریف میں رونما ہونے والے واقعات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک کے معجزات مشہور و معروف ہیں جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام معجزات، عمدہ سیرت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی وسعت اور عقل کا کمال، حلم کی انتہا اور دیگر تمام خصائل میں غور و فکر کرتا ہے

اُس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی صداقت میں ذرہ بھر بھی شبہ نہیں رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بہت سے لوگوں نے اپنی اشیاء پر اکتفا کیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا پٹہ لپٹے گلے میں ڈال لیا۔ انہیں معلوم ہو گیا کہ نبی کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی ان صفات سے منصف نہیں ہو سکتا۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے :

”اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیگر واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال ہی سچے بتا دیتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔“

اس کے باوجود کہ مالک کون و مکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال و دولت کے انبار نہ تھے جن کی طرف لوگوں کے دل مائل ہوتے نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وہ قوت تھی جس کی وجہ سے لوگوں پر غلبہ پایا جا سکتا۔ نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاویہ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی طرف دعوت دیتے اور اس کو غلبہ عطا کرتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار مکہ کے دلوں میں محبت ڈال دی۔ ان کے خیالات کو بچا کر دیا حتیٰ کہ ان کی آراء آپس میں متفق ہو گئیں ان کے دلوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کی حتیٰ کہ وہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنے میں بچا ہو گئے۔ ان کی نظریں ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طلعت زیبا پر رہتی تھیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر اس چیز کا دفاع کریں جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناپسند کریں اور ہر اس کام میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعانت کریں جس کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارادہ فرمائیں۔ انہوں نے اپنے وطن اور شہر وں کو خیر باد کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اپنی

قوم اور اپنے قبیلے سے جنگ لڑی۔ اپنی ارواح کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی مدد کے لئے صرف کیا۔ تیروں تلواروں اور نیزوں کے لئے  
 اپنے چہرے پیش کر دئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو غلبہ  
 نصیب ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ حق بلند ہو۔

انہی معجزات میں سے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت  
 کے وقت شیاطین کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم کا شوق صدر ہوا۔ آپ کے دل کے مقابل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کی اُپشت مبارک پر مہر نبوت لگانی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 ایک ہزار نام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ سے مشتق ہیں۔ آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستر (۷۰) اسماء گرامی اللہ تعالیٰ کے اسماء مقدسہ  
 کی طرح ہیں۔ ملائکہ سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ کرتے تھے اور  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از روئے عقل تمام انسانوں سے کامل ترین ہیں  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حُسن کامل عطا کیا گیا جبکہ یوسف علیہ السلام کو  
 حُسن کا کچھ حصہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام  
 کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے  
 بعد شیاطین اور جنات کو پوشیدہ بائیں سُننے سے روک کر آسمانوں کو  
 ان سے محفوظ کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد  
 کہانت ختم ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کرمین کو زندہ کیا  
 گیا حتیٰ کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے (اس سے پہلے وہ  
 صرف توحید پر قائم اور اصحابِ فطرت میں سے تھے) (رضی اللہ عنہما) حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنات کے، ملائکہ کے غرضیکہ تمام کائنات کے  
 رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی آپ پر نبوت و  
 رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمّی (ان پڑھ، یعنی بندوں میں سے آپ کا کوئی اُستاد نہیں تھا) ہونے  
 کے باوجود ایک عظیم الشان کتاب قرآن مجید لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ  
 نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا۔ حتیٰ کہ آپ کفار  
 کے لئے بھی رحمت ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان سے  
 بھی دُنیوی عذاب مَوْخَر کر دیا گیا جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے  
 والی قوموں پر فوراً عذاب نازل ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 لامرکاں کی سیر کرانی گئی جہاں تک کسی نبی مرسل یا فرشتے کی رسائی نہ ہو  
 سکی۔ آپ کے لئے تمام انبیاء علیہم السلام کو حیاتِ نو سے نوازا گیا۔ آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی امامت فرمائی۔ پھر آپ تمام ملائکہ کرام  
 علیہم السلام کے بھی امام بنے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا  
 دیدار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب قرآن مجید آپ کا سراپا  
 معجزہ ہے۔ یہ کتاب ان تمام امور پر مشتمل ہے جن پر دیگر انبیاء کرام علیہم  
 السلام کی کتب مشتمل تھیں بلکہ ان سے بھی زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو تمام انبیاء علیہم السلام سے فضائل و خصائص عطا فرمائے گئے جو دیگر  
 انبیاء علیہم السلام کو علیحدہ علیحدہ دئے گئے۔ کسی اور نبی کے لئے ایسے معجزات  
 نہیں مثلاً انکلیوں سے پانی رواں ہونا، پتھر کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 بارگاہ میں سلام عرض کرنا۔ کھجور کے تنّا (استن حنّانہ) کا آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے فراق میں رونا۔ چاند کا شق ہونا یہ ایسے معجزات ہیں جو کسی اور  
 نبی کے لئے ثابت نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت قیامت  
 تک باقی رہے گی، یہ اپنے سے پہلی تمام شریعتوں کو نسخ کرنے والی ہے۔  
 اگر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اظہر  
 کو پالیتے تو ان پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واجب ہو جاتی۔  
 اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر پکارنے کو حرام فرمایا

ہے جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی امتیں انہیں نام لیکر پکارتی تھیں یہ سب  
 کچھ قرآن میں مذکور ہے۔ قبر میں مردہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے  
 میں سوال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملک الموت نے صرف آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے ہی اجازت طلب کی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر نہیں پکارا بلکہ یَاٰیہَا النَّبِیُّ یَاٰیہَا الرَّسُوْلُ  
 کہہ کر پکارتے۔ ایک ماہ کی مسافت آگے سے اور ایک ماہ کی مسافت  
 پیچھے سے دشمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرعوب ہو جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔ آپ تمام انبیاء کرام  
 علیہم السلام اور ملائکہ علیہم السلام سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے لئے نبوت اور سلطنت کو جمع کیا گیا۔ "الاحیاء" میں مذکور  
 ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت ملک اور سلطنت کے جمع ہونے کی  
 وجہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دنیا اور دین کی اصلاح فرمائی۔ تلوار اور  
 سلطنت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئی۔  
 آپ پر تمام امت پیش کی گئی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام  
 امت کو دیکھ لیا قیامت تک آپ کی امت میں جو کچھ ہونے والا تھا۔  
 اللہ تعالیٰ نے صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عطا  
 فرمائی۔ وہ زمین کا ٹکڑا جس میں آپ مدفون ہیں وہ تمام روئے زمین بلکہ  
 کعبہ اور عرش اعظم سے بھی افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چار وزراء سے میری  
 تائید فرمائی ہے۔ میرے دو وزیر آسمانوں پر، دو وزیر زمین پر ہیں۔  
 آسمانوں پر حضرت جبرائیلؑ و میکائیلؑ اور زمین پر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو سات  
 رفیق اور مجھے چودہ (۱۲) رفیق عطا فرمائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے



پوچھا گیا وہ چودہ (۱۴) رفیق کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اور میرے بیٹے (حسن و حسین) حمزہ، جعفر، عقیل، ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان، مقداد، سلمان، عمار، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم۔

طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہو اُس نے اُن میں سے ایک کا نام بھی محمد نہ رکھا تو اُس نے جاہلوں جیسا کام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ انسان اُن کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود ان تمام پر ایمان لانا واجب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "کوئی نبی ایسا نہیں گزرا مگر اُسے ایسے معجزات عطا کئے گئے جن پر انسان زیادہ ایمان لانا ہے اور جو مجھے عطا کیا گیا وہ وحی ہے جو مجھ پر کی گئی۔" علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "معجزہ سے مراد وہ امر ہوتا ہے جو مدعی نبوت کے ہاتھ پر خلاف عادت ظاہر ہوتا ہے۔ یہ واقعہ اسی وقت رونما ہوتا ہے جب منکرین چیلنج کرتے ہیں لیکن منکرین اُس جیسا واقعہ پیش کرنے سے قاصر ہوں۔ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کیونکہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمک رہا تھا۔" (حجۃ اللہ علی العالمین)

بھوک اور پیاس میں نبی کریم سے استغاثہ شریف ابو محمد  
عبدالرحمان حسینی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں: میں تین دن تک مدینہ منورہ میں اقامت گزیں رہا۔ اس تمام عرصے میں مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ نہ ملا۔ میں منبر

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، دو رکعت نماز ادا کی اور پھر بارگاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوا: اے نانا محترم! میں بھوکا ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ترید کا طلب گزار ہوں۔ پھر مجھ پر نیند غالب آگئی اور میں وہیں سو گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک شخص نے مجھے جگایا اس کے پاس لکڑی کا پیالہ تھا، جو ترید، گھی، گوشت اور مصالحہ سے لبریز تھا۔ اس نے مجھ سے کھانے کی درخواست کی۔ میں نے اس سے سوال کیا، آپ یہ کھانا کہاں سے لائے ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا: میرے معصوم بچے نیند دن سے اس کھانے کی خواہش کر رہے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ نے سامان مہیا کر دیا جس سے میں اپنے بچوں کو یہ کھانا کھلا سکوں۔ جب یہ کھانا تیار ہوا تو میں سو گیا۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد میں تمہارا ایک بھائی سوا ہوا ہے۔ اس کو اس کھانے کی ضرورت ہے۔ اسے یہ کھانا فوراً پیش کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر یہ کھانا لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔

**بارگاہ رسالت سے دو دھرتیاں** حضرت شیخ ابو عبد اللہ بن

ہیں میں مدینہ طیبہ میں محراب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت شریف مکہ القاسمی تہہ محراب سو رہے تھے۔ کچھ دیر بعد وہ بیدار ہوئے۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا اور مسکراتے ہوئے ہماری طرف آئے۔ روضہ اطہر کے خادم شمس الدین صواب نے مسکراہٹ کا سبب پوچھا۔ شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: میں بھوکا تھا گھر سے نکلا اور کاشانہ فاطمہ الزہراء کی طرف آیا۔ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ

علیک وسلم میں بھوکا ہوں۔ پھر میں وہیں سو گیا۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دُودھ کا پیالہ عطا فرمایا جسے میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ جب شیخ نے اپنا لعاب اپنی ہتھیلی پر رکھا تو وہاں دُودھ ہی دُودھ تھا اور ان کے منہ میں ابھی تک دُودھ کے اثرات عیبال تھے۔

ابن سعد، امام احمد، امام الطبرانی، امام البیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پہلی خبر جو مدینہ طیبہ میں پہنچی وہ یہ تھی کہ مدینہ طیبہ کی ایک عورت تھی ایک جن اس کا نام تھا ایک دن وہ جن ایک پرندے کی شکل میں آیا اور اس عورت کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ اس عورت نے اس جن سے کہا نیچے آ جاؤ۔ اس نے جواب دیا نہیں، اب نیچے نہیں آؤں گا مکہ مکرمہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں، انہوں نے ہمیں شہر میں قیام کرنے سے منع فرما دیا اور ہم پر زنا اور بدکاری کو حرام قرار دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے

جن بارگاہ رسالت میں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کی بلند جگہ پر تشریف فرما تھے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک بوڑھا اپت عصا پر ٹپک لگاتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سمت بڑھ رہا ہے۔ اسے دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی چال کو دیکھ کہ یہ جنات میں سے معلوم ہوتا ہے۔ کچھ دیر بعد بوڑھا بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی آواز

سن کر فرمایا کہ اس کی آواز بھی جنوں جیسی ہے۔ اس بوڑھے نے کہا:
یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم آپ نے سح فرمایا ہے میرے تعلق جنوں
سے ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو کون سے جنات ہیں
سے ہے؟ اس نے عرض کی میرا نام ہامہ بن لافیس بن ابیس ہے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور شیطان کے درمیان صرف
دو باپوں کا فرق ہے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم
آپ نے سح فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیری عمر
کتنی ہے؟ اس نے عرض کی میری عمر اس دنیا سے تھوڑی ہی کم ہے۔ جس
رات قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اس رات میں چند سال کا بچہ تھا۔ میں
ٹیلوں پر سے جھانکتا تھا۔ اس وقت میں اٹو کا شکار کرتا تھا اور لوگوں
کے درمیان چغل خوری کرتا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
سن کر فرمایا: تیرے عمل کتنے بڑے تھے۔ اس جن نے عرض کی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم! مجھ پر عناب نہ فرمائیں میں ان خوش نصیبوں میں
سے ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ میں نے حضرت
ہود علیہ السلام سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔ اور حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی ہے جب انہیں مخنیق
میں بٹھا کر آگ میں پھینکا گیا تو میں ان کے اور زمین کے درمیان تھا۔
جب وہ آگ میں جلوہ فرماتے تھے تو میں اس وقت بھی ان کے ساتھ تھا۔
جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکا گیا تو میں ان کیساتھ
تھا اور میں ان سے قبل کنویں کی گہرائی میں چلا گیا تھا۔ میں نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام بن عمران سے شرف لقاء حاصل کیا ہے۔ میں حضرت
عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی معیت میں بھی رہا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے ملاقات کا ثروت حاصل کرو تو میری طرف سے انہیں صلوة وسلام  
 عرض کرنا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا ان پر بھی سلام ہو اور تجھ پر بھی! اب بتاؤ تجھے مجھ سے کیا حاجت  
 ہے۔ اس بوڑھے جن نے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے تورات کی  
 تعلیم دی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ کو انجیل سکھائی تھی آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ حضرت انس رضی اللہ  
 عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جن کو قرآن پاک  
 کی تعلیم دی پھر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو  
 گیا اس کے بعد وہ جن ہمارے پاس نہ آیا نہ ہم نے اس کو کہیں دیکھا  
 اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ مر چکا ہے یا زندہ۔ روایت میں آیا ہے نبی  
 آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سورہ واقعہ، سورہ عَمَّ  
 يَتَسَاءَلُونَ، اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، الْكَافِرُونَ، اِخْلَاص اور سورہ  
 قُلُق اور سورہ نَاس کی تعلیم دی تھی۔

انہی بشارات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ  
 عنہ فرماتے ہیں کہ جب تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے  
 اس وقت میں شام میں تھا۔ میں کسی ضرورت کے لئے شہر سے باہر نکلا۔  
 شہر سے باہر ہی رات کی تاریکی چھا گئی، میں نے کہا "میں اس وادی کے  
 عظیم جن کی پناہ میں ہوں۔" جب میں نے وہاں لیٹ کر سونے کا ارادہ  
 کیا تو ایک ندا دینے والے نے یوں ندا دی: "اللہ رب العزت سے  
 پناہ حاصل کرو جن اللہ کے خلاف کسی کو پناہ نہیں دے سکتے۔" میں نے  
 اس ہانف غیبی سے کہا "تیرا اس قول سے مقصد کیلئے ہے؟" اس نے کہا حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے ہم نے مقام الحجون میں آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدار میں نماز ادا کی ہے ہم نے اسلام قبول کیا

ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی ہے۔ اب جنات کا مکرو  
 فریب نحم ہو گیا ہے۔ اب انہیں آگ کے انگاروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام  
 ہو جاؤ۔ صبح کے وقت میں نے ایک راہب کو تمام صورت حال بتائی۔  
 تمام واقعہ سن کر راہب نے کہا اس نے تیرے ساتھ سچ بولا ہے۔ ہم اپنی  
 کتب میں بھی ان کا تذکرہ پاتے ہیں، ایک حرم مکہ معظمہ کے ان کا ظہور  
 ہوگا اور دوسرا حرم (مدینہ منورہ) ان کی ہجرت گاہ ہوگا۔ وہ تمام انبیاء کرام  
 علیہم السلام سے بہتر ہیں۔ ان سے آگے ہرگز نہ بڑھتا۔ حضرت شیخ فارسی  
 رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ آیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم پوشیدہ تبلیغ فرماتے تھے، میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
 ایمان لے آیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا: "الْحَلُّ وَالرَّحْلَةُ" بہترین اعمال ہیں۔ صحابہ رضی اللہ  
 عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس سے کیا مراد ہے؟  
 فرمایا: "اس سے مراد قرآن مجید کو نحم کرنا اور پھرتے پھرتے اسے شرف  
 کرنا ہے۔"

ابوالقاسم البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ  
 سے روایت کیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا  
 تو ذوالقربات الجیری جو یہود کا سر سے بڑا عالم تھا، اسے سوال ہوا: "اے  
 ذوالقربات! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد ان کا خلیفہ کون ہوگا؟"  
 اس نے کہا ان کے بعد "الامین" ان کا خلیفہ ہوگا۔ اس سے مراد حضرت  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر اس سے پوچھا گیا ان کے بعد کون خلیفہ  
 ہوگا؟ اس نے کہا قَرْنٌ مِّنْ حَدِيدٍ۔ یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ

عنه خلیفہ بنیں گے۔ پوچھا گیا، ان کے بعد کون خلیفہ ہوں گے؟ تو اس نے کہا، "الاذھہر" یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ پھر پوچھا گیا کہ ان کے بعد خلافت کسے ملے گی؟ اس نے کہا: الوضاح المنصور یعنی مولا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ ذوالقربات نے جس جس کا نام لیا وہی خلیفہ بنا۔ (رضی اللہ عنہم)

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا  
سواد بن قارب رضی اللہ عنہ تعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی قوم

سے تھا وہ کاہن بھی تھے اور شاعر بھی، پھر آپ نے اسلام قبول کر لیا۔ محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گذرا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا اے امیر المؤمنین! کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟ آپ نے پوچھا، یہ آدمی کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ وہ شخص ہیں جن کے پاس ان کا تابع ایک جن آیا تھا جس نے حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی بشارت دی تھی۔

اس کے بعد ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: لوگو! تم میں سواد بن قارب رضی اللہ عنہ موجود ہیں؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ دوسرے سال حج کا مہینہ آیا، دور دراز سے لوگ مکہ مکرمہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے پھر فرمایا کیا تم میں سواد بن قارب رضی اللہ عنہ موجود ہیں؟ سواد بن قارب رضی اللہ عنہ بارگاہ فاروقی میں حاضر ہو گئے اور کہا میں سواد بن قارب ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا جن تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی بشارت لے کر آیا تھا۔ سواد

رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "ہاں میرے پاس جن خوشخبری لے کر آیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سواد رضی اللہ عنہ سے کہا اے سواد (رضی اللہ عنہ) اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرو۔ حضرت سواد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک رات میں نیند اور بیداری کی حالت میں تھا تو میرے پاس میرا جن آیا اس نے مجھے اپنی ٹانگ ماری اور کہا اے سواد (رضی اللہ عنہ) اٹھو! میری بات عورتوں سے سنا اور عقل کے مالک ہو تو اس کو سمجھنے کی کوشش کرو، بلاشبہ قبیلہ بنی لوی بن غالب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں اور وہ اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں۔ تین رات تک مسلسل جن مجھے یہ پیغام دیتا رہا۔ تیسری رات میں اپنے جن کا پیغام سن کر اٹھ کھڑا ہوا میں نے سوچا اللہ نے میرے دل کو تقویٰ کے لئے جن لیا ہے میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ آیا۔ میں نے دیکھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ جب سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مبارک مجھ پر پڑی تو فرمایا اے سواد بن قاریب! میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں، ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں کون یہاں لے کر آیا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ کی توصیف میں چند اشعار لکھے ہیں اگر اجازت ہو تو عرض کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔ ترجمہ اشعار:

رات کے وقت نیند کے بعد میرے پاس میل جن آیا، میں نے اس جن کو کئی بار آیا تھا وہ جھوٹا نہیں تھا۔ تین رات برابر وہ جن میرے پاس آتا رہا اور کہتا رہا کہ قبیلہ لوی بن غالب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں نے اپنے ازار کا پہلو اٹھایا اور تیز رفتاری



اذہنی مجھے بیابان کے درمیان لے گئی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور آپ ہر قسم کے علم غیب کے امن میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ کی رُو سے تمام مرسلین کرام علیہم السلام سے بالاتر ہیں۔ اے عزیز ترین اور پاکیزہ ترین افراد کے نور نظر! اے خیر الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پیغام کا ہمیں حکم دیجئے جو آپ کے پاس آیا ہے اگرچہ وہ پیغام اپنی شدت کے لحاظ سے بالوں کو سفید کرنے والا ہو اس دن میری شفاعت فرمائیں جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی شفاعت کرنے والا نہ ہو گا۔ آپ کے علاوہ سواد کی کفایت کرنے والا کوئی نہیں۔“

میرا یہ کلام سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے۔ ان کے چہروں پر فرحت کے آثار نمایاں تھے۔ اس دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھلا کھلا کر ہنس دئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سواد! تو دنیا و آخرت میں کامیابی پا گیا ہے۔“ یاد رہے جب سواد بن قارب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے۔ حضرت برار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت سواد رضی اللہ عنہ سے جدا نہ ہوتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سواد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپ سے یہ حدیث سننے کا بہت خواہشمند تھا۔ پوچھا، کیا اب بھی تمہارے پاس وہ جن آیتاں ہے؟ سواد رضی اللہ عنہ نے کہا جب سے میں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا ہے اس وقت سے میرے پاس جن نہیں آتا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے

روایت کی ہے کہ بنو ہوازن کا ایک وفد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک رضاعی چچا بھی تھا جس کا نام ابو ثروان تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آپ کا بچپن دیکھا لیکن کسی بچے کو آپ سے بہتر نہ دیکھا۔ میں نے آپ کا لڑپن دیکھا کسی لڑکے کو آپ سے بہتر نہ دیکھا۔ میں نے آپ کا عالم شباب دیکھا لیکن کسی نوجوان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر نہ دیکھا۔ آپ کے اندر بھلائی کی تمام خصالتیں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ آپ کی رضاعی بہن شیماء آپ کو اس طرح لوریاں دیا کرتی تھیں :-

ترجمہ :- "اے میرے رب! میرے بھائی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہمارے لئے سلامت رکھ کہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جو ان گھروں دیکھیں یہاں تک کہ ہم آپ کو اپنی قوم کا سردار دیکھیں جن کی اطاعت تمام لوگ کر رہے ہوں۔ اے میرے مولا! ان کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل اور رسوا کر اور انہیں وہ عزت عطا فرما جو تابدیانی رہے۔"

حضرت علامہ ازروی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ دعا کتنی عمدہ تھی جو دراجابت پر قبول ہوئی۔ آپ صرف ایک قوم کے سردار نہ بنے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیادت عطا فرمائی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُومٍ لَكَ ۝ (اورادِ فحیہ)

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے بروایت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح و شام امت کے اعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش نہ کئے جاتے ہوں لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اعمال کو اور خود ان کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہیں اسی واسطے

آپ ان پر گواہی دیں گے۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کہیں: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ (البقرہ ۱۲۹) تو ان سے کہا گیا کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی دعا قبول ہوگئی ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی آل سے آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپ کی نسل سے کئی قبائل ہوں گے حتیٰ کہ ان میں نبی امی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوگا۔ محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا مکہ میں اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کے ساتھ سکونت پذیر ہوئیں تو ایک ملاقات کرنے والے نے ان سے کہا: لے ہاجرہ! بلاشبہ آپ کا یہ فرزند کئی قبائل کا باپ ہوگا اور نبی امی کا ظہور انہی کی قوم سے ہوگا اور وہ حرم میں رہنے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین زمانہ میں بہترین اصحاب میں اور بہترین شہر میں مبعوث فرمایا۔ سابقہ امتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں مانگ کر فتحیاب ہوئیں۔

ابن ابی الدنیار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا گیا تو پوچھا گیا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ اس زبان نے مجھے ہلاکت میں ڈالا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں اس زبان سے لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسی کے طفیل مجھے جنت عطا فرمادی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! تم ہمارے ساتھ روزہ افطار کرو گے۔ اسی روز آپ رضی اللہ عنہ کو روزہ کی حالت میں شہید کر دیا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برزخ کے احوال سے آگاہ فرمایا کرتے تھے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس چیز کے متعلق میت خواب میں خبر دیتی ہے وہ سچ ہوتی ہے۔ کیونکہ میت اس وقت سچائی کے گھر میں ہوتی ہے۔

حفص بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو زرعه رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان دنیا میں فرشتوں کی امامت فرما رہے ہیں میں نے پوچھا آپ نے یہ مقام کیسے حاصل کیا؟ فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث لکھیں۔ میں نے جب بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لکھا تو ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ○

اممہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ  
اختلاف اُمت باعث رحمت کا اختلاف اُمت کے

لئے رحمت کا باعث ہے۔ ہر امام کے پاس اپنی دلیل کی قوت و طاقت ہے تم جس امام کی چاہو بغیر جرح و تشکی کے تقلید کر لو، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِخْتِلَافُ اُمَّتِي رَحْمَةٌ۔ "میری اُمت کا اختلاف باعث رحمت ہے۔" (بیہقی)

علامہ مناوی علیہ الرحمۃ اپنی شرح "الکبیر" میں فرماتے ہیں اُمتہ کرام کا یہ اختلاف اُمت کی سہولت کے لئے ہے۔ یہ مذاہب اربعہ اسی طرح ہیں

جس طرح ایک منزل کے کئی راستے ہوں۔ ان تمام مذاہب کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ اس اختلاف کے رونا ہونے کی خبر وہ دی گئی تھی۔ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے ہے۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی صداقت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو محفوظ کرنے کا اہتمام کیا کہ اُسے بیدار معزز امام ائمہ کرام عطا فرمائے اسی طرح اہل نے فقہ کے لئے ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ پیدا فرمائے۔ علم میں ان کا مرتبہ محدثین سے بالاتر ہے۔ ان ائمہ کرام علیہم الرحمۃ نے فقہ کے لئے اجتہاد کیا۔ اس کے رموز و اسرار سے نقاب کشائی کی اس کے پوشیدہ معانی ظاہر فرمائے اور اپنے اپنے مذہب کے مطابق لوگوں کے لئے صراطِ مستقیم واضح فرمایا۔ محدثین کے رتبہ سے بلند مرتبہ سوائے نبوت کے اور کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ شریعت کے حامل اور اس کی تبلیغ کے امین ہیں مگر ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کو محدثین کرام پر ایک گونہ فضیلت حاصل ہے کیونکہ وہ حفظ اور دیگر اوصاف جمیلہ و جلیلہ میں تو ان محدثین کے ساتھ شریک ہیں مگر وہ اجتہاد قوت ادراک اور عقل و دانش کی کثرت کی وجہ سے ان سے بلند مرتبہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کتاب و سنت کی سمجھ عطا فرمائی ہے۔ سلف صالحین کے زمانہ میں ان ائمہ کرام علیہم الرحمۃ کی تعداد کثیر تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی تھی کہ اس امت مرحومہ کو چار ائمہ کی تقلید میں جمع کر دیا جائے۔ ان میں سے ایک امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ علمائے کرام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا مصداق آپ رضی اللہ عنہ کو ہی بتاتے ہیں کہ اگر علم تیری یا ستارے پر بھی ہوتا تو فارس کے بیٹے اسے حاصل کر لیتے۔ دوسرے امام مالک بن انس الاشجعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن پر علمائے کرام حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو محمول کرتے ہیں: عنقریب لوگ اپنے اونٹوں  
 کے بگڑے پھلادیل گے لیکن انہیں مدینہ سے زیادہ علم والا نہ مل سکے گا۔ تیسرے  
 امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ میں جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کا یہ فرمان محمول کیا جاتا ہے، عنقریب قریش کا ایک عالم روئے زمین کو  
 علم سے بھر دے گا اور چوتھے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں وہ ایک بڑی  
 مسند کے مولف ہیں ان کے پاس سب سے زیادہ علم کا ذخیرہ تھا۔ رضی اللہ عنہم  
 اجمعین۔ ان ائمہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے فقہی مذاہب کو مدون فرمایا،  
 لیکن ان کے علاوہ باقی ائمہ کرام کے فقہی مذاہب مدون نہ ہو سکے۔ اس لئے کہ  
 انہیں ایسے شاگرد میسر نہ آئے جو ان کے مذاہب کی حفاظت کرتے اور نسل  
 در نسل آگے منتقل کرتے جیسے ان چار ائمہ کو میسر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان چار  
 ائمہ رحمہم اللہ کو بلند پایہ شاگرد عطا فرمائے جنہوں نے ان کے مذاہب کی  
 تشریح و توضیح کی اور ان کے بعد ان کی فقہ کو نسل در نسل منتقل کیا۔  
 حاصل کلام یہ ہے کہ یہ ائمہ کرام علیہم الرضوان جب کتاب اللہ سے  
 احکام کو مستنبط نہ کر سکے تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے  
 رہنمائی کی۔ یہ سنت بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ارشادِ باری  
 ہے: **وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۗ** (النجم: ۳-۴)  
 "اور وہ تو بولتا ہی نہیں اپنی خواہش سے نہیں ہے یہ مگر وحی جو ان کی طرف  
 کی جاتی ہے۔ جس طرح کتاب اللہ کی صحیح تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے علاوہ اور کوئی نہ کر سکا اسی طرح کتاب و سنت کی تشریح اور احکام  
 شرعیہ کے استنباط پر ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کے علاوہ اور کوئی شخص قدرت  
 نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کو ہی یہ توفیق عطا فرمائی کہ  
 انہوں نے اپنی خداداد استعداد کے مطابق کتاب و سنت کے  
 معانی بیان کئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں علوم عقلیہ و نقلیہ قوت اور اک اور

عقل و دانش کی فراوانی سے نوازا۔ ان تمام اوصاف کی بنیاد وہ تقویٰ تھا جس میں انہیں ایک ممتاز مقام حاصل تھا اور وہ نور ہے جس کے ساتھ اللہ رب العزت نے انہیں مخصوص فرمایا تھا۔ کیونکہ علم الہی میں تھا کہ وہ انہیں احکام شریعیہ کو سمجھنے اور قرآن و سنت میں سے احکام شریعیہ کے استنباط میں اُمت محمدیہ علیٰ صابہا الصلوٰۃ والسلام کا امام بنائے گا۔ ہر امام مجتہد علیہ الرحمۃ نے اپنی رائے کی دخل اندازی سے بیزاری کا اعلان کیا ہے یہ ابھی کا قول ہے کہ جب صحیح حدیث مل جائے تو میرے قول کو دیوار پر دے مارو۔ قانون ساز تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہی ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

**نواضع** میں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے اس کے

بدن پر رشتہ ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پرسکون ہو جا میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں، میں تو قریش کی ایک عورت کا لڑکا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا اَفْضَلَ مَا سَاَلْتَ لِنَفْسِهِ وَاَعْطِ مُحَمَّدًا اَفْضَلَ مَا اَنْتَ مَسْئُوْلٌ لَّهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ط

**حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن** ابن اسحاق رحمہ اللہ نے

روایت کیا ہے اور ابو نعیم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوطالب سیر زمزم کو درست کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معصوم بچپن تھا آپ اپنے چچا کو پتھر لا کر دے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہمند اتارا اور اس پر پتھر ڈھونا شروع کر دئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریباں ہوئے تو فوراً بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو چچا نے پوچھا: بیٹا!

کیا ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: چچا جان! میرے پاس ایک سفید کپڑوں والا آیا۔ اس نے مجھ سے کہا: اپنے جسم کو ڈھانپ لو۔ پہلی چیز جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھی وہ یہی تھی کہ آپ اپنی شرمگاہ کو چھپالیں۔ اس کے بعد ساری زندگی کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرمگاہ کو نہیں دیکھا۔

**نسطور راہب ایمان لایا** جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت

لے کر روانہ ہوئے آپ بصرہ کے بازار تک پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کے نیچے نزول اجلال فرمایا۔ اس درخت کے قریب ہی نسطور راہب کا کنیسہ تھا۔ نسطور راہب سے واقف تھا اس نے میرے درجہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بھیجا گیا تھا) پوچھا: اسے میرا یہ سنی جو اس درخت کے نیچے آرام فرما ہیں، کون ہیں؟ میرے نے جواب دیا ان کا تعلق قریش سے ہے وہ حرم کے رہائشی ہیں۔ راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی نبی نے ہی کھڑا ہونا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ راہب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آیا اور ان علامات کو جو ان کی کتب میں مذکور تھیں پہچان لینے کے بعد اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور قد میں شریفین کو بوسہ دیا اور کہا اَمَنْتُ بِكَ وَاشْهَدُ اَنَّكَ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي التَّوْرَةِ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ ذات ہیں جن کا ذکر اللہ نے تورات میں کیا ہے۔ اس نے کہا میں نے آپ میں وہ تمام علامات آپ میں دیکھ لی ہیں صرف ایک علامت میں نے نہیں دیکھی۔ آپ میرے لئے اپنے شانہ مبارک کو عریاں کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شانہ مبارک سے کپڑا ہٹایا اس نے مہر نبوت کو درختوں



دیکھا وہ فوراً جھکا اور مہر نبوت شریف کے بوت لینے لگا اور اُس نے کہا:  
 "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اللہ کے رسول اور نبی اُمی ہیں جن کی بشارت  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی انہوں نے کہا تھا میرے بعد اس درخت  
 کے نیچے صرف رسول ہاشمی عربی مکی ہی تشریف فرما ہوں گے۔ اس درخت  
 کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اظہر  
 تک باقی رہنا بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا وہ زیتون کا درخت  
 تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ آج تک اس درخت کے نیچے  
 کسی نے بھی قیام نہ کیا۔ اس درخت کا مقصد تھا کہ اس کے نیچے حضور قدس  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تشریف فرما ہوں اور وہ آپ پر سایہ کنان بھجائے  
 اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص نے اس کے نیچے  
 قیام نہ کیا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے  
 کہ مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ میں نے حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہتے ہوئے سنا:  
 "اے خدیجہ! (رضی اللہ عنہا) اللہ کی قسم! میں نے کبھی لات کی عبادت  
 کرول گا اور نہ عزی کی۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم شادی سے قبل ایک دن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف  
 لائے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں امید کرتی ہوں کہ آپ ہی وہ  
 سعید ہیں جن کو اللہ تعالیٰ عنقریب نبی بنا کر مبعوث فرمائے گا جب آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو یہ منصب نصیب ہو تو میری قدر و منزلت کو ضرور پہچاننا اور  
 میرے لئے خدا سے دعا مانگنا جو عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 مبعوث فرمائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ مجھ کو

وحی الہی سے مستنیر فرما کر تاج رسالت پہنائے گا تو اللہ کی قسم! میں تمہارے احسان کو کبھی فراموش نہ کروں گا۔

اہل عرب کے بارے میں بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کرم رب بن عامر الخزاعی تک ان میں سے کسی ایک نے بھی کفر نہ کیا۔ عمر بن عامر ہی وہ پہلا شخص تھا جس نے صنم پرستی کی اور بن ابراہیمی (علیہ السلام) کو تبدیل کیا۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس حالت میں دیکھا کہ وہ اپنی آنکھوں کو گھسیٹ کر آگ میں چل رہا تھا۔

ابن حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عدنان، معد، ربیعہ، خزیمہ اور اسد ملت ابراہیمی (علیہ السلام) پر تھے، اس لئے ان کا ذکر ہمیشہ بھلائی کے ساتھ کرو۔ دلائل النبوة میں ابو نعیم رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے کہ کعب بن لوی نے اپنے بیٹے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی نصیحت کی تھی جو حضرت عبدالمطلب کے بارے میں قرین قیاس یہی ہے کہ وہ اہل فرت میں سے تھے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر مزہ بن کعب تک تمام مومن تھے۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نوح علیہ السلام کے زمانہ تک لوگ اسلام پر ہی رہے۔ جب فرود بن کوش بادشاہ بنا تو اس نے بت پرستی کی ابتداء کی۔ سام بن نوح علیہ السلام کے متعلق روایت ہے کہ وہ پیغمبر تھے۔

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا گیا۔ پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمہ کے طفیل بخش دیا۔ وہ کلمہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے کہ جب آپ جنازہ دیکھتے تو پڑھتے: سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ۔ (رحمۃ اللہ علی العالمین)

الامام الحاکم اور امام بیہقی قدس سرہما نے کتاب الزویۃ میں حضرت  
عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ أَحَدٍ  
إِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْظُرُ الْفَرْحَ . (صفحہ ۳۲)  
”اس میں کوئی فخر کی بات نہیں کہ میں قیامت کے دن سب لوگوں  
کا سردار ہوں گا اور اس دن ہر ایک میرے پرچم تلے ہوگا اور راحت  
کا منظر ہوگا۔“

حضرت امام الائمہ احمد رضی اللہ عنہ، امام ابن ثیبہ، امام ترمذی،  
حاکم، امام بیہقی رضی اللہ عنہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے  
روایت کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،  
إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَنَحِيطِيْبَهُمْ وَصَلِحَبَ  
شَفَاعَتِيْهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ .

”میں بلا فخر فرماتا ہوں کہ میں قیامت کے دن سب نبیوں کا  
امام و نحیطیب اور ان کا شفیع ہوں گا۔“

امام ابو نعیم قدس سرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں تمام انسانوں  
تمام جنوں ہر سیاہ و سرخ کا رسول ہوں اور لغنام میرے لئے علاوہ دیگر  
انبیاء علیہم السلام کے حلال کی گئی ہیں، ساری روئے زمین میرے لئے  
مسجد و ذریعہ پاکیزگی بنا دی گئی ہے مجھے عرش کے تختوں سے سورہ  
بقرہ کی آخری آیات دی گئی ہیں۔ ان میں صرف میری ہی خصوصیت  
رکھی گئی ہے۔“

✽ ”میں ہر سرخ و سیاہ سبھی (یعنی عرب و عجم) کی طرف بھیجا گیا

ہوں جبکہ بہتر ہی صرف اپنی ہی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا۔  
 ❖ - ایک ماہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد کی گئی۔  
 ❖ - مجھے غنیمت کھلائی گئی۔

❖ - تمام روئے زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی۔  
 امام بخاری اپنی تاریخ میں امام طبرانی رضی اللہ عنہما "اوسط" میں اور  
 امام بیہقی و حافظ ابو نعیم قدس سرہما نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
 اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ اَنَا خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا  
 اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ (جواہر البحار)

"اس میں فخر یہ نہیں کہہ رہا کہ میں ہی تمام رسولوں کا قائد ہوں اور  
 اس میں کوئی فخر نہیں کر رہا کہ میں ہی آخری نبی ہوں، یہ بھی فخر نہیں کہ  
 سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا مقبول شفاعت  
 بھی میں ہی ہوں۔"

اَنَا اَكْرَمُ الْاَوْلِيَيْنِ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ " اور یہ بھی بطور  
 فخر نہیں کہتا کہ اگلوں پچھلوں میں اللہ مجدہ کے ہاں سب سے معزز و  
 مکرم میں ہی ہوں۔"

اَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِيَوْمِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 تَحْتَ اَدَمَ وَمِنْ دُونِهِ وَلَا فَخْرَ۔

"اور اس میں بھی فخر سے نہیں کہتا کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور نہ  
 فخر کرتا ہوں اس پر کہ روز قیامت حمد کا علم میرے ہاتھ میں ہوگا،  
 آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام لوگ اسی کے تلے ہوں گے۔"  
 ❖ - حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں  
 نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

میں اللہ عزوجل کا بعد ہوں اور میں اُس وقت سے ہی خاتم النبیین ہوں جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی لپٹے خمیر (پانی اور مٹی) میں تھے اور میں ہی دعوتِ ابراہیم علیہ السلام اور نوید (بشارت) حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) ہوں۔

امام ابو محمد کی اور فقیہ ابواللیث سمرقندی قدس سرہما اور ان کے علاوہ دوسرے ائمہ نے روایت کیا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو اُس وقت انہوں نے یہ دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ إِعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي ۖ يَا رَأْسَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْ تَطْفِئَ لِي لُغْزِي عَنْ شَيْءٍ مِنْكَ ۖ

ایک روایت میں ہے کہ:

لَمَّا دَعَا آدَمُ قَالَ اللَّهُ مِنْ عَيْنٍ عَرَفَتْ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتَ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَإِذَا فِيهِ مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَعَلِمْتُ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمُ قَدْرًا عِنْدَكَ مِنْهُ حَيْثُ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّهُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لِأَخِرِ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَا مَا خَلَقْتَنِي (جواهر البحار)

حضرت آدم علیہ السلام نے جب دعا فرمائی تو اللہ عزوجل نے فرمایا تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں سے پہچانا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: خداوند! جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے تیرے عرشِ بریں کی طرف سر اٹھایا تو اس پر میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا پایا تھا جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ جب تو نے ان کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا یا ہے تو تیرے نزدیک ان سے بڑھ کر کوئی بھی قدر و منزلت والا نہیں۔ پھر اللہ مجھ کو

نے حضرت آدم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے آدم! (علیہ السلام) مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم! تمہاری اولاد میں سے یہ آخری نبی ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ فرماتا۔“

امام طرطوشی قدس سرہ نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام روز جمعہ آخری گھڑی میں جو عصر سے غروب آفتاب تک ہے، پیدا ہوئے۔

**بیٹا پیدا ہونے کے لئے عمل کے ہاں بیٹا پیدا ہو، تو اسے**

چاہئے کہ جب اس کی بیوی سو رہی ہو تو اپنا دایاں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اور حمل کے ابتدائی دنوں میں اس کی ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھے۔ **اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِي بَطْنِ هَذِهِ الْمَرْأَةِ فَكُونْ لَهُ ذَكَرًا وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ** ۵

(سعادت دارین)

الذمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے، اس کی روح اللہ تعالیٰ ہی قبض فرمائے گا۔

**یا حییٰ یا قیوم** ایک ہزار بار پڑھ، حاجت پوری **اوراد** ہو۔ ہر حاجت کے لئے دعائے مانگ اور بعد میں تین دفعہ

دُرو پڑھے۔ اگر نفع حاصل کرنا چاہو اور ضرر کا دفاع، تو ہر نماز فرض کے بعد دس بار سورہ فاتحہ پڑھو اور ہر بیمار کو سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرو جس کا منہ کڑوا ہو، حلق کے نیچے کچھ نہیں جانا اور موذی جانور کے ڈنگ مارتے پر بھی فاتحہ اور سورہ کافرون پڑھ کر پانی پر

دم کرو اور پلاؤ اور رو کی جگہ لگاؤ۔  
عشتر کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ  
رزق میں برکت یا وَهَّابٌ ہمیشہ ورد رکھو۔ گیارہ مرتبہ

سورہ مزمل وقت منقرہ پر بلا ناغہ پڑھیں۔  
دسویں محرم کا روزہ حضرت  
نویں ذوالحجہ کا روزہ  
دو سال کا کفارہ ہے  
موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے اور  
گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ  
ہے۔ یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا روزہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور یہ گذشتہ اور آئندہ  
سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام شیخ الاسلام حافظ ابن حجر رضی اللہ  
عنه نے "الاصابہ" میں فرمایا کہ علامہ  
الوجہان رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا: جمہور (امت) کا مذہب  
ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں اور باطنی امور کی معرفت ہی ان  
کا علم ہے جو ان کی طرف وحی کیا گیا ہے اور ظاہری امور پر حکم لگانا  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم تھا۔ (جو اہر البحار)

حدیث امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے "اوسط" میں بروایت  
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا: حرام کر دی گئی جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر جب تک کہ میں  
داخل نہ ہو جاؤں اور حرام کر دی گئی ہے دوسری امتوں پر جنت کہ  
جب تک میری امت جنت میں داخل نہ ہو جائے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَ  
أَهْلِ بَيْتِهِ وَأُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ . (جو اہر البحار)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
**سخاوت** کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَجْوَدُ بَنِي  
 اٰدَمَ - ہم تمام بنی آدم سے زیادہ سخی ہیں۔

مسلم شریف میں ایک حدیث ہے: مَا سُئِلَ مِنْ رَسُوْلٍ  
 اللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ  
 جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يِقْتُوْمٌ اَسْلِمُوْا فَاِنْ مُحَمَّدًا  
 يُعْطِيْ عَطَاءً مِنْ لَا يَخَافُ الْفُقْرَاءَ - حضور صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سے کسی نے کچھ مانگا مگر اسے عطا فرما دیا۔ ایک بار ایک شخص حاضر  
 ہوا اور اس نے بکری طلب کی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو  
 پہاڑوں کے درمیان جس قدر بکریاں تھیں سب عطا فرما دیں۔ وہ جب  
 اپنی قوم میں آیا تو پکارا۔ اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔ اس لئے کہ وہ معطی  
 گوین اتنا عطا فرماتے ہیں جس کے بعد تنگدستی کا خطرہ نہیں رہتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی بخاری شریف میں ہے، کہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس قدر  
 سونا چاندی عطا فرمایا کہ ان میں اٹھانے کی طاقت نہ تھی۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ  
 اَنْ يَسْئَلَ فَلْيُبْدِ بِالْمِدْحَةِ وَالذِّثْنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ  
 ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَسْئَلَ  
 بَعْدَ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ يَنْجَحَ - (طبرانی، المعجم الكبير)  
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تم  
 میں سے کوئی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگنا چاہے تو سب سے پہلے  
 وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے جس کا وہ اہل ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے تو زیادہ



اہل ہے کہ وہ کا میاب ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک چند کلو جو کے بدلے ایک یہودی کے ہاں رہن بڑھی تھی، حالانکہ اس وقت پورا جزیرہ عرب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر تصرف تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے بڑے مالدار قبائل اور بڑے نحر انزل کے مالک علاقوں کو فتح کیا لیکن شان استغنا کا یہ عالم تھا کہ ایک دینار یا ایک درہم بھی جمع نہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ ہوازن سے درج ذیل مال عنایت حاصل کیا :

(۱) چھ ہزار قیدی (۲) چوبیس (۲۴) ہزار اونٹ (۳) چالیس (۴۰) ہزار بکریاں (۴) چار ہزار اوقیہ چاندی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تمام مال غزبار میں تقسیم فرما دیا اور خود خالی ہاتھ واپس آگئے۔ کیا پوری دنیا میں ایسے جو دو کرم کی مثال موجود ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو دو سخا کا سمندر بے کراں تھا۔ کثیر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض کرم سے لطف اندوز ہوتے لیکن خود فاقول کی تلخی برداشت کرتے اور ہر قسم کے حالات پر صبر فرماتے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تصنیف "ایحیاء العلوم" میں فرماتے ہیں جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال کو دیکھے اور آپ کی ان احادیث مبارکہ کو عورت سے سُنے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و احوال اور عادات و خصائل پر مشتمل ہیں۔ آپ کے اخلاق مقصدتہ کو ملاحظہ کرے۔ حتیٰ کہ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر پکار اٹھتا ہے، اللہ کی قسم! اتنا حسین چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسین صورت ہی دیکھ کر اسلام قبول کر لیتا ہے۔ یہ صرف اس شخص کی کیفیت تھی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی صرف ظاہری صورت مبارکہ دیکھی تھی۔ ذرا تصور کرو جو شخص حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند اخلاق یا احوال کا مشاہدہ کر لیتا اس کی  
کیا کیفیت ہوگی؟

امام ترمذی وابن قانع وغیرہ رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن سلام  
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے  
لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ نور کو  
دیکھا تو میں فوراً پکار اٹھا یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ ابو رمتہ  
الہتیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ بارگاہ رسالت  
میں حاضر ہوا اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اقدس  
سے مشرف ہوا۔ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو  
میں نے فوراً کہا یہ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)  
حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نبی مکرم  
کی ذات اقدس میں دیگر واضح معجزات کا ظہور نہ بھی ہوتا تو آپ کا  
حسن اطہری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی گواہی کے لئے  
کافی تھا۔

صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے  
یہ روایت موجود ہے:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا خَيْرَ  
الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ!  
ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا خیر البریۃ! اے  
مخلوق میں سب سے بہتر شخصیت! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا: یہ ثمان تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔ (مسلم، ترمذی)

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
**جود و سخا** تمام لوگوں سے زیادہ جود و کریم ولے تھے۔ نووی علیہ

الرحمۃ نے تہذیب الاسما واللغات میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاس ہوتے ہوئے نہ دینے کا کبھی نہیں  
کہا۔ البتہ عذر خواہی کے طور پر فرمایا ہے۔ "عوارف المعارف" میں ابن  
عینیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب کوئی ایسی شے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم سے مانگی جاتی جو آپ کے پاس نہ ہو تو سرکار وعدہ فرمایا کرتے۔  
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر شے کی ایک  
طہارت ہوتی ہے مضر اشیاء سے اور دلوں کی طہارت مجھ پر درود پڑھنا  
ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا دونوں  
جنت کی راہیں ہیں، یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔

**عقیدہ** سباع بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ام  
کرز رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے ایک حبیبی و بکریا  
اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے  
فرمایا کہ اس کے بعد سمرند ایجا جائے اور نام رکھا جائے۔

صَلَّى اللهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

آپ رسالت مآب صلی اللہ

صغیر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں۔ بچپن ہی سے غیر معمولی طور پر ستیاغ اور

بہادور تھے۔ ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں یہ افواہ اڑی کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو مشرکین نے پکڑ لیا ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے سنا

تو اسی وقت تلوار ہاتھ میں لی اور آپ کی خدمت اقدس میں پہنچ

گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس ہیبت میں دیکھ کر

پوچھا: "مَا شَأْنُكَ" (کس طرح آئے ہو؟) جس نے آپ کو گرفتار

کیا تھا اس کا سراغ دیا ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مسرور ہوئے اور فرمایا: خُذْ

کی راہ میں یہ پہلی تلوار اٹھتی ہے۔ انتہائی تعجب کی بات یہ ہے کہ

اس وقت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی عمر صرف گیارہ سال تھی۔

ایک شخص نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو نہاتے ہوئے دیکھ

لیا تو یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ ان کا سارا جسم زخموں کے نشانات سے

بھرا پڑا ہے۔ جب اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ان کے بارے

میں پوچھا تو فرمایا: یہ سارے کے سارے زخم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی مبعیت میں جہاد کرتے ہوئے لگے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دشمنوں نے

دھوکے سے آپ کو شہید کر دیا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۶۱

سال تھی۔ (رضی اللہ عنہ) (مشدرک للمحکم ۳)

"روح البیان" نے اس آیت "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ" (احزاب ۴۰) میں لکھا ہے کہ ایاز کے لڑکے کا نام محمد تھا۔ سلطان

محمود اس کا نام ادب سے پکارتے تھے۔ ایک بار کہا کہ لے ایاز

کے بیٹے یہاں آ؛ ایاز نے عرض کیا کہ حضور آج کیا قصور ہوا کہ آپ نے اس کا نام نہ لیا؟ فرمایا "ہیں اُس وقت بے وضو تھا۔ اور یہ نام پاک میں بے وضو نہیں لیتا۔"

اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ الصَّلَوَاتِكَ وَأَسْمَى الْبَرَكَاتِكَ  
وَأَذَى الثَّغْيَاتِكَ فِي جَبِيْعِ الْأَوْقَاتِ عَلَى أَشْرَفِ الْمَخْلُوقَاتِ  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَكْبَلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَسَلِّمْ  
عَلَيْهِ ۝

**خلیل اور حبیب میں فرق؟** آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزشتہ انبیاء علیہم السلام کو جو کچھ سوال کرنے اور مانگنے کے بعد عطا فرمایا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر مانگے اور بے سوال کے مرحمت فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے عرض کیا "وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ" اور جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا۔" اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اُمت کی شان میں فرمایا "يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ" اُس دن اللہ رسوا نہ فرمائے گا نبی و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان ایمان داروں کو جو آپ کے ساتھ ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی "رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي" اے میرے رب! میرے سینے کو کھول دے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرمایا: "أَلَمْ تَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ" کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھولا؟ اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محبوبیت سے نوازا اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مقامِ حُدت عطا فرمایا۔ مقامِ حُدت سے مقامِ محبوبیت

بالا تر ہے۔ خلیل کا فعل خدا کی رضا کے لئے ہوتا ہے اور حبیب کی رضا کے لئے خدا کا فعل ہوتا ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا. "ضرور ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے آپ راضی ہیں"۔ اور فرمایا: وَلَسَوْفَ نُعْطِيكَ رِزْقًا فَتَرْضَىٰ. "عنقریب آپ کا رتبہ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے"۔ خلیل وہ ہے جس نے کہا: وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ اور بنا میرے لئے سچی زبان تمام پچھلوں میں"۔ اور حبیب کے لئے فرمایا: وَدَفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا ۝ ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند کیا"۔ خلیل نے کہا: وَاجْعَلْ لِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ اور بنا مجھے جنت نعیم کے وارثوں میں سے"۔ اور حبیب کے لئے فرمایا: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ ۝ ہم نے آپ کو کثیر عطا فرمایا"۔ خلیل نے کہا: وَاجْعَلْ لِي وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَوْصِنَامَ ۝ اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو بتوں کے پوجنے سے اور حبیب وہ ہے جسے فرمایا گیا:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيَذُھِبَ عَنْكُمْ الرَّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝  
(احزاب)

"اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والوں کو تم سے ہر ناپاکی دُور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھر کر دے"۔

مروی ہے جب ملک الموت علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرنے کے لئے آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توقف فرمایا اور کہا کہ پروردگار عالم سے دریافت کرو کہ آیا جلدی ہے یا کچھ توقف ہے، کیا حکم ہوتا ہے؟ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِخْتَرْتُ الرَّفِیقَ الْاَوْعٰلٰی یعنی

میں نے رفیقِ اعلیٰ (حق تعالیٰ) کو اختیار کیا۔ آپ اپنی دعائیں کہتے:  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلَى جَلَالِ وَجْهِكَ وَالشُّوقَ  
 إِلَى لِقَائِكَ. اے اللہ! میں تجھ سے وہ نظر مانگتا ہوں جو تیرے  
 چہرہ جلال کی طرف ہے اور وہ شوق جو تیرے دیدار کی طرف ہے۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نھصائے میں سے ہے کہ آپ  
 نفل نماز جو بیٹھ کر ادا کریں تو آپ کے لئے اس کا ثواب کھڑے ہو  
 کر نماز ادا کرنے کے برابر ہے بخلاف دوسروں کے کہ فرمایا: مَنْ  
 صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ. جو بیٹھ کر نماز پڑھے  
 اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے اجر کا آدھا ہے۔ اگرچہ  
 اس حدیث کا ظاہر عام ہے لیکن حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم اس عموم سے مستثنیٰ اور مخصوص ہیں صحیح مسلم میں حضرت  
 عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ  
 انہوں نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر  
 ہوا تو میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے عرض کیا:  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا  
 ہے: صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ قَائِمًا. بیٹھ  
 کر نماز پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نماز  
 سے آدھی ہے۔ اور اس وقت آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں؟  
 فرمایا: ہاں! میرا ارشاد یہی ہے لیکن لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ. تم میں  
 سے کوئی بھی میرے برابر نہیں۔

انہی نھصائے میں سے ہے کہ جو کچھ دنیا میں زمانہ آدم علیہ  
 السلام سے نفع نہ آوے یعنی قیام قیامت سے وہ سب آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم پر منکشف ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ کو اگلوں کچیلوں

کے تمام احوال کا علم دیا گیا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اُمَّتِي رُ  
يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا الْمَجْلِينَ مِنْ اَثَارِ الْوَضْوِءِ.  
بے شک قیامت کے دن آثارِ وضو سے میری اُمت کے اعضاء  
روشن و تابال ہوں گے۔ "مسلم شریف کی ایک روایت حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا: یہ پیشانی کی تابانی اور چمک تمہارے سوا کسی میں نہیں  
ہوگی۔ (مدارج النبوت)

حضرت حذیفہ رضی اللہ  
صاحب میزان جبریل علیہ السلام

قیامت صاحب میزان جبریل علیہ السلام ہوں گے اور وہی اس  
دن اعمال کا وزن کریں گے۔ (رواہ ابن جریر فی تفسیرہ) اور یہ میزان  
اور ہر احوال حساب و سوال سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
سامنے ہوگا اور خلاصی اور رہائی سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی شفاعت اور رعایت سے ہوگی۔ لیکن حوصل پر آنا اور پانی پینا  
ظاہر ہے کہ شدت و قوت، سوال و حساب کے خاتمہ اور صراط پر  
سے گذر جانے اور ہول و وحشت اور آفتوں سے نجات کے بعد ہو  
گا۔ اس کے بعد جنت کا داخلہ ہوگا اور سب سے پہلے حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ فرمایا: اَنَا اَوَّلُ مَنْ  
قَرَعَ بَابَ الْجَنَّةِ "میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں  
گا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں داخل ہو جائیں گے  
تو خازن جنت کے دروازوں کو کھول کر کھڑا ہو جائے گا جس طرح کہ  
بادشاہوں کے سامنے خدام کھڑے ہوا کرتے ہیں اور عرض کرے گا



مجھے حکم تھا آپ سے پہلے کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں اور نہ آپ کے بعد کسی اور کی خدمت کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔ (مدارج)

## قبر انور کی زیارت شفاعت کی سند ہے

**حدیث:** عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت لازم ہو گئی۔ (الوفار)

**حدیث:** عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فزارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي. ترجمہ: مجاہد نے روایت کیا کہ حضور علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے میری زندگی (ظاہری) ہی میں میری زیارت کی۔

(طبرانی - خلاصۃ الوفاء - راحة القلوب)

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے میری زندگی (ظاہری) ہی میں میری زیارت کی۔

**محبوب ترین کھجور عجولہ ہے:** عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ أَحَبَّ الثَّمَرَاتِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ . ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے  
ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب کھجور عجوہ تھی۔ عجوہ  
مدینہ منورہ کی سب سے قیمتی کھجور ہے اور عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے۔

(ابن حبان بحوالہ خلاصۃ الوفا)

**حدیث :** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو  
لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں انہیں فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ  
لیتے ہیں اور رحمت الہی انہیں گھیر لیتی ہے۔ (مسلم شریف)  
**حدیث :** بہترین عمل یہ ہے کہ انسان کی زبان اللہ کے ذکر  
سے تر رہے اور اسی حال میں دنیا سے جائے۔ (احمد و ترمذی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بارگاہ رسالت میں استغاثہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 ابن ابیہاشم رحمۃ اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے شہر اقدس (مدینہ منورہ) میں پہنچا تو میں فلے سے تھا۔ تو میں  
 قبر انور کے پاس پہنچا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حضور  
 آپ کا مہمان ہوں۔ مجھے اونگھ آگئی تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عطا  
 فرمائی۔ میں نے ادھی کھالی اور بیدار ہوا تو دوسری ادھی روٹی میرے ہاتھ  
 میں تھی۔

حضرت ابن المکندر کا استغاثہ  
 حضرت محمد بن المکندر  
 رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے

والد کے پاس ایک شخص نے اسی (۸۰) دینار بطور امانت رکھے اور خود جہاد  
 کو چلا گیا۔ جاتے وقت میرے والد سے کہا۔ اگر آپ کو ضرورت ہو تو  
 میری واپسی تک انہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ اتفاق سے لوگ مہنگائی کا  
 شکار ہو گئے تو میرے والد نے وہ دینار خرچ کر دیئے۔ اسی دوران وہ  
 شخص واپس آیا اور اپنا مال مانگا۔ میرے والد نے کہا کل میرے پاس  
 آنا۔ چنانچہ میرے والد نے رات مسجد میں گزار دی۔ کبھی حضور صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے پاس گڑ گڑاتے اور کبھی منبر کے پاس۔ انہیں  
 روضۃ اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فریاد کرتے ہوئے صبح ہونے  
 کو آئی۔ یکا یک دیکھا کہ اندھیرے میں ایک آدمی دکھائی دیا جو کہہ رہا  
 تھا اے محمد! ادھر آؤ۔ چنانچہ میرے والد نے ہاتھ آگے کیا تو دیکھا کہ  
 ایک تھیلی تھی جس میں اسی (۸۰) دینار تھے۔ صبح ہونے پر وہ آدمی آ  
 گیا تو انہوں نے اسے اسی دینار دے دیئے۔ (یہ واقعہ کئی معتبر  
 کتابوں میں درج ہے) (وفار الوفار)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوتِ ولیمہ کی۔ ابو نعیم، اور ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو مجھ سے میری والدہ نے کہا اے انس! (رضی اللہ عنہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عروسی کی حالت میں صبح کی ہے اور میرا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ناشتہ نہیں ہوگا۔ لہذا تم گھی کی پیبہ اور کھجوریں اٹھا لاؤ تاکہ میں نل کر حلیس تیار کر لوں۔ پھر کہا اس حلیس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی زوجہ مطہرہ کے پاس لے جاؤ۔ تو میں اسے پتھر کے ایک طباق میں لایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے حجرے کے ایک کونے میں رکھ دو اور تم جا کر حضرات ابو بکر و عمر، عثمان و علی اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بلا لاؤ۔ پھر مسجد میں جتنے لوگ موجود ہوں اور جو راستے میں ملیں انہیں بھی ساتھ لیتے آؤ۔ اور میں کھانے کی کمی اور لوگوں کی کثرت پر تعجب کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ گھر اور حجرہ آدمیوں سے بھر گیا۔ پھر فرمایا اے انس! اسے اٹھا لاؤ۔ تو میں اس طباق کو لے آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں تین انگلیاں داخل کیں اور وہ حلیس بڑھتا گیا اور لوگ کھا کر جا رہے تھے، یہاں تک کہ وہ سب فارغ ہو گئے اور طباق میں وہ جوں کا توں باقی رہا۔ فرمایا اسے زینب (رضی اللہ عنہا) کے آگے رکھ دو۔ ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تمہارے خیال میں وہ کتنے لوگ تھے جنہوں نے کھایا۔ فرمایا وہ بہتر (۷۲) نفوس تھے۔ (الخصائص الکبریٰ)

**کھانے میں برکت** ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے  
 انہوں نے فرمایا: ایک رات ہم نے بغیر کھانے گزار دی صبح ہوئی تو میں تلاش روزگار میں نکلا اور مجھے اتنی روزی مل گئی کہ ایک درہم سے گوشت اور آٹا خرید لیا۔ پھر لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ انہوں نے روٹی پکا کر اور فارغ ہو کر کہا کاش! آپ میرے ابا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتے اور آپ کو میرے پاس لے آتے۔ تو میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ آرام فرما رہے تھے اور اَعْوَدُ بِاللَّهِ مِنَ الْجُوعِ فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے پاس طعام ہے آپ تشریف لے چلیں۔ آپ اس حال میں تشریف لائے کہ ہانڈی جو پیش مار رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک پیالہ میں نکال لو۔ تو انہوں نے ایک پیالے میں نکال لیا۔ پھر فرمایا ایک پیالہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے نکال لو۔ انہوں نے نکال لیا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نو (۹) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے نکالوایا۔ پھر فرمایا اپنے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شوہر (کریم اللہ وجہہ الکریم) کے لئے نکال لو، تو انہوں نے نکالا۔ پھر فرمایا اپنے لئے نکال لو اور کھاؤ۔ تو انہوں نے نکالا اور کھایا۔ پھر جو ہانڈی گواٹھایا تو وہ ویسی ہی لبریز تھی۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
 عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

# گستاخ رسول ﷺ واجب القتل سے

حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے روایت

سے کہ ایک نابینا کی لونڈی اُم ولد تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب و شتم کرتی۔ اندھے نے اُسے روکا۔ وہ باز نہ آئی۔ اندھے نے اُسے جھڑکا وہ نہ رکی۔ ایک رات وہ لونڈی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کرنے لگی تو اندھے نے مغول (بلاک کرنے کا ایک ہتھیار، لمبا پیکار، گھنٹی، ایک قسم کی تلوار) لایا اور اس عورت کے پیٹ میں رکھا اور خود اُس کے اوپر چڑھ گیا۔ اس عورت کو قتل کر دیا۔ جب صبح ہوئی، حضور سرور انبیاء، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں اس مرد کو قسم ڈالتا ہوں کہ وہ کھڑا ہو جائے جس نے کیا جو کچھ کیا میرا اس پر حق ہے کہ میری اطاعت کرے) تو وہ اندھا کھڑا ہو گیا۔ لوگوں کو پھاندتا ہوا اس حال میں آیا کہ خوف سے کانپتا تھا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے بیٹھ گیا۔ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لونڈی کا مالک میں ہوں اور میں نے اس کا کام تمام کیا ہے۔ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیتی تھی۔ میں نے اُسے روکا نہ رکی اور اُسے جھڑکا وہ باز نہ آئی۔ اس سے میرے دو بیٹے ہیں موتیوں جیسے۔ اور وہ میری رفیقہ تھی۔ گذشتہ رات آپ کی گستاخی میں شروع ہوئی۔ میں نے مغول (تلوار) اٹھائی اور اُس کو اس کے پیٹ میں رکھا اور خود اوپر چڑھ گیا۔ حتیٰ کہ اُسے قتل کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (اے حاضرین مجلس) خبردار تم گواہ ہو جاؤ اس عورت کا خون رائیگان ہے۔ (یعنی نابینا نے ٹھیک کیا۔ موذی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قتل کر دینے ہی کے قابل ہے۔ اس کے خون کا بدلہ نہیں لیا جائے گا اور

اس ملعونہ کا خون ضائع جائے گا۔ (مقام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)  
 سنن ابنی داؤد، کتاب الحد و دباب الحکم  
 سب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم / سنن  
 نسائی جلد ۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا:

مَنْ سَبَّ الْأَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي جُلِدَ. (رواہ  
 الطبرانی فی الکبیر / فتح الکبیر / الجامع الصغیر للسیوطی) (جس نے انبیاء  
 علیہم السلام کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور جس نے میرے اصحاب  
 (رضی اللہ عنہم) کو سب بکا اُسے کوڑے لگائے جائیں گے)

حضرت ابو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے ابو رافع کے ہاں چند نصاریٰ نوجوانوں (رضی اللہ عنہم) کو  
 بھیج کر اسے قتل کرایا۔ کیوں، اس لئے کہ:

كَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.  
 (ابو رافع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیتا تھا۔) (صحیح بخاری ۲)

مُعْجَزَةٌ دَلَالِ النَّبُوَّةِ " میں مواہب اللدنیہ " میں امام فخر الدین رازی اور سہبئی

نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں اس وقت ایمان لاؤں گا جب آپ میری مری ہوئی لڑکی کو دوبارہ زندہ فرما دیں گے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اُسے آواز دی: "اے فلاں! اسی وقت لڑکی قبر سے نکل کر کہنے لگی: لَبَّيْكَ

وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) آخر حدیث تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مردوں کو زندہ فرمانا متعدد بار واقع ہوا ہے نیز پتھروں اور کنکر یوں کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس پر تیسرے بیچ کرنا اور حجر اسود کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرنا اور استن حنانه (تینا) کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں رونا مردوں کے کلام سے زیادہ اتم و بالغ ہے۔ رہا حضرت اعلیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا، تو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج میں اُس سے کہیں زیادہ بالاتر مقامات اور عرش پر لے جایا گیا۔ الحاصل تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جتنے فضائل اور کمالات و معجزات دئے گئے تھے وہ تمام حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

مُعْجَزَةٌ كَوْهٍ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب

رضی اللہ عنہم میں جلوہ افروز تھے کہ ایک اعرابی جو بنی سلیم سے تھا اپنی آستین میں ایک گوہ شکار کر کے لایا کہ اُسے گھر لے جا کر بھون کر کھائے جب اُس نے اس جماعت کو دیکھا تو پوچھا: یہ شخص کون ہیں؟ صحابہ



کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس  
 اعرابی نے اپنی آستین سے سوسمار (گوہ) کو نکال کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے آگے ڈال دیا اور کہا قسم ہے لات وعزى کی کہ ایمان نہ لاؤں  
 گا جب تک یہ گوہ ایمان نہ لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا: يَا صَنَّتْ! اس نے صاف زبان سے کہا: لَبَّتِيكَ وَسَعْدَايَكَ  
 يَا زَيْنُ مَنْ وَآفِي الْقِيَامَةِ۔ سب نے اس کی آواز کو سن لیا۔ پھر حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون عبادت کئے جانے کے قابل اور  
 معبودِ برحق ہے؟ سوسمار (گوہ) نے کہا وہ جس کا آسمانوں پر عرش ہے  
 اور زمین میں اس کی سلطنت اور دریا میں اس کی راہ ہے اور جنت  
 میں اس کی رحمت ہے اور دوزخ میں اس کا عذاب ہے۔ پھر آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کون ہوں؟ گوہ نے کہا آپ رسول  
 رب العالمین اور خاتم النبیین ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاح پائی  
 جس نے آپ کی تصدیق کی، اور بے نصیب ہوا جس نے تکذیب کی  
 آپ کی۔ وہ اعرابی اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ وہ غریب اور مفلوک الحال  
 تھا۔ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو  
 اس کی مدد کرنے کو کہا: (نزہت المجالس)

**حَدِيث** عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَيْنُوا مَجَالِسَكُمْ  
 بِالصَّلَاةِ عَلَى فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ نُورٌ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود کے ذریعے سجایا کرو۔ یہ  
 تمہارا مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن بے شک نور کا باعث ہوگا۔  
 (رویبی، مسند الفردوس)

روایت ہے کہ رکانہ نامی  
رکانہ پہلوان کا اسلام لانا

فن پہلوانی کا ماہر تھا۔ دُور دُور سے لوگ اُس کے پاس کشتی سیکھنے آتے اور بڑے بڑے جوڑ بندھتے۔ اس کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ وہ جانور کی کھال پر کھڑا ہو جاتا اور دس آدمی بل کر بھی کھال اُس کے پاؤں کے نیچے سے نہیں کھینچ سکتے تھے۔ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی گھائی سے تشریف لے جا رہے تھے کہ رکانہ نظر آیا۔ آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يَا رَكَانَةُ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ وَتَقْبَلُ مَا اَدْعُوْكَ اِلَيْهِ۔ اے رکانہ! کیا تو اللہ سے ڈر کر وہ دعوت قبول

نہیں کرتا جس کی طرف میں تجھے بلاتا ہوں۔ رکانہ نے عرض کیا یا محمدؐ

رصلی اللہ علیہ وسلم، ہَلْ مِنْ شَٰهِدٍ عَلٰی صِدْقِكَ اے محمدؐ! آپ کی نبوت پر کوئی شاہد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تجھے پچھاڑ دوں تو کیا تو ایمان لا سکتا ہے؟ چونکہ

رکانہ کو اپنی قوت پر بڑا ناز تھا فوراً کہنے لگا، اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو بے شک میں مانوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر کشتی کے لئے تیار ہو جا۔ اور آپ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے

ایک ہی پکڑ میں چیت کر دیا۔ رکانہ متعجب ہوا اور دوبارہ کشتی کے لئے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے دوبارہ گرا دیا۔ اُس نے تیسری بار عرض کی تو آپ نے اس بار بھی اُسے پچھاڑ دیا۔ رکانہ بڑا

سخن متعجب ہو کر رہ گیا اور یہ کہتا ہوا چل دیا اِنَّ مِثْلَكَ عَجَبٌ

آپ کی بھی عجب شان ہے۔ کہ کسی فن میں کسی سے کم نہیں۔  
(رواہ المشدک والحاکم)

نخطیب و ابن عساکر رحمہ اللہ  
**دل کی بات پر مطلع ہونا** علیہما نے حضرت عائشہ صدیقہ  
 رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں  
 ایک ایسی عورت دیکھنے کے لئے بھیجا جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے نکاح کا پیغام دیا تھا۔ اس کو دیکھنے کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ  
 رضی اللہ عنہما نے عرض کی مجھے تو وہ سو دمتد نظر نہیں آتی۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! رضی اللہ عنہما تم نے اس کے رخسار  
 پر ایک تیل دیکھا جس سے تیری بینڈھیال کانپ گئیں۔ حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہما نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات  
 پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ  
 رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ شَفِيعًا لِمَنْزِلَةِ نَبِيِّنَا وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ  
 وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ  
 رَمْلِ الصَّهَارِيِّ وَالْقَفَارِ وَبَعْدَ أَوْرَاقِ النَّبَاتِ  
 وَالْأَشْجَارِ وَبَعْدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَبَعْدَ كُلِّ ذَرَّةٍ  
 وَوَرَقَةٍ وَقَطْرَةٍ مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ فِي كُلِّ  
 وَقْتٍ وَحِينٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ه

## حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں جب رسول کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں من کی طرف بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصیت فرماتے ہوئے آگے تشریف لے گئے۔ معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ چل رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصیت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ! (رضی اللہ عنک) قریب کہ تو مجھے نہ ملے گا میرے اس سال کے بعد اور شاید تو میری مسجد اور میری قبر پر گذرے۔ یہ سن کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں رونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر سے التفات کر کے مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: میرے قریب ہیں وہ لوگ جو منقبتی ہوں اور جہاں ہوں۔

(رواہ احمد فی مسندہ جلد ۵ / مشکوٰۃ کتاب الرقاق فصل ۳)

حدیث بالا سے کئی مسئلے معلوم ہوئے:

(۱) حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انکساری (۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی وفات تشریف کا علم ہونا (۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زندگی کا علم (۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پر انوار تشریف پر حاضر ہونے کا علم۔ درج ذیل مبارک احادیث سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے : اَنَا أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ .  
 ”میں ہر مومن سے اس کی جان کی نسبت زیادہ قریب ہوں۔“  
 (اخرجہ احمد والبوداؤد وابن مردویہ ودرمنثور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَىٰ النَّاسِ بِهِ فِي  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . (اخرجہ البخاری جلد اول ودرمنثور)  
 ”کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں تمام لوگوں کی نسبت اس  
 سے زیادہ قریب ہوں۔“

النَّبِيِّ أَوْلَىٰ بِالمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ (پ ۲۱ - س احزاب)  
 ”نبی مسلمانوں کی جان سے بھی زیادہ ان سے قریب ہیں۔“

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرمایا :  
 سَلَوْنِي . ”جو چاہو مجھ سے پوچھو۔“ (بخاری عن انس جلد ۱)  
 ہر چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا :

مَا مِنْ شَيْءٍ لَّمْ أَكُنْ أَرَيْتَهُ إِلَّا رَأَيْتَهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى  
 الْجَنَّةِ وَالنَّارِ . (صحیح بخاری جلد ۱ - ص ۱۱) ”جو جو اشیاء  
 مجھے نہیں دکھائی گئی تھیں وہ سب چیزیں میں نے یہاں دیکھ لیں .  
 یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو دیکھ لیا۔“

زمین و آسمانوں کی ہر اک چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں  
 حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتْفَيْ فَوَجَدَتْ بُرْدَهَا بَيْنَ ثَدَائِيَّ  
 فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. الحديث. رواه  
 الدارمی مرسلًا (والمُرسل حجة عند الحنفية وجماهير  
 المحدثين) والترمذی نحوه عنه وابن عباس جامع  
 ترمذی ج ۲ صفحہ ۱۵۵ ومعاذ بن جبل. مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۷  
 باب المساجد) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت والی ہتھیلی  
 میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھی جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے  
 سینہ میں پائی۔ تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے میں نے  
 جان لیا۔

کل شے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے روشن ہے اور ہر شے  
 کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہچانتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتْفَيْ حَتَّى وَجَدَتْ بُرْدًا نَامِلَهُ بَيْنَ  
 ثَدَائِيَّ فَتَجَلَّى لِي مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. ۱

" اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا  
 تو میں نے اُس کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی اور میرے لئے زمین و آسمان کی ہر  
 چیز روشن ہو گئی۔"

۱۔ قال السيوطي واخرجه عبد الرزاق واحمد وعبد بن حميد والترمذی و  
 حسنه ومحمد بن نصر في كتاب الصلوة ولفظهم: فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ  
 وَمَا فِي الْأَرْضِ. دُرّ منشور، جلد ۵، صفحہ ۳۱۹۔ وقال السيوطي رواه احمد  
 وابن جرير (جلد ۱، صفحہ ۱۶۲) وابن مردويه والبيهقي في الاسماء والصفات  
 تفسير دُرّ منشور جلد ۳ صفحہ ۲۲۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ۔ (صحیح بخاری جلد ۱)

جو شخص جو شے پوچھنا چاہتا ہے پوچھے۔ تم مجھ سے جو بھی پوچھو گے وہ تمہیں بتاؤں گا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بقدر سعة علمہ دأبنا ابداً)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنی بیوی کو طلاق دے۔ انہوں نے انکار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: يَا عَبْدَ اللَّهِ طَلِّقْ امْرَأَتَكَ وَأَطِيعْ أَبَاكَ۔ (اے عبد اللہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور اپنے والد کی فرمانبرداری کر) (رواہ الحاکم عن ابن عمیر منتخب کنز العمال، رواہ ابو داؤد و ترمذی والنسائی و ابن ماجہ فی صحیحہ قال ترمذی حدیث حسن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے والدین سے زیادہ اپنی امت پر حکومت و اختیار اور حق تصرف حاصل ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو طلاق کا حکم دیں تو اس امتی پر لازم ہے کہ فوراً بیوی کو طلاق دیدے۔

”پیغمبر نزدیک تر است بمومنناں از ذات ہائے ایشان۔“

(مدارج النبوت جلد ۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں سے بہ نسبت ان کی ذات کے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔

علامتی رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سب سے پہلے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جنہیں طیب و طاہر بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے، جبکہ باقی سب اولاد پاک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ اچھی ہے اور دین کا بہترین عمل پرہیزگاری ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

بہیقی نے بطریق زہری  
ابن کعب رضی اللہ عنہ بن  
مالک سے روایت کی ہے۔  
انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی

## حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ آپ پر ایمان لائیں

اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حج سے فارغ ہوئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو مین کی طرف روانہ فرمایا۔ اور وہ مین سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما چکے تھے۔ بہیقی نے ایسی سند کے ساتھ جس میں کئی مجہول راوی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حجۃ الوداع کا حج کرایا اور میرے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقبتہ الجحون تشریف لے گئے اس وقت آپ رو رہے تھے اور مغموں آتھے۔ جب وہاں سے واپس



تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش تھے۔ میں نے اس  
 بابت پوچھا تو فرمایا: میں اپنی والدہ کی قبر پر گیا تھا اور میں نے اللہ  
 تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں زندہ کر دے۔ لہذا وہ زندہ ہوئیں اور مجھ پر  
 ایمان لائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ سلا دیا۔

(الخصائص الکبریٰ جلد ۲)

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ط

**حدیث** حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رزق بندے  
 کو یوں تلاش کرتا ہے جیسے اُس کی موت اُسے ڈھونڈھ لیتی ہے۔ فرمایا  
 کوئی جان ہرگز نہ مرے گی جب تک اپنے حصے کا رزق پورا نہ کر لے  
 گی اگرچہ اس میں دیر لگے۔ حدیث شریف میں ہے ہر چیز کی زکوٰۃ ہے  
 اور مکان کی زکوٰۃ تھمان خانہ ہے۔ اور جو شخص دسترخوان میں گری ٹی پی  
 چیز اٹھا کر کھالے یا حفاظت کرے خدا اُسے بخش دیتا ہے اور جو اب  
 کرتا ہے خدا سے جذام، برص اور فالج سے بچائے رکھتا ہے۔ نیز فرمایا  
 کھانا کھا کر خلال کرو۔ خلال کے ذریعے جو چیز نکلے اسے پھینک دو  
 اور جو زبان کے ذریعے نکلے اُسے نکل لینا چاہئے۔ (سنن دارمی)

دارمی، ابو یعلیٰ بن زناد  
 (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) طبرانی، ابن حبان،

**ایک اعرابی بارگاہ نبوی میں** بہت سی اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے بسند صحیح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ  
 روایت کی کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ  
 تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے  
 فرمایا کہاں جا رہے ہو؟ اُس نے کہا اپنے گھر جانے کا ارادہ ہے۔ تو  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راہ نہ

بتاؤں؟ اُس نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اِس اعرابی نے کہا جو کچھ آپ فرماتے ہیں اس پر کوئی شہادت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ درخت؛ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس درخت کو آواز دی۔ وہ وادی کے کنارے کھڑا تھا زمین کو چیرتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے درخت کو کلمہ شہادت پڑھنے کو کہا۔ اُس نے وہی کہا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِس کے بعد درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ اِس کے بعد وہ اعرابی اپنی قوم کی طرف گیا اور کہا اگر قوم نے میرا کہا مانا تو میں انہیں لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا ورنہ خود آکر آپ کی خدمت اقدس میں رہوں گا۔ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ النَّبِيِّ الْأَوْقَىٰ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ط

زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: جبریل علیہ السلام نے یہ کہا: رُوئے زمین میں دس گھروں پر مشتمل جو بھی لسنی ہے میں نے سب کا جائزہ لیا، ان میں سے کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا نہیں دیکھا۔

**یہودی کے بال سیاہ ہو گئے** بیہمی نے بسند شامہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اؤٹنی کا دودھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے دعا دی: **اللَّهُمَّ جَبِّلْهُ**۔ تو اُس کے بال سیاہ ہو گئے۔ اور وہ بال سیاہی میں حد سے بڑھ گئے۔ معمر نے کہا کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی

لوگوں سے بھی سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ یہودی نوٹے سال کا ہو گیا، مگر بال سفید نہ ہوئے۔ اس سے ابن ابی شیبہ اور ابو داؤد نے "المرا سیل" میں اور بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث پاک مرسل ہے۔

بیہقی وابن عساکر رحمہما اللہ نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کرتا، میرا جسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کے کسی حصہ سے چھو جاتا تو میں اپنے ہاتھ میں تین دن تک مُشک سے زیادہ خوشبو پایا کرتا۔

**گنچے کے سر کے بال اُگ آئے** ابن سعد رحمہ اللہ نے طبقات میں کہا کہ ہلب بن یزید بن عدی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں قاصد بن کر آئے اور وہ گنچے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تو ان کے بال اُگ آئے اسی بنا پر ان کا نام ہلب (رضی اللہ عنہ) رکھا گیا۔

ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کے گھر میں ایک کنواں تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک اُس میں ڈالا۔ اس لعاب کی برکت سے اس کنویں کا پانی اتنا پیٹھا تھا کہ مدینہ کا کوئی پانی اس سے زیادہ شیریں نہیں تھا۔

ابن اسع رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ جس جانور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے وہ ہمیشہ اپنی اسی حالت میں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت

سے وہ بوڑھا یا ناتواں نہیں ہوا۔

ابن اسکن رحمہ اللہ نے حضرت ہمام بن نضیر السعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم نے ایک کنواں کھودا ہے لیکن اس کا پانی ممکن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک بزن عطا فرمایا جس میں پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اس پانی کو اپنے کنویں میں انڈیل دو۔" جب میں نے وہ پانی اپنے کنویں میں پھینکا تو اس کا پانی مین کے تمام کنوؤں سے زیادہ شیریں ہو گیا۔

امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں آپ سے احادیث سنتا ہوں لیکن وہ احادیث مجھے بھول جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی چادر کو پھیلاؤ۔ میں نے چادر پھیلائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا دست اقدس پھیلا۔ پھر مجھے فرمایا اسے اٹھا لو۔ میں نے چادر کو اٹھا لیا۔ اس کے بعد مجھے ایک حدیث بھی نہیں بھولی۔

امام طبرانی اور ابن اسکن رحمہما اللہ نے حضرت مالک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سر اور چہرے پر اپنا دست اقدس پھیلا۔ وہ کافی عمر سیدہ ہو گئے لیکن ان کے سر اور چہرے کے وہ بال جن پر دست مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگا تھا وہ ساری زندگی سیاہ رہے۔

ابن عساکر اور مدائنی رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ

کے چہرے پر اپنا دست اقدس پھیرا اور ان کے سینے پر بھی اپنا مبارک ہاتھ پھیرا۔ اس کے بعد حضرت ایدر رضی اللہ عنہ جس تار یک گھر میں داخل ہوتے وہاں اُجالا ہو جاتا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک کنویں سے ایک ڈول پانی نکالا گیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ڈول میں کٹی فرمائی پھر اس پانی کو دوبارہ کنویں میں پھینک دیا گیا۔ صرف اس کٹی کی برکت سے کنویں سے کستوری جیسی خوشبو آتی تھی۔ (رحمۃ اللہ علی العالمین)

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے شعب الایمان میں روایت کیا، حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں اور ان سب کے علوم چار کتابوں توراہ، زبور، انجیل اور قرآن کریم میں رکھے۔ پھر توراہ، زبور و انجیل کے تمام علوم قرآن کریم میں جمع فرمائے اور اللہ جل مجدہ نے فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَاحْفَظُوْنَہٗ لَیْسَ لَہُمْ نے یہ قرآن اتارا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

عَنْ مَعْرُوفِ الْكُرْنَبِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ  
 اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ  
 عَنِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ اُمَّةَ  
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتَ مِنَ الْاَبْدَالِ - (رواه في الحلية  
 كذا في المواهب / ذرقانی مت) جو شخص ہر روز دن باریہ دعا پڑھے: اے اللہ!  
 اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! اُمّتِ محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے غم دور کر۔ اے اللہ! اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم کر  
 تو وہ ابدال میں لکھا جائے گا۔

ابن اسحاق رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی سحبت تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں کسریٰ کو دکھائی تھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا۔ اس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کمرے کی دیوار میں سے نکالا جس میں کسریٰ موجود تھا۔ اس ہاتھ کے نور سے سارا کمرہ جگمگا اٹھا۔ جب بادشاہ نے اُسے دیکھا خوفزدہ ہو گیا۔ فرشتہ نے کہا اے کسریٰ ڈرنے کی ضرورت نہیں! اللہ رب العزت نے ایک رسول مکرّم (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث کیا ہے، ان پر اپنی لاریب کتاب نازل کی ہے، تو ان کی اتباع کر، دنیا و آخرت میں سلامت رہے گا۔ یہ سن کر کسریٰ نے کہا میں عنقریب اس میں غور و فکر کروں گا۔

ابوسعبد اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے ایک سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن ساعدہ الہندی نے اپنے والد گرامی قدر سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں میں اپنے بُت کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے اس کے پیچ سے آواز سنی۔ وہ اس طرح آواز لگا رہا تھا: جنّات کے مکرو فریب ختم ہو گئے اور آسمان کا تحفظ کر دیا گیا ہے۔ اس نبی مکرّم کا ظہور ہو گیا ہے جن کا اسم مبارک احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے میں اس بُت کے سامنے سے اُٹھ کر چلا آیا۔ راستے میں مجھے ایک شخص بلا، جس نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ کی نبوت کی بشارت دی۔  
(حجۃ اللہ علی العالمین)

کھجور کی شاخ منور ہو گئی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ

عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں انہوں نے عشرہ کی نماز پڑھی۔ وہ رات بہت تاریک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو ساتھ لے جاؤ۔ یہ دن ہاتھ مہارے سامنے اور دس ہاتھ مہارے پیچھے روشنی کرے گی۔ اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ تمہیں کوئی کالی چیز نظر آئے تو اسے مارنا اور اسے گھر سے نکال دینا کیونکہ وہ شیطان ہو گا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ چل پڑے اور وہ کھجور کی شاخ منور ہو گئی حتیٰ کہ آپ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے اپنے گھر میں ایک سیاہ چیز دیکھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے مار کر باہر نکال دیا۔ (اس حدیث کو ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے روایت کیا)

عمر بن شیبہ قدس سرہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کتابت کے معجزہ ہونے پر محدثین کی پوری ایک جماعت قائل ہے جیسے ابوالفتح نیشاپوری، قاضی ابو ولید لحمی، قاضی ابو جعفر سمناوی اصولی رضی اللہ عنہم ہیں۔

عمر بن شیبہ نے اپنی تالیف "کتاب الکتاب" میں روایت کیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "حدیبیہ" کے دن اپنے دست مبارک سے سحر یہ فرمایا۔ جہاں "رسول اللہ" لکھا تھا وہاں "محمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سحر یہ فرما دیا۔ باوجودیکہ آپ اچھی طرح کتابت نہ جانتے تھے۔ ابو مسعود

مشقی قدس سرہ کے اوراق میں بھی صلحنامہ والی حدیث میں دستِ اقدس سے لکھنے والا یہ واقعہ تحریر ہے۔ (جواہر البحار)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر

**حدیث :** امام ترمذی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب مہاجرین و انصار کے ہاں تشریف لاتے اور وہ بیٹھے ہوتے۔ ان میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہوتے تو ان سب صحابہ میں سے کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتا سوائے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے۔ صرف یہی دو صحابہ ان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھتے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر تبسم کرتے، اور آپ ان سے مسکراتے۔ (ترمذی)

**حدیث :** حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا حضور کے ارد گرد صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ ایسے ادب سے بیٹھے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں (بالکل نہ ہلتے تھے)

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سفت والی حدیث میں ہے : جب آپ کلام فرماتے، حاضرین اپنے سر جھکالیتے، جیسا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حجّام آپ کے بال مبارک مونڈ رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر رہے تھے۔ ہر بال کسی نہ کسی کے ہاتھ آجاتا۔ (نسیم الریاض جلد ۳)

**حدیث :** معینہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کمال



ادب و احترام کی وجہ سے آپ کا دروازہ ناخنوں سے بجالتے تھے جھڑت  
برابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ارادہ کرتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
فلاں امر کے متعلق پوچھوں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت  
اور تعظیم کی وجہ سے کئی سال تک سوال مؤخر کرتا رہا۔

بارہ انبیائے کرام علیہم السلام نے تمنا کی کاش: ہم حضور صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی امت میں سے ہوتے۔ (سبع سنابل / نسیم الریاض)

حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام  
نے عرض کی اے اللہ! ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بنا

مَقَامِ رَسُولِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں  
کہ حضور سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا:

”إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ  
بَعْدِي.“ (ترجمہ) ”بے شک اب رسالت اور نبوت یقیناً منقطع ہو  
گئی۔ میرے بعد کسی قسم کا رسول نہیں اور نہ میرے بعد کوئی نبی ہے۔“

(رواہ الترمذی والحاکم باسناد الصحیح۔ ذرقانی جلد ۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ  
حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ط  
”مجھے اس شہر کی قسم اے محبوب!  
تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔“  
(صلی اللہ علیہ وسلم)

(پ: ۳۰، البلد)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بطاہر) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے پہلے کے نبی ہیں نہ یہ کہ وہ نزول کے بعد نبی بنیں گے یا اپنی شریعت  
کی طرف بلائیں گے۔ بلکہ وہ ایک امتی کی حیثیت سے حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے تابع و ناشر ہوں گے اور آپ ہی کی شریعت

کی طرف بلائیں گے اور دعوت دیں گے۔

علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ قَرَانِي هِيَ :

وَدَعُوِي النَّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْرٌ  
بِالْجَمَاعِ . (شرح فقہ اکبر ص ۱۱۱)

” اور نبوت کا دعویٰ ہمارے نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد  
باجماع کفر ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

أَنَا حَبِيبُ اللهِ .  
(رواہ الترمذی / مشکوٰۃ)

”خبردار! (میرے غلاموں لو!)  
میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں۔“

امام بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
کو خلیل بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا اور مجھے اپنا محبوب بنایا۔  
پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں اپنے محبوب  
کو اپنے خلیل پر ترجیح دوں گا۔ (مواہب و زرقانی)

” نمازی نماز میں حضور علیہ السَّلْوَةُ وَالسَّلَامُ کو خطاب کرتا اور پکارتا  
ہے : ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ“

(مواہب و زرقانی جلد ۵)

مُحَمَّدٌ الْاِسْلَامِ اِمَامٌ مُحَمَّدٌ غَزَالِي قَدَسَ سِرُّهُ كَا اِرْتَادِي هِيَ :

وَاحْضُرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَخِصْهُ  
الْكَرِيمِ وَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكَ  
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ  
(احياء العلوم جلد ۱ . مرقاة)

” اللجئات پڑھتے وقت تو السَّلَامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ پر پہنچے تو اپنے  
دل میں نبی پاک کی ذات بابرکات  
کو حاضر سمجھ اور پھر عرض کر سَلَامٌ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ“

(ترجمہ) ”آکے (غیب کی خبریں دینے والے) نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔“  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا ثبوت آیت قرآنی سے ملاحظہ فرمائیں :

”نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ اُن کے قریب ہیں۔“  
 پارہ ۲۱: ۵ / احزاب ۱ رکوع ۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

”کوئی مومن نہیں مگر میں دُنیا و آخرت میں تمام لوگوں کی نسبت اس کے زیادہ قریب ہوں۔“  
 (اخرجہ البخاری، جلد ۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”میں ہر مومن سے اُس کی جان کی نسبت زیادہ نزدیک ہوں۔“  
 (اخرجہ احمد و ابو داؤد / درمنثور: جلد ۵)

قراءت خلت الامام امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ظہر پڑھائی۔

”تو ایک آدمی نے اپنے دل میں قرأت کی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کہ تم میں سے کسی نے میرے ساتھ فقراً رجلاً من الناس فی نفسہ فقال هل قرأ معی احداً منکم قالہ ثلاثہ فقال الرجل نعم یا رسول اللہ انا کنت اقرء“

فَقَالَ اقُولُ مَا لِي اُنَازِعُ الْقُرْآنَ  
 اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ قِرَاةً اِمَامًا  
 اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ  
 فَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا

(ربہفتی)

قرارت کی؟ تین بار فرمایا۔ ایک  
 شخص نے عرض کی میں نے قرارت  
 کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا کہ میں بھی کہتا تھا کہ قرآن  
 میں جھگڑا کیا جا رہا ہوں۔ کیا تمہیں

امام کی قرارت کفایت نہیں کرتی؟ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی  
 اقتدار کی جائے۔ جب وہ قرارت کرے تو تم چپ رہو۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ ساری نماز میں بھی مقتدی خاموش  
 رہیں۔ نیز جس شخص نے قرارت خلف الامام کی تھی اس نے اپنے جی میں  
 کی تھی۔ تو اس حدیث سے امام کے پیچھے جی میں بھی پڑھنے کی ممانعت  
 واضح ہوئی۔ ”وَ اِذَا قَرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ  
 تُرْحَمُوْنَ ہ یہاں ”اَنْصِتُوْا“ پر عمل ہوگا۔ امام چونکہ ساری دہری نماز  
 میں قرارت کرتا ہے۔ لہذا مقتدی کے لئے تمام نمازوں میں خاموش رہنا  
 ہوگا۔

## خُلِقَ عَظِيْمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے  
 نو (۹) سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔  
 آپ نے کبھی کسی چیز کے لئے مجھے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے بُرا کیا اور نہ یوں  
 فرمایا کہ جو تو نے کیا بُرا ہی کیا۔ اور جب مجھ سے کوئی چیز ٹوٹ جاتی تو  
 فرماتے اس کی مدت پوری ہوگئی تھی۔ اگر کبھی میں نے کوئی کام چھوڑ  
 دیا تو یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں چھوڑا؟ نہ ہی کبھی مجھے مارا، نہ  
 جھڑکا اور نہ ہی کبھی تڑس رونی اختیار کی۔ اگر آپ کے گھر والوں میں سے  
 کوئی مجھے ملامت کرتا تو فرماتے اسے چھوڑ دو، اگر کسی چیز پر قادر ہوتا تو  
 کر لیتا۔ اذروئے اخلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے

بہترین تھے میں نے کبھی کوئی کستوری یا عطر نہیں سونگھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے زیادہ خوشبو دار ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی خلق والا نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی بھی ساتھی یا آپ کے کسی بھی گھر والے نے آپ کو پکارا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں حاضر ہوں"۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: **وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ** اور بے شک آپ خُلُقِ عَظِيمِ کے درجے پر فائز ہیں۔ (القلم: ۴) (شمالی بعومی)

**نماز باجماعت ادا کرو** حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جس نے پانچوں نمازیں

باجماعت ادا کیں، اس نے دو خشکیاں اور دو سمندر عبادت سے بھر لئے۔ انسان کو چاہئے کہ نماز کے وقت پہلے ہی سے ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اس میں اس کی حفاظت اور حسن معاملہ ہے۔" (قوت القلوب) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اللہ کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو تین اعمال سب سے زیادہ محبوب ہیں:

(۱) صدقہ کا حکم دینا۔ (۲) نماز باجماعت کی جانب قدم اٹھانا۔ (۳) لوگوں میں اصلاح کرنا۔

**روزانہ صدقہ کرو** حدیث میں آتا ہے: "ہر آدمی قیامت کے روز اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔"

بندے کو چاہئے کہ ہر دن اور رات کچھ نہ کچھ صدقہ کرتا رہے چاہے ایک لقمہ یا ایک کھجور کے برابر ہی صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ مسلسل صدقہ و خیرات پر انعام دیتا ہے۔ اور قبول کرتا ہے چاہے کم ہو۔ (قوت القلوب) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "سائل کا حق ہے چاہے

گھوڑے پر سوار ہو کر آتے اور چاندی کی لگام ہو۔“ اور فرمایا سائل کو  
خالی واپس نہ کرو چاہے جلا سوا گھر دو۔“ کیونکہ صدقہ بلا میں اور بیماریاں  
دور کرتا ہے۔ (قوت القلوب)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ  
كِتَابٌ مُبِينٌ ۝

بے شک تمہارے پاس اللہ کی  
طرف سے نور آیا (یعنی حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم) اور روشن کتاب۔

(پارہ ۶ - المائدہ: ع ۳)

اس آیت میں نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات با  
برکات ہے۔

**حدیث:** ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَلِيهِ وَسَلَّمَ يَرَى فِي الظُّلُمَاءِ كَمَا  
يَرَى فِي الضُّوءِ - (اخرجہ ابن  
عدی والبیہقی وابن عساکر و  
الخصائص الكبرى جلد ۱ - ص ۶۱)

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اندھیر  
میں ایسے دیکھتے تھے جیسا کہ روشنی  
میں دیکھا کرتے تھے۔“ (یعنی آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روشنی اور اندھیر  
میں یکساں دیکھتے تھے)۔

**حدیث:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هَلْ تَرَوْنَ قَلْبِي هَهُنَا وَاللَّهِ مَا  
يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعِكُمْ وَلَا خُشُوعِكُمْ  
وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي -  
(رواہ البخاری جلد ۱)

”تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا رخ اس طرف  
ہے اللہ کی قسم نہ تمہارا رکوع مجھ پر  
مخفی ہے اور نہ تمہارا خشوع (جو  
دل کی کیفیت ہے اور سینہ کارازہ)

لہ یہ قول کہ نور اور کتاب دونوں سے مراد قرآن ہے امام رازی فرماتے ہیں، هَذَا ضَعِيفٌ  
”یہ ضعیف ہے۔“ (تفسیر کبیر جلد سوم، ص ۵۶۶)

مے مجھ سے پوشیدہ، اور بے شک میں نہیں اپنی پٹھی سے دیکھتا ہوں۔“  
 شیخ ابوالعباس مرسی قدس سرہ نے فرمایا:

”مجھے چالیس سال ہو گئے کہ میں  
 ایک لمحہ کے لئے بھی حضور صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے اوجھل نہ ہوا۔ ہر  
 وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو  
 دیکھتا ہوں۔ اور اگر بلیک جھپکنے کے  
 برابر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 اوجھل ہو جاؤں تو میں اپنے آپ  
 کو مسلمانوں میں شمار نہ کروں۔“

لِيَأْرَبَعُونَ سَنَةً مَا حَجَبْتُ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَلَوْ حَجَبَ عَنِّي رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 طُرْفَةَ عَيْنٍ مَا عَادَتْ نَفْسِي  
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

الطبقات الكبرى للشعراني جلد  
 جامع كرامات الاولياء للذبھانی  
 جلد ۱ ص ۵۲

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے حبیب! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے میرا  
 ذکر کیا اور تیرا ذکر نہ کیا اس کا جنت میں کوئی حصہ نہیں۔ (در منثور جلد ۶)  
 اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بلند کیا ہے۔ جب بھی  
 اذان ہوتی ہے یا خطبہ اور التحیات میں جب ذکر خدا ہوتا ہے تو ذکر مصطفیٰ  
 بھی ساتھ ہوتا ہے حضور علیہ السلام کی شفاعت سے جنتیوں کے مرتبے  
 بلند ہوں گے اور کوئی اُمتی دوزخ میں نہ رہے گا۔ (کشف الغمہ)

موقف میں آپ کی شفاعت سے حساب میں تخفیف ہوگی۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور اور سر اقدس کے ہر بال سے  
 نور کا ظہور ہوگا۔ (کشف الغمہ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور آل اطہار رضی اللہ  
 عنہم میں سے کوئی دوزخ میں نہیں جائے گا۔

(کشف الغمہ / فتوحات مکیہ / جواہر البحار جلد ۱)

تمام اہل محشر کو حکم ہوگا کہ آنجہیں بند کر لیں تاکہ قاسم جنت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی بیٹی سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پل صراط سے گذریں۔  
 چنانچہ آپ گذریں گی اور آپ کے کندھے پر حضرت سیدنا امام حسین رضی  
 اللہ عنہ کا خون آلود کپڑا ہوگا۔ یہاں تک کہ رت کریم کے حضور حاضر ہوں  
 گی۔ پھر رب تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا جو چاہے گا۔ (کشف الغمہ / تفسیر عربی)

### صدقہ کا ثواب میریت کو پہنچتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنها نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا میری  
 مال کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا  
 موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کر  
 دوں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ ارشاد فرمایا ہاں اُسے ثواب ملے گا۔  
 (بخاری)

### احادیث نبویہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اولین و آخرین کا علم ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیمًا کے علم غیب سے متعلق  
 شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب دامت برکاتہم  
 العالیہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ عاطفت ہمیں نصیب کرے اور ان کے فیوض و  
 برکات اور تصانیف و تعلیمات سے مستفید فرمائے۔ آمین؛ آپ کی بایہ تازہ،  
 مستند، مدلل اور قابل فخر تصنیف "مقام رسول" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)  
 سے چند احادیث اور واقعات من وعن پیش کرتا ہوں؛  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

<p>مجھے اولین و آخرین کے علم کا وارث                  بنایا اور مجھے مختلف علوم کی تعلیم دی۔                  ایک علم وہ ہے جس کا چھپانا مجھ پر لازم</p>	<p>فَأَوْرَثَنِي عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ                  وَعَلَّمَنِي عُلُومًا                  شَتًّا فَعِلْمٌ اخذ على كتمانہ</p>
--	--



إِذْ عَلِمْنَا أَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ  
حَبْلِ غَيْرِي وَعِلْمُ خَيْرِي  
فِيهِ وَعِلْمُ أَمْرِي تَبْلِيغِي  
إِلَى الْعَامِ وَالْخَاصِّ -

(تفسیر روح البیان جلد ۳)

صفحہ ۲۴۲)

قرار دیا کیونکہ وہ ایسا علم ہے کہ جس کو  
میرے بغیر کوئی نہیں اٹھا سکتا۔  
دوسرا وہ علم ہے کہ جس کے بتانے  
اور چھپانے کا مجھے اختیار دیا گیا۔  
تیسرا وہ علم ہے جس کے بارے میں  
عوام و خواص کی تبلیغ کا حکم دیا گیا۔

زیر آیت سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ فَعَلِمْتَ عَلِمَهُ

الْأُولَىٰ وَالْآخِرِينَ - (تفسیر روح البیان جلد ۳ صفحہ ۴۵۳)

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
سے عرض کیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔ ملاحظہ ہو:

”میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک  
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں۔  
اور بے شک (یا رسول اللہ) آپ  
ہر عیب پر امین ہیں“ (مقام رسول)

فَأَشْهَدُ أَنِّي اللَّهُ لَا رَبَّ غَيْرُهُ  
وَإِنَّكَ مَأْمُونٌ عَلَىٰ كُلِّ غَائِبٍ -

(عمدة القاری شرح صحیح

بخاری جلد ۱۷ صفحہ ۸)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث کے بہت سے طرق  
ہیں۔ بیہقی، براہ سے۔ ابن شاہین انس رضی اللہ عنہ سے، ابن سفیان ابن  
عبدالرحمن سے، بخاری تاریخ میں اور بغوی و طبرانی سعید بن جبیر سے،  
ابن سفیان اور ابو یعلیٰ اور حاتم اور بیہقی اور طبرانی محمد بن کعب قرظی وغیرہ  
اس حدیث کے مخرج ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ شَدَائِي وَبَيْنَ | ”اللہ تعالیٰ نے (قدرت والا) ہاتھ

كَتَفِيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ  
 ثَدْيِي فَعَلَّمَنِي كُلَّ شَيْءٍ -  
 الحدیث: (اخرجہ الطبرانی  
 فی السنۃ والشیرازی فی الالتقا  
 وابن مردویہ، دُرّ منثور جلد  
 صفحہ ۳۲۰)

میرے سینہ اور میرے دونوں  
 کندھوں کے درمیان رکھا۔ میں  
 نے اُس کی ٹھنڈک سینہ میں پائی۔  
 پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر چیز کا علم  
 دے دیا۔

زمین و آسمان کی ہر چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روشن ہو چکی۔  
 یہی مضمون حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:  
 "جو کچھ زمین و آسمان میں ہے  
 میرے لئے روشن ہو گیا۔"  
 (اخرجہ ابن نصر والطبرانی فی  
 السنۃ) / دُرّ منثور جلد ۵ ص ۳۳۳

## حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماکان و ما یكون کا علم ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
 لَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ قُطِرَتْ فِي حَلْقِي  
 فَعَلِمْتُ مَا دَحَّانَ وَمَا سَيَكُونُ  
 (تفسیر روح البیان) زبیر حدیث:  
 علمت ما کان وما سیکون۔  
 شب معراج میرے حلق میں قطرہ  
 ڈالا گیا تو میں نے جان لیا جو کچھ ہو  
 چکا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو ہوگا۔

(تفسیر روح البیان جلد ۵، ص ۶۲۵ زبیر آیت: وَتُعَزِّرُوهُ وَتُقْدِرُوهُ)  
 بعض ضدی لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم ماکان و ما یكون  
 کے منکر ہیں۔ حالانکہ بھیڑیے تک اس کے قائل ہیں۔ منکر بھیڑیے سے بھی  
 بدتر ہیں۔ ملاحظہ ہو:  
 حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کے پاس آیا اور ان بکریوں سے ایک بکری لے گیا۔ چرواہا بھاگا یہاں تک کہ بکری بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا اور دم دبا کر بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا۔ میں نے روزی کا قصد کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی دی میں نے اُسے لیا۔ (پھر اُسے چرواہے) تو میرا رزق مجھ سے چھین لے گیا۔ تو چرواہے نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج جیسا دن نہ دیکھا کہ بھیڑیا بائیں کرتا ہے۔ بھیڑیے نے کہا: اس سے عجیب تر یہ ہے کہ دو سنکستان کی کھجوروں میں (مدینہ منورہ میں) ایک مرد ہیں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ

يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَىٰ وَمَا هُوَ  
كَأَيُّنَّ بَعْدَكُمْ.

”جو کچھ گذر چکا اور جو تمہارے بعد ہونے والا ہے اس کی بھی تمہیں خبر دیتے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ (چرواہا) یہودی تھا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مذکورہ واقعہ عرض کیا اور ایمان لے آیا۔ حضور نے اس چرواہے کے (اس) واقعہ کی تصدیق کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بائیں علامات قیامت سے ہیں۔ قریب ہے کہ مرد اپنے گھر سے نکلے گا تو وہ نہ لوٹے گا، مگر اس کی جوتیاں اور اس کا کوڑا اس کے جانے کے بعد والے گھر لو واقعات بیان کر دیں گے۔ (رواہ البغوی

فی شرح السنۃ / مشکوٰۃ باب المعجزات فصل ۲، صفحہ ۵۴۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

قَامَ فَيُنَادِي سُبْحَانَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا

”ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا۔ اس جگہ قیام

قیامت تک ہونے والی کسی شے  
کو نہ چھوڑا، اور سب چیزوں کو  
بیان فرما دیا۔“

يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى  
قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ  
الْحَدِيثَ . (بخاری، مسلم .  
جلد ۲ . صفحہ ۲۹۰ / مشکوٰۃ .  
کتاب الفتن حدیث ۱۷۱۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم نے فرمایا :

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے  
لئے زمین سمیٹ دی۔ پس میں نے  
زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو  
دیکھ لیا۔“

إِنَّ اللَّهَ ذُو عِلْمٍ أَلْفُ  
فَرَايَتْ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا  
(صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۰ /  
مشکوٰۃ باب فضائل سید  
المرسلین . فصل ۱)

حضور جمع مخلوقات کے احوال سے باخبر ہیں اسی لئے حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتداء مخلوق سے لیکر انتہائے مخلوق تک ہر ہر  
چیز کی خبر دے دی۔

فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا :  
”پس ہم کو ابتداء خلق سے خبر دی  
یہاں تک کہ جنتی لوگ اپنی منزلوں  
میں پہنچ گئے اور جہنمی اپنی منزلوں  
میں۔ یعنی روز اول سے دنوں جنت و  
دوزخ تک کے تمام تفصیلی حالات  
بیان فرمادئے۔“

فَاخْبِرْنَا عَنْ بَدَاِ الْخَلْقِ  
حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ  
مَنَازِلَهُمْ . (صحیح بخاری  
جلد ۱ صفحہ ۴۵۳ کتاب بقاء الخلق  
پک / مشکوٰۃ باب بقاء الخلق جلد ۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میری رحمت چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ (ابن جان والدیلمی)

معجزات اقدس (۱)۔ کنویں میں تیر ڈال کر اس کا پانی بڑھا دیا۔

(۲)۔ غروب شدہ سورج کو واپس لوٹایا۔ (شفاء شریف)

(۳)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے باغ میں قدم مبارک رکھا وہ سال میں دوبار پکنے لگا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۴)۔ دو دفعہ چاند کو انگلی سے چیر دیا۔ (قرآن مجید / صحیح بخاری / صحیح مسلم عن انس / بیہقی)

(۵)۔ کھجور کی ٹہنی کو تلوار بنا دیا۔

(۶)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوڑا منور کر دیا۔

(۷)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزۃ الاسلمی کی انگلیوں کو روشن کر دیا۔

(۸)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ جو نکل چکی تھی لعاب مبارک لگا کر جوڑ دی۔ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ بھی درست کر دی۔

(مقام رسول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا۔ ایک شخص آپ کے پیچھے شکل بگاڑ کر آپ کی نقلیں اتارنے لگا۔ کُنْ فَبِکُونْ کے مالک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کُنْ کَذَا لَکَ"۔ ایسا ہی ہو جا۔ تو وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا، اس کو گھر والے اٹھا کر لے گئے۔ بے ہوشی سے افاقہ ہونے پر منہ اسکا اسی طرح بگڑا ہوا تھا جیسا کہ نقل اتارنے وقت تھا۔ (اخرجہ بیہقی)

خصایب البکری)

حکم بن عاص نے بطور تمسخر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کی نقل اتاری۔ حضور نے فرمایا: "ایسا ہی ہو جا"۔ تو اس کو رعشہ ہو گیا۔

حضرت مقاتل بن حیان سے یَقِیْمُونَ الصَّلَاةَ کی تفسیر لوں مروی ہے کہ اقامتِ صلوة سے مراد اس کی محافظت کرنا، اُسے وقت پر ادا کرنا، اُس میں قیام، رکوع اور سجود کرنا ہے اور آخری تشہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ہے۔ یہ روایت بیہقی نے قوی سند کے ساتھ "الخلافيات" میں تخریج کی ہے۔ شعبی نے بیہقی سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ جس نے تشہد میں درود شریف نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہ پڑھا اُسے نماز لوٹانی چاہئے۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔

**حدیث :** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِطُهُورٍ وَبِالصَّلَاةِ عَلَيَّ۔ "وضو اور مجھ پر درود پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔" (القول البدیع)

**خوش خلقی کی حدیث :** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں تو ان پر اللہ کی رحمت کے سو (۱۰۰) حصے نازل ہوتے ہیں جن میں نوے (۹۰) اُس کے لئے ہوتے ہیں جو زیادہ شگفتہ رُوئی اور خندہ پیشانی اور تپاک سے ملتا ہے اور دس حصے اُس کے لئے جو کم شگفتہ رُو ہو۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ بھی صدقہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو اور یہ بھی نیکی ہے کہ تم ڈول میں سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔"

شریفانہ اخلاق کی نشانی یہ ہے کہ تم اُسے معاف کر دو جو تم پر ظلم و زیادتی کرے اور جو تم سے قطع تعلق کرے، اس کے ساتھ میل جول رکھو۔

اور جو تمہیں محروم کرے اس کے ساتھ بخشش کرو۔“  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”صلوہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو کسی کا بدلہ دے بلکہ وہ ہے کہ اگر تم اس سے قطع تعلق کرو تو صلوہ رحمی کو برقرار رکھے۔“

شیخ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ”جو امر دی یہ ہے کہ بھائیوں کی لغزشوں کو معاف کیا جائے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل امین نے یہ بات میرے دل میں ڈالی کہ کوئی جان اس وقت تک نہیں مرتی جب تک وہ اپنی مقررہ روزی کو ختم نہ کرے۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور حلال رزق حاصل کرو۔“

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ علم کا بھوکا اور دولت کا بھوکا۔“

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ”روزِ قیامت ہر امیر اور غریب (فقیر) یہ آرزو کرے گا کہ کاش دنیا میں اُسے معمولی غذا میسر آتی۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرص اور دنیا کی بہت زیادہ جستجو کرنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ”اے لوگو! بہتر طریقے سے رزق حاصل کرو اس لئے کہ بندہ کو وہی کچھ ملتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور کوئی انسان دنیا سے اپنا رزق ختم کئے بغیر کوچ نہیں کرے گا۔“

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی شاخیں زمین تک لٹک رہی ہیں جس نے ان میں سے ایک کو تھام لیا وہ شاخ اسے جنت میں لے جائے گی۔

حضرت متقدم بن ثریح رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے

جذامجد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے حضور صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت  
 میں لے جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانا کھلانا، سلام کرنا اور  
 خوش اخلاقی سے پیش آنا مغفرت کے اسباب میں سے ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)  
حدیث مبارک میں آتا ہے۔ ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام  
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور  
 عرض کی، میں نے ایک ایسا فرشتہ آسمانوں پر دیکھا جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا  
 اور اس کی خدمت میں ستر ہزار فرشتے صاف باندھے حاضر تھے۔ اللہ تعالیٰ  
 اس کے ہر سانس سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ میں نے ابھی ابھی شکستہ  
 پروں کے ساتھ کوہ قاف میں روتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے مجھے دیکھا  
 تو کہا کہ تم بارگاہ الہی میں میری سفارش کرو۔ میں نے دریافت کیا کہ تمہارا  
 کیا قصور ہے؟ اس نے جواب دیا۔ شب معراج جب حضرت محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی سواری گزری تو میں تخت پر بیٹھا رہا اور تعظیم کے لئے کھڑا  
 نہ ہوا۔ جس کی وجہ سے پروردگار عالم نے مجھے اس جگہ پر عذاب میں ڈال رکھا  
 ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا میں نے بارگاہ الہی میں رورور  
 اس کی سفارش کی، تو اللہ رب العزت نے مجھ سے فرمایا کہ تم اسے کہہ  
 دو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔ چنانچہ اس فرشتہ نے آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا قصور  
 معاف فرما دیا اور اس کے پر بھی پیدا فرما دئے۔ (مکاشفۃ القلوب)  
 حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنی سلمہ کے ایک آدمی  
 نے عرض کی یا رسول اللہ کوئی ایسی نیکی ہے جو والدین کی وفات کے بعد  
 کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ



کے ہاں دُعائے مغفرت مانگو۔ اُن کے وعدے پورے کرو۔ ان کے والدین دوستوں کی عزت کرو اور اُن کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو۔

(مکاشفۃ القلوب)

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے ماں باپ اس سے خوش ہوں، اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اگر ماں باپ میں سے ایک زندہ ہے تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو اسی حال میں شام کو اسی طرح اس کے لئے بھی دو دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اگر ماں باپ میں سے ایک زندہ ہے تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اگرچہ ماں باپ زیادتی کریں۔ اگرچہ ماں باپ زیادتی کریں۔ اگرچہ ماں باپ زیادتی کریں اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس پر اس کے ماں باپ خفا ہوں تو اُس کے لئے دو دروازے کھول دئے جاتے ہیں اگر ماں باپ سے ایک زندہ ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اگرچہ ماں باپ زیادتی کریں۔ اگرچہ وہ زیادتی کریں۔ اگرچہ وہ زیادتی کریں۔

سیدنا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ نماز، روزہ، صدقہ، حج، زکوٰۃ، عمرہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے افضل ماں باپ کے ساتھ نیکی (حسن سلوک) کرنا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو جمعۃ المبارک کے دن پہنتے۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عنہ ضعیف ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال پر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس

حالت میں پیش کئے جائیں کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہوں۔ (شمائل لغوی)  
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث الطبرانی نے نقل کی ہے  
 اور اسی طرح حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ ساتوں آسمانوں  
 میں قدم بھر، بالشت اور پتھیلی کی مقدار کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی  
 فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہ ہو۔ یہ چیز نص قرآنی سے معلوم ہے کہ تمام  
 فرشتے جہاں بھی ہیں آقا و مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود  
 بھیجتے ہیں۔ یہ وہ خصوصیت ہے جس کے ساتھ تمام انبیاء و مرسلین میں سے  
 صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاص فرمایا ہے۔

**حدیث** : ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں  
 عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟ آپ نے  
 فرمایا۔ تو نے اس کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ عرض کی: میں نے تو اس کے  
 لئے نہ زیادہ نمازیں پڑھی ہیں اور نہ زیادہ روزے اور نہ زیادہ صدقہ۔

”ہاں اللہ اور اس کے رسول  
 سے محبت کرتا ہوں حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
 ”تو اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔“

**حدیث** : حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
 ”اپنی اولاد کو تین نسلوں کی  
 تعلیم دو:

- ۱۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کی محبت کی تعلیم
- ۲۔ اہلبیت نبی رضی اللہ عنہم کی  
 محبت کی تعلیم۔

وَالْحَبِئِّيْ أَحَبُّ اِلٰهٍ وَرَسُوْلًا  
 قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتِ  
 (صحیح بخاری جلد ۲ صحیح  
 مسلم جلد ۲)

صلى اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
 اَدْبُوْا اَوْلَادَكُمْ عَلٰی ثَلَاثِ  
 خِصَالٍ حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ  
 اَهْلِ بَيْتِهِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ  
 رواہ ابونصر الشیرازی فی فوائدہ  
 والدیلمی فی مسند الفردوس و

ابن النجار جامع الصغير جلد ۱ ص ۳ - تلاوت قرآن مجید

**حدیث :** حضرت صفوان رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے۔ عرض کی یا رسول اللہ! اپنا دست مبارک دیں۔ صفوان کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک مجھے دیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

”میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا ”محببت اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ (قیامت کے روز)

إِنِّي أَحْبَبْتُكَ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ - (شفاء شریف جلد ۲۰ - رواہ الترمذی و النسائی -)

**حدیث :** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

”جسے میرے ساتھ محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“

مَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ - (رواہ الترمذی مشکوٰۃ جلد ۱)

**امام قسطلانی کا نورانی بیان** حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اپنی مثل کہنے والو اور ہمسری کا دعویٰ کرنے والو اسے عورت سے پڑھو :

”جاننا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی تکمیل سے ہے کہ اس بات پر ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن شریف کی پیدائش اس طریقہ پر

إِعْلَمَنَّ أَنَّ مِنْ تَمَامِ الْإِيْمَانِ بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانُ بِأَنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ خَلْقَ بَدَنِ الشَّرِيفِ عَلَى وَجْهِ لَمْ يَظْهَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ خَلْقَ آدَمِيٍّ مِثْلَهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(ذرقانی علی المواہب جلد ۲ .

ص ۱۱۱ / جواہر البحار جلد ۲ ص ۱۱۱)

ناقلہ عن المناوی / المواہب ص ۱۱۱)

” حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا چہرہ اقدس اللہ تعالیٰ کے جمال

کا آئینہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے

غیر متناسی انوار کا منظر ہے۔“

(مدارج النبوت جلد ۱)

” کسی کو رسول اقدس صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے بلند مرتبہ اور مقام

اقدس کو پالینے اور دریافت کر

لینے کی طاقت نہیں۔“

نیز امام محدث مناوی فرماتے

ہیں کہ:

” تکمیل ایمان سے ہے یہ

ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد

شریف کو اس طرح پیدا کیا کہ ان

سے پہلے اور ان کے بعد ان کی

مثلی ظاہر نہ ہوا۔ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم بقدر حسنہ و جمالہ۔“

(فیض القدیر)

ہوئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم سے پہلے اور آپ کے بعد

کسی آدمی کی خلقت اس طرح نہ

ہوئی۔“ (حضور خلیقاً بے مثل ہیں)

” مسلمانوں کا حضور سرور عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق

میں یہ اعتقاد ہونا چاہئے کہ مرتبہ

الوہیت کے سوا جتنے کمالات اور

کرامات ہیں، وہ سب حضور کے

حق میں ثابت ہیں۔

” بے شک تجھ پر یہ واجب

ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر ایمان لانے کی تکمیل سے ہے

یہ ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور

کے بدن مبارک کی پیدائش کو

اس طرح کیا کہ حضور اولین و آخرین

میں بے مثل ہیں“ (جواہر البحار ۲)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے

کہ تلاوت قرآن کیا کرو یہ قیامت

کے دن اپنے پڑھنے والوں کی

سفارش کرے گا۔ (صواعق محرقة)

شیخ نور الدین ابن الجزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :  
 "جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال، اقوال، احوال اور  
 کمالات و معجزات کے حصر و شمار کا ارادہ کرے اور ان کے لئے سمندر کو  
 سیاہی کرے اور درختوں کو قلمیں اور اللہ تعالیٰ اس کو اتنی لمبی عمر عطا کرے  
 تو فضائل سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احاطہ میں قلمیں اور سیاہی  
 ختم ہو جائے گی لیکن آپ کے فضائل کا احاطہ نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ اللہ  
 تعالیٰ کا فضل وسیع ہے اور اس کے عطیات بہت ہیں اور اللہ تعالیٰ  
 نے ان دونوں (فضل و واہب) سے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو اتنا عطا فرمایا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی  
 بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا۔" (جوہر البحار جلد ۳)

امام بدر الدین حسن بن عمر بن حبیب متوفی ۹۷۷ھ فرماتے ہیں :  
 "اے فضل سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصر و شمار میں رعیت  
 رکھنے والے اپنے آپ پر آسانی و نرمی کرے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے فضائل کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اگر تو کہے کہ ریت کے ذروں کے برابر یا  
 سنگریزوں کے برابر یا بارشوں کے قطروں کے برابر، ہم کہیں گے آپ کے  
 فضائل اس سے بھی زیادہ ہیں۔" (جوہر البحار جلد ۳)

امام بدر الدین فرماتے ہیں : "اے تعریف احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم) کے حصر کا ارادہ کرنے والے ہوش میں آ۔ وہ ایسا سمندر ہے جس  
 کے جوہر بے شمار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنے معجزات ہیں کہ  
 ان کے حصر و شمار میں ہر مؤرخ، محدث، قصاص حیران ہو گیا۔ قلمیں تو  
 آپ کی فضیلت کو بیان نہیں کر سکتیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنے ظاہری و باطنی نعمتوں کے تحفے دئے کہ جن  
 کا حصر و احصاء نہیں ہو سکتا۔" (جوہر البحار جلد ۳)

علامہ شامی کے بھتیجے احمد عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :  
 ”عبارت کے قصور کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف  
 ناممکن ہے۔ امام سبکی اپنے قصیدہ ”نائبہ“ کے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم سے مخاطب ہیں۔ اللہ کی قسم اگر تمام سمندر میرے لئے سیاہی ہو  
 جائیں اور تمام درخت قلمیں ہو جائیں (اور حضور کی تعریف لکھتا ہوں  
 سمندر اور درختوں کی قلمیں ختم ہو جائیں گی) لیکن یا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم آپ کے فضائل کا دسواں حصہ بھی بیان نہ ہو گا جو روشن  
 ستاروں سے زائد ہیں۔ حضور کی شان عظیم ہے، مرتبہ جسم ہے۔ آپ کی  
 قدر و منزلت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 اتنے معجزات ہیں جن کا شمار نہیں۔“

شامی مذکور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کف شریف کے بارے  
 میں لکھتے ہیں :

علامہ داؤدی نے فرمایا : ”مجھے اپنی عمر کی قسم حضور صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم کی بھنبیلی شریفیہ کی اتنی صفات ہیں جو حصہ اور شمار سے باہر ہیں۔  
 اور اتنے معجزات کثیرہ ہیں۔ بے حد و بے شمار ہیں جیسا کہ یہ بات ہر  
 موافق و مخالف کے نزدیک مسلم ہے۔“

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ”تمام  
 اوصاف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال بے نظیر ہے۔ تو کوئی  
 مروتہ حضور کی مثل ہے اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب فقیر  
 ولی اللہ کہتا ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح اور  
 آپ کے مناقب کی اشاعت اور دلائل نبوت کا ذکر کرنا بلاشبہ سبب  
 برکات اور موجب درجات ہے۔“

امام ابراہیم جیوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ

حَقِيقَةً وَصَفِيهِ إِلَّا خَالِقُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضور صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت و صفت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔  
 (مقام رسول / المواہب صفحہ ۱۹)

”مواہب اللدنیہ“ میں بیان کیا گیا ہے۔ عبد الرحمن بن زید  
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ  
 قیامت کے دن میں سید البشر ہوں مگر ایک مرد کا سید (سردار)  
 نہیں ہوں کہ وہ میری ذریت (اولاد) سے ہیں اور انبیاء علیہم السلام  
 میں سے ایک نبی ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُن کا نام احمد ہے۔  
 (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دو حصلتوں کی وجہ سے اُن کو مجھ پر فضیلت  
 دی گئی ہے، اُن کی زوجہ (رضی اللہ عنہا) نے اُن کی اعانت کی پس  
 اُن کی زوجہ اُن کے لئے عَوْن تھی (قبل بعثت کے اور بعد بعثت کے  
 بھی) اور میری زوجہ مجھ پر عَوْن تھی۔ (کہ شجر کھانے کی اس نے ترعیب  
 دی تھی)

اور اللہ نے اُن نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شیطان  
 پر اُن کی مدد کی وہ شیطان مسلمان ہو گیا۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کا ہمزا مسلمان ہو گیا) اور میرا شیطان ابلیس لعین کافر ہو  
 گیا۔ (یعنی میرا ہمزا) اس حدیث کی روایت دو لابی نے کی ہے  
 جیسا کہ اس کو طبرانی نے ذکر کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے وقت کی بہترین عورت  
 مریم بنت عمران (علیہا السلام) تھیں اور اپنے وقت کی بہترین عورت  
 خدیجہ ہیں۔ (رضی اللہ عنہا)

امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
شان میں فرماتے ہیں:

وَفَضْلٌ مِّنْ ذَالِكَ مَا أُطْلِعَ  
عَلَيْهِ مِنَ الْغُيُوبِ وَمَا يَكُونُ  
وَالْوَاحِدِيَّةُ فِي هَذَا الْبَابِ  
بِحَرْفٍ لَا يُدَارِكُ قَعْرَهُ وَلَا  
يُنْفِذُ غَدْرَهُ - (شفای شریف  
جلد ۱ ص ۲۸ / شرح شفاء المفاہی  
والقاری جلد ۳ ص ۱۵)

”اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے خصائص و کرامات اور فضائل  
میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے  
کہ حضور زمانہ مستقبل کے واقعات  
اور غیب پر مطلع کئے گئے۔ اس  
بارے میں حدیثوں کا ایسا سندی ہے  
جس کی گہرائی کا ادراک نہیں ہو سکتا۔  
اور جس کا وافر پانی فنا نہیں ہو سکتا۔“

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا فرمان:

”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
چہرہ شریف اللہ تعالیٰ کے جمال  
کا آئینہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے  
غیر تنہا ہی انوار کا منظر ہے۔“

”اما وجه شریف و صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم مراتب جمال الہی است  
ومنظر انوارنا تنہا ہی وے بود۔  
(مدارج النبوت جلد ۱ ص ۱۶)

شیخ محقق فرماتے ہیں:

”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنے فضائل و کمالات ہیں کہ  
اگر تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے سب فضائل جمع کر کے حضور کے  
فضائل کے پہلو میں رکھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ان  
سب پر راجح ہوں گے۔“ (شرح سفر السعادت صفحہ ۴۴۲)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر اندر آنے والے پر  
رعب ہوتا ہے۔ پس تم اُسے مرجحاً کہتے ہوئے ملو اور سلام میں پہل کر کے



اُس کی حوصلہ افزائی کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ احسان کرو خواہ ناشکرے پر ہو۔  
کیونکہ وزن میں شکر گزار کے احسان سے بڑھ کر ہوگا۔

حضرت ربیع بن خلیثم رحمۃ اللہ علیہ کسی سائل کو روٹی کا ٹکڑا یا کوئی  
ٹوٹی ہوئی چیز یا مستعمل کپڑا نہ دیتے۔ اور فرماتے "مجھے شرم آتی ہے کہ میرا  
اعمال نامہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو اور روٹی اشیا پر پڑی ہوں، جو  
اُس کی راہ میں دی گئی ہوں۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "مہمان کے لئے  
کسادہ خرچ کرنا اسراف (فضول خرچی) نہیں ہے۔"

**رحم دلی** فاتح مصر حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے خیمہ  
میں ایک کھو تر نے کھول سلہ بنا لیا۔ کوچ کے وقت فراش کو حکم دیا کہ خیمہ  
بدستور چھوڑ دیا جائے تاکہ بھولا بھالا جانور بے آرام نہ ہو۔ اس حمدلی  
کی یادگار آج تک اس جگہ "قسطاط" نامی شہر آباد ہے۔ "قسطاط" عربی  
میں خیمہ کو کہتے ہیں۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا ہے: "کوئی چیز تیرے نزدیک  
حصول نعمت آفرت سے محبوب تر نہ ہو۔"

حضرت لقمان علیہ السلام نے ہی فرمایا ہے: "تماریں قلب کی  
حفاظت کرو، مجلس میں زبان کی، غضب میں ہاتھ کی اور دسترخوان پر  
شکم کی حفاظت کرو۔ کثیر الفہم اور کم سخن بنا رہو۔ اور کوئی کام کسی کے  
پیرد کرے تو دانا کے سپرد کرو۔ اگر دانا بیسرنہ ہو تو خود کو ورنہ ترک کر دے۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کا منکر کافر ہے۔ (درمنثور)  
آیت کا ایک نشان نزول یہ بھی ہے کہ امام ابو بکر بن ابی شیبہ (استاذ  
امام بخاری و مسلم وغیرہ ائمہ محدثین) اپنے مصنف وابن المنذر وابن ابی

حاتم وابوشیح وابن جریر اپنی اپنی تفاسیر میں امام مجاہد ثنا گروہ خاص حضرت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

”کسی شخص کی اذنی گم ہو گئی تھی۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا کہ اذنی فلاں جنگل میں  
فلاں جاگے ہے۔ اس پر ایک منافق

بولا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عجیب کی خبر کیا جانیں؟ اس پر

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ناری

کہ ان سے فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ

تم مسلمان کہلا کر ایسے لفظ بولنے سے کافر ہو گئے۔“ (تفسیر درمنثور،

للإمام السيوطي جلد ۳ ص ۲۵۲ / تفسیر امام ابن جریر طبری جلد ۱ / تفسیر حسینی

صفحہ ۳۹۹) (مقام رسول)

”خداوند تعالیٰ کے نزدیک عقل سے بہتر کوئی چیز نہیں جس حالت

میں رہے اللہ تعالیٰ پر راضی و ثنا کر رہے۔ حاجت مند بشرط موجودگی

اس کے دروازے سے محروم نہ جائے۔ صحت جسمانی سے بہتر کوئی تو نگری

نہیں۔ وہ بات جو دشمن سے پوشیدہ رکھے دوست سے بھی پوشیدہ

رکھ۔ ممکن ہے یہ بھی کسی دن دشمن بن جائے جس مجلس میں ذکر خدا ہو

رہا ہو بیٹھ جائے، شاید اس رحمت سے تجھے بھی حصہ مل جائے۔ جس

نعمت پر شکر ادا کرو گے اس کو زوال نہیں۔ کسب نہ کرنا محتاجی لانا ہے۔“

(حضرت لقمان حکیم علیہ السلام)

فِي قَوْلِهِ " وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَ

نَلْعَبُ " قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ

الْمُنَافِقِينَ يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدًا

(صلى الله عليه وسلم) أَنَّ

نَاقَةَ فُلَانٍ بَوَّادِي كَذَا وَ

كَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا وَمَا

يُذَرِّيهِ بِالْغَيْبِ .

اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ

تم مسلمان کہلا کر ایسے لفظ بولنے سے کافر ہو گئے۔“ (تفسیر درمنثور،

للإمام السيوطي جلد ۳ ص ۲۵۲ / تفسیر امام ابن جریر طبری جلد ۱ / تفسیر حسینی

صفحہ ۳۹۹) (مقام رسول)

”خداوند تعالیٰ کے نزدیک عقل سے بہتر کوئی چیز نہیں جس حالت

میں رہے اللہ تعالیٰ پر راضی و ثنا کر رہے۔ حاجت مند بشرط موجودگی

اس کے دروازے سے محروم نہ جائے۔ صحت جسمانی سے بہتر کوئی تو نگری

نہیں۔ وہ بات جو دشمن سے پوشیدہ رکھے دوست سے بھی پوشیدہ

رکھ۔ ممکن ہے یہ بھی کسی دن دشمن بن جائے جس مجلس میں ذکر خدا ہو

رہا ہو بیٹھ جائے، شاید اس رحمت سے تجھے بھی حصہ مل جائے۔ جس

نعمت پر شکر ادا کرو گے اس کو زوال نہیں۔ کسب نہ کرنا محتاجی لانا ہے۔“

(حضرت لقمان حکیم علیہ السلام)

# حق تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کی قسم فرمانا

لَعَمْرُكَ  
إِنَّهُمْ لَفِي

سَكَرَتِهِمْ يَجْمَعُهُونَ ۝ جمہور مضمرین کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدتِ حیات و بقا کی قسم یاد فرمائی۔ اس میں انتہائی تعظیم اور غایت درجہ احسان و بزرگی ہے جس طرح محبت اپنے محبوب کی قسم کھلتے وقت کتنا ہے تیرے سر کی قسم تیری زندگی کی قسم وغیرہ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک کوئی ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ گرامی تر پیدا نہیں فرمائی گئی۔ کیونکہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی قسم یاد فرمائی ہے جب کہ کسی اور کی ذات اور حیات کی قسم یاد نہ فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی اللہ کے نزدیک ساری مخلوق سے بزرگ تر اور افضل ہے۔

**شہرِ حرام کی قسم** علمائے کرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی بجز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سورہ مبارکہ لَأَقِمْ بِيْضًا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ (قسم ہے اس شہر کی کیونکہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں)۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی زیادتی ہے کہ حق تعالیٰ نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام بلدِ حرام اور بلدِ امن ہے، مقید فرمایا ہے اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شہر مبارک میں نزول فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام

سے یہ مثل مشہور ہوئی کہ "شَرَفَ الْمَكَانِ بِالْمَكِينِ" یعنی مکان کی بزرگی رہنے والے سے ہے۔ "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ" عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ "شفا، شریف" میں بعض اہل بیت نبوت سلام اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں اس آیت سے زیادہ کوئی آیت موجب رضا نہیں ہے۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے ایک بھی اُمتی کو دوزخ سے نہ نکال لیں گے۔ حق تعالیٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق جو دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راضی کرنے کا دیا ہے شفاعت کا اِذْن اور رضا مرحمت فرمائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پوری چمک دیا کہ لہجہ کے ساتھ لائی گئی اور پے درپے فتوحات ہوئیں مگر جب وصال مبارک کا وقت آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک ایک یہودی کے پاس گروی تھی جس سے اپنے اہل و عیال کے نفقہ کے لئے روپیہ حاصل کیا تھا۔ وصال کے وقت تک اس زرہ کو نہ چھڑایا جاسکا۔ اور یہ سب کچھ زہد و سخاوت اور ایثار کی وجہ سے تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی مسلسل تین دن شکم سیر ہو کر روٹی نہ کھائی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل و عیال نے کبھی گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال بحق ہوئے۔

احادیث میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں بھی میری رحمت

کا کچھ حصہ بلا ہے؟ عرض کیا، ہاں! میں خوفزدہ رہتا تھا اپنے انجام سے، اب میں کا حال دیکھ کر، مگر اب میں پُر امید ہو گیا ہوں اور میرا وہ خوف جاتا رہا۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے ارشاد میں (جو کہ آپ پر نازل ہوا) میری تعریف فرمائی ہے۔ فرمایا ذی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝ "قوت والا عرش کے پاس مقیم، اطاعت گزار، امانت دار" اور جبرائیل علیہ السلام کا یہ خوف بارگاہِ قدس کی شانِ بے نیازی کی وجہ سے ہے جو کہ مقربانِ بارگاہ سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
درد کے لئے فرمایا جسم میں جس جگہ درد ہو اذہب لبأس  
 رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفَى أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً  
 لَا يُعَادِرُ سَقَمًا۔ پڑھ کر دم کرے۔ (رواہ ابوداؤد)

حفظ و عصمت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور نبی اکرم  
 وسلم کے معجزاتِ عظیمہ کے ظہور کے بارے اللہ تعالیٰ کی جانب سے  
 آپ کو لوگوں کے شر اور کفار کے مکر و فریب سے حفاظت فرماتا ہے۔  
 مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں درخت  
 کے نیچے قیام فرماتے۔ اور عادت کریمانہ تھی کہ جب کوئی منزل پہنچ  
 آتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے لئے کوئی درخت پسند کرتے  
 تاکہ اس کے سایہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبولہ (دوپہر کا سونا)  
 فرمائیں۔ ایک کافرِ عربی آیا اور تلوار سونت کر آپ سے کہا کون  
 ہے جو تم کو مجھ سے بچائے؟ فرمایا اللہ! اس پر اعرابی کانپنے لگا اور  
 تلوار ہاتھ سے گر پڑی اور وہ اس کے سر پر پڑی جس سے اس کا بھیا

کھل گیا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی، وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ اور اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ اور یقیناً یہ قصہ صحیح حدیث میں مروی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کو معاف فرما دیا۔ وہ اپنی قوم میں جا کر کہنے لگا: میں تمہارے پاس بہترین قوم کے سامنے سے ہو کر آیا ہوں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے تلوار چھین کر فرمایا کہ تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا تو وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا۔ (مدارج النبوت)

(۱) وَيَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ط  
**آیات شفاء** (۲) وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (۳) يَخْرُجُ

مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ط  
 (۴) وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ط (۵)  
 وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ (۶) قُلْ هُوَ الَّذِي أَمَّنَا هُدًى  
 وَشِفَاءً ۝ امام طریقت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان کا ایک بچہ بیمار ہو گیا حتیٰ کہ وہ موت کے قریب پہنچ گیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ کی خدمت میں بچے کا حال پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم آیات شفاء سے کیوں دور ہوتے ہو؟ اور شفاء نہیں مانگتے؟ میں خواب سے بیدار ہو گیا اور اس پر غور کرنے لگا تو میں نے ان آیات شفاء کو کتاب الہی میں چھ جگہ پایا۔ صاحب بیضاوی رحمۃ اللہ نے بھی اپنی تفسیر میں قول باری تعالیٰ وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ کا ذکر کیا ہے اور چلپی رحمۃ اللہ نے ان آیات کی تعبیر کی ہے۔ اور امام

قتیری رحمہ اللہ کی یہ حکایت مواہب لدنیہ میں بیان کی گئی ہے  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سند میں ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف و پریشانی و بے خوابی  
 کے ازالہ کے لئے یہ کلمات تلقین فرمائے تھے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ  
 التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ مِنْ هَذَاتِ  
 الشَّيَاطِينِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ ○ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
 بڑے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے اور چھوٹے بچوں کو کاغذ پر لکھ کر ان  
 کی گردن میں لٹکاتے۔ (تعویذ کے طور پر) تعویذ کے معنی اللہ عز و  
 جل سے شتر و خوف سے پناہ مانگنا ہے۔ (مدارج النبوت)

معمزہ ہرنی  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے  
 ایک آدمی گزرا جس کے پاس ایک مادہ ہرن  
 تھا جس کو اس نے شکار کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا  
 فرمائی۔ ہرنی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم میرے  
 چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں دودھ پلائی ہوں، اب وہ بھوکے  
 ہوں گے اس آدمی کو حکم دیں کہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں اپنے بچوں کو جا کر  
 دودھ پلاؤں پھر میں واپس آجاؤں گی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 ارشاد فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے عرض کی حضور! صلی اللہ  
 علیک وسلم اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص کی طرح لعنت ہو جو  
 آپ صلی اللہ علیک وسلم کا ذکر سنے اور آپ صلی اللہ علیک وسلم پر درود  
 نہ پڑھے، یا اس آدمی کی طرح مجھ پر لعنت ہو جو نماز پڑھے اور دعائے مانگے۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو ہرنی آزاد کرنے کا حکم دیا اور  
 فرمایا میں اس کا ضامن ہوں۔ ہرنی دودھ پلا کر واپس آگئی جب راسل علیہ  
 السلام اسی وقت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا محمد!  
 صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا

ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تمہاری اُمت پر اس سے بہت زیادہ  
 مہربان ہوں جتنا کہ ہر فی اپنے بچوں پر مہربان ہے، میں انہیں تمہاری  
 طرف لوٹاؤں گا جیسے یہ ہر فی تمہارے پاس لوٹ کر آئی ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 وَبِحَمْدِهِ۔ (البوعیم سے حلیۃ الاولیاء)

ابوسعبد السمعیانی رَحِمَهُ اللَّهُ نے حضرت علی رضی اللہ

## استغاثہ

عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: جب نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن مبارک ہوئے تین دن بیت گئے، پھر  
 ایک اعرابی آیا اس نے اپنے آپ کو قبر انور کے اوپر گر لیا اور اپنے سر پر مٹی  
 ڈالنے لگا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ  
 کے فرمان کو سنا اور اسے یاد کیا۔ یہ آیت مبارکہ بھی آپ پر ہی اللہ نے  
 نازل فرمائی ہے: **وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا**  
**اللَّهَ فَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا** (النساء)  
 "اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنے آپ پر حاضر ہوتے آپ کے پاس اور  
 اور خود مغفرت طلب کرتے نیز مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول  
 (کریم) بھی تو وہ ضرور پاتے اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا  
 رحم کرنے والا۔"

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی جان پر بہت  
 ظلم کیا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اس لئے حاضر  
 ہوا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔  
 اسی وقت قبر انور سے آواز آئی: **قَدْ غُفِرَ لَكَ**۔ اے اعرابی تیرے  
 گناہ بخش دئے گئے۔"

حضرت شیخ عبّتی رَحِمَهُ اللَّهُ تعالیٰ قبر انور کے قریب بیٹھے تھے انہیں  
 اونگھ آگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو گئی۔



آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عتبی! (رضی اللہ عنہ)  
اعرابی کو مغفرت کی خوشخبری سنا دو۔ (ابن عساکر دمشقی / حافظ

اسمعیل بن کثیر تفسیر ابن کثیر طبع مصر)

زائر روضہ اطہر کے پاس قبر النور کی طرف منہ کر کے ستر (۷۰) بار یوں  
عرض کرے: صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ۔

بعض قدیم علماء سے یہ روایت پہنچی ہے کہ اس وقت ایک فرشتہ  
نہا کرتا ہے: صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانٌ لَمْ تَسْقُطْ لَكَ الْيَوْمَ  
حَاجَةٌ۔ اے فلاں! تجھ پر بھی اللہ کی طرف سے سلام ہو آج تیری  
تمام حاجات پوری کر دی گئیں۔

امام نووی رحمہ اللہ نے "المناسک" میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کرنے والا کم از کم یوں کہے: السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ۔

(افضل الصلوة / مدارج النبوت)

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عَلِمِي بَعْدَ  
وَفَاتِي كَعَلِمِي فِي حَيَاتِي۔ یعنی میرا علم بعد وفات کے مثل اس علم کے  
ہے جو میری حیات (ظاہری) میں تھا۔

بہیفتی رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں اور صحیح کرتے ہیں کہ: لَا نَبِيَّاءُ لَا يَتْرُكُونَ فِي قُبُورِهِمْ

بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَلَكِنَّهُمْ يَصَلُّونَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ حَتّٰى  
 يَنْفَخَ فِي الصُّوْرِ - ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں  
 چھوڑے جاتے ہیں بعد چالیس دن کے لیکن وہ نماز پڑھتے ہیں اللہ  
 کے سامنے یہاں تک کہ صُور پھونکا جائے۔ "مراد یہ ہے کہ قبر میں انبیاء  
 علیہم السلام کی حیات دائمی ہے لیکن چالیس دن تک نماز اور ان  
 کی عبادت ظاہر نہیں ہوتی۔"

مفخر الاسلام بیان کرتے ہیں: حدیث میں آیا ہے: مَنْ صَلَّى  
 عَلَيَّ يَوْمَ الْخَيْبِ مِائَةً مَّرَّةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ اَبَدًا - ترجمہ: جو شخص سو  
 مرتبہ مجھ پر جمعرات کے دن درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔  
 (جذب القلوب)

**معجزہ استنجان حنانه (ننا)** ابن ابی الزناد و غیرہ کے مطابق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ  
 کے دن مسجد میں ایک تنے کے سہارے خطبہ فرماتے تھے۔ اس کی  
 جگہ اس استوانہ مخلقہ کے پاس تھی جو قبر انور کے قریب تھا جو اس  
 استوانہ کے بائیں جانب تھی جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نماز پڑھتے اور جو صندوق ہی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا، کھڑا ہونا میرے لئے دشوار ہو گیا ہے، پھر پاؤں میں تکلیف  
 کا ذکر فرمایا۔ کہتے ہیں اس پر تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عرض کی (وہ  
 فلسطین کے قبیلہ لخم سے تھے) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
 آپ کے لئے ویسا ممکن بنا لانا ہوں جیسے میں نے شام میں بنے دیکھے  
 ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کے لئے رائے دینے  
 کے لئے لوگوں کو اکٹھا کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض  
 کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس ایک غلام ہے

جس کا نام کلاب ہے وہ لکڑی کا کام کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُسے بناتے کا کہہ دو۔ انہوں نے غلام کو اٹلہ و زحمت کی طرف بھیجا اس نے اسے کاٹا اور دو سپڑھیاں بنا دیں اور ایک جگہ بیٹھنے کے لئے بنائی۔ پھر وہ منبر لے کر آیا اور وہاں رکھ دیا جہاں آج موجود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوئے اور جمعہ کے دن منبر پر بیٹھنے کے لئے اُس تینے سے آگے گزرے تو وہ سنا اٹھا روپاکہ اور تین مرتبہ رویا، لگتا تھا جیسے بیل رو رہا ہے۔ لوگ ڈر گئے اور کئی بھاگ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور دست مبارک لگایا تو وہ چپ ہو گیا اس کے بعد نہیں رویا۔ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ منبر کی طرف تشریف لے گئے اور اس پر کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں یونہی ہوتا رہا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں مسجد کو شہید کر کے توسیع کا حکم دیا تو تینے کے بارے اختلاف ہوا۔ ایک نے کہا اُسے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لے لیا ہے اور وہ انہی کے پاس رہا حتیٰ کہ اسے مٹی کھا گئی۔ اور ایک نے کہا کہ وہ اپنی جگہ پر ہی دفن کر دیا گیا تھا۔ (وفار الوفار)

حضرت عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سارونے کی حدیث مشہور ہے یہ خبر متواتر ہے اور اسے سن صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا ہے وہ کسی اور نبی (علیہ السلام) کو نہیں دیا۔ عمر بن سواد نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو مردہ زندہ کرنے کی شان دی تھی۔

اس پرائیوں نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کمال عطا فرمایا کہ بے جان تنہا سقدرونے لگا کہ لوگوں نے اس کی آواز سنی۔ یہ اس سے بھی بڑا کمال ہے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے

**حکایت** قبل بُت کی پرستش کیا کرتے تھے اور سفر و حضر میں آئے

ہمیشہ ساتھ رکھتے۔ ایک روز سفر میں قصائے حاجت کے لئے گئے تو

بُت سے کہا اے بُت! ذرا میرے اسباب کی حفاظت کرنا۔ جب

چلے گئے تو ایک لومڑی آئی اور اُس نے بُت پر پیشاب کر دیا۔ ابو ذر

رضی اللہ عنہ لوٹ کر آئے دیکھا تو بُت بھیکا ہوا تھا۔ کہنے لگے بارش

تو ہوئی نہیں یہ کیسے بھیکا۔ اس کے بعد لومڑی پر نظر پڑی۔ تب انہوں

نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کیا ایسا بھی خدا ہے جس پر لومڑیاں

پیشاب کر دیں۔ اگر یہ خدا ہوتا تو اپنے آپ کو لومڑی کے پیشاب سے

بچا لیتا۔ اور کہا میں اس خدا پر ایمان لاتا ہوں جو نہایت غالب ہے۔

یہ روایت شیخ عبد اللہ بن

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب

”بہجتہ النفوس“ میں منقول ہے اور

اسے امام ابن سبع ”شفار الصدور“

میں کعب اجبار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ

تعالیٰ نے بشریت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تخلیق کرنے کا ارادہ

فرمایا تو جبریل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ زمین کے دل اور سب سے

اعلیٰ مقام کی مٹی لے آئے تاکہ اُسے تُوْر سے مصفا اور مجلا کیا جائے۔

فَحَبِطَ جِبْرِيلُ فِي الْمَلِيكَةِ الْفِرْدَوْسِ وَمَلِيكَةِ الرَّفِيعِ الْاَعْلَى

فَقَبِضَ قَبْضَةً دَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَوْضِعِ

قَبْرِ الشَّرِيفِ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُنِيرَةٌ بِسَاءِ التَّسْنِيمِ فِي مَعِينِ النَّهَارِ  
 الْجَنَّةِ حَتَّى صَارَتْ كَالدُّرَّةِ الْبَيْضَاءِ كَمَا شَعَاعَ عَظِيمٌ ه  
 پس جبرئیل علیہ السلام مقامِ فردوس اور رفیع الاعلیٰ کے ملائکہ  
 کے ساتھ اترے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس  
 کی جگہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریتِ مطہرہ کے لئے  
 خاکِ اطہر حاصل کی وہ سفید رنگ کی اور چمکدار تھی۔ پھر اسے جنت کی  
 رواں نہروں کے اُجلے اور دُھلے پانی سے گوندھا گیا اور اسے اس قدر  
 صاف کیا گیا کہ وہ سفید مونی کی طرح چمکدار بن گئی اور اس سے نور  
 کی عظیم کرنیں پھوٹنے لگیں گویا وہ مٹی مٹی نہ رہی بلکہ سرسبز نور ہو گئی۔ پھر  
 اس نور کی جوہر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریتِ مقدسہ کا  
 پیکر تشکیل دیا گیا۔ (شفاء شریف)

غزوة بنی المصطلق <sup>مدینہ منورہ سے تقریباً نو</sup>  
 میل کے فاصلے پر ایک کنواں تھا  
 جس کا نام مریح تھا اس کے کنارے مشرکین کا ایک قبیلہ آباد تھا۔  
 جس کو بنی المصطلق کہا جاتا تھا۔ سردار قبیلہ حارث مسلمانوں کا بڑا  
 دشمن تھا اور چاہتا تھا کہ بھرپور حملہ کر کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دے۔  
 اس مقصد کے لئے اس نے اپنے قبیلے کو اکسانا اور اہل ایمان کے خلاف  
 جنگ کی ترغیب دینی شروع کر دی۔ قبیلے نے اس کی پکار پر لبیک  
 کہا اور جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔

سردار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت  
 بریدہ رضی اللہ عنہ کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ انہوں نے آکر بتایا کہ خبر  
 درست ہے اور وہ لوگ زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔  
 سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا تاخیر ان کے مقابلہ کے لئے تیار

ہو گئے۔ ۲ شعبان ۵ ہجری کو یہ شکر بنی المصطلق کی طرف روانہ ہوا  
 بنی المصطلق نے مسلمانوں کو آہنا دیکھ کر تیر اندازی شروع کر دی۔ جو اباً  
 مسلمانوں نے بھی تیر بہ ساتے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے بھرپور حملہ کرنے کا حکم دیا۔ بنی المصطلق مقابلے کی تاب نہ لاسکے  
 ان کے دس آدمی مارے گئے باقی گرفتار کر لئے گئے۔ اس فتح میں  
 میں دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بھریاں مسلمانوں کو دستیاب ہوئیں  
 اس کے علاوہ دوسو (۲۰۰) گھرانے قید ہوئے جن میں مرد بھی تھے اور  
 عورتیں بھی۔ عورتیں لونڈیاں قرار دے کر مجاہدین میں تقسیم کر دی گئیں۔  
 ان میں ایک حسینہ و جمیلہ خاتون جویریہ بھی تھی، جو سردار کی بیٹی تھی۔  
 وہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔ مگر اس کی عنیت لے  
 غلامی کی ذلت برداشت کرنا گوارا نہ کیا اور حضرت ثابت رضی اللہ  
 عنہ سے التجا کی کہ آپ مجھ سے پیسے لے لیں اور مجھے آزاد کر دیں۔ حضرت  
 ثابت رضی اللہ عنہ رضامند ہو گئے۔ مگر جویریہ (رضی اللہ عنہا) پیسے  
 کہاں سے لاتی وہ تو خود اس وقت گرفتار تھی۔ چنانچہ اسی بارگاہ عالیہ  
 و بے کس پناہ میں حاضر ہوئی جہاں سے کوئی سائل مایوس واپس نہیں  
 لوٹتا۔ عرض کی:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھ پر جو مصیبت ٹوٹی ہے  
 وہ آپ جانتے ہی ہیں۔ برائے مہربانی میری امداد فرمائیے تاکہ میں رقم ادا  
 کر کے آزادی حاصل کر سکوں۔“

ایک معزز سردار کی بیٹی کا اس طرح عاجزانہ انداز میں سائل ہو  
 کر آنا آپ کی طبع مبارک پر اثر انداز ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے اس کے دکھوں کا مداوا کرنے کا مہنتہ کر لیا اور فرمایا:  
 ”میں تمہارے سامنے اس سے بہتر تجویز پیش کرتا ہوں اگر

تمہیں پسند ہوتو؟“  
 ”وہ کیا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جویریہ (رضی اللہ  
 عنہا) نے عرض کی۔  
 ”یہ کہ میں تیری طرف سے رقم ادا کر دوں اور تجھے آزاد کر کے اپنی  
 بیوی بنا لوں۔“

حضرت جویریہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے اس سے بڑا اعزاز اور  
 سعادت کیا ہو سکتی تھی۔ انہوں نے بخوشی اجازت دے دی اور  
 سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو  
 مقررہ رقم ادا کر کے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو اقم المؤمنین بنا دیا۔  
 جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی ہے تو انہوں  
 نے بنی المصطلق کے تمام قیدیوں کو خواہ مرد ہوں یا عورتیں، یہ کہہ کر رہا  
 کر دیا کہ جس قبیلے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ  
 داری قائم ہو گئی ہے اس کے کسی فرد کو ہم اپنا غلام نہیں بنا سکتے۔  
 کیسے باادب لوگ تھے! (رضی اللہ عنہم) اس طرح دو شوگرانے  
 طوقِ غلامی سے آزاد ہو کر حریت کی نعمت سے مالا مال ہو گئے کتنا  
 مبارک ثابت ہوا حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے عقدِ مبارک میں آنا۔

امام بیہقی نے خواجہ حسن بصریؒ سے شعب اللایمان میں روایت کیا کہ انہوں  
 نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں ان سب کے علوم تورات  
 زبور، انجیل اور قرآن کریم میں رکھے پھر توراہ، انجیل و زبور کے علوم قرآن کریم  
 میں رکھے اور اللہ مجدہ نے فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَکَافِرُونَ  
 ”بیشک ہم نے یہ قرآن اتارا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔“

امام نسائی، امام ترمذی، الحاکم، امام بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بصارت عطا فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا جاؤ وضو کرو۔ پھر دو رکعتیں نماز ادا کر کے یہ دعا مانگو، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتُوْجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمٰتِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتُوْجَّہُ اِلَیْ رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنِّ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْ فِیَّ۔ اے مولا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ بے کس پناہ میں تیرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ نبی الرحمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ جلیلہ پیش کرتا ہوں۔ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی بارگاہ عالیہ میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ پیش کرتا ہوں کہ مجھے بصارت عطا ہو۔ اے بار اللہ میرے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قبول فرما!

ابھی لوگ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ آدمی آیا اللہ تعالیٰ نے اسے بصارت عطا فرمائی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے لوگوں کو ان کی ضرورت اور حاجت کے وقت یہی دعا سکھانے لگے۔ لوگ یہ دعا مانگتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حاجات کو پورا فرما دیتا۔

**سات جگہ درود پڑھنا مکروہ ہے** (۱) جماع کے وقت  
 (۲) پیشاب پاخانہ کے  
 وقت (۳) تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لئے (۴) پھسلنے وقت  
 (۵) ذبح اور (۶) چھینک کے وقت۔



# صدقہ لوگوں کا میل ہے

امام مسلم قدس سرہ نے حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بے شک یہ صدقات لوگوں کا میل ہیں اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کی اولاد کے لئے حلال نہیں ہیں۔"

ائمہ کرام نے فرمایا: صدقہ جب لوگوں کا میل ہے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب عالی کو اس سے دُور رکھا گیا ہے۔ امام ابن سعد قدس سرہ نے حضرت امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ جل مجدہ نے مجھ پر اور میرے اہل بیت کرام پر صدقہ حرام فرما دیا ہے۔" امام الائمہ حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانا آپ کے رشتہ داروں کے علاوہ کوئی اور پیش کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بارے میں دریافت فرماتے۔ اگر بنایا جانا کہ ہدیہ ہے تو تساول فرمایلتے۔ اور اگر صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے تھے۔

صدقہ کے بارے میں یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی

صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے؛ ایک مرتبہ کھجوریں اتارنے کے موسم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی جا رہی تھیں۔ ہر شخص اپنے حصے کی زکوٰۃ

پانچ عشر کے مطابق لے کر آ رہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگ گیا۔ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ دونوں میں سے کسی ایک نے ایک کھجور منہ میں ڈالی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پڑی تو آپ نے ان کے منہ سے کھجور نکالتے ہوئے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر صدقہ کھانا حرام ہے۔ اسی روایت کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے مگر ان کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں: **وَإِنَّا لَا تَجِدُ لَنَا الصَّدَقَةَ** (ہمکے لئے صدقہ (کھانا) حلال نہیں ہے) (جلاء الافہام)

**معجزہ** ایک دفعہ رات کو مشرکین کھجور کی چند گٹھلیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر آپ یہ گٹھلیاں ابھی لگا دیں اور صبح کو یہ کھجوروں کے درخت معہ پھل ببار ہو جائیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے گٹھلیاں لے کر زمین میں گاڑ دیں۔ رات کے اندھیرے میں مشرکین نے وہ گٹھلیاں نکال لیں۔ صبح ہوئی انہوں نے دیکھا کہ ان گٹھلیوں کی جگہ پر کھجور کے درخت معہ پھل لہرا رہے ہیں انہوں نے کھجوریں کھائیں تو گٹھلیاں نثار ہو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان میں گٹھلیاں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ تو تم لوگ رات کے اندھیرے میں نکال کر لے گئے تھے۔ مشرکین یہ سن کر ششدر رہ گئے۔ (التروغیب والتروہیب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد جب حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے ان کے آبائی وطن قرن پہنچے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سنایا۔ اثنائے گفتگو میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ تم نے فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو مسکرائے لگے اور فرمایا:

لَنْ تَرِيَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ظِلَّهُ.

(جو اہر البحار)

تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن کا ایک پر تو دیکھا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے تین چیزوں کو خاص سننے کی طاقت دی گئی ہے: جنت جنتیوں کی آواز سننے کی، جہنم جہنمیوں کی اور میرے مقرر شدہ فرشتہ پس میری امت کا کوئی آدمی جب یہ کہتا ہے کہ الہی! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں تو جنت کہتی ہے الہی! اس کو میرے اندر سکونت عطا فرما اور جب میری امت کا کوئی آدمی کہتا ہے الہی! مجھے آگ سے بچا تو دوزخ کہتی ہے الہی! اس کو مجھ سے بچانا۔ اور جب میرا کوئی امتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میرے سر ہانے پر موجود فرشتہ کہتا ہے یا محمد صلی اللہ علیک وسلم یہ فلاں آدمی ہے سلام عرض کرتا ہے۔ پس آپ بھی اس کو سلام کے جواب سے نوازیں۔ (اس کو ابن لشکوال رحمہ اللہ نے بیان کیا۔)

امام المحضین منادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہاں مبالغہ  
بھی تفسیر کا حکم رکھتا ہے ؛

” كُلُّ غُلُوٍّ فِي حَقِّهِ تَقْصِيرٌ فَلَا يُبْكِنُ حَدًّا الْإِحَاطَةَ  
بِهَا بَلْ يَبْعُضُهَا مِنْ حَيْثِ الْحَقِيقَةِ وَالْكَمَالِ .

(شرح شمائل ۲)

” حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں مبالغہ بھی تفسیر کا درجہ  
رکھتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام شمائل تو کجا بعض کا  
احاطہ بھی ممکن نہیں۔“

مشہور محدث امام عبد الرؤف المناوی رحمۃ اللہ علیہ مزید  
فرماتے ہیں ؛

وَقَدْ صَرَّحُوا بِأَنَّ كَمَالَ الْإِيْمَانِ اِعْتِقَادُ أَنَّهُ لَمْ يَجْتَمِعْ  
فِي بَدَنِ إِنْسَانٍ مِّنْ مَّحَاسِنِ الظَّاهِرَةِ مَا اجْتَمَعَ فِي بَدَنِهِ .

(شرح الشمائل بر حاشیہ جمع الوسائل)

” تمام علمائے تفسیر کی ہے کہ اس وقت تک کسی انسان کا ایمان  
تیکمیل نہیں پاسکتا جب تک کہ وہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے وجودِ اقدس میں پائے جانے والے محاسن کسی دوسرے میں  
نہیں ہیں۔ امام منادی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں ۔

مِنْ تَمَامِ الْإِيْمَانِ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْإِيْمَانُ بِهِ  
بِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ خَلَقَ جَسَدَكَ عَلَى وَجْهِ لَمْ يَطْهَرِ قَبْلَكَ وَلَا  
بَعْدَكَ مِثْلَهُ . (فیض القدير)

” تیکمیل ایمان کے لئے اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ  
تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسد اطہر حُسن و جمال میں بے نظیر  
پیدا فرمایا ہے۔“

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالزبیر رحمۃ اللہ کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر یہ آیت لکھی ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا تھا۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کانگینہ آسمان سے بھیجا گیا تھا۔ وہ کانگینہ انہوں نے اپنی انگوٹھی میں لگا لیا۔ ان کی سلطنت کے معاملات اسی کانگینہ کی وجہ سے درست ہوتے تھے۔ اُس کانگینہ پر یہ عبارت لکھی تھی أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي۔ آپ بیت الخلاء میں جاتے وقت انگوٹھی اُتارتے جس سے آپ علیہ السلام کی کیفیت تبدیل ہو جاتی۔

**بارگاہ رسالت میں استغاثہ** ابو عبیدہ سالم فرماتے ہیں میں نے حزمیرے میں ہوں اور ایک مگرچھ دیکھا جو مجھے نکل لینا چاہتا تھا۔ میں خوفزدہ ہو گیا۔ اچانک ایک خوب رو شخص ظاہر ہوا مجھے لقمین ہو گیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ نے فرمایا: إِذَا كُنْتَ فِي شِكَاةٍ فَقُلْ أَنَا مُسْتَجِيرُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ رُجِبَ تَوَكُّسِي شِكْلٍ فِي رُطْبِجَائِي تَوَكُّسِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

علی بن مصطفیٰ العسقلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہم عازم سفر تھے راستہ میں ہمیں طوفان نے آگھیرا۔ ہم نے بارگاہ رسالت میں استغاثہ کرنا

شروع کیا۔ ہماری زبان پر یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات تھے۔  
 ایک ساتھی زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا۔ اس نے  
 آپ سے مدد کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا تمہارا جہاز سلامتی کے  
 ساتھ خشکی پر اتار دیا گیا ہے۔ (حجۃ اللہ)

ابو نعیم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل  
 ہوئی، انہوں نے تورات کو پڑھا اور اس میں اس اُمت کا ذکر دیکھا  
 تو عرض کی اے مولا! میں نے الواح میں ایسی اُمت کا ذکر پایا ہے جو  
 سب سے بعد آئے گی لیکن جنت میں سب سے پہلے جائے گی۔ اے  
 اللہ! اس اُمت کو میری اُمت بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو احمد  
 (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت ہے۔

بہترین درود | اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

درود خضریٰ | صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ حَبِيبِهِ  
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(حوالہ: دلائل الخیرات)

## مُعْجَزَاتِ شَمْسِ (سُورَجِ كَاطِلُنَا) طِبْرَانِي نے ایسی سندوں کے

ساتھ جو بعض شرطیں صحیح پر ہیں، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی  
 انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی  
 اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر اقدس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
 کی آغوش مبارک میں تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے نماز عصر نہیں پڑھی  
 تھی، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی۔ اے خدا! علی رضی اللہ عنہ تیری اطاعت اور  
 نیرے رسول کی اطاعت میں تھے تو ان پر آفتاب کو واپس کر دے۔“  
 اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آفتاب کو غروب ہوتے دیکھا  
 تھا۔ غروب ہونے کے بعد اسے واپس ہوتے دیکھا ہے۔ اور طبرانی کی روایت  
 اس طرح ہے کہ ان پر آفتاب طلوع ہو گیا یہاں تک کہ اس کی روشنی  
 پہاڑوں اور زمین پر پھیل گئی اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر  
 وضو کیا اور نماز عصر پڑھی۔ اس کے بعد آفتاب غائب ہو گیا۔ یہ واقعہ  
 منزل صہبا کا ہے جو خیبر اور مدینہ کے درمیان ہے۔ طبرانی نے بسند  
 حسن حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا اور وہ دن کی ایک گھڑی تک ٹھہرا رہا۔  
 (خصائص الکبریٰ ۲)

قیامت تک جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ہونے

والا تھا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کیا گیا۔ بلکہ تمام امتیں حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش ہوئیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام ناموں  
کا علم سکھایا گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد انبیاء  
کرام علیہم السلام کی تعداد کے قریب ہے۔ (یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار)  
(ذرقانی جلد ۵ / کشف الغمہ)

قاضی ابوبکر ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فائدہ درود شریف  
کا درود شریف پڑھنے والے کی طرف رجوع ہوتا ہے بسبب خلوص عقیدت اور  
اظہار محبت اور مداومت طاعت اور معرفت حق اور احترام حضرت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقت میں دُعا ہے خلق کے لئے۔

(مدارج النبوت جلد دوم)

”فتوحات البیہ“ میں اور ”تفسیر کبیر“ میں ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جب اللہ  
جل شانہ، اور اس کے فرشتے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
درود بھیجتے ہیں تو کونسی حاجت رہی ہمارے درود بھیجنے کی؟

جواب اس کا یہ ہے کہ درود بھیجنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پر اس واسطے نہیں ہے کہ آپ کو اس کی حاجت ہے۔ انہیں تو فرشتوں  
کے درود بھیجنے کی بھی حاجت نہ تھی جب اللہ جل جلالہ ہی حضرت محمد  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ بلکہ غرض اس سے اظہار تعظیم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور عود کرنا فائدہ اس درود کا ہماری  
طرف ساتھ ثواب اور قرب کے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
جیسا واجب کیا ہے اللہ جل شانہ، نے ذکر اپنا ہمارے اوپر باوجودیکہ  
اس کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے اور غرض اس سے اظہار کرنا تعظیم اپنی  
کا ہے ہم سے ازراہ شفقت کے ہم پر تالیق ثواب بخشے ہم کو اس پر لے



سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر خندہ رُو اور خوش  
اخلاق تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دستِ اقدس میں چھڑی لے کر  
چلا کرتے اور فرمایا کرتے تھے۔ ہاتھ میں چھڑی لے کر چلنا انبیائے کرام  
علیہم السلام کا طریقہ ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں  
کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں تشریف  
لائے کہ آپ کے چہرہ اقدس پر خوشی و مسرت نمایاں تھی اور آپ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم پر مسرت تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آج رُخِ النور میں خوشی و مسرت کی لہر  
تاباں ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ فرمایا جبرائیل علیہ السلام آئے اور  
انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ کو یہ پر مسرت  
نہیں بنا تا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے آپ کی امت میں جو بندہ بھی آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار دُرود بھیجتا ہے میں اُس پر دس مرتبہ  
صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہوں۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ مجھ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے، حق تعالیٰ  
اُس پر اُس وقت تک صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے جب تک وہ مجھ پر صلوٰۃ  
و سلام بھیجتا رہے۔ اب بندے کو اختیار ہے کہ وہ کم بھیجے یا زیادہ۔  
ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ اور اُس کے فرشتے ستر  
گنا صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ لہذا بندہ کی مرضی ہے کہ کم کرے یا زیادہ۔

(مدارج النبوت: ۱)

امام ابن عساکر قدس سرہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
إِنَّ اللَّهَ أَعْطَاءَ مُوسَى الْكَلَامَ | بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ

وَأَعْطَانِي الرُّؤْيَا، وَفَضَّلَنِي  
بِالْمَقَامِ الْمُحْمُودِ وَالْحَوْضِ  
الْمَوْرُودِ. (صفحہ ۲۸۹)

علیہ السلام کو اپنی ہم کلامی سے  
نوازا اور مجھے (صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم) اپنے دیدار سے سرفراز فرمایا۔

اور (نیز) مقام محمود اور حوض مورود (کوثر) سے مجھے (صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم) بزرگی عطا فرمائی۔

اللہ جل مجدہ نے فرمایا: "میں نے دنیا اور دنیا والوں کو صرف  
اس لئے بنایا تاکہ میرے ہاں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جو مرتبہ و  
مقام اور شرافت و بزرگی ہے وہ انہیں بتا دوں۔ اور میرے ہاں  
مخلوق میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر معزز و  
مکرم نہیں۔ ان کے علاوہ یہ خوبیاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی  
گئی ہیں:

"میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حوض کوثر، شفاعت عظمیٰ،  
شاخ، اونٹنی، تاج شجاعت، حج، عمرہ اور برکات ماہ رمضان بھی  
مرحمت فرمائے۔ شفاعت سب کی سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے  
ہے۔ (یعنی شفاعت کی کل اقسام کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی  
مالک ہوں گے۔ حتیٰ کہ قیامت میں میرے عرش کا سایہ آپ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم پر ہی پھیلا ہوگا اور سبھی خوبیوں کا تاج آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہی کے سر ہوگا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی  
اپنے نام کے ساتھ بلایا۔ جہاں میرا ذکر ہوگا وہیں میرے ذکر کے ساتھ آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ذکر ہوگا، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا:  
بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفِخِ الرُّوحَ فِيهِ۔ "جب حضرت آدم علیہ السلام

سورہ تھے اور ان میں رُوح پھونکی جا رہی تھی۔“

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے :

”إِنِّي تَعْنَدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ لِحَاثِمِ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ رَأْدَمَ لَمُنْجَدَلٍ فِي طِينَتِهِ“ بے شک میں اللہ کے ہاں حاتم النبیین لکھا ہوا تھا، جب حضرت آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گوندھے جا رہے تھے۔“  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے آبا و اجداد میں کبھی کوئی مرد و عورت زنا پر جمع نہیں ہوئے۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت قرآنیہ وَتَقَلُّبِكَ فِي السَّاجِدِينَ (او ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سجدہ کرنے والوں کی پشتوں میں منتقل کرتے رہے ہیں) کی تفسیر میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب انبیاء میں منتقل ہوتے رہے ہیں۔ تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ نے آپ کو جنم دیا۔

علاوہ ازیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں پاک پشتوں اور پاکیزہ جموں میں منتقل ہوتا رہا ہوں۔ جبکہ ارشاد خداوندی ہے: إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ۔ بے شک مشرکین ناپاک ہیں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب بھی نسل انسانی دو حصوں میں بٹی میں بہتر حصے میں آیا۔ (دلائل النبوة: ص ۸۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے میرا ذکر کیا اور تیرا ذکر نہ کیا اس کا جنت میں کوئی حصہ نہیں۔

در منثور، جلد ۶، ص ۱۰۴ / مقام سول (صلی اللہ علیہ وسلم)  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے وقت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیائے کرام علیہم السلام کی تعداد کے مطابق  
ایک لاکھ چوبیس ہزار موجود تھے۔ (تیسیم الریاض جلد ۲)

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور بنات طیبات  
رضی اللہ عنہن تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ (کشف الغمہ: ۲)

(کشف الغمہ جلد ۲)

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں مزار  
پر انوار سے تشریف لائیں گے۔ (کشف الغمہ جلد ۲ / مقام رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم / تفسیر عزیزیؒ)

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان محشر میں براق پر تشریف لے  
جائیں گے۔

• موقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت کی پوشاکوں  
میں سے اعلیٰ ترین پوشاک پہنائی جائے گی۔ (مقام رسول)

• قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش کے دائیں جانب  
قیام فرما ہوں گے۔ (کشف الغمہ جلد ۲ / تفسیر عزیزیؒ: ص ۴۱۹)

• ملک الموت علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبض  
روح کے لئے اجازت طلب کی۔ (کشف الغمہ / مقام رسول صلی اللہ

• علیہ وآلہ وسلم  
جنت میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوں  
گے۔ آگے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے حضرت فاطمہ  
الزہراء رضی اللہ عنہا جنت میں داخل ہوں گی۔ (کشف الغمہ جلد ۲

جوہر البحار جلد ۱ ص ۲۲۲ / خصائص کبریٰ ص ۲۲۲)

• قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبیوں کے امام، قائد اور  
خطیب ہوں گے۔ (مقام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم / کشف الغمہ جلد ۲  
(تفسیر عزیزی پتہ)

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے بہت سے گنہگار اور  
مستحقین نار دوزخ میں نہ جائیں گے۔ (کشف الغمہ جلد ۲، ص ۴۶)  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بہت سی قومیں بغیر  
حساب بہشت میں داخل ہوں گی۔ (کشف الغمہ جلد ۲ / مدارج النبوة  
جلد ۱، ص ۱۲۳)

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے جنتیوں کے درجے بلند  
ہوں گے اور کوئی اُمتی دوزخ میں نہ رہے گا۔

• موقف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم پاک کا اعلان ہوگا۔  
• موقف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے حساب  
میں تخفیف ہوگی۔ (کشف الغمہ جلد ۲)

• قیامت کے دن سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ  
تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

• قیامت کے دن سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ  
کرنے کی اجازت ملے گی۔ اور سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سجدہ سے سر اٹھائیں گے۔ (کشف الغمہ جلد ۲، ص ۴۴ / مقام رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دو سخا میں بھی بے مثال تھے صحابہ  
کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اس درجہ سخی تھے کہ آپ کسی سائل کا سوال رد نہ فرماتے۔ اگر موجود ہوتا  
اُسی وقت عطا فرماتے، ورنہ پھر عنایت فرماتے، محروم نہ رکھتے۔ اپنے

پاس دام و درہم نہ رکھتے حتیٰ کہ شام تک اُسے تقسیم فرمادیتے۔ جو دو سخا میں کوئی مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر نہ رکھتی۔ حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سب سے بڑا جو دو کرم اور ایشیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے جو کسی فرد یا بشر سے ممکن نہیں ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام و رسل عظام نفسی نفسی پکاریں گے اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امتی امتی فرمائیں گے۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

● حدیث شریف میں آیا ہے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کوئی استغفار کرے واسطے مومنین و مومنات کے تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ بحوض بہر مومن مرد و عورت کے اس کے لئے ایک ایک نیکی۔

● "حصن حصین" میں ہے کہ جو شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ستائیس بار یا پچیس بار استغفار کرے وہ اللہ کے نزدیک اُن مُستجاب الدعوات (جن کی دُعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہیں) لوگوں میں شامل ہو جائے گا جن کی دُعائوں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ چھوڑنا دنیا کا اصل ہے ساری عبادت کی اور محبت دنیا کی اصل ہے سارے گناہوں کی۔

● "افضل الصلوٰۃ" کے مصنف علامہ محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "کشف الغمہ" سے یہ حوالہ نقل کیا ہے کہ "بعض علماء کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کی کم سے کم کثرت یہ ہے کہ سات سو مرتبہ درود پاک ہر روز دن میں اور سات سو مرتبہ رات کو پڑھے۔ بعض حضرات نے ۳۵۰ مرتبہ دن میں اور ۳۵۰ مرتبہ رات میں پڑھنا بتایا ہے۔"

فرمایا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پیش کئے جاتے ہیں اعمال ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کے ہر دو شبہ کو اور شبہ (پیر اور جمعرات) کو حق تعالیٰ سبحانہ کے پاس اور پیش کئے جاتے ہیں انبیاء علیہم السلام اور ماں باپ کے پاس تو خوش ہوتے ہیں یہ لوگ ان کی حیات (ہیکوں) سے اور ان کے مومنوں پر حکمت اور رونق آجاتی ہے۔ پس خوف کرو تم لوگ حق سبحانہ و تعالیٰ سے اور نہ اذیت دو اپنے مردوں کو۔ (ترمذی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِثْرَتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ۔

امام رازی رحمہ اللہ نے کہا "حق یہ ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قبل از ظہور رسالت کسی نبی کی شریعت پر نہ تھے اور یہی مختار ہے محققین حنفیہ کے نزدیک اس واسطے کہ آپ کسی نبی کے ہرگز امتی نہ تھے لیکن آپ قبل از اعلان رسالت مقام نبوت میں تھے اور عمل کرتے تھے امر حق پر جو ظاہر ہوتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقام نبوت میں وحی حقیقی اور کشف صادق سے شریعت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ کی طرح نقل کی ہے۔

قونوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عمدۃ النسخی میں لکھا۔ اور اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منحصر چالیس برس کے بعد پر نہ تھی جیسا کہ کہا ہے ایک جماعت نے بلکہ اشارہ ہے اس میں کہ آپ روز ولادت سے صفت نبوت کے ساتھ متصف بلکہ حدیث کُنْتُ نَبِيًّا وَ اَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَ الْجَسَدِ۔ یعنی "میں نبی تھا اور آدم علیہ السلام درمیان رُوح اور بدن کے تھے" دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ آپ متصف تھے ساتھ صفت نبوت کے عالم ارواح

ہی میں۔ (ملا علی قاری) (دلائل الخیرات / خیر کثیر: ص ۱۶) ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی کوہ اُحد برابر سونا راہِ خدا میں خرچ کرے تو اُن کی کسی ایک فضیلت کو نہ پائے گا۔ اور نہ اُن کی ادھی فضیلت کو۔

عبد بن حمید رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال ستاروں کی مانند ہے جن سے لوگ ستارے کے لئے رہنمائی حاصل کرتے ہیں تو جس کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے قول کے ساتھ تم لوگ عمل کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

● ابن عساکر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہرگز اپنی جگہ سے نہ کھڑا ہو، مگر (امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہما یا اُن دونوں کی اولاد کے لئے۔ (الخصائص الکبریٰ ۲)

ابو محمد جبر رحمۃ اللہ نے عبد اللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے: کہا جاتا ہے جس نے قرآن پڑھا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا اور دعا مانگی تو یقیناً اُس نے بہر مقام سے بھلائی سمیٹ لی۔ اس کی نسبت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف کی گئی ہے۔

● "القول البدیع" میں ابو غسان کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص دن میں سو مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے وہ اُس آدمی کی طرح ہے جو مدت دراز تک رات دن عبادت میں مصروف رہا۔



ابو القاسم البتیمی قدس سرہ نے ترغیب میں حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا اہل سنت کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کی قسم کھانی کہ لا اقسیم بهذا البلد۔ کہ جائے پیدائش ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ معظمہ اللہ تعالیٰ نے کمال بزرگی اس شہر کو عنایت فرمائی۔ اور احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ایک روزہ رکھنا مکہ میں برابر لاکھ روزوں کے ہے۔ ایک نماز لاکھ نمازوں جتنی اور ایک روپیہ خیرات کرنا لاکھ روپوں کے برابر۔ غرضیکہ مکہ مکرمہ میں ہر ایک نیکی برابر لاکھ نیکیوں کے ہے۔ (مدارج)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو مسلمان مکہ میں مرے گا قیامت کے دن پیغمبروں کے گروہ میں اٹھے گا۔ اور جو شخص مکہ میں مراد وہ آسمان دنیا میں مرا۔ (دلائل الخیرات / خیر کثیر)

● حدیث میں ہے کہ جب کرب یا شدت نازل ہو تو کسے چاہئے کہ اذان کا جواب دے۔ اس واسطے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔

اس طرح کہ جب مؤذن اللہ اکبر کہے۔ تم بھی اللہ اکبر کہو۔ اسی طرح ساری اذان مؤذن کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاؤ۔ اذان کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کی دعا مانگو اور درود شریف پڑھو۔ پھر اپنے لئے دعا مانگو۔ انشاء اللہ قبول ہوگی۔ مشہور دعا:

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامَّةُ تَأْتِي

علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مرفوع حدیث ذکر کی ہے:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی زبانی ہے کہ ”تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا

ہونے۔ اسی میں ان کی رُوح قبض کی گئی، اسی میں صُور چھوڑا جائے گا اور اسی میں لوگ بے ہوش ہوں گے۔ لہذا اس دن کثرت سے مجھ پر دُرود پڑھا کرو۔ کیونکہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہمارا دُرود آپ پر کیسے پیش ہوگا جبکہ آپ وصال فرما چکے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ پھر بیعتی نے یہ حدیث ذکر کی ہے: اللہ تعالیٰ کے سیر کرنے والے فرشتے ہیں جو میری اُمت کا سلام لا کر مجھ پر پیش کرتے ہیں۔ علامہ منذری کے مطابق ابن ماجہ حضرت ابوالدرود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو کیونکہ یہ مشہور گنا گیا ہے کہ فرشتے اس میں اترتے ہیں۔ کوئی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو فارغ ہونے سے پہلے اس کا دُرود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (وفار الوفار، حصہ چہارم)

## مردوں کو زندوں کا ثواب پہنچاتا ہے

امام طبرانی قدس سرہ نے "اوسط" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت معنوی ہے یہ اپنی قبروں میں تو گنہگار داخل ہو گی مگر جب اپنی قبروں سے باہر آئے گی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔"

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ تَدْخُلُ قُبُورَهَا بِذُنُوبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُورِهَا لَا ذُنُوبَ عَلَيْهَا تُحَصُّ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ

الْمُؤْمِنِينَ لَهَا۔ اس لئے کہ ان کے لئے ایمانداروں کا دُعا سے مغفرت کرتے رہنے سے ان کے گناہ مٹا دئے جاتے ہیں۔  
 ابن ماجہ رحمۃ اللہ اور امام بیہقی قدس سرہ نے "بعث" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ امت بخشی ہوئی ہے کہ اُن کی سزا اُن کے سامنے ہی ہوگی۔ وہ اس طرح کہ قیامت کے دن ایک ایک مشرک، ایک ایک مومن کے حوالے کرنے کے بعد اس سے کہا جائے گا یہ دوزخ کی سزا کے بدلہ میں تیرا فدیہ ہے۔ حضرت امام بخاری و حضرت امام مسلم قدس سرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میرا حوض، ایلہ عدن سے بھی زیادہ لمبا ہے۔ میں اس سے (بغیر متعلق) لوگوں کو اس طرح بھگاؤں گا جیسے کوئی آدمی اپنے حوض سے پرے اونٹوں کو بھگاتا ہے۔"

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! تو کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں! (کیسے نہ پہچانتوں گا جبکہ تم وضو کے اعضاء کے روشن و تاباں نشانات لے کر میرے پاس آؤ گے۔ یہ نشانی صرف تمہاری ہی ہے۔ تمہارے سوا اور کسی میں نہیں ہے) (جو اہل بحار دوم ص ۶۵۲) امام ترمذی قدس سرہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار جلت مجدہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار بلا حساب و بلا پرسش جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ہمراہ ستر ستر ہزار ہوں گے۔ علاوہ ازیں میرے پروردگار عزا اسمہ کے تین لپ میں جتنے

بھی سما جائیں گے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

(جواہر البحار حصہ دوم)

ہر آدمی کے دونوں ہونٹوں پر دو فرشتے مَوَكَّل ہیں ان کا اور کچھ کام نہیں، اس آدمی کے صرف درود کے نگہبان ہیں۔

(سیرت محمدیہ / دلائل الخیرات / خیر کثیر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ نے لوح محفوظ کو پیدا کیا سفید چاندی سے کہ صفحے اس کے یا قوت سُرخ کے ہیں اور قلم اُس کا لور کا ہے اور تحریر اس کی توری ہے۔ (دلائل الخیرات صفحہ ۶۶)

(خیر کثیر)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ  
یعنی کچھ تر و خشک نہیں مگر کتاب مبین (لوح محفوظ) میں موجود ہے۔  
(کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ  
یعنی کوئی بولنے والا کوئی لفظ نہیں کہتا مگر اس کے ساتھ ایک نگہبان  
سخت ہے۔ (یعنی کراما کا تبین فرشتے جو بندوں کے نیک و بد اعمال و  
افعال و اقوال لکھتے ہیں۔)

امام احمد، دارمی، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب سورت اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا میں تم کو اپنی رحلت کی خبر دیتا ہوں یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ آپ نے فرمایا صبر کرو اور تم ہی میرے اہلبیت رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے ملنے والی ہو۔ پھر وہ ہنسنے لگیں۔

(الخصائص الكبرى دوم، ص ۵۷)

قاضی اسمعیل نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہر وہ دُعا جس کے اول میں دُرود نہ پڑھا جائے وہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔ (الخصائص الکبریٰ ۱) بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کی اولاد دکھائی گئی تو انہوں نے ایک کو دوسرے پر صاحبِ کرامت و فضیلت دیکھا۔ پھر انہوں نے ان کے درمیان ایک چمکتا ہوا نور دیکھا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! یہ نور کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارے فرزندِ جلیل احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ اور یہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں۔ (الخصائص الکبریٰ حصہ اول) کہا گیا ہے کہ دُرود شریف قبول نہیں ہوتا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاک پر دُرود نہ بھیجا جائے۔ (دلائل الخیرات خیر کبیر (تفسیر احمدی) (کراچی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَاتِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِزَّتِهِ بَعْدَ دِكْرِكَ مَعْلُومٌ لَكَ .

## خواب میں زیارت

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجا لیت خواب زیارت کرنا برحق ہے۔ امام بخاری و مسلم قدس سرہما نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ رَأَى نِيَّيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَقًّا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَكْتُمُ حَقًّا . "جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اُس نے مجھے ہی دیکھا"

کیونکہ شیطان میری صورت کی  
طرح نہیں بن سکتا۔

اللہ جل مجدہ نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس  
کے فرشتے درود بھیجتے ہیں (اُس  
غیب بتانے والے) نبی پر۔ اے

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ  
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حضرت امام مسلم قدس سرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا .

”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود  
پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں

(جوابہ البحار حصہ دوم) نازل فرماتا ہے۔“

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مجھے جبرائیل امین آکر کہنے لگے جو شخص آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ جل مجدہ  
اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اُس کے دس درجے بلند فرما دیتا  
ہے۔ (جوابہ البحار حصہ دوم)

اِلِ اِطِّهَارِ : آل میں اختلاف ہوا ہے کہ آل سے کون مراد ہیں ؟  
بعضوں نے کہا کہ آل سے وہ لوگ مراد ہیں جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے ۔  
جیسے بنی ہاشم ، بنی مطلب ، حضرت فاطمۃ الزہراء ، امام حسن و حسین اور  
حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُن کی اولاد ۔  
اور بعضوں نے کہا جو مومن متقی پرہیزگار ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی آل ہے ۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آل میں داخل ہیں اور آل کے معنی متبیین کے بھی آتے ہیں۔ (مدارج النبوت)

علاماتِ محبت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کثرت سے رُو شریف اور ذکر شریف کرنا آپ کا ہے۔ اس واسطے کہ کثرت ذکر کی لوازمِ محبت سے ہے کہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ، وارو ہے واقعی جب دن رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر شریف میں گزرے گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق باخلاق اللہ ہیں بقضیہ فَادْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اپنے ذاکر کو بھی یاد فرمائیں گے۔ اور رُو و ذکر شریف کہ اقرب وسائل سے ہے جہز و اس ذکر شریف کا ہے۔ اور علاماتِ محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہ دل و جان توقیر و تعظیم کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ اور بوقت ذکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خشوع و حضور اختیار کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح جن کے بساطتِ تعظیم و توقیر اور ہیبت رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ (مدارج النبوت ۲)

سبحان اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کی ایسی شان ہے کہ ابولہب جیسے کافر کے بھی عذاب میں ہر دو شنبہ (پیر) کی رات کو تخفیف ہوتی ہے یعنی میان انگشت شہادت اور وسطی سے کچھ پانی چوسنے کو مل جاتا ہے۔ بسبب اس کے کہ اپنی لوندی ٹویہ کو انگلی کے اشارے سے آزاد کیا تھا۔ جبکہ اُس نے ابولہب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی بشارت دی تھی۔ (اجیاء العلوم)

**حدیث:** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ کا ارشاد ہے، اے ابن آدم! قسم کھاتا ہوں میں اپنی عزت و جلال کی کہ اگر تو راضی ہو جائے گا اس پر جو میں نے تیری قسمت

میں لکھ دیا ہے تو میں تجھے خوش کر دوں گا اور تو محمود ہوگا۔ اور اگر تو راضی نہ ہوگا اس پر جو تیری قسمت میں لکھ دیا تو میں وسیع کر دوں گا تجھ پر دنیا کو کہ دوڑا پھریں گا تو اس کے اندر مثل جانور وحشی کے، پھر نہ ملے گا تجھے مگر وہی جو میں نے تیری قسمت میں لکھ دیا ہے۔

**حدیث** : اور روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: "سعادت سے ابن آدم کی یہ ہے کہ راضی ہو جائے اس پر جو خدا نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے" (حیوة الجنان / دلائل الخیرات / خیر کثیر)

عمر بن شیبہ قدس سرہ نے اپنی تالیف کتاب الکتاب میں روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "حدیبیہ" کے دن اپنے دست اقدس سے تخریر فرمایا جبکہ اس سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتے نہ تھے۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے۔

● ابو مسعود دمشقی قدس سرہ کے اوراق میں صلح نامہ حدیث میں یہ واقع ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ معاہدہ اپنے دست اقدس میں لیا اور جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا تھا وہاں "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تخریر فرما دیا۔ باوجودیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھی طرح کتابت نہ جانتے تھے۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات سے ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

● ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الوفاء" میں حضرت کعب اجبار رضی اللہ عنہ سے سنداً روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا جس کے نتیجے میں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک والی جگہ سے مٹھی بھر سفید مٹی لے آئے جسے تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا تھا پھر اسے جنت کی نہروں میں باری باری ڈبویا گیا، اسے



آسمانوں اور زمینوں میں گھمایا گیا تو فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان کر لی۔

حضرت یزید جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابن سیرین علیہ الرحمۃ سے سنا فرماتے تھے: "اگر میں قسم کھا کر یہ بات کہوں تو سچی ہوگی اور اس میں شک نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ایک ہی مٹی سے پیدا فرمایا تھا! اور پھر اسی مٹی کی طرف لوٹا دیا۔ (وفاء الوفا)

عالم قدس سترہ حضرت اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے اوی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب یہ آیہ کریمہ:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ  
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ  
وَيُطَهِّرَكُمُ تَطْهِيرًا ۝

میرے گھر پر نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ، سیدہ فاطمہ زہرا اور ان کے دونوں صاحبزادوں حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو بلا بھیجے کا پیغام ارسال فرمایا۔ تو ان کے آنے پر فرمایا یہ میرے اہلبیت ہیں۔

ابن النجار کی کتاب سے ہمیں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت کہ وہ یہ حدیث ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے۔ اسی میں میری جائے دفن ہے اور یہیں سے مجھے اٹھنا ہے، میری اُمت پر لازم ہے کہ وہ میرے پڑوسیوں کی حفاظت کریں جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچے رہیں، جو ان کی حفاظت کرے گا میں قیامت کے دن اُس کا گواہ بنوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جو ان کی حفاظت نہیں کرے گا اُسے دوزخ کی پیپ پلائی جائے گی۔" (وفاء الوفا)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غیبیہ میں ذکر کیا ہے کہ جب بندہ نماز پڑھ کر واپس جاتا ہے اور دعائیں حاضر نہیں رہتا تو فرشتے کہتے ہیں "اس بندے کو دیکھو خدا سے مستغنی بننا ہے۔"

معجزہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو جلدی مسجد سے نکل جاتے اور دعائیں موجود نہ رہتے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اس کا سبب دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا میرے پڑوسی کے گھر کھجور کا درخت ہے۔ رات کو ہوا سے اس کی کھجوریں گر کر میرے گھر میں پڑتی ہیں۔ میں اپنے بچوں کے جاگنے سے پہلے جا کر انہیں پڑوسی کے گھر پھینک دیتا ہوں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھجور کے مالک سے فرمایا اپنی کھجور کو میرے ہاتھ جنت کے دل کھجور کے درختوں کے عوض جن کی رگیں طلا، مسخ اور زبرجد سبز کی ہوں گی اور شاخیں مروارید سفید کی۔ بیچ ڈال۔ وہ کہنے لگا، اور وہ منافق تھا۔ میں حاضر کو غائب کے عوض نہیں بیچتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، میں نے فلاں مقام پر جو دس کھجور کے درخت ہیں اُنکے عوض میں تجھ سے وہ کھجور کا درخت خرید لیا۔ اس پر وہ منافق مان گیا۔ اور کھجور کا درخت حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ اور اپنی بیوی سے کہا میں نے یہ درخت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ دس کھجور کے درختوں کے عوض جو فلاں مقام پر ہیں بیچ دیا ہے۔ اور یہ درخت تو میرے ہی گھر میں ہے۔ اس کے مالک کو تھوڑی سی کھجوریں دے دیا کرنا۔ اسی رات کو جو سو کر اٹھا تو کیا دیکھا کہ وہ درخت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں موجود تھا۔ (یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعلیٰ ترین معجزہ ہے)۔

(الخصائص الکبریٰ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا آج رات ایک بہت بڑا  
 حدیث جن مجھ پر حملہ آور ہوا تاکہ میری

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
 جنات پر تصرف

نماز میں خلل انداز ہو، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر اختیار دیا اور میں نے  
 اُسے دلوچ لیا اور چاہا کہ اُسے مسجد کے ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح  
 تم لوگ اسے دیکھ سکو۔ مگر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد  
 آئی رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ  
 بَعْدِي۔ (اے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت عطا  
 فرما جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے) تو اس دعا کو ذہن میں لا کر اُسے  
 میں نے چھوڑ دیا اور وہ ناکام لوٹ گیا۔ (یعنی حضرت سلیمان علیہ  
 السلام کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس دعا کے بعد جنات پر قبضہ عطا فرمایا  
 تھا اور وہ جنوں کو سرکشی پر سزا دیتے تھے۔)

زید بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے عنینہ  
 گمشدہ چیز کے لئے بن عزوان رضی اللہ عنہ سے اور  
 انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا  
 جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور کسی امداد کی ضرورت  
 ہو اور تم کسی ایسی جگہ ہو جہاں تمہارا کوئی یا رومدو کار نہ ہو تو تم پکارو:  
 يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعْيُنُونِي۔ (میں بارگاہ) اے اللہ کے بندو! میری مدد  
 کو پہنچو۔ اور وہ مدد کو پہنچتے ہیں۔ صاحب حصین نے اس  
 عمل کو مجرب بتایا ہے۔ یہ حدیث ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ  
 عنہم نے بھی روایت کی ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ حزرہ نمین  
 میں فرماتے ہیں یہ حدیث مرفوع ہے اور صحیح ہے۔ اور کئی مشائخ نے

اس کا تجربہ کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی دعوات میں ایک امام سے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ بکیر ایک دفعہ جنگل میں سفر کر رہے تھے کہ ان کا پتھر جنگل میں جھاگ گیا۔ وہ اس کے پچھے دوڑے لیکن وہ دُور نکل گیا۔ انہوں نے اس حدیث پر عمل کیا تو کوئی چیز نچر کو ٹھیکر کر آپ کے پاس لے آئی۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **رجال الغیب** کے بندے رجال الغیب ہیں جو اولیاء و اولاد کا رتبہ رکھتے ہیں۔ یہ ہماری نظروں میں نہیں آتے یہ بندوں کی دُور و نزدیک سے آوازیں سنتے ہیں اور مدد کو پہنچتے ہیں۔ حضرت تہا ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغین لکھا ہے کہ یہ رجال الغیب ملائکہ کی طرح خاص مراتب پر فائز ہوتے ہیں اور مومنوں کے کام کرتے ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی سند حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور فرمایا یہ حضرات ہزار ہا مقامات پر تصرف کرتے ہیں۔ (شفار القلوب)

حدیث مرفوع میں بروایت یسنا انس رضی اللہ عنہ **ابدال** ہے کہ ابدال چالیس مرد وزن ہیں۔ جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کسی دوسرے کو اس کا بدل فرما دیتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کا نام "ابدال" ہے۔ ابن عدی علیہ الرحمۃ "کامل" میں نقل کرتے ہیں کہ ان چالیس ابدال میں سے بائیس افراد ملک شام کے ہوتے ہیں اور اٹھارہ افراد عراق سے۔ ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے "حلیہ" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خیار امت

پانچ سو افراد ہیں اور ابدال چالیس، یہ تمام روئے زمین میں ہوتے ہیں اور فرمایا میری امت میں چالیس مرد ایسے ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہیں اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے خلق کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے انہیں ابدال کہا جاتا ہے، انہوں نے یہ درجہ سخاوت اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے پایا۔

منقول ہے کہ ابدال کی نشانی یہ ہے کہ ان سے اولاد پیدا نہیں ہوتی اور وہ کسی چیز پر لعنت نہیں کرتے۔ زید بن ہارون علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ابدال اہل علم ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابدال اگر محدثین نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا؟

خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے "تاریخ بغداد" میں نقل کیا ہے۔ فرمایا: "نقبار" تین سو ہیں اور نجبار "ستر"، ابدال "چالیس"، انجبار "سات"، عمد "چار" اور عوث "ایک" ہے۔ نقبار، کاسکن مغرب، نجبار، کاسکن مصر، ابدال، کاسکن شام اور انجبار زمین میں سیاح ہیں۔ "عمد" زمین کے گوشوں میں ہیں اور عوث کاسکن مکہ مکرمہ ہے اور جب کوئی امر عام عارض ہوتا ہے تو نقبار دعا کرتے ہیں اور اس حاجت کے پوری ہونے کے لئے وہ عاجزی کرتے ہیں۔ ان کے بعد نجبار، ان کے بعد ابدال، ان کے بعد انجبار، پھر عمد، اگر ان کی دعائیں قبول ہو جائیں تو قبہا ورنہ عوث عاجزی کرتے ہیں اور سوال کے تمام ہونے سے پہلے عوث کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ (مدارج النبوت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
**حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ** نے فرمایا میں نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو (جو غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے) فرشتوں کے ایک مجمع کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء رضی اللہ عنہا بھی پاس ہی پر دے میں بیٹھی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی غائبانہ سلام کا جواب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سلام بھیجا ہے وہ حضرت جبرائیل و میکائیل علیہما السلام کے ساتھ سیر کر رہے ہیں۔ مجھے جعفر رضی اللہ عنہ بتائے تھے کہ میدان جنگ میں مجھے ستر زخم سینے پر لگے تھے اور میرے بازو بھی کٹ گئے تھے پھر میں نے جھنڈا گردن میں بند کیا۔ اللہ کو میری یہ ادالہ پسند آئی۔

علامہ ملا علی قاری حنفی قدس  
جامع کمالات انبیاء علیہم السلام

ترہ متونی ۱۰۶ھ کے فرمودہ  
جو اہر سے ان کا شرح شفاء کے دوسرے باب کے شروع شروع میں کہنا  
ہے کہ علامہ تلمسانی قدس ترہ نے فرمایا :

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاذِ خِصَالِ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهَا  
وَاجْتَمَعَتْ فِيهِ إِذَا هُوَ عُصْرُهَا وَمَنْبَعُهَا.

”سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے کمالات کے جامع تھے اور ان کی وہ سبھی خوبیاں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مجتمع تھیں، کیونکہ ان سب کی اصل اور منبع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔“

چنانچہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کا خالق، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معرفت، حضرت نوح علیہ السلام کی

شجاعت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شہادت، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان (یعنی فصاحت و بلاغت) حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا، حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت، حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت، حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت، حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شدت، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت یونس علیہ السلام کی اطاعت، حضرت یوشع علیہ السلام کا جہاد، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز، حضرت دانیال علیہ السلام کی مجتہت، حضرت ایساں علیہ السلام کا وقار، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی عصمت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ترک دنیا (رہبانیت) دیا گیا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کمالات انبیاء علیہم السلام کے جامع اس لئے تھے تاکہ وہ سبھی اپنا اپنا کمال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے حاصل کریں۔

امام سبکی قدس سرہ متوفی ۷۵۶ھ نے اپنی کتاب "التعظیم والمنۃ" کے باب خصائص میں الشرح مجدہ کے اس ارشاد گرامی:

لَتَوْ مِئْنَ بِيهِ وَ لَتَنَصَّرْنَ طَرْمَ لَوْ ضَرُورٌ ضَرُورٌ اس پر ایمان لانا اور ضرور، ضرور اس کی مدد کرنا کی تفسیر میں فرمایا: محقق نہ رہے کہ اس آیت کریمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ قدر و منزلت اور عظمت ثابت ہے، جس کا اندازہ ناممکن ہے۔ اس کے باوجود اس آیت کریمہ میں یہ امر بھی عیاں ہے کہ بالفرض اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیائے کرام علیہم السلام کے زمانہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سبھی کے رسول ہوتے۔

۱۷ پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت ۸۱

❖ - لہذا از آدم علیہ السلام تا روز قیامت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت تمام مخلوق کو شامل ہے۔ اور تمام پہلی امتیں اور پہلے انبیاء علیہم السلام سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہی ہیں۔

❖ - اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد و بَحِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّةً (میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں) میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تا یوم قیامت کے لوگوں کی تخصیص نہیں ہے بلکہ اس میں ان سے پہلے تمام لوگ بھی شامل ہیں۔

❖ - اور اسی سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ" (میں اُس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام ہنوز جسم و روح کے مابین تھے)

❖ - اور جس نے اس ارشاد کی تفسیر یہ کی ہے کہ اللہ جلّ علمہ کے علم میں تھا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عنقریب پغمبر ہوں گے تو وہ اس ارشاد کے مقصد کو نہ پہنچ سکا۔ اس لئے کہ اللہ جلّ مجدہ کا علم تو تمام اشیاء کو محیط ہے اور اس وقت جبکہ آدم علیہ السلام ابھی خمیر میں تھے اسی وقت سے اللہ جلّ مجدہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصف نبوت سے متصف فرما دیا تھا۔ لہذا اس ارشاد کا یہ مطلب لینا ہی بہتر ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس وقت نبوت ثابت تھی یہی وجہ تھی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے (بعد از تخلیق) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش پر لکھا ہوا پایا۔ لہذا بدیہتہ ثابت ہوا کہ اسی وقت سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت تھی۔

اور اگر اس سے مراد صرف یہی ہو کہ جب آدم علیہ السلام جسم و



روح کے مابین تھے تو اس وقت الشرحل مجددہ کے علم میں صرف یہ تھا کہ  
 سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستقبل میں نبی ہوں گے تو پھر سید عالم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت کہاں ہوتی۔ کیونکہ جب آدم علیہ السلام جسم و  
 روح کے درمیان تھے اس وقت نبی ہونا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی خصوصیت ہے۔

۳۔ اس لئے کہ اس وقت تو اللہ جل مجدہ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام  
 کی نبوت کا بھی تو علم تھا۔ (کہ یہ سب مستقبل میں نبی ہوں گے) بلکہ اس  
 سے پہلے بھی علم تھا۔ لہذا اس وقت سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 نبی ہونے کی خصوصیت کا ماننا ضروری ہے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی خصوصیت کی بنا پر اپنے  
 اس وصف سے اپنی امت کو آگاہ کرتے ہوئے بتا دیا تھا کہ اللہ جل مجدہ  
 کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت کا عرفان حاصل ہونے  
 کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر و صلاح کی دولت حاصل  
 ہوتی رہے۔

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْخَلْقِ فَلَا كَمَالَ  
 لِمَخْلُوقٍ أَعْظَمَ مِنْ كَمَالِهِ وَلَا مَحَلَّ أَشْرَفَ مِنْ مَحَلِّهِ۔  
 (اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق سے برتر ہیں۔ لہذا  
 اب نہ تو کسی مخلوق کا کمال سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال سے  
 بڑھ کر ہے۔ اور نہ ہی کوئی محل سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محل  
 سے بزرگ تر ہے۔)

اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے اللہ جل مجدہ کی  
 طرف سے اس کمال کا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہونا  
 ہمیں خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے۔ اور اللہ جل مجدہ نے سید عالم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو اسی وقت نبوت عطا فرما کر پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و پیمانہ لیا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سستی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے پہلے کی ہے۔ اور نیز یہ ان کے نبی و رسول ہیں۔ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اور ان سے عہد لینے کا مطلب ان سے قسم لینا ہے۔ اسی لئے لَتَّوْمِنُنَّ بِهِ وَكَلْتَصَدَّقَتْہٗ میں لام قسم داخل ہے۔ (فائدہ) خلفاء کی بیعت کرتے وقت جو قسم لی جاتی ہے اس کا ماخذ شاید یہی آیت ہے۔

وَلَوْ اتَّفَقَ مَجِئُكَ فِي زَمَنِ اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيسٰى وَجَبَ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اٰمِيْنِهِمْ الْاِيْمَانُ وَنُصِرْتَهُ وَبِذٰلِكَ اَخَذَ اللّٰهُ الْبَيْتَ اَقْرَبَ عَلَيْهِمْ . (جواہر البحار)

(بالفرض حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے وقت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا اتفاق ہو جاتا تو ان سب پر اور ان کی تمام امتوں پر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی تائید و امداد کرنا واجب ہو جاتی۔ اور اسی پر اللہ جل مجدہ نے ان سے عہد و پیمانہ لیا تھا لہذا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کا رسول و نبی ہونا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حقیقتاً ثابت ہے۔ ہاں نبوت کا حکم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ان کے اجتماع پر موقوف ہے اور یہ ایک ایسے امر کی وجہ سے متاخر ہے جو ان کے وجود کی طرف راجح ہے۔ یہ نہیں کہ وہ اس کے مقتضاً سے ہی موصوف ہیں۔

پ۔ پس بالفرض اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں موجود ہوتے تو بلا ریب ان سب پر سید عالم صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کی اتباع فرض تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی نبوت پر فائزہ ہوتے ہوئے بھی سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کی شریعت کے تابع ہو کر تشریف لائیں گے۔

ابن شہاب بن رحمۃ اللہ علیہ  
**حضرت ابوبکر صدیق کی روایت**

اپنی سند کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول  
 نے فرمایا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابٍ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ غَدَاوَةً وَرَوَّاحًا مَا دَامَ اسْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابِ. (جو شخص کسی تحریر میں درود تشریف لکھتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک اس تحریر میں موجود رہتا ہے فرشتے صبح و شام اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ  
**امام باقر رضی اللہ عنہ کی روایت**

اپنی سند کے ہمراہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ان کے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَتَبَّيَّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ أَخْطَى طَرِيقَ الْجَنَّةِ. (جس شخص کے سامنے میرا

ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے وہ جنت کے راستے سے  
بھٹک گیا)

**درود خواں کو جنت کی انشاء** حضرت انس رضی اللہ عنہ  
ابن شاہین علیہ الرحمۃ نے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ  
فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ  
(جو شخص روزانہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجے گا وہ اس وقت تک  
نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے جسے امام  
ابو یعلیٰ الموصلی رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے کہ نبی کریم علیہ  
الصلوة والسلام نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ مُتَحَابِّينَ  
يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبًا وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى تَخْفِرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا  
مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ. (جب ایک دوسرے سے محبت  
کرنے والے دوست ایک دوسرے سے ملیں اور وہ اس ملاقات  
کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کے جُدا  
ہونے سے پہلے ان کے سابقہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کر دیے  
جائیں گے۔)

**بھول جانا** ابو موسیٰ مدنی اپنی سند کے ہمراہ حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: إِذَا نَسِيتُمْ شَيْئًا صَلُّوا عَلَيَّ تَذَكُّرًا  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ. (جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو،  
انشاء اللہ وہ چیز تمہیں یاد آجائے گی۔)

اللہ اور حضور علیہ السلام کے ناموں کا اتصال

کلمہ طیبہ پر ایک نظر ڈالنے اور دیکھئے کہ جہاں اللہ کی "ت" ختم ہوتی ہے وہیں سے محمد کی "میم" شروع ہو

جاتی ہے درمیان میں واو عاطفہ تک نہیں رکھی گئی۔ یعنی یہ نہیں کہا گیا "وَمُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" جس کی وجہ یہ ہے کہ واو عاطفہ کے درمیان میں آنے سے بعد اور فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ رب العزت یہ چاہتا ہے کہ میرے نام کے فوراً بعد میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے جو میری توحید و یکتائی کی سب سے بڑی دلیل ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام "محمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آسمانوں پر میرا نام "احمد" ہے۔ احمد کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک موقع پر آیا ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنَ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ط

"اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں ان کا نام احمد ہو گا۔ میں ان کی بشارت دینے والا ہوں"

(الصّٰفّٰتِ) یہاں یہ اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل زمین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبر دے رہے ہیں انہیں اس موقع پر زمین والے نام یعنی "محمد" کا ذکر کرنا چاہئے تھا نہ کہ آسمان والے کا:

مختصر جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زمین میں پیدا ہونے، زمین والوں میں رہنے اور ہمیں زندگی بسر کی، مگر فی الواقع ان کی پیدائش سے لے کر رفع سماوی تک ان کے بہت سے احوال آسمان والوں سے مشابہ تھے۔ ان کی پیدائش مروجہ انسانی طریقوں سے

سے بہٹ کر ہوئی۔ آسمان کے ایک جلیل القدر فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں لائے اور مریم علیہا السلام کے دامن پر پھونکائی اسی کے اثر سے ان کی پیدائش ہوئی۔ نزہۃ المجالس جلد ۲ کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام ناف سے پیدا کئے گئے۔ پھر مختصر سی زندگی بسر کرنے کے بعد دوبارہ ان کا عروج آسمان پر ہو گیا۔ گویا آغاز اور اختتام کے اعتبار سے ان کی حیات آسمانی مخلوق سے مشابہت رکھتی ہے۔ اسی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اسم مبارک "احمد" سے آگاہ تھے جس سے آپ کو آسمانوں پر پیکار اجاتا تھا۔ یہ آسمانی دنیا سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واقفیت اور ان کی من جانب اللہ غیر معمولی خلقت کی زبردست شہادت ہے۔

مستدرک حاکم میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ان الفاظ کے ساتھ توبہ کی:

يَا رَبِّ اسْتَلْكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ  
 "اے میرے رب! میں محمد  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ  
 سے تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں  
 تو مجھے معاف فرمادے۔"

اس پر اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا:  
 يَا اٰدَمُ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا  
 وَلَمْ اَخْلُقْهُ؟  
 "اے آدم! (علیہ السلام) تجھے  
 محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے  
 بارے میں کیسے معلوم ہو گیا حالانکہ  
 میں نے انہیں پیدا بھی نہیں فرمایا۔  
 حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: ترجمہ "اے میرے رب! جب

تُو نے مجھے بیدار فرمایا اور میرے اندر رُوح پھونکی اور میں نے سر اٹھایا  
 تو مجھے عرش کے چاروں اطراف پر یہ کلمہ لکھا ہوا نظر آیا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ۝ اس اتصال سے میں نے جانا کہ یہ نام اللہ تعالیٰ  
 کو تمام مخلوق سے زیادہ پسند ہے۔ (المستدرک ۲)

وَصِفِ إِلَّا لِدَيْهِ بِالْأَوَّلِ شَرَفًا وَقَدْ سَمَّاهُ بِاسْمِ الْوَجْرِ  
 وَاشْتَقَّهَا مِنْ وَصْفِهِ لِيُجَلِّهَ وَكَذَا آتَى عَنْهُ يَوْحِي ظَاهِرٍ  
 " اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعریف اُن کی بزرگی کے پیش نظر  
 اول سے کی اور اسی سے آپ کا نام آخر رکھا اور بزرگی دیتے ہوئے  
 اُن کی اولیت کو اپنی صفت (اولیت) سے مشتق فرمایا اور یونہی  
 واضح وحی کے ذریعے آپ سے ثابت ہے۔"

اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:  
 فَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيُجَلِّهَ فِذْوَالْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ  
 " اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام اپنے نام  
 سے مشتق کیا تاکہ اس کو بزرگی دے۔ پس عرش والا محمود ہے اور یہ  
 محمد ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"

پس محمد، محمود سے مشتق ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ناموں  
 میں سے ایک نام ہے اور وہ خود محمد سے مشتق ہے۔ پس اللہ کریم  
 دنیا و آخرت میں آسمانوں اور زمین والوں کا محمود ہے (جس کی  
 تعریف کی جائے) اب اُس نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)  
 پر کرم فرمایا اور اُن کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ کر تمام انبیاء کرام علیہم  
 السلام پر فضیلت بخشی۔

دُرود شریف پڑھنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیرِ خدا نے فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔

جس نے آپ کو خواب میں دیکھا وہ دنیا میں آپ کو بیداری میں حقیقتاً دیکھے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرے گا۔ کیونکہ صاحبین کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری میں دیکھا۔ اور جن چیزوں کے متعلق ان کو خدشات تھے ان کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوالات کئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان امور میں ان صاحبین کی عقدہ کشائی کی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: ”ائمہ تعبیر نے بیان کیا ہے کہ خواب دیکھنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ خواب دیکھنے والا صادق القول ہو اور با وضو دامن کروٹ سوئے اور سونے سے پہلے سورۃ الشمس، واللیل، والتین، اخلاص اور معوذتین (سورۃ فلق سورۃ والناس) کی تلاوت کرے اور یہ دُعا مانگے ”اے اللہ! میں تجھ سے بُرے خوابوں سے پناہ مانگتا



ہوں اور نیند اور بیداری میں شیطان کے فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سچے اور صحیح خواب کا سوال کرتا ہوں جو مجھے نفع دینے والا ہو، جو مجھے یاد رہے، نسیان نہ ہو۔ اے اللہ! مجھے خواب میں وہ چیز دکھا جو مجھے پسند ہو۔“ اپنا خواب کسی عورت، بچے، جاہل، دشمن سے بیان نہ کرے۔ تعبیر بیان کرنے کا وقت طلوع شمس ہے۔ غروب آفتاب زوال اور رات کے وقت تعبیر بیان نہ کرے۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی شخص یہ بیان کرتا کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے تو وہ اس سے کہتا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان کرو۔ اگر وہ آپ کی کوئی ایسی صفت بیان کرتا جو ان کے علم میں نہ ہوتی تو کہتے تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ ایک حدیث میں ہے ”مومن کا خواب نبوت کے اجزاء میں سے چھپالیسواں جزو ہے۔“

ایک حدیث میں ہے: ”میانہ رومی، آہستگی اور اطمینان سے کام کرنا اور اچھا راستہ اختیار کرنا نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔“ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں علامہ حلیمی نے بیان کیا ہے کہ نبوت کے چھپالیسویں اجزاء سے مراد نبوت کے چھپالیس (۲۶) خصائص ہیں اور سچا خواب ان خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے۔ نبوت کے چھپالیس (۲۶) خصائص حسب ذیل ہیں:

- (۱) - اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ کلام کرنا۔
- (۲) - الہام بلا کلام۔ یعنی حواس اور استدلال کے واسطہ کے بغیر اپنے دل میں کسی چیز کے حصول کا علم۔
- (۳) - فرشتہ کو دیکھ کر اور اس سے ہم کلام ہو کر وحی کا حصول۔
- (۴) - فرشتہ کا آپ کے دل میں وحی القا کرنا۔

- ۵ - عقل کامل ہونا۔ حتیٰ کہ اُسے عارضہ لاحق نہ ہو۔
- ۶ - قوتِ حافظہ کا کمال۔ حتیٰ کہ ایک طویل سورت کو سنتے ہی یاد کر لینا  
یاں طور کہ اس کا کوئی حرف بھولنے نہ پائے۔
- ۷ - اجتہادی خطا سے محفوظ ہونا۔
- ۸ - عقل و فہم کی غیر معمولی ذکاوت، جس کی وجہ سے انہیں استنباطِ مسائل  
کی مہارت ہوتی ہے۔
- ۹ - غیر معمولی قوتِ بصارت جس کی وجہ سے زمین کے ایک کونے میں  
کھڑے ہو کر دوسرے کونے کی اشیاء دیکھ لیتے ہیں۔
- ۱۰ - غیر معمولی قوتِ سامعہ، جس کی وجہ سے وہ دُور دراز کی اُن آوازوں  
کو سن لیتے ہیں جن کو دوسرے نہیں سن سکتے۔
- ۱۱ - غیر معمولی قوتِ شامہ، جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مسافت  
بعیدہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھ لی۔
- ۱۲ - غیر معمولی جسمانی قوت، حتیٰ کہ وہ ایک رات میں تین راتوں کی  
مسافت طے کر لیتے ہیں۔
- ۱۳ - آسمانوں کی طرف عروج کرنا۔
- ۱۴ - گھنٹی کی آواز کی طرح وحی کا نزول۔
- ۱۵ - بکریوں کا ان سے باتیں کرنا۔
- ۱۶ - درختوں کا ان سے باتیں کرنا۔
- ۱۷ - ستون کا آپ سے کلام کرنا۔
- ۱۸ - پتھروں کا آپ سے بات کرنا۔
- ۱۹ - بھیڑیے کا آپ سے کلام۔
- ۲۰ - اونٹ کا آپ سے بولنا۔
- ۲۱ - متکلم کو بغیر دیکھے اس کا کلام سنانا۔

- ۲۲ - جنات کا مشاہدہ کرنا۔
- ۲۳ - اشیاءِ منعیہ کو آپ کے لئے متمثل کرنا جیسا کہ معراجِ شریف کے موقع پر بیت المقدس کی مثال آپ کے سامنے حاضر کی گئی۔
- ۲۴ - کسی حادثہ کے اصرار کو جان لینا، جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ نے اوطہنی کے بیٹھنے کی جگہ جان لی۔
- ۲۵ - کسی کے نام سے کسی چیز پر استدلال کرنا، کیونکہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لئے معاملہ سہل کر دیا۔
- ۲۶ - کسی آسمانی چیز کو دیکھ کر زمین کے وقوعہ پر استدلال کرنا جیسا کہ آپ نے فرمایا: یہ بادل بنی کلب کے لئے برس رہا ہے۔
- ۲۷ - پس پشت دیکھنا۔
- ۲۸ - مرنے والے کے متعلق کسی چیز کی خبر دینا جیسا کہ آپ نے فرمایا: حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ وہ حالت جنابت میں شہید ہوئے تھے۔
- ۲۹ - کسی چیز سے مستقبل کی فتح پر استدلال کرنا۔ جیسا کہ یومِ خندق میں ہوا۔
- ۳۰ - دنیا میں جنت و دوزخ کا دیکھنا۔
- ۳۱ - فراست۔
- ۳۲ - درخت کا آپ کی اطاعت کرنا۔ حتیٰ کہ آپ کے حکم سے درخت جڑوں کو کھینچتا ہوا ایک جگہ سے دوسری جگہ آیا اور پھر واپس چلا گیا۔
- ۳۳ - ہرن کا آپ سے شکایت کرنا۔
- ۳۴ - خواب کی ایسی صحیح تعبیر بیان کرنا جس میں خطر کا احتمال نہ ہو۔
- ۳۵ - اندازے سے بتا دینا کہ اس درخت پر اتنے وسیع کھجوریں ہوں گی۔
- ۳۶ - احکام کی ہدایت کرنا۔
- ۳۷ - دین اور دنیا کی سیاست کی ہدایت دینا۔

- ۳۸ - عالم کی ہیبت اور ترکیب کی ہدایت دینا۔  
 ۳۹ - طبی اعتبار سے اصلاح بدن کی ہدایت دینا۔  
 ۴۰ - عبادت کے طریقوں کی ہدایت دینا۔  
 ۴۱ - مفید صنعتوں کی ہدایت دینا۔  
 ۴۲ - مایکون (مستقبل کے واقعات) پر مطلع ہونا۔  
 ۴۳ - ناکان (گزشتہ زمانوں کے ان واقعات) کی خبر دینا جن پر مطلع ہونے کا کوئی معروف ذریعہ نہ تھا۔  
 ۴۴ - لوگوں کے دلوں کی باتوں اور پوشیدہ امور پر مطلع ہونا۔  
 ۴۵ - استدلال کے طریقوں کی تعلیم دینا۔  
 ۴۶ - حسن معاشرت کے طریقوں پر مطلع ہونا۔

(شرح صحیح مسلم، کتاب المرؤیاء)

● ابن سعد نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ہر اس شخص کا رسول ہوں جس کو میں نے زندگی میں پایا اور وہ جو میرے بعد پیدا ہوگا۔  
 مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں تمام انبیاء علیہم السلام سے تتبعین میں زیادہ ہوں۔

بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت میری امت میرے ساتھ سیلِ رواں کی مانند آئے گی جس طرح رات چھا جاتی ہے اسی طرح میری امت لوگوں پر چھا جائے گی۔ اُس وقت فرشتے کہیں گے کہ تمام نبیوں کیساتھ جنتی امتیں ہیں ان سب سے زیادہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے۔

ابونعیم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔  
 انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میرے  
 ہاتھ میں ایک کتاب تھی جو کسی اہل کتاب نے مجھے دی تھی۔ اس وقت  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ  
 میں میری جان ہے اگر آج حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو ان کے لئے  
 کوئی گنجائش نہ تھی بجز اس کے کہ وہ میری اتباع کرتے۔

حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ  
 الرَّجِيْمِ دن میں دس مرتبہ پڑھ کر شیطان لعین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا  
 ہے اللہ تعالیٰ اس کو شیطانوں سے بچانے کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما  
 دیتا ہے۔

”حصن حصین“ کے مصنف علامہ محمد بن محمد بن محمد بن الجزری الشافعی  
 رحمۃ اللہ علیہ نے تعویذ کے بارے میں یہ حدیث نقل کی ہے مَنِ اسْتَعَاذَ  
 بِاللّٰهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَكُلِّ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا يُّرَدُّ  
 عَنْهُ الشَّيْطٰنِيْنَ ○ (حصن حصین)

عشاء کی نماز صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی اور کسی نبی نے  
 نہیں پڑھی۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے عبید اللہ بن حمز بن عائشہ سے روایت  
 کی انہوں نے کہا کہ جب آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو صبح کا وقت  
 تھا انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اس پر نماز فجر فرض ہوئی۔ اور حضرت  
 اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ ظہر کے وقت دیا گیا تو ابراہیم علیہ السلام نے چار  
 رکعت نماز پڑھی تو اس طرح ظہر کی نماز فرض ہوئی۔ حضرت عزیر علیہ  
 السلام کو جب سو (۱۰۰) سال بعد اٹھایا گیا تو عصر کا وقت تھا تو انہوں نے  
 چار رکعت نماز ادا کی اس پر عصر کی نماز فرض ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام

کی مغفرت مغرب کے وقت ہوئی تو وہ اٹھے اور چار رکعت نماز کا ارادہ کیا مگر مشقت کی بنا پر تیسری رکعت پر قعدہ کر لیا اس طرح مغرب کی نماز تین رکعتیں فرض ہوئیں۔ اور سب سے پہلے جس نے عشاء کی نماز نماز پڑھی وہ ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ابوداؤد اور ابن ابی شیبہ نے المصنف میں اور بیہقی نے سنن میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک رات رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھ لی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا۔ اس نماز میں تم تاخیر کیا کرو۔ کیونکہ تم اس نماز کے ساتھ تمام امتوں پر فضیلت دئے گئے ہو اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

طبرانی نے اوسط میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود نے مسلمانوں پر ان تین چیزوں سے افضل شے پر حسد نہیں کیا۔ ایک سلام کا جواب دینا۔ دوسرا صفوں کا قائم کرنا اور تیسرا مسلمانوں کا (فرض نمازوں میں) اپنے امام کے پیچھے آمین کہنا ہے۔

بیہقی نے سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یہود نے ہماری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا ہماری ان تین چیزوں پر انہوں نے حسد کیا۔ ایک سلام کہنا، دوسرے آمین کہنا، تیسرے اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا ہے۔

دارقطنی و طبرانی نے اوسط میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ

پر ایک ایسی آیت نازل فرمائی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد میرے  
 سوا کسی نبی پر نازل نہ ہوئی۔ اور وہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے۔  
 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں  
 نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار ایسی آیتیں دی گئی ہیں جو کہ  
 موسیٰ علیہ السلام کو عطا نہ ہوئیں وہ "لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ"  
 آخر سورہ بقرہ تک جو کہ تین آیات ہیں۔ اور ایک آیت الکرسی ہے۔  
 امام احمد و طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان میں حذیفہ رضی اللہ عنہ  
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آخری سورہ  
 بقرہ کی آیات عرش کے نیچے کے خزانے سے مجھے عطا ہوئیں، جو مجھ سے  
 پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئیں۔

طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے  
 کہا: \_\_\_\_\_ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو  
 جو کہ اَمِنْ الرَّسُوْلِ سے آخر سورہ تک ہیں بار بار پڑھو اور غور و فکر کرو۔  
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کیساتھ بہ گزیدہ  
 فرمایا ہے۔

## محمد اور احمد نام کے لوگ جنتی ہیں

حضرت حافظ ابوطاہر سلفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حافظ ابن بکیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن دو بندے دربار الہی میں کھڑے کیئے جائیں گے ان میں سے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام احمد ہوگا، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان دونوں کو جنت لے جاؤ۔ وہ دونوں عرض کریں گے یا اللہ جل جلالہ ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حقدار ہوئے ہیں حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنتیوں والا نہیں کیا اس پر اللہ جل جلالہ الکریم فرمائے گا۔ ”تم دونوں جنت میں جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائیگا۔“  
(زرقانی علی المواہب ص ۳۰-۳۵) (السبۃ ان ص ۲۴۵)

سیدنا امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس قدر احادیث مبارکہ اس باب میں آئیں یہ سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

## جس مومن کا نام محمد ہو اس پر دوزخ حرام ہے

سیدنا حضرت نبیط (صحابی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فرمان ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم) نام پر ہوگا۔ اُسے عذاب نہ دوں گا۔  
(زرقانی علی المواہب ص ۳۰)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ خَيْرِ مَخْتَلِفٍ وَتَمَّتْ لِي وَتَمَّتْ لِي



## جس گھر میں محمد نام کا کوئی فرد ہو اُس گھر کا پہلا فرشتہ دیتے ہیں

علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے رہتے ہیں ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس گھر کا پہلا فرشتہ دینا۔ (سیرت حلبیہ ص ۷۹)

## جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اُس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے

سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یعنی جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

تنبیہ: علماء کرام اور محدثین عظام فرماتے ہیں یہ ساری بہاریں اُس شخص کے لیے ہیں جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہو ورنہ بے ادب، گستاخ کے لیے کسی قسم کی رعایت نہ ہوگی۔ (ازرقانی علی المواہب ص ۲۰۲)

## محمد نام والے شخص کی وجہ سے گھر میں اللہ عزوجل کی رحمت کا نزول

ابن عدی کامل اور ابوسعید نقاش بسند صحیح اپنے معجم شیوخ میں راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

”جس دسترخوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو، وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کیے جائیں گے۔“ (مواہب لدنیہ)

دورانِ حمل بچے کا نام محمد رکھنے کی نیت کرنے  
سے ان شاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔

پیارے آقا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے لاڈلے  
شہزادے سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ  
جس شخص کی بیوی کے حمل ہوا اور وہ یہ نیت کرے کہ وہ اس (ہونے والے  
بچے) کا نام محمد رکھے گا تو چاہے وہ بچہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو اللہ جل جلالہ  
اس کو لڑکا بنا دیتا ہے۔ (سیرت حلبیہ جلد اول ص ۲۸۲)

جو شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ باپ بیٹا  
دونوں جنتی ہیں ﴿﴾

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ فرمایا  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے کہ جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا  
اور وہ مسیبریٰ <sup>صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</sup> محبت اور میرے نام پاک سے برکت کے لیے اُس  
کا نام محمد رکھے تو وہ اور اُس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(زر قانی علی المواہب ص ۳۱)

اس حدیث مبارک کے راویوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اپنے یہاں  
سات مرتبہ یہ نیت کی اور سب کا نام محمد ہی رکھا (یعنی ہر مرتبہ اس حدیث  
مبارک کی سچائی کا تجربہ ہوا کہ لڑکا ہی پیدا ہوا) اور میں نے نیت کے مطابق  
ہر ایک کا نام محمد رکھا۔

## نام محمد ﷺ کی برکت قیامت تک جاری

ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابن ابی فدیك جہم بن عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے انہوں نے ابن حبشیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم) نام پر اپنا نام رکھا اور مجھ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم) سے برکت کی امید رکھی تو اس کو برکت حاصل ہوگی اور وہ برکت قیامت تک جاری رہے گی۔ (سُبحان اللہ)

(مختصر الکبریٰ جلد دوم ص ۲۳۳)

## گھر میں نام محمد ﷺ سے تنگ دستی دور

نزہۃ المجالس میں حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب "البرکۃ" میں نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی ایک روایت دیکھی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس گھر میں میرا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم) نام ہو اس میں تنگ دستی نہ آئے گی۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۲۱۸)

لہذا اس حدیث مبارک کی روشنی میں ہم اپنے مکانوں اور دوکانوں میں اس پیارے پیارے شان و عظمت والے مقدس نام مبارک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے طغرے بجا کر اس نام پاک کی رحمتوں اور برکتوں سے نالا مال ہو سکتے ہیں۔

اگر بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی تعظیم کرو

مولیٰ علی شیر خدارضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو، اور مجلس میں اُسکے لیے جگہ کشادہ کرو، اسے بُرائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ یا اس پر بُرائی کی دُعا نہ کرو۔ (زررقانی علی المواہب ص ۳۰۲)

جو اپنے بیٹے کا نام محمد نہ رکھے وہ جاہل ہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا یعنی جس کے تین لڑکے پیدا ہوئے اور اس نے کسی کا نام محمد نہ رکھا وہ جاہل ہے۔

(سیرتِ حلبیہ ص ۷۹)

محمد اور احمد نام والے پر اللہ عزوجل کی رحمت

حضرت علامہ قاضی ابوالفضل عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الشفارہ میں فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بخشش و رحمت کرتے ہیں اس پر جس کا نام "محمد" یا "احمد" ہو۔" (طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ شریف ص ۲۸)

محمد نام والے لڑکے کو نہ مارو نہ محروم کرو

بزار مسند میں سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم فرماتے ہیں۔

"جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم کرو" (احکام شریعت ص ۱۱)

## دُرُودِ شَرِيفِ لکھنے کیلئے جمعرات اور جمعہ کے دن خاص فرشتے اترتے ہیں،

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (یعنی جمعہ کے دن دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے کے سلسلے میں جو حدیث شریف ہے یہ اُس کی وضاحت ہے) کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے اُن کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرُودِ پڑھنے والوں کا دُرُودِ پاک لکھتے ہیں۔ (سعادة الدارين)

## ماہِ رَجَبِ الْمُحَرَّبِ میں دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے کی فضیلت

جو شخص اس ماہ مبارک میں جس میں شبِ معراجِ عظمت والی رات ہے دُرُودِ شَرِيفِ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے سارے گناہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے مُواف فرمادیتا ہے۔ سبحان اللہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى جَسَدِيْهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

# شمالِ مبارکہ

(حلیہ مبارک)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہی بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے (بلکہ درمیانہ قد والے) لمبائی کی طرف مائل تھے اور نہ ہی بہت سفید تھے اور نہ ہی گندم گول، آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگھریلے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپ کی کلابیاں بڑی بڑی اور انگلیاں کشادہ تھیں۔ بازو انتہائی سفید تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم فرمایا۔

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مہرِ نبوت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں

شانوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ غدو دیکھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

موتے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موتے

مبارک (بال) کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طہارت

فرماتے، کنگھی استعمال فرماتے اور جو تاپہننے میں دائیں طرف سے ابتدا

فرماتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔ دائرہ مبارک گھنی تھی جو سینہ

کو ڈھانپ لیتی تھی۔

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نضاب کے بارے پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ (کبھی کبھار) آپ سر میں درد کی وجہ سے ہندی لگاتے جس کو یہاں نضاب سے تعبیر کیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: **سُرمہ لگانا** بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیاہ سُرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال پیدا کرتا ہے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سُرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سُرمہ لگاتے تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا قدم مبارک زمین پر رکھ کر چلا کرتے تھے اور آپ کا پورا قدم مبارک زمین پر لگتا تھا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کی چھوٹی انگلی مبارک دوسری مبارک انگلیوں سے بلند تھی۔

حارث ابن ابی اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے گرفت اور مجامعت میں چالیس افراد کی قوت

عطا کی گئی ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى

حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ۝ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن  
**چہرہ مبارک** سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ان

سے سوال کیا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس

تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا چہرہ مبارک سورج اور چاند کی طرح گول اور حسین تھا۔ پیشانی اطہر

کشادہ تھی۔ سینہ مبارک اور شکم مبارک متناسب اور ہموار تھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ

**چشمان مبارک** عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں مبارک بڑی، پلکیں دراز اور آنکھوں میں

سرخ ڈورے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس کشادہ اور پلکیں طویل تھیں۔ جب آپ

چلتے تو یوں لگتا جیسا کہ آپ کسی بلندی سے اتر رہے ہیں۔ یعنی

آپ میں کچھ خمیدگی ہے، حلق سے ناف تک بالوں کی لکیر ہے اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابرو مبارک ملے ہوئے ہیں پلکیں دراز

تھیں۔ اعضائے مبارک مضبوط ہیں، سر مبارک بڑا ہے۔ بال مبارک

سیاہ، پیشانی اطہر چوڑی اور شانوں کے درمیان کافی فاصلہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹخنے اور قدم مبارک گوشت سے

بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے آج تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں



یمن میں خطبہ دے رہا تھا کہ اچانک ایک یہودی عالم نے مجھ سے کہا:  
 ابو القاسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اوصاف بیان کریں۔ میں نے  
 اس عالم سے یہ مذکورہ اوصاف بیان کئے۔ اُس نے کہا یہ اوصاف تو  
 مجھے زبانی یاد ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور وہ کہہ رہا  
 تھا کہ اس کتاب میں نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور بھی اوصاف  
 ہیں یہ میرے آباؤ اجداد کی کتاب میں مذکور ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم) حرم میں مبعوث ہوں گے، جہاں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ پھر آپ  
 (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک ایسی جگہ ہجرت فرمائیں گے جسے آپ حرم قرار  
 دیں گے۔ آپ کا یہ حرم اللہ تعالیٰ کے حرم کی طرح پاکیزہ ہوگا۔ عمرو بن عامر  
 کے لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے انصار ہوں گے۔ وہ کھجوروں  
 والے اور زمین والے ہوں گے۔ وہاں پہلے یہود کی ملکیت ہوگی۔ حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ تمام اوصاف تو ہمارے نبی مکرم (صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم) کے ہیں۔ یہ سن کر اس یہودی نے کہا کہ وہ نبی برحق ہیں  
 میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ (صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ سَيِّدِ  
 الْأَبْدَانِ ذِي الْأَخْيَارِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ إِلَى  
 يَوْمِ الْقَرَارِ ○

**ناک و بدن مبارک** آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ناک  
 مبارک باریک اور بلند تھی۔ آپ (صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم) کا بدن مبارک انتہائی چست تھا۔ جب آپ پوشاک  
 مبارک اتارتے تو بدن مبارک کی نورانیت نظر آتی تھی۔ آپ (صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم) کی گردن مبارک انتہائی حسین تھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین ہو۔ ایسا معلوم ہوتا کہ چہرہ انور میں آفتاب رواں ہے۔ جب آپ مسکراتے تو دیواریں منور ہو جاتیں۔ ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک ماہ کامل کی طرح درختاں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اچانک ملنا وہ مرعوب ہو جاتا۔ اور آپ سے اکثر ملنے والا آپ کا مشاق ہو جاتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ہر وقت دیدار کے باوجود سیر نہیں ہوتے تھے۔

امام مسلم اور امام بخاری رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھ سے نہ تو تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ ہی تمہارے سجدے مخفی ہیں۔ کیونکہ میں اپنی پشت (مبارک) کے پیچھے سے بھی تمہیں دیکھتا ہوں۔ ایک قول کے مطابق آپ کے دونوں شانوں کے درمیان سونے کے نا کے برابر دو آنکھیں تھیں، آپ ان کے ذریعہ شاہد فرماتے تھے۔ کپڑا وغیرہ ان کے لئے حجاب نہیں ہوا کرتا تھا۔

ابن سعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ ریز ہوتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ کی بغلوں میں بال نہ تھے۔ علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مبارک بغلوں کا سفید ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نخصائص میں سے ہے۔ جبکہ دیگر لوگوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔

ابو احمد الخطیب، ابن مندہ، ابو نعیم،  
زبان مبارک ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ہم سب سے زیادہ فصیح کیوں ہیں؟ حالانکہ آپ کہیں بھی تشریف نہیں لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت اسمعیل علیہ السلام کی لغت میٹ چکی تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام اس لغت کو میرے پاس لے کر آئے اور مجھے یاد کرا دی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو آپ سے زیادہ فصیح ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مجھے فصاحت و بلاغت سے کیا شے روک سکتی ہے جبکہ قرآن پاک مجھ پر عربی مبین میں نازل ہوا ہے۔ (بیہقی، ابن ابی الدنیا و خطیب و ابن عساکر)

امام بیہقی اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے حضرت **آواز مبارک** برابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا حتیٰ کہ آپ کا یہ خطبہ پر وہ نشین عورتوں نے بھی سنا۔

**نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل مبارک** ابو نعیم نے

ابن عساکر نے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں، میں نے اکثر (۱۷) کتابیں پڑھیں۔ ان سب میں موجود تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ عقل و دانش عطا فرمائی۔ آپ ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ عقلمند تھے۔ آپ کی عقل مبارک اور پوری دنیا کی عقل کے ساتھ وہی نسبت ہے جو ایک ذرہ ریک کو ریگستان کے ساتھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رائے اور عقل میں بے مثل تھے۔

# تاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ مبارک امام مسلم

نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔ آپ وہیں استراحت فرما ہو گئے۔ کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد اطہر پر پسینے کے قطرات نمودار ہوئے۔ میری والدہ محترمہ ایک شیشی لے آئیں اور اس میں پسینہ مبارک کے قطرات جمع کرنے لگیں۔ اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جس کو ہم بطور خوشبو استعمال کریں گے۔ کیونکہ یہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر عمدہ اور لطیف خوشبو ہے۔

ابزار اور ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کے راستوں میں سے گزرتے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلکش خوشبو سے محسوس کر کے کہتے کہ اس راستہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا ہے۔ آپ جس پھرتیا درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سجدہ ریز ہو جاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے  
جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔ حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ  
سے روایت کیا ہے کہ دھوپ

یا چاندنی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔ ابن سبع فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور تھے۔ جب آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم دُھوپ یا چاندنی میں چلتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آپ کا سایہ نہ ہونے کی شاید وہ حدیث بھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی ہے، **وَاجْعَلْنِي نُورًا**۔ "مولا مجھے سہرا پا نور بنا دے۔"

**جسدِ اطہر پر مکھی کا نہ بیٹھنا** قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ میں اور العزنی نے

"مولد" میں ذکر کیا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کے جسمِ اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ ابن سعد نے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑوں پر بھی نہیں بیٹھتی تھی اور نہ کھٹمل اور مچھر وغیرہ نے کبھی آپ کو اذیت دی۔

**بید مبارک** الفاظ میں نقل کیا ہے: ہم گمراہ انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دل بیدار رہتے ہیں۔

**پیشاب مبارک** حاکم وغیرہ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رات کے وقت نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور اس پیالے کی طرف تشریف لے گئے جو گھر کے ایک کونے میں پڑا ہوا تھا۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب فرمایا۔ رات کے وقت میں جاگی مجھے شدید پیاس لگی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشاب مبارک کو پی گئی۔ صبح کے وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات بتائی۔ آپ مسکرائے اور فرمایا: "آج کے بعد تجھے کبھی پیٹ کے درد کی شکایت نہیں ہوگی۔"

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ جَسَدِكَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُوئے  
رُوئے مُبارک مبارک جو جمال الہی کا آئینہ اور انوارِ تجلی کا  
منظر تھا پُر گوشت اور کسی قدر گول تھا۔

مسلم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک یہودی عالم آیا اور اس نے پوچھا: جس رُوئے  
اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اس وقت بنی آدم  
کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پُل  
کے قریب ظلمت میں۔

اس نے پوچھا، سب سے پہلے پُل پر سے کن لوگوں کا گذر  
ہوگا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فقراء و مہاجرین!  
اس نے پوچھا: جنت میں داخلہ کے بعد ان کے لئے سب سے  
پہلا تحفہ کیا ہوگا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مچھلی کا جگر ہوگا۔  
اس نے پوچھا: جنتیوں کا صلح کا کھانا کیا ہوگا؟  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کیلئے جنت  
کا وہ پُل ذبح کیا جائے گا جو جنت کی چراگاہوں میں آزادانہ چرنا  
پھرتا ہے۔

ابو امامہ ابن النفاث رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ  
رضی اللہ عنہا کی سبقت اور ان کی تاثیر اول اسلام میں اور ان کا  
بوجھوں کا اٹھانا اور ان کا نصرت دینا اور اللہ تعالیٰ کے واسطے ان  
کا قیام دین میں اپنے نفس اور مال کے ساتھ، یہ جنتی بائیں ہیں ان  
میں نہ عانتہ رضی اللہ عنہا شریک ہوئیں نہ اور اہمات المؤمنین میں

سے کوئی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شریک ٹھہری پس اسی حدیث سے خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تاثیر آخر اسلام میں ہوئی ہے۔ انہوں نے دین کا بوجھ اٹھایا ہے اور دین کی تبلیغ امت کو کی اور دین کے احکام کا ادراک احادیث نبویہ سے کیا ہے یہ وہ امور ہیں جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا شریک ہیں اور نہ ان کا کوئی غیر شریک ٹھہرا۔ یہ امور اس قسم کے ہیں جن کے سبب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے غیر سے امتیاز کی گئی ہیں۔

ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں یا فاطمہ رضی اللہ عنہا؟ ابوداؤد نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مَعِيَ" اس لئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بضعہ کے ساتھ کسی کو برابر نہیں کہوں گا۔

لیکن طبری کی یہ حدیث جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "خیر النساء فی العاطمین مریم بنت عمران ثم خدیجہ بنت خویلد ثم فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ثم آسیہ امراة فرعون" اس حدیث کا جواب ابن عماد نے اس طور دیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر فضیلت والدہ ہونے کے اعتبار سے ہے نہ سیادت کے اعتبار سے۔ اور اس خبر کی وجہ سے امام سبکی نے یہ اختیار کیا ہے کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی فضیلت میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام سبکی نے درمیان حضرت مریم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کی تفضیل کے تعرض نہیں کیا اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ

عنها کو حضرت مریم سلام اللہ علیہا پر مبتقتنائے دلائل فضیلت دی ہے۔  
 طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے  
 کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے۔ نیز بالوں اور کپڑوں کو نماز پڑھتے  
 ہوئے نہ سمیٹے۔ سات اعضاء یہ ہیں: پیشانی، دونوں ہاتھوں اور  
 دونوں گھٹنوں، دونوں پیروں پر۔

ابو عثمان مہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
 عنہ سے روایت ہے "مجھے میرے خلیل (رحمت عالم) صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں  
 ہرگز نہ چھوڑوں :-

(۱) - ہر مہینے میں تین روزے رکھنا (۲) نماز چاشت پڑھنا۔ (۳) اور  
 سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نماز فجر کے وقت فرمایا  
 اے بلال! مجھے اپنا وہ امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے دور اسلام میں  
 کیا ہو، کیونکہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔  
 عرض گزار ہوئے: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے نزدیک  
 تو ایسا امید افزا کوئی عمل نہیں ہے۔ ماسوائے اس کے کہ رات دن  
 میں کسی وقت بھی وضو کروں تو اس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں  
 جس کا پڑھنا میرے لئے لکھا جا چکا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے  
 فرمایا: "دَفَّ نَعْلَيْكَ" سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔"

(صحیح بخاری شریف)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ



حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سلطان الانبیاء آقائے  
دوہماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں کتنے خوبصورت  
انداز میں آپ کی صفت و ثناء بیان کرتے ہیں : ۵

وَ أَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ  
خَلَقْتَ مُبَرَّءًا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ  
یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم۔ آپ جیسی باکمال ہستی میرے دیکھنے  
میں نہیں آئی اور کسی مال نے آپ سا خوبصورت جنا ہی نہیں آپ  
کو اللہ تعالیٰ نے بے عیب پیدا فرمایا۔ اور بے شک اللہ نے آپ کو  
اسی طرح تخلیق کیا جس طرح آپ نے چاہا۔

جن حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان  
کیا ہے انہوں نے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف  
کے بیان میں حسب استطاعت بشری انواع بلاغت اور کامل  
قوائین فصاحت سے کام لیا ہے مگر غایت جسے وہ پہنچے ہیں یہی ہے  
کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کی ایک جھلک  
کا ادراک کیا ہے اور حقیقت و صفت کے ادراک سے عاجز رہ گئے۔  
کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی و صفت کو خالق کائنات  
کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الصلوٰۃ میں  
کسی عارف کا کیا اچھا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم کا کامل حسن ہمارے لئے ظاہر نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر ظاہر ہو جاتا  
تو ہماری آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی تاب نہ لا  
سکتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن کسی پردوں میں چھپا ہوا  
تھا۔ کیونکہ حقیقت میں مخلوقات میں سے کوئی شے آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی صفاتِ خلقیہ و خلقیہ کے مماثل نہیں ہے۔ مواہب اللدنیہ

ابلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو کمال مخلوق کی طرح کمال خلقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے  
 کسی مخلوق کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل پیدا نہیں کیا اور نہ  
 کرے گا۔

لَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمَنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ  
 أَبَدًا وَعَلَيْهِ أَنْ لَا يَخْلُقُ  
 "نہیں پیدا کیا اللہ نے مثل محمد کا  
 کبھی اور مجھے علم ہے کہ وہ نہیں پیدا  
 کرے گا۔"

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے "اربعین" امام نووی رحمۃ اللہ علیہ  
 کی حدیث نمبر ۲۴ کی شرح میں اصناف کثیرہ پر طویل کلام فرمایا تفصیل  
 کے لئے اس کا مطالعہ کیجئے۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ الايضاح میں اثنائے  
 کلام میں فرمایا۔ اس حدیث سے بعض متاخرین نے یہ استنباط کیا ہے کہ  
 قرأت کے بعد دعائے مانگنا اس کے ثواب کو ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے لئے مختص کر دیتا ہے اور اس سے آپ کے ثمرت میں  
 اضافہ کر دیتا ہے مطلب یہ کہ اس سے دعا قبول ہوتی ہے اور جب  
 امرت میں سے کسی کو اطاعت پر ثواب ملتا ہے تو اس کے معلم کو اتنا  
 ہی ثواب ملتا ہے اور پونہی اس کے معلم کے معلم کو اور اسی طرح یہ  
 سلسلہ چلتا رہتا ہے اور سب کا سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی بارگاہ عالیہ میں پہنچتا ہے اور کتاب منہاج کے متن میں ہے کہ  
 میت کو صدقہ اور دعا سے فائدہ ہوتا ہے خواہ وارث کی طرف  
 سے ہو یا اجنبی کی طرف سے۔ "تحفة" میں کہا، اس پر اجماع ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کوئی عبادت کر کے یوں کہے! الہی  
 اس عبادت کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا دے تو یہ صحیح  
 ہے۔ ہاں بغیر دُعا کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایصالِ ثواب  
 کی نیت کرتا ہے تو اس میں تفصیل ہے۔ اگر وہ صدقہ یا دُعا ہے تو  
 صحیح ہے ورنہ نہیں۔ یہی ہمارا راجح مذہب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: لَا يَصُومُ أَحَدٌ  
 عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ - "کوئی کسی کی طرف سے روزہ  
 رکھے نہ نماز پڑھے" جب تک آدمی خود ادا نہ کرے اس فریضہ سے  
 سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ نفلی صدقہ، روزہ رکھا اور اس کا  
 ثواب کسی دوسرے کو بخش دیا زندہ ہو یا میت جائز ہے اور اس کا ثواب  
 اس کو پہنچتا ہے یہی مذہب اہلسنت وجماعت کا ہے۔ یہی مسئلہ  
 بدائع میں لکھا ہے۔ علماء نے کہا ہے جب کسی نے نفل یا فرض نماز ادا  
 کی اور اس کا ثواب کسی اور کو ہدیہ کر دیا تو یہ صحیح ہے۔ اس کے ذمہ وہ  
 فرض باقی نہ رہا۔ اگر کوئی شخص کوئی نیک عمل کرے اور کہے! الہی! اس  
 کا ثواب فلاں کے لئے یا میرے والدین کے لئے کر دے تو ثواب پہنچ  
 جاتا ہے۔ (سعادت دارین اول)

مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي  
 الْجَنَّةِ - جس نے دوست رکھا میری سنت کو (اور اس پر عمل کیا) تو  
 اس نے مجھ کو دوست بنایا جس نے مجھ کو دوست بنایا وہ بہشت میں  
 میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

(۲) تَوَكَّلْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ  
 اللَّهِ وَ سُنَّتَ رَسُولِهِ - (موطا امام مالک) "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ  
 رہا ہوں۔ جب تک تم انہیں مضبوط پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔"

روایت : ارشاد مبارک : عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو دیندار بنائے اور موت کے بعد فائدہ حاصل کرنے کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنی خواہش کے پیچھے رکھے اور اپنی آرزوؤں کو پوری ہونے کی اللہ سے تمنا کرے۔ (شہادین اوس سے حاکم نے روایت کی)

ایک حدیث میں ہے کہ "آدمی کے لئے تو چند لقمے کافی ہیں جس سے اس کی قوت لایموت حاصل ہو" اور فرمایا : "دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار کے لئے کافی ہے"

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "اگر آدمی نماز کے اندر زور کی سنسی منس لے جس کو قہقہہ کہتے ہیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے"

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُعار کے وقت اس قدر ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل مبارک کی سفیدی نظر آگئی تھی۔ حمیدی نے اپنی سند میں اور ابن منذر نے اپنی تفسیر میں اور بیہقی نے مجاہد سے آیت کریمہ الَّذِي يَدَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ کی تفسیر میں بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیچھے کی صفوں کو ایسے ہی دیکھتے جیسے اپنے سامنے کی طرف دیکھتے تھے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چشم پشت سے مشاہدہ کرتے تھے جو اہل ایمان کی نظروں سے پنہاں تھی۔ ایک دوسرا قول یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان دو آنکھیں سُوئی کے تلکے کے مانند تھیں اور ان کے عمل دید میں کوئی کپڑا مانع نہ تھا نہ کوئی دوسری شے۔

ابو نعیم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اپنی پشت کی جانب سے

بھی تم کو دیکھتا ہوں۔

حاکم نے "المستدرک" میں وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی شان کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ ان کے دل سے ہاتھ میں مہر نبوت ہوتی تھی بجز ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، کہ آپ کی مہر نبوت شریف دونوں شانوں کے درمیان تھی۔

ابو نعیم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانہ ہائے مبارک کے درمیان بیضہ کبوتر کے مانند ابھارتھا باطنی سطح پر "اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ مُحَمَّدًا رَّسُولُ" لکھا ہوا تھا اور اس کے ظاہر پر لکھا تھا "تَوَجَّهْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّكَ مَنْصُورٌ"

(الخصائص الكبرى اول)

عبداللہ بن امام احمد نے "زوائد المسند" میں اور ابن حاکم، ابن حبان، ابو نعیم، ابن عساکر نے تہذیب میں (رضی اللہ عنہم) بہ سند معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی کعب سے روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! امور نبوت میں کیا بات سب سے پہلے آپ کو پیش آئی؟ ارشاد فرمایا: "میں دس برس کی عمر میں صحرا کی طرف جا رہا تھا کہ یکایک دو اشخاص کو میں نے اپنے سر کے اوپر دیکھا۔ انہوں نے آپس میں پوچھا یہ وہی ہیں؟ دوسرے نے کہا ہاں! تو اس نے مجھ کو پکڑ لیا۔ آہستگی سے لٹایا۔ پھر میرے لطن کو چاک کیا اور اس کو غسل دیا۔ پھر میرے سینے کو کھولا مگر مجھے قطعاً در دیا تکلیف نہ ہوئی پھر میرے قلب کو شکاف دیا گیا اور کہا اس کے اندر سے حسد اور کینہ کو نکال دو۔ پھر دوسرے شخص نے اس میں سے ایک لوتھر نکال پھینک دیا۔ آواز آئی رافت و رحمت کو بھر دو۔ تو انہوں نے چاندی کی مانند کوئی شے داخل کی۔ پھر ایک سفوف اس پر چھڑک دیا۔ بعد ازاں میرے

انگوٹھے کو بجایا اور کہا جاو! چنانچہ میں اس حال میں واپس ہوا کہ بچپن میں میرے دل میں غایت درجہ رحمت اور بڑا ہونے کے بعد بجد کمال رافت کے جذبات موجود تھے۔ (الخصائص الکبریٰ اول)

ابن تیمیہ اپنی "الجواب الصحیح" میں تحریر فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت، آپ کے معجزات، اقوال، افعال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت آپ کا معجزہ ہے۔ آپ کی امت کے اولیاء کرام رحمہم اللہ کی کرامات بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تواریخ میں بیان فرمایا کہ اولاد اسمعیل رضی اللہ عنہم وعلیہ السلام میں ایک عظیم الشان نبی ظاہر ہوں گے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اولاد اسمعیل علیہ السلام میں کوئی نبی ظاہر نہیں ہوا۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرًا مِثْلِهَا۔ جو ایک نیکی کرتا ہے اس کو اس کی مثل دس کا ثواب ملتا ہے۔ (قرآن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرًا۔ (امام مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی) جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ سبحانہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مقامِ خلعت عطا فرمایا اور ہمارے نبی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محبوبیت مرحمت فرمایا۔ مقامِ محبوبیت، مقامِ خلعت سے عالی تر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقامِ خلعت اور محبوبیت دونوں جمع تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقامِ خلعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقامِ خلعت سے افضل و اکمل ہے۔

**جو سنت کو لازم رکھنے کی دعوت ہے حدیث : علاؤ بن**  
 نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ہدایت کی طرف بلائے تو اسے بھی اتنا ہی  
 ثواب ملے گا جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو۔ اور اس سے ان کے ثواب  
 میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اسے بھی اتنا  
 ہی گناہ ہوگا جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو۔ اور اس سے ان کے گناہوں  
 میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

**حدیث :۔** حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمام اعمال سے افضل اللہ کے لئے  
 محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی کرنا ہے۔

**عمامہ کا بیان** ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

**سبز رنگ** احمد بن یونس، عبید اللہ بن ایاد سے روایت  
 ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں  
 اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس  
 میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے اوپر دو سبز چادریں دکھیں۔

**سفید کپڑوں کا بیان** سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کیڑوں میں سے سفید کیڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کیڑوں میں بہتر ہیں اور ان میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔ اور تمہارے مُردوں میں بہتر مُردہ اُمّت ہے، جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اگانا ہے۔"

حدیث: سہل بن معاذ بن انس کے والد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھانا کھایا اور پھر کہا اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے روزی دی۔ "تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دئے جاتے ہیں۔ اور فرمایا: جس نے نیا کیڑا پہن کر کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کیڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے مرحمت فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دئے جاتے ہیں۔" (ابوداؤد شریف)

"فصول سبعین" میں لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں سب سے پہلے جسے بہشتی لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ پھر آپ کے لئے عرش کے دائیں جانب ایک کرسی بچھانی جائے گی آپ اس پر تشریف فرما ہوں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد مجھے نورانی لباس پہنایا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مقام پر آپ جلوہ فرما ہوں گے کوئی دوسرا بھی وہاں آسکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہاں، میرا وہ اُمتی جو ہر فرض نماز کے بعد دس بار درودِ پاک پڑھے، ایسے شخص کو بھی میری طرح بہشتی لباس پہنایا جائے گا۔ وہ مجھے دیکھے گا اور میں اُسے دیکھوں گا۔ اُس اُمتی کا چہرہ اس روز چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ روشن ہوگا۔"



امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احوال العلوم میں فرماتے ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے کائناتِ ارضی  
پر سیر کرتے رہتے ہیں اور ان کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ جب  
کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتے  
فوراً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اور آپ  
کی امت میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو حضور کی ذات والصفات  
پر درود پڑھے تو آپ کی روح و بدن سے اس کے سلام اور درود کا  
جواب نہ دیا جائے۔ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا  
ہم آپ پر کن الفاظ میں درود پاک پڑھا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ و  
آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھو: **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى آلِهِ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى  
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيُّدٌ مُّجِيدٌ** (معارج النبوت اول)

**حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ  
السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا اقد ساتھ ذراع (گزن) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان  
فرشتوں کو جا کر سلام کرو۔ اور ان کے جواب کو غور سے سنو۔ کیونکہ وہی  
تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ انہوں نے کہا اللہ علیکم۔ تو  
فرشتوں نے جواب دیا: **وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ** یعنی انہوں نے  
"رحمۃ اللہ" زائد کہا۔ پس جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم  
علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اُس وقت سے اب تک لوگوں کا قد  
برابر گھٹتا جا رہا ہے۔ (بخاری جلد ۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔  
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک سورج اور چاند اللہ  
 تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت اور  
 حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو  
 اور نماز پڑھا کرو۔ (بخاری جلد دوم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اس کی متابعت  
 ابو عاصم، ابن جریر، موسیٰ بن عقبہ، نافع رضی اللہ عنہم نے کی ہے۔  
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے  
 سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو۔  
 پس جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل  
 علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے  
 محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے  
 محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت  
 رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری جلد ۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتے باری سے زمین پر آتے ہیں۔ کچھ رات کے  
 فرشتے ہیں اور کچھ دن کے۔ ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر کے وقت  
 ہوتا ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان پر جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ  
 رات گزارنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے کہ میرے  
 بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض  
 کرتے ہیں، جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور حیب  
 ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (صحیح بخاری ۲)

حضرت اس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے۔ وہ عرض کرتا رہتا ہے کہ یارت! یہ لطفہ ہے یارت! حجام ہوا خون ہے یارت! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے: یارت! یہ مرد ہے یا عورت! یہ شقی (بد بخت) ہے یا سعید؟ (نیک بخت) اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ ماں کے شکم میں ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری جلد ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرضے دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب تو کسی غریب سے قرضہ لینے جائے تو درگزر سے کام لینا۔ شاید اس کے باعث اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ جب وہ (مکر) بارگاہِ الہی میں پیش ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔ (بخاری)

**فائدہ:** جو آدمی درود پڑھنے کے بعد کہتا ہے: یا اللہ! اس کا ثواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اس کے لئے یہ حدیث اصل عظیم ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ جو کچھ دنیا میں ہے، یا جو اللہ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کر لے۔ پس اس بندے نے اُسے پسند کر لیا جو اللہ کے پاس ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ہمیں ان کے رونے پر تعجب ہوا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کسی شخص کے متعلق خبر دے رہے تھے کہ اُسے اختیار دیا گیا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تو خود اپنے اختیار کے متعلق فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہو گیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بیشک اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ اگر میں خد کے سوا کسی کو خلیل بنانا تو بیشک وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے لیکن اسلامی اخوت اور دوستی کا رشتہ موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے سوائے دروازہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے۔ (صحیح بخاری شریف ۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام طویل قامت، گندم گوں اور بہت طاقت ور تھے۔ اور ان کے جسم پر بہت بال تھے اور مضبوط بال تھے۔ اگر وہ قمیص پہنتے تو قمیص سے بھی بال باہر نکل آتے۔ اور جب آپ غصہ میں ہوتے تو بال آپ کی ٹوپی سے باہر نکل پڑتے۔ اور اکثر اوقات آپ کی ٹوپی غصہ سے جل جاتی۔ (تفسیر روح البیان / دلائل الخیرات)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 کے درمیان چھ سو پچاس برس کا زمانہ تھا۔ (تفسیر مدارک / دلائل الخیرات)  
صحابہ کرام کی تعداد (رضی اللہ عنہم) زمانہ ابتدائے نبوت سے

وفاتِ آخری صحابی رضی اللہ عنہ تک ایک سو بیس برس رہا۔  
 کل صحابہ رضی اللہ عنہم بمطابق تعداد انبیاء علیہم السلام کے  
 بعد وصال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک لاکھ چوبیس  
 ہزار تھے۔ (طحطاوی / دلائل الخیرات / کراچی / خیر کثیر)

## حلیہ شریف (بصر)

بصر شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کی تاریکی میں ایسا دیکھتے تھے،  
 جیسا کہ دن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔ اس حدیث کو بخاری نے روایت  
 کیا ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریکی میں ایسا دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی  
 میں دیکھتے تھے۔ اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا ہے اور ابوہریرہ  
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا کہ تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ میری مواجہت اسی جگہ ہے کہ میں  
 اسی جگہ تم کو نماز پڑھاتا ہوں اللہ کی قسم: تم لوگوں کا رکوع اور سجود  
 مجھ پر مخفی نہیں رہتا۔ میں تم لوگوں کو اپنی پاٹھ پیٹھ سے دیکھتا ہوں۔  
 اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

ابن عساکر نے بسند کبریٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ذکر حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام سے فرماتا رہا۔ تمام سابقہ امتیں اپنے اپنے انبیاء سے بشارت ظہور سنتی رہیں اور آپ کے وسیلہ سے فتح و ظفر مانگتی رہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین امت، بہترین زمانہ، بہترین صحابہ رضی اللہ عنہم اور بہترین شہر میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے اس شہر میں حبشہ تک اللہ تعالیٰ نے چاہا قیام فرمایا۔ یہ شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حرم تھا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے آپ کو ہجرت مدینہ کے لئے حکم فرمادیا۔ اس لئے وہ شہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم ہے تو گویا مقام بعثت اور مقام ہجرت دونوں حرمین ہیں۔ (خصائص کبریٰ ۱)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں نزول کی تاریخ ۸ ربیع الاول ہے۔ جب آپ نے نماز ادا فرما کر وہاں مسجد کی بنیاد ڈالی۔ مکہ مکرمہ سے روانگی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف ۵۲ سال تھی اور ۱۳ سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو ہو چکے تھے۔ مدینہ منورہ میں آپ کے قیام کی مدت شریف ۸ ربیع الاول ۳ نبوی ۱۲ ہجری تا ۱۲ ربیع الاول ۳ ہجری یوم دوشنبہ ہے یعنی کامل ۱۰ سال۔ اس طرح عمر شریف ۶۳ سال ہوئی ہے۔ آپ کی ولادت شریف، ہجرت اور وصال مبارک میں یوم دوشنبہ مشترک ہے۔

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کی میت لائی جاتی جس پر قرض ہوتا تھا، تو آپ دریافت فرماتے، کیا اس نے

ادائے قرض کے لئے کچھ مال چھوڑا ہے؟ اگر مال چھوڑا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ فرماتے: "تم اپنے رفیق کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا سلسلہ جاری فرمادیا تو کھڑے ہو کر فرماتے، "میں مسلمانوں کی اپنی جانوں سے زیادہ اولیٰ و احق ہوں۔ تو جو مسلمان فوت ہو جائے اور اُسے قرض چھوڑا ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑا ہے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔" (المخصائص الکبریٰ ۲)

بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کوئی شعر مرتب نہیں فرمایا؛ الا صبہانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتاب میں مجھ پر درود لکھے گا، جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ نیز انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کی ہے کہ وہ درود اس کے لئے ہمیشہ جاری رہے گا۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ** اصبہانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی، کہ جب تم میں سے کوئی اپنے وضو سے فارغ ہو تو اسے چاہئے کہ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کی شہادت دے پھر مجھ پر درود بھیجے تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔ (المخصائص الکبریٰ ۲)

**حدیث:** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے اور نیکی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ (ترمذی)

**حدیث :** حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ رشتہ داری کو قطع کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

**حدیث :** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی عبادت کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور بلند آواز سے سلام کرو، جنت میں داخل ہو گے۔ (ترمذی)

**حدیث :** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر میں پڑے رہو اور گناہوں پر روؤ۔

**حدیث :** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی وزی فراخ ہو اور موت میں تاخیر ہو (یعنی عمر لمبی ہو) وہ اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔ (بخاری و مسلم)

ترمذی و حاکم نے ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں۔ لہذا میں اپنا درود کس تعداد میں رکھوں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور جتنا زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا۔ فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر اس سے زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی۔ فرمایا: جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ کرو گے تو وہ تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اپنا سارا وقت آپ پر درود ہی پڑھوں گا۔ فرمایا: "اُس وقت تمہاری ہمت تمہیں کفایت کرے گی۔"



اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (الخصائص الکبریٰ ۲)  
 ابن ابی حاتم نے ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں  
 نے کہا کہ کوئی امت قبولیت دعا کے اندر اسلام میں اس امت سے زیادہ  
 نہیں ہوئی، اسی مقصد سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ  
 أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (خصائص)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ بھی ہے  
 کہ آپ کی امت خیر الامم ہے اور یہ شرف آپ کی وجہ سے ہے اور  
 گزشتہ امتوں کے اعمال دوسروں کے سامنے ظاہر کر کے رسوا کیا جائے  
 گا اور اس امت کو رسوا نہ کیا جائے گا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے  
 کلام پاک کو سینوں میں محفوظ کرنا مسلمانوں کے لئے آسان کر دیا ہے۔  
 اور یہ کہ اس کا نام دو اسماء الہی سے مشتق کر کے رکھا گیا۔ ایک المسلمون  
 دوسرے الموصون۔ اور یہ کہ ان کے دین کا نام اسلام رکھا گیا۔ اور  
 اس وصف کے ساتھ بجز انبیاء کرام علیہم السلام کے کوئی موصوف بہ  
 ہوا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ  
 لِلنَّاسِ۔ تم بہترین امت ہو ان میں جتنی امتیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا، وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ۔ ہم نے قرآن کو یاد کرنے  
 کے لئے آسان کر دیا۔

**حدیث:** حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس شخص نے اس حال  
 میں صبح کی کہ اس کا بدن صحت مند ہے، گھر میں مامون ہے اور اس کے  
 پاس آج کے دن کی خوراک ہے تو گویا اس کے لئے دنیا بہتات کیساتھ  
 جمع کر دی گئی۔ (قوت القلوب)

علمائے اعلام نے فرمایا "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص  
 میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو آپ کے اسم مبارک کے ساتھ نہیں پکارا بلکہ یَاٰیہَا النَّبِیُّ،  
 یَاٰیہَا الرَّسُوْلُ، یَاٰیہَا الْمُدَّتِرُ، یَاٰیہَا الْمُرْمِلُ فرمایا۔ بخلاف  
 دوسرے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے، کیونکہ انہیں اُن کے ناموں  
 کے ساتھ پکارا۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے: "یَاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ  
 زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یَا نُوحُ اٰهْبِطْ۔" یَا اِبْرٰهیمُ اَعْرِضْ عَن هٰذَا۔  
 "یٰمُوسٰی اِنِّیْ اصْطَفٰیْتُكَ۔" یَا عِیْسٰی اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ۔" یَا دَاوُدُ  
 اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ۔" یَا زَکْرِیَّا اِنَّا نَبِّشِرُکَ۔" یَا یَحْیٰی  
 خُذِ الْکِتٰبَ۔"

ابو نعیم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں  
 سے یہ بھی ہے کہ آپ کی اُمت پر حرام ہے کہ آپ کو آپ کے نام کے  
 ساتھ پکارے۔ جبکہ تمام انبیاء علیہم السلام کو اُن کی اُمتیں اُن کے نام  
 سے پکارتی تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن اُمتوں کی تمثیل میں فرمایا  
 "قَالُوْا یٰمُوسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اِلٰهَةٌ۔" لوگوں نے  
 کہا اے موسیٰ! ہمارے لئے کوئی معبود بنا دے جیسا کہ اُن کے لئے  
 معبود ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَعَمْرُکَ اِنَّہُمْ لَفِیْ سَکْرَتٍ مِّنْ یَعْنٰہُمْ۔  
 "قسم ہے آپ کی حیات کی یہ کافر یقیناً اپنے نشے میں بہکے ہوئے ہیں۔"  
 ابو یعلیٰ وابن مرویہ اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے  
 کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی اور کوئی جان ایسی پیدا نہیں کی جو محمد  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اُس کے نزدیک افضل و مکرم ہو۔  
 اور اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی حیات کی قسم نہیں کھائی مگر اس نے حضرت  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کی قسم فرمائی۔ چنانچہ فرمایا: لَعَمْرُکَ

إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ یعنی "وَحَيَاتُكَ يَا مُحَمَّدًا" آپ کی  
حیات کی قسم اے محبوب! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بیہوشی والو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انہوں نے  
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "دو باتوں میں مجھے  
حضرت آدم علیہ السلام پر فضیلت دی گئی" میرا شیطان یعنی ہمزاؤ کافر  
تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد فرمائی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا  
اور دوسری بات یہ کہ میری تمام ازواج میرے لئے مددگار بنیں۔ حالانکہ  
حضرت آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور ان کی زوجہ ان کی خطا  
پر مددگار تھیں۔ (الخصائص الکبریٰ ۲)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ایک اثر نقل کرنے کے بعد فرماتے  
ہیں (جس اثر میں یہ بیان ہوا کہ عالم بالائیں ذرہ ذرہ پر حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لکھا ہوا ہے)  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانوں، جنوں بلکہ جملہ فرشتوں  
نباتات، جمادات تمام مخلوق کے حتیٰ کہ عالمین کے ذرے ذرے کے  
رسول ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝  
"اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے" (پارہ ۱۷۵)

سورۃ الانبیاء رکوع ۷  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً" (صحیح  
مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۹۹) "میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر  
بھیجا گیا ہوں۔"

امام رازی زیر آیت "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى  
بَعْضٍ" فرماتے ہیں:

إِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بُعِثَ إِلَى كُلِّ خَلْقٍ .  
 " حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے " (جوہر البحار، جلد ۱)

علامہ علی قاری حنفی حدیث مسلم کے تحت لکھتے ہیں :  
 " حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ساری مخلوق کا رسول ہوں ، اس کا مطلب ہے کہ آپ تمام موجودات کے رسول ہیں۔ جن ہوں ، انسان ہوں ، فرشتے ہوں ، جاندار چیزیں ہوں یا کہ جمادات ہوں " (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۱)

بیز امام رازی زیر آیت لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝  
 فرماتے ہیں : " إِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوثٌ إِلَى كُلِّ الْعَالَمِينَ " (تفسیر کبیر جلد ۳) " حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کی طرف مبعوث ہوئے "۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کی اُمت کو قرآن کریم میں " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا " کے خطاب کیساتھ مخاطب کیا گیا۔ جب کہ تمام امتوں کو ان کی کتابوں میں " يَا أَيُّهَا النَّاسُ " کے ساتھ پکارا گیا۔ اور یہ کہ آسمانوں میں فرشتے ان کی اذانوں کی آواز سننے ہیں اور تلبیہ پڑھتے ہیں اور یہ کہ یہ اُمت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والی ہے اور ہر بلندی پر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بولتے ہیں اور ہر نشیب میں اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور یہ کہ ہر کام کے کرتے وقت " انشاء اللہ " کہتے ہیں (انشاء اللہ میں یہ کہوں گا) اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کہتے ہیں اور جب جھگڑتے ہیں تو تسبیح (سُبْحَانَ اللَّهِ) کہتے ہیں اور ان کے سینوں میں قرآن ہے اور ان کا ہر شخص رحمت کیا ہوا ہے اور وہ نماز

کے لئے آفتاب کی نگہداشت کریں گے۔  
 شیخین نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ  
 حق پر رہے گی اور غالب رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم  
 (قیامت) آجائے۔

رِزْقِ كَلِّهِمْ وَرِزْقِ كَلِّهِمْ (۱) اللَّهُمَّ وَسِعَ رِزْقِي وَسِعَةَ  
خَلْقِكَ. (۷ بار)

(۲) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِحَقِّ يَسَّ بَحْرَمَةَ يَسَّ وَ  
 بِحَقِّ إِسْبِكَ الْبَيْتِ. پھر یا اللہ یا مولاہ یا غوثاہ۔ یا  
 صمداہ یا اللہ سخیر لی رزقک وخلقک بحرمۃ نبیک  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

عَصْرُ كِي سُنَّتِي - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَحِمَ اللَّهُ أَمْرًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ  
 أَدْبَعًا. (ترمذی شریف)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس  
 شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں (سُنَّتیں) پڑھتا ہو۔“  
 ابومسعود الانصاری البدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے  
 ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :  
 مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ  
 فِيهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي  
 لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ.  
 ”جس نے نماز پڑھی مگر اس میں  
 مجھ پر اور میرے اہل بیت رضی  
 اللہ عنہم پر درود نہ پڑھا اس کی  
 نماز قبول نہیں۔“  
 (القول البدیع)

## انگوٹھے چومنا

مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ، اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ان کے علوم و اسرار و تجلیات الہیہ کے انوار سے منور کرے، کی مستند اور مدلل تصنیف "البرہان" سے اذان میں انگوٹھے چومنے کا ثبوت تبرکاً من وعن نقل کر رہا ہوں۔

اذان میں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا

یہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے

دیلمی نے فردوس میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ والی حدیث پاک ذکر

کی ہے کہ انھوں نے جب مؤذن کو **أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا**

**رَسُولُ اللَّهِ** پڑھتے سنا تو (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح

کیا اور آنکھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر لگایا یہ دیکھ کر رحمت والے

نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا **مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي**

**فَقَدْ حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي - وَلَا يَصِحُّ -**

(مقاصد حسنہ ص ۳۸۳)

یعنی جو کام میرے خلیل ابوبکر نے کیا ہے جو مسلمان ایسا کرے

گا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی، اور اس کی سند درجہ صحت

ہم نہیں پہنچی۔

مولای صلواتی وسلم واما ابدا  
علیٰ جبیک غیر الخلق کلہم

(۲۴)

ولیوں کے ولی سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرمدی قدس سرہ

بھی اذان میں نام مبارک سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے تھے

جو اہر مجددیہ میں ہے (سیدنا امام ربانی قدس سرہ) جس وقت

اذان سننے اس کا جواب دیتے اور بوقت شہادہ ثانیہ (اشہد

ان محمد رسول اللہ) تقبیل ابھامین (انگوٹھے چوم کر

آنکھوں پر لگاتے) اور قرة عینی بک یا رسول اللہ پڑھتے

(جو اہر مجددیہ ص ۵۲، مصنفہ حضرت خواجہ احمد حسین نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ)

۱۔ اے میرے عزیز غور کر یہ امام ربانی کون ہیں یہ وہ ہیں جن

کے متعلق پانچ سو سال پہلے غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی

غوث اعظم جیلانی قدس سرہ نے بشارت دی تھی، ہوا یوں کہ ایک

دن سیدنا غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کسی جنگل میں مراقبہ کر رہے

تھے کہ یکایک ایک نور آسمان سے نمودار ہوا اس سے سارا جہان

منور ہو گیا اور الہام ہوا کہ آپ سے پانچ سو سال بعد جب کہ  
جہاں میں شرک و بدعت پھیل جائے گی اس وقت ایک بزرگ پیدا  
ہوگا جو کہ وجید اُمت (یکتا اُمت) پیدا ہوگا وہ دُنیا سے شرک اور  
گمراہی کو مٹا کر دے گا، دینِ مُصطفیٰ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو  
نئے سرے سے تازگی بخشنے گا اور اس کی صحبت کی میا ہوگی، اس  
کے صاحبزادے اور خلفاء بارگاہِ صمدیت کے صدر نشین ہوں گے  
یہ سُن کر سیدنا غوثِ اعظم بغدادی قدس سرہ نے اپنے خرقہ خاص کو  
اپنے کمالات (نسبتِ قادریہ) سے بھر پور کر کے اپنے صاحبزادہ  
تاج الدین سید عبدالرزاق رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب  
اس بزرگ کا ظہور ہو یہ خرقہ ان کے حوالے کر دینا اس وقت سے  
وہ خرقہ خاص سید عبدالرزاق رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ کی اولاد میں یکے بعد دیگرے  
وصیت کے مطابق سپرد ہوتا رہا حتیٰ کہ ۱۰۱۳ھ میں سیدنا غوثِ اعظم  
محبوبِ ربّانی قدس سرہ کی اولادِ پاک میں سے سید سکندر شاہ  
کیتھلی رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ اسے کیتھلی سے اٹھا کر سرہند شریف لائے اس  
وقت حضرت امام ربّانی مجددِ الف ثانی قدس سرہ مراقبہ میں تھے  
تو اچانک حضرت شاہ سکندر کیتھلی رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ نے آپ کے اوپر ڈال دیا  
جس سے آپ نسبتِ قادریہ کے فیض سے بہت زیادہ مسرور ہوئے۔



صاحب رُوح البیان کے نزدیک بھی اذان میں نام مبارک

سُن کر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے

وَيَسْتَحِبُّ أَنْ يَقُولَ عِنْدَ سَمَاعِ الْأُولَى

مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعِنْدَ

سَمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

بَعْدَ وَضْعِ ظَفَرِي الْإِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ

كَمَا فِي شَرْحِ الْقَهْطَانِيِّ وَفِي ثُفَّةِ الصَّلَوَاتِ

لِلْكَاشِفِيِّ صَاحِبِ التَّفْسِيرِ نَقْلًا عَنِ الْفُقَهَاءِ

الْكِبَارِ - (تفسیر رُوح البیان ص ۲۶ جلد ۲۳)

یعنی اذان میں جب پہلی بار سُننے آسُھدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُولُ اللَّهِ توستحب ہے کہ سُننے والا کہے صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - اور جب دوسری بار سُننے تو کہے قُرَّةُ

عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - (آپ کی برکت سے میری آنکھوں

کی ٹھنڈک ہے) جبکہ دونوں بار انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے۔

اذان میں نام پاک شکر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر

لگانے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت شیخ ابوطالب مکی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے قوت القلوب میں فرمایا:

روایت کردہ از ابن عیینہ کہ حضرت پیغمبر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بمسجد ورا آمد و ابوبکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ظفر ابہا میں چشم خود راسخ کردہ گفت

قُدْرَةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - و چوں بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

از اذان فراغی روئے نمود حضرت رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمود کہ ابابکر ہر کہ بگوید آنچه تو گفتی از روتے شوق بلفاتے من

و بکند آنچه تو کردی خداتے در گزند گناہاں ویرا آنچه باشت

نو و کشتہ خطا و عمد و نہاں و آشکارا در مضمرات بریں و جب

انقل کردہ - نَأْتِيهِمْ نَارًا يُدْرِكُ الْإِنْسَانَ فِيهَا مَا خَلَقَ

اللَّهُ لَكُمْ فِي الْحَاشِيَةِ تَفْسِيرُ حَبْلَيْنِ (۳۵۷) اللَّهُ نَارُ قَسَمٍ

قَسَمٌ یعنی ابن عیینہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک

دکن مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اذان کی اور

جب آیت شہد ان **مُحَمَّدٌ** أَرْسُولُ اللَّهِ کہا تو حضرت صدیق

اکبر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے انگوٹھے آنکھوں پر لگا کر پڑھا قُدْرَةُ عَيْنِي بِكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ - اور جب حضرت بلال رضي الله عنه نے اذان ختم کی،  
 رسول اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا اسے ابوبکر جو کوئی یہ پڑھے  
 جو تو نے پڑھا ہے از روتے شوق دیدار اور ایسے کرے جیسے تو  
 نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلاله اس کے نئے پرانے پوشیدہ اور ظاہر  
 گناہ امیرِ خطا و عمد سب معاف فرمادے گا۔  
 اذان میں حضور صلى الله عليه وآله وسلم کے اسم پاک کو سن کر شہادت  
 کی انگلیوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر ملنا موجب شفاعت عالم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اور سب دخولِ جنت ہے اور باعث کفارۃ گناہ اور نور بصر  
 کی حفاظت کا علاج ہے۔ (قوت القلوب / جلالین / روح البیان)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ وَمَلَائِكَةُ الْأَرْضِ وَمَلَائِكَةُ مَا بَيْنَهُمَا

مِنْ شَيْءٍ يُعَدُّ

...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...

کہا ہے شیخ ابی عبد اللہ بن  
**جبریل علیہ السلام کی آمد نبیوں پر** عمری نے کہ حضرت جبرائیل علیہ  
 السلام حضرت آدم علیہ السلام کے پاس اکتیس (۲۱) بار آئے اور نوح علیہ  
 السلام کے پاس تیس (۲۳) بار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اڑتالیس (۲۸) بار،  
 حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس چار بار، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے  
 کے پاس اکتیس (۲۵) بار اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے پاس چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ مرتبہ حاضر ہوئے۔

**چھڑی پر ٹیک لگانا سنت ہے**  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
 ہے کہ لکڑی پر ٹیک لگانا انبیاء کرام علیہم السلام  
 کے اخلاق میں سے ہے اور نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بھی لکڑی پر ٹیک لگاتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کا  
 حکم فرماتے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ لکڑی رکھنا  
 مومن کی علامت ہے اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے حضرت حسن  
 بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے برچھی اور چھڑی میں آٹھ بانیں ہیں جو  
 انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں۔ صلحار کی زینت ہیں۔ دشمن کھیلے  
 ہتھیار ہیں۔ ضعفار کا مددگار ہیں۔ ان کے رکھنے سے شیطان بھاگتا  
 ہے۔ بدکار اس سے دبتا ہے۔ اور رکھنے والے کے لئے سترہ کا کام بھی  
 دیتی ہے اور جب تھک جائے تو قوت دیتی ہے۔ اور حضرت نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے جو چالیس برس کا ہو کر بھی  
 چھڑی نہ رکھے یہ اس کے کبر اور خود بینی سے شمار ہوتا ہے۔  
 نزہۃ المجالس

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے  
 گستاخی کرنے والا حزیبہ کی ایسی ایسی قباحتیں مشاہدہ میں  
 آئی ہیں جو ان کے خبیث باطن پر

دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب ابن مینر مرا تو  
 حلب کے کچھ جوان خوشی کا اظہار کرنے لگے اور ایک دوسرے سے  
 کہنے لگے، ہم نے سنا ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو  
 گالیاں بکنے والا کوئی بھی جب مرے تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس کی شکل  
 خنجریر سے بدل دیتا ہے اور یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ ابن  
 مینر بہر دو حضرات (صحابہ رضی اللہ عنہما) کو گالیاں دیتا تھا۔ اب انہوں  
 نے طے کر لیا کہ اس کی قبر پر جا کر اس کی قبر اکھاڑیں گے۔ چنانچہ قبر کو  
 اکھاڑا اور دیکھا کہ اس کا چہرہ واقعی خنجریر کا ہو چکا تھا اور چہرہ قبلہ  
 کی بجائے شمال کو مڑ چکا تھا۔ انہوں نے اسے قبر سے نکال کر کنارہ قبر  
 پر ڈال دیا تاکہ لوگ دیکھیں اور عبرت پکڑیں۔ پھر اسے آگ میں جلا کر  
 قبر میں پھینک دیا۔ (سعادت دارین ۲)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى  
 آلِكَ وَأَصْحَابِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ.

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا هَذَا فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينَ يَارِبِ الْعَالَمِينَ وَ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبٍ وَرَسُولٍ وَنُورِ عَرْشِهِ وَزِينَةِ  
 فَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ وَسَيِّدِ خَلْقِهِ وَمَهْبِطِ وَحْيِهِ وَعَلَى  
 آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا  
 ابداً.

# ایک علوی عورت کا قصہ

”نزہت المجالس“ میں یوں  
 کی وفات ہوگی تو اس کی زوجہ سمرقند چلی گئی اور جامع مسجد میں  
 اپنے بچوں کو چھوڑ کر خود تلاش خوراک میں روانہ ہوئی۔ اس نے شہر  
 کے ایک بڑے شخص کو دیکھا اس سے کہنے لگی میں ایک علوی عورت  
 ہوں اور آپ سے اپنے بال بچوں کے لئے خوراک کی خواہش گزار  
 ہوں۔ اس نے کہا میرے پاس گواہ لاؤ کہ تم علوی ہو۔ عورت نے  
 کہا کہ میرے پاس گواہ تو نہیں ہے۔ اس آدمی نے اس سے منہ  
 پھیر لیا۔ اس وقت اتفاقاً ایک مجوسی نے اس عورت کو دیکھا۔  
 عورت نے اس سے اپنا ماجرا سنا یا۔ مجوسی نے اس پر کرم کیا۔ آ  
 ہوئی اس مسلمان کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 زیارت ہوئی۔ آپ کے قریب ایک خوبصورت محل دیکھا۔ پوچھا:  
 یا رسول اللہ! یہ محل کس کے لئے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان کے لئے۔ اس نے کہا میں مسلمان ہوں  
 آپ نے فرمایا، گواہ لاؤ۔ وہ شخص شذر رہ گیا۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک علوی عورت آئی تھی۔  
 تم نے اس سے کہا تھا کہ گواہ لاؤ؟ وہ شخص جاگ اٹھا اور فوراً اس  
 مجوسی کے پاس گیا اور کہا میں اس علوی عورت کو چاہتا ہوں اور  
 تو مجھ سے ایک ہزار دینار لے لے۔ مجوسی نے کہا میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کا محل ہزار دینار پر فروخت نہیں  
 کرتا۔ اور گذشتہ شب میں مجھے اپنے بال بچوں کے اسلام لانے  
 کے بعد سویا ہوں۔ اور مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا تو مع اپنے بال بچوں کے جنت میں ہے۔ اے صلی اللہ علیہ وسلم

## خیاہ لہ یوں میں ہاں وجوب مشورہ

پتہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصافِ نفس میں سے ہے کہ (دینی و دنیوی امور میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مشورہ لینا واجب تھا۔

اللہ جل مجدہ نے فرمایا: **وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ** اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔ (پ ۴: آل عمران)

امام بیہقی قدس سرہ نے "شعب الایمان" میں اور امام ابن عدی قدس سرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت کریمہ **وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ** اور کاموں میں ان سے مشورہ لو (نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنتے ہو مشورہ لینے سے اللہ جل مجدہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بے نیاز ہیں۔ مگر اسے اللہ جل شانہ نے میری امانت کے لئے (ذریعہ) رحمت بنایا ہے۔

عارف باللہ حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے اللہ جل مجدہ نے لوگوں سے مشورہ لینے کا اسی طرح حکم دیا ہوا ہے جیسے فرانس کے قائم کرنے کا۔"

امام ابن ابی حاتم قدس سرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس قدر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا کرتے تھے، میں نے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اپنے دوستوں سے اس قدر مشورہ لیتا ہو۔

حضرت حاکم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں بلا مشورہ اگر کسی کو اپنا نائب بنانا تو آدم معبد کے بیٹے (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو اپنا نائب بنانا۔  
 "امام الائمہ ترمذی قدس سرہ

نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا:

"میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

صلی اللہ علیک وسلم، آپ کی نبوت

کب سے ثابت ہے؟ فرمایا: جبکہ

آدم علیہ السلام روح اور جسم میں

تھے (یعنی میں اس وقت نبی تھا،

جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی روح نے ان کے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔)

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ مصنف "سیف الملوک" نے اسی

مفہوم کا تجزیل پیش کیا ہے

نور محمد روشن آبا آدم جدول نہ ہویا۔ اول آخر دو ہیں پاسیں او ہول کھلویا

کرسی، عرش نہ لوح قلم سی نہ سورج چن کے تڑول وی نور محمد والا دیندا سی چمکائے

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

"میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ

آدم علیہ السلام ہنوز جسم و روح

کے مابین تھے۔"

وَقَدْ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) مَتَى وَجَبَتْ  
 لَكَ النُّبُوَّةُ، قَالَ وَادَمُ بَيْنَ  
 الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

(ترمذی ص ۲۲۶)

جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی روح نے ان کے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔)

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ مصنف "سیف الملوک" نے اسی

مفہوم کا تجزیل پیش کیا ہے

نور محمد روشن آبا آدم جدول نہ ہویا۔ اول آخر دو ہیں پاسیں او ہول کھلویا

کرسی، عرش نہ لوح قلم سی نہ سورج چن کے تڑول وی نور محمد والا دیندا سی چمکائے

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

"میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ

آدم علیہ السلام ہنوز جسم و روح

کے مابین تھے۔"



اللہ تعالیٰ کا علم تو تمام اشیاء کو محیط ہے اور اُس وقت جبکہ  
 آدم علیہ السلام ابھی خمیر میں تھے اسی وقت سے اللہ جل مجدہ نے حضور  
 سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصفِ نبوت سے متصف فرمایا۔ لہذا  
 اس ارشاد کا یہ مطلب لینا ہی بہتر ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے لئے اُس وقت نبوت ثابت تھی یہی وجہ تھی کہ حضرت آدم علیہ  
 السلام نے (بعد از تخلیق) سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش پر لکھا ہوا پایا۔ لہذا بدایت ثابت  
 ہوا کہ اسی وقت سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہے۔

## فضائل و خصائص النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | صاحب الصحاح حضرت

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی پتھر پر پاؤں مبارک رکھتے تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کے نشانات پڑ جاتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پتھر پر پڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر کرنا اور اس پتھر پر آپ کے پاؤں مبارک کے نشانات پڑ جانا یہ ذکر قرآن پاک میں موجود ہے اور وہ پتھر آج بھی مسجد حرام میں موجود ہے جسے مقام ابراہیم کہتے ہیں۔

## چٹان کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا | حضرت جابر رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوة خندق میں خندق کھود رہے تھے کہ ایک چٹان سامنے آگئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یہ ایک سخت چٹان ہے جو خندق میں اڑے آگئی ہے۔ چنانچہ آپ نے کدال اٹھایا اس پر مارا، وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اس کے علاوہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چٹان پر چلتے تو وہ آپ کے قدموں تلے موم ہو جاتی اور جب آپ ریت پر چلتے تو اس میں پاؤں کے نشانات نہ پڑتے۔

علامہ مقرئ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے قاضی القضاة محمد بن ابراہیم مالکی مصری کی تحریر دیکھی جس کا مضمون یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے درج ذیل دن معجزات لکھ کر اپنے گھر میں رکھے گا اس کا گھر آگ سے محفوظ رہے گا اور اگر لکھ کر آگ میں ڈالے گا تو آگ بجھ جائے گی۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمین پر کبھی سایہ نہ پڑا۔  
 ۲۔ آپ کا پیشاب کبھی زمین پر ظاہر نہ ہوا۔  
 ۳۔ کبھی کبھی آپ کے جسم اطہر پر نہ بیٹھی۔  
 ۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اجتلام نہ ہوا۔  
 ۵۔ آپ نے کبھی جمائی نہ لی۔  
 ۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔  
 ۷۔ کبھی کوئی چارپایہ آپ کو دیکھ کر نہ بھاگا۔  
 ۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن قلب انور نہیں  
 سوتا تھا۔

۹۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح سامنے دیکھتے، ویسے ہی پیچھے  
 بھی دیکھتے تھے۔  
 ۱۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لوگوں کے درمیان تشریف فرما  
 ہوتے تو تمام لوگوں سے آپ کے کندھے مبارک بلند نظر آتے۔  
 امام حافظ مشہور سیاح ابو عبد اللہ محمد بن زبید القہری المعنری  
 المالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سفر نامے میں جس میں انہوں نے مکہ اور  
 مدینہ تشریفین کے طویل سفر کی روایت و قلمبندی کی کہ دمشق میں جب  
 میں دارالحدیث مدرسہ اشرفیہ میں داخل ہوا تو وہاں میں نے وہاں  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعل پاک کی زیارت کی جو مدرسہ کے  
 وسط میں ایک مسجد کے اندر بڑی خوبصورتی کے ساتھ آبنوس کی ایک  
 کرسی پر رکھا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متروکہ  
 اشیاء میں سے ایک تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ  
 سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث کے پاس تھی۔ پھر ان کے بعد  
 ان کے ورثہ کو منتقل ہوئی زبیدہ بنت ابی اسحاق کے پاس آگئی۔ ان

کے پاس اُس وقت تک رہی جب اُن کا آخری فرد انتقال کر گیا۔ اس  
 آخری فرد نے ترکہ میں تیس ہزار روپیہ اور مذکورہ قدم مبارک چھوڑا۔ اور  
 دو بیٹے چھوڑے۔ دونوں میں سے ایک نے کہا یا تم پورا مال (درہم) لے لو  
 یا قدم مبارک؟ دونوں کی صلح اس پر ہوئی۔ ایک نے مال لیا دوسرے  
 نے قدم مبارک۔ کچھ عرصہ تک لوگ اس قدم مبارک سے برکت حاصل  
 کرتے رہے۔ بالآخر بادشاہ اشرف جو شام کا حکمران تھا اس نے وہ قدم  
 مبارک خرید لیا اور دمشق کو اپنا مسکن بنایا۔ وہاں اس نے مدرسہ دارالحدیث  
 کی تعمیر کی۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک کی درس و  
 تدریس کا انتظام کیا گیا۔

امام سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نوح علیہ السلام سے لے کر آخر  
 تک کوئی نبی نہیں مبعوث کیا گیا مگر یہ کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا کہ وہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ضرور ایمان لائے گا۔

امام سبکی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میں تصریح کی ہے کہ آپ سید  
 عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء (علیہم السلام) کا بھی رسول بنایا گیا  
 ہے۔ كُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الرَّوْحِ وَالْجَسَدِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ  
 عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً میں نبی تھا اس حال  
 میں کہ آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے اور مجھے تمام لوگوں  
 کی طرف بھیجا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام  
 علیہم السلام سے پختہ وعدے لئے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 نبوت کے لئے انبیاء علیہم السلام سے بیعت لی ہے۔

اسی طرح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی  
 کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جو آپ کے امتی حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پائیں اُن کو بھی حکم دیں کہ وہ محمد صلی اللہ

عليه وآله وسلم پر ایمان لائیں۔ فَاُولَٰئِكَ مَحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرتا اور نہ جنت و دوزخ کو۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عرش پر آسمان پر، جنت کے ہر دروازے پر، جنتی درختوں کے پتوں پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہے۔“

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام کا رسول ہونے کی وجہ سے ثابت ہو گیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش ہو گا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔“

جب یہ ثابت ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء علیہم السلام کے بھی نبی اور رسول ہیں اور ملائکہ علیہم السلام سے افضل ہیں تو ضروری ہوا کہ آپ ملائکہ کے بھی رسول ہیں اور ملائکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار ہیں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو ایک فرشتہ حجاب سے نکلا اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَمَّك يَهَاں تَمَّك سَارِي اِذَا ن مَكَل كِي۔ پھر فرشتہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بازو پکڑا اور مصلیٰ کی طرف آگے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل آسمان کی امامت فرمائی۔ اِسْ وِن اللّٰهُ تَعَالٰی نَے مَجْبُوْب كَا سُنَات عَلِيْہ الصَّلٰوۃ وَ السَّلَام كَے شَرَف كِي تَكْمِيْل كِي تَمَام آسْمَان وَ زَبِيْن وَ الْوَل وَ اِسْ سَلْسَلہ ميں مُحَمَّد بن حَنِيفَه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ سَے بھي مَرُوِي هَے كَے جَب فرشتہ نے حَي عَلِي الصَّلٰوۃ كَہَا تُو اللّٰهُ تَعَالٰی نَے فرمایا مِيرے بندے نے سچ كَہَا اور مِيرے فَرَاغِض كِي دَعْوَت دِي يَهَاں تَمَّك كَے اِذَا ن مَكَل كِي بھي حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض كيا كيا آپ آگے تشریف لائیں۔ آپ آگے بڑھے

اور اہل سجاد کو نماز پڑھانی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف  
تمام مخلوقات پر مکمل ہو گیا۔

امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس روایت میں چار وجوہ سے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ملائکہ کی طرف ثابت ہوتی ہے :

۱۔ فرشتے کا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کہہ کر مطلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا۔

۲۔ فرشتے کی دعوت پر اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ اس نے میرے فرض کی طرف

دعوت دی۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ فریضہ زمین والوں کی طرح

آسمان والوں پر بھی ہے۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرشتوں کی امامت فرمانا اور تمام ملائکہ

کا آپ کے پیچھے نماز ادا کرنا۔ اس طرح انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی رسالت کی اتباع کی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنے رب کی جانب سے اس

غایبیت درجہ تعظیم کو دیکھ کر میرے نبی نبی الانبیاء ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ

آپ کا ظہور آخر میں ہوا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے زیر لوہار ہیں۔ اس لئے دنیوی زندگی میں شب معراج تمام انبیاء کرام

علیہم السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھانی اور اگر آپ آدم و

نوح، ابراہیم، موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے زمانے میں تشریف لائے تو ان پر

واجب تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ آپ کی نبوت

رسالت کی تصدیق ان پر لازم تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملائکہ کے حوالہ سے کچھ ایسے امور عطا کئے

گئے ہیں کہ کسی اور نبی کو نہ دئے گئے۔ ان امور میں ملائکہ کا آپ کے ہمراہ ہونا

کرنا اور آپ کے خرام نماز کے وقت آپ کے پیچھے چلنا اور آپ کا یہ

فرمانا کہ اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں سے پہری مدد کی ہے۔ دو اہل آسمان کے ہیں جبریل و میکائیل اور دو اہل زمین میں سے ہیں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور وزیر تو بادشاہوں کے ماتحتوں میں سے ہوتا ہے۔ جبریل و میکائیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانی ملت کے سردار ہیں، ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ کی انسانی ملت کے سردار ہیں۔ اور جب آپ کے وصال ہوا تو تمام ملائکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی، کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہا۔ آپ کے علاوہ کسی نبی کے لئے ایسا نہ ہوا۔ ملائکہ آپ کے بارے میں قبروں میں مردوں سے سوال کرتے ہیں، آپ کے سوا کسی نبی کے لئے ایسا نہ ہوا۔ اور ملائکہ آپ کی اُمت کی نصرت کے لئے آتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت دشمن سے جنگ کرتی ہے۔ یہ خصوصیت قیامت تک رہے گی۔

جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے پاس تشریف لاتے ہیں تاکہ حالت نزع میں شیطان کو اس سے دور بھگا دیں۔ اور ہر سال لیلة القدر میں ملائکہ جبریل علیہ السلام کے ساتھ آپ کی اُمت کے پاس آتے ہیں اور ان کو سلام کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب (قرآن مجید) میں سورہ فاتحہ نازل کی گئی ہے جبکہ کتب سابقہ میں کوئی ایسی سورہ نازل نہ کی گئی۔ ملک الموت نے آپ سے اجازت لی جبکہ آپ سے قبل آج تک کسی سے بھی اجازت نہیں لی۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو کہ آپ کو آپ کی اُمت کا ورود و سلام ناموں کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ آپ کی قبر اطہر پر ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو آپ کی قبر پاک سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں اور قبر شریف کو گھیرے میں لے لیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة و سلام پیش کرتے ہیں یہاں تک کہ

شام ہو جاتی ہے پھر وہ قدسی آسمان پر چلے جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار اترتے ہیں۔ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ جب قیامت قائم ہو جائے گی تو آپ ستر ہزار نوری فرشتوں کے جھرمٹ میں گنبدِ خضریٰ سے باہر تشریف لائیں گے۔

**حدیث** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ دُرود پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں۔ (رواہ احمد) اس حدیث کا حکم مرفوع حدیث کی طرح ہے کیونکہ اس میں اجتناد کی گنجائش نہیں۔

**حدیث** حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جس جگہ بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرود مجھے پہنچتا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

**حدیث** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف دے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر کیسے دُرود پڑھا جائے۔ فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاَدْنٰی۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الخلق ہیں۔ امام عارف شعرانی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب المنن الکبریٰ میں

لکھتے ہیں خالق کائنات عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے جو باتیں میرے قلب میں تقار فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الاطلاق تمام مخلوق سے بزرگ و برتر ہیں، زمین و آسمانوں میں سے کوئی فرد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم مرتبہ پیدا نہیں ہوا۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو بصیرت سے کورا ہو۔ اور اس کی نگاہیں چمکاؤں کی مانند ہیں بدیں وجہ تشریعت مصطفوی کا نور دوپہر کے وقت سورج کی روشنی



سے زیادہ واضح ہے۔ آپ کے فضل و کمال پر یہ دلیل ہی کافی ہے، ہر دور اور ہر زمانے کے لوگوں کا اس پر اتفاق و اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الخلق ہیں۔ آقا علیہ السلام کا ارشاد ہے اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرٌ وَّ اَوَّلُ مَنْ تَشَقَّى الْاَرْضُ وَّ اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

قیامت کے روز میں اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا۔ پہلے میری ہی قبر کھلے گی، سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی۔ اس حدیث سے تمام مخلوق پر آپ کی فضیلت عیاں ہو رہی ہے۔ حدیث تشریف میں ہے اَدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لِوَانِي وَّ جِزْرَتِ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ رِدْوَمِ مِيْرَةَ جَهَنَّمَ تَلِي هُوں گے۔

**تمام کائنات کی اصل سید عالم**  
**صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے**

خلاصہ کلام یہ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کی ظاہری صورت تمام کمالاتِ حسیہ و وجودیہ اور علوی و سفلیہ کی اصل ہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطنی وجودی صورت تمام کمالاتِ باطنیہ علویہ و سفلیہ کی اصل ہے۔ لہذا ہر وہ کمال جس کا تو کمالات میں مشاہدہ کرتا ہے تو وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری صورت کا فیض ہے اور ہر وہ کمال جس کا تعلق معقولات سے ہے تو وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوالِ باطنی کا فیض ہے۔ پس سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا کے کمالات ظاہرہ و باطنیہ میں معدن کی سی مثال ہے اسی لئے تمام محسوسات میں آپ کے ظاہر کی فیض رسانی ہے جبکہ عالم معقولات آپ کے باطن کا فیض یافتہ ہے لہذا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت اور معانی وجودیہ کا مادہ ہیں۔ پس عالم شہادت، سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر کا فیض ہے اور عالم غیب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باطن کا پرتو ہے۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کو پیدا فرمایا ہے، سید عالم علیہ السلام نے

فرمایا: **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ رُوحَ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ ثُمَّ خَلَقَ الْعَرَشَ مِنْهُ ثُمَّ خَلَقَ الْعَالَمَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُ.** اے جابر! اللہ جل مجدہ نے سب سے پہلے تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رُوح (منور) کو پیدا فرمایا۔ پھر اسی سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

اسی لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احسن تقویم میں تخلیق ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چلیہ شریف میں اکمل واجمل تھے۔ آپ جامع البیان اور فصیح اللسان تھے۔

**حُلْمُ بَارِك**  
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حُسن صورت، اعتدال خلقت، کمال اندام، تنابیل اعضاء، نرم جلد، باریک انگلیاں، خوب روپرونی چہرہ، عمدہ آواز، سیاہ بال، سُرخ و سفید رنگ، فصاحت کلام، خوشبودار جسم، میانہ قد و قامت، مستحکم خلقت، سینے کے برابر ستا ہوا شکم اقدس، فراخ کاندھے، رفتار پر وقار عمدہ توجہ پنہی نظریں، فصیح و ثبات گفتگو اور خلقت و خلق میں باوقار تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے مامول سید بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چلیہ مبارک یوں بیان کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ نور پر گوشت، کسی قد گول اور بارعب تھا اور آپ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو بہت دراز قد اور نہ پست

قامت تھے، سر مبارک بڑا، بال مبارک خمدار قدرے گھنگھریائے، کبھی بالوں کو  
 دو حصوں میں تقسیم کر کے درمیان سے مانگ نکال لیتے تھے اور جب کٹواتے تو  
 بال کانوں کی لوت تک رہ جاتے تھے۔ رنگ مبارک روشن و تاباں پیشانی کشادہ  
 بھویں مبارک دراز و باریک تھیں اور ایک دوسرے سے ملی ہوئی نہ تھیں۔  
 بینی مبارک خوبصورت و دراز تھی، درمیان میں ابھار نمایاں تھا۔ بینی مبارک کی  
 ابتدا پر ایک نور و زخشاں تھا۔ واڑھی مبارک گھنی اور سیاہ تھی۔ آنکھیں مبارک  
 بڑی پلکیں دراز، آنکھوں کی سفیدی خوب تیز اور پتلیاں مبارک سیاہ تھیں۔ رخسار  
 مبارک ہموار، منہ مبارک فراخ، دندان ہلکے پیشین کشادہ اور روشن و تاباں  
 گردن چاندی کی طرح صاف، حلقوم مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی  
 باریک سی ڈوری، بدن مبارک مستحکم، بطن اقدس سے سینہ منور کے برابر سینہ مبارک  
 چوڑا۔ شانے مبارک فراخ، جوڑ مبارک فریبہ تھے۔ ناف کا زیریں حصہ بالوں کے  
 صاف تھا۔ سینہ اقدس وسیع، کاندھوں اور بازوؤں پر بال تھے۔ سینہ اقدس اور  
 شکم مبارک بالوں سے خالی تھا۔ لمبی کلاسیاں، بھری ہوئی ہتھیلیاں ہاتھ مبارک  
 اور پاؤں مبارک کی انگلیاں دراز، پٹہ گوشت تھیں، پنڈلیاں مبارک بھری ہوئی  
 پاؤں مبارک کی تیلیاں زمین سے اٹھی ہوئی، صاف و شفاف قدم مبارک جن  
 سے پانی صاف بہہ جاتا تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چلتے تو قدم  
 مبارک قوت، وقار اور تمکنت سے اٹھاتے تھے۔ زقار پوری توجہ سے مانتی تھی  
 جیسے اوپر سے اتر رہے ہوں اور چلتے ہوئے یوں محسوس ہوتا گویا زمین آپ کے  
 لئے لپٹی ہوئی و سکرپتی جا رہی ہو۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی طرف متوجہ  
 ہوتے تو پوری توجہ سے ہوتے۔ اکثر نگاہیں مبارک نیچی رہتی تھیں۔  
 بعض اوقات سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے

صحابہ کرام کے ساتھ چلتے تو آپ انہیں آگے رکھتے تھے اور خود قصداً پیچھے چلتے تھے۔ جس آدمی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ہوتی آپ سے سلام کرنے میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ بلا ضرورت کلام نہ فرماتے۔ طویل السکوت تھے۔ کلام مبارک کی ابتداء و انتہا بالوضاحت ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درشت خوئے تھے بلکہ انتہائی نرم مزاج تھے۔ کسی کی کبھی اہانت نہ فرماتے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات کے لئے کبھی عضوہ میں نہ آئے اور نہ ہی اپنی ذات گرامی کے لئے کسی سے بدلہ لیا۔ بوقت فرحت اسٹھ مبارک جھکا لیتے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ سے زیادہ ہنسنا بستم ہوتا تھا۔ اور بوقت بستم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہن اقدس قطرات بارال کی مانند کھلتا تھا۔ اور بوقت بستم دندان مبارک سے نور کی شعاعیں چھنتی تھیں اور بروایت امام بیہقی رحمہ اللہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستم فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں اور اس روشنی سے گمشدہ سونی مل جایا کرتی تھی۔

مختصر اُحلیہ مبارک درج کیا ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل اُحلیہ مبارک لکھنے لگیں تو کسی ضخیم جلدول میں بھی نہ سما سکے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقلاً، شرعاً، طبعاً اوصاف حمیدہ کے جامع تھے۔ بلکہ آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اوصاف کے کمال میں آخری حد پر تھے، جیسا کہ حضرت علامہ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے "قصیدۃ تائبہ" کے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے عرض کیا ہے: ترجمہ: میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر تمام دریا اور سمندر میری سیاسی ہوتے اور ہر درخت میرا قلم ہوتا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بھر نشانیاں (اوصاف) لکھتا تو ان کا سوال حصتہ بھی نہ لکھ پاتا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آیات و صفات ان چمکتے ہوئے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح شریفہ میں علامہ امام ابو بصیری علیہ  
الرحمۃ نے کیا عجیب شعر کہا ہے:

إِنَّ مِنْ مُعْجَزَاتِكَ الْعِجْزُ عَنْ  
وَصْفِكَ إِذْ لَا يَحْدُكَ إِحْصَاءُ

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے معجزات میں سے ایک  
یہ بھی ہے کہ آپ کے وصف کو بیان کرنے سے ہر ایک عاجز ہے، اس لئے کہ  
گنتے والے ان کی گنتی کر ہی نہیں سکتے۔“ جو تعریف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے خالق و مالک رب ذوالجلال نے آپ کے مواہب احمدیہ، اخلاق محمدیہ  
اور اوصاف مصطفویہ کی ہے جس کے آپ مستحق ہیں تو اس کے سہنے اس  
تعریف کی کیا حیثیت ہے جو مخلوق کرتی ہے خواہ مدح و ثناء کرنے والا کسی  
قدر مبالغہ کرے۔

”شعار“ کے تزارح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”مواہب“ کی شرح  
میں علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”ویلیمی“ میں ”مسند فردوس“ میں حضرت علی  
رضی اللہ عنہ سے روایت لکھی ہے فرماتے ہیں جب آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ  
رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب  
میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب میرا ایک امتی بھی آگ میں ہوگا۔  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ أَبَدًا آمَنًا مَدًا۔

شیخ محمد اسماعیل حنفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں حضرت  
ابن عطاء رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے  
محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سورہ فتح میں مختلف نعمتیں جمع فرمادیں۔  
ایک فتح ہمیں ہے۔ یہ اجابت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔  
دوسری نعمت ”مغفرت“ ہے جو محبت کی نشانیوں میں سے ہے۔ تیسری  
نعمت ”انعام نعمت“ ہے۔ یہ اختصاص کی نشانیوں میں سے ہے۔ چوتھی

نعمت ہدایت ہے جو تحقیق باحق کی علامت ہے۔ پانچویں نص ہے اور یہ ولایت کی نشانی ہے۔ پس "مغفرت" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذنوب سے بری کرتی ہے اور اتمام نعمت درجہ تک پہنچاتی ہے اور ہدایت مشاہدہ کی دعوت ہے اور نصرت "حق" سے کل کو دیکھنا ہے اتمام نعمت یعنی دنیا کی بلندی اور نبوت کے ساتھ حکومت کو بلا دینا اور ان دونوں نعمتوں کے علاوہ تمام دینی و دنیاوی نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ. وہ اللہ آپ پر اپنی نعمتوں کا اتمام فرمائے گا۔ کہا گیا ہے کہ اتمام نعمت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سید الاولین و سید الاخرین ہونا ہے۔ فتح مکہ اور اس پر مرتب دشمنوں پر کامیابیوں کو بھی اتمام نعمت کہا گیا ہے۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: فَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ وَجَدَّ رَبِّ الْعَالَمِينَ. ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولین و آخرین، مقرب فرشتوں اور تمام مخلوقات کے سردار اور رب العالمین کے جدیب ہیں۔ اس کی تشریح میں علامہ موصوف فرماتے ہیں وہ حضرات جن پر اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمتیں نازل ہوئیں ان تمام میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین شخصیت ہیں۔ آپ کے اوصاف دائرہ امکان سے باہر ہیں۔ عبارت ان کو بیان کرنے سے قاصر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع فضائل و کمالات ہیں۔ بیہقی نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: إِنَّ أَكْرَمَ خَلِيفَةِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "اللہ جل مجدہ کے نزدیک اس کے سب سے مکرم نائب

حضرت رسالت مآب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ (جو اہل بجاہ)  
 تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے پہلے تخلیق ہونے والے ہمارے آقا  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود  
 فرمایا ہے، کُنْتُ أَوَّلَ الْأَنْبِيَاءِ خَلْقًا وَآخِرُهُمْ بَعْثًا۔

کعب اجبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آقا  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم طہر پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جبریل امین  
 علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی جگہ سے صاف ستھری روشن اور  
 سفید مٹی کی ایک مٹھی لائے۔ (اس وقت) وہ مٹی کعبہ کے مقام پر پھٹی۔ بعد  
 ازاں اسے جنت کی نہروں میں دھویا گیا اور رحمت کے پانی میں گوندھا گیا  
 اور عالم ملکوت کی سپر کرانی گئی۔ یہاں تک کہ ملائکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے نام پاک اور آپ کی تعبت سے آدم علیہ السلام کا نام جاننے سے ہزار سال  
 پہلے واقف ہو گئے تھے۔ اسی لئے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:  
 كُنْتُ نَبِيًّا وَادَمُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ "میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام  
 ابھی مٹی اور پانی کے (مرحلے کے) درمیان تھے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اجسام میں  
 سب سے پہلے ایک چمکتے ہوئے جوہر کو پیدا فرمایا۔ اور ہمارے آقا علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام کی خاک مقدس اسی جوہر میں سے تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نظر  
 ہیبت سے اس کی طرف دیکھا تو طین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیبت  
 کی وجہ سے پانی ہو گئی اور آسمانوں کی پیدائش سے پہلے اسی پانی پر عرش  
 الہی تھا۔ پھر پانی موجدار ہو گیا اور اس سے زمین پیدا کی گئی اور تربت  
 نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اہل آسمان کے لئے اسی طرح چمکتا تھا۔  
 جس طرح اہل زمین کے لئے چاند، پھر زمین سے خاک آدم علیہ السلام کو پیدا  
 کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک آدم علیہ السلام کی جبین

میں چمکتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک اس اسم مبارک کے ساتھ جنت کی ہر شے میں موجود تھا۔ جو عین کے سینوں پر، ملائکہ کرام کی جبینوں پر، ساقی عرش اور آسمانوں کے دروازوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک موجود تھا۔

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ مُعْطِيٌّ. بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔“

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس عرش و کرسی میرے نور سے ہیں، ساتوں آسمانوں کے ملائکہ میرے نور سے ہیں، جنت اور اس کی نعمتیں میرے نور سے ہیں، سورج، چاند تارے میرے نور سے ہیں، عقل، علم اور توفیق میرے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ انبیاء و رسل کی رُوحیں میرے نور سے پیدا کی گئی ہیں، شہداء اور صالحین میرے نور سے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ تمام ممکنات نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیضِ ربانی سے وجود میں آئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قاسم ہے اور فیضِ اولیٰ قدس سے مستفیض بھی ہے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حدیث شریف میں ہے: أَقَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَظَّرَ فَرَمَايَا: أَنَا مِنْ نُورِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ نُورِي. "میں اللہ کے نور کا پرتو ہوں اور مومنین میرے نور سے ہیں۔" (جو اہلِ بحار)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِزَّتِهِ بِعَدَدِ كَلِّ مَعْلُومٍ لَكَ..

**محمد نام کے چار خوش نصیب محدثین کرام** تیسری صدی ہجری میں مصر میں

چار محدثین نے غیر معمولی شہرت حاصل کی اور خوش فہمتی سے چاروں کا اسم گرامی "محمد" تھا اور چاروں علم حدیث کے جلیل القدر ائمہ میں شمار ہوتے۔ ان میں



سے ایک محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ دوسرے محمد بن جریر طبری علیہ  
 الرحمۃ ہیں۔ تیسرے محمد بن المنذر رحمۃ اللہ علیہ اور چوتھے محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ  
 علیہ بن خزمیہ ہیں۔ علم کی جستجو اور مفلسی ان چاروں خوش نصیبوں میں قدر  
 مشترک کی حیثیت رکھتی تھی۔ ان محدثین کرام علیہم الرحمۃ کی خوش نصیبی پر  
 پر علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مصر کے حکمراں احمد بن طولون کو عالم  
 خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے "میرے ہم نام محمد بنین کی خبر لو۔ (خبر گیری) بعد از  
 بیداری ابن طولون نے مصر بھر میں ان محدثین کو تلاش کروایا۔ ان کی مالی  
 معاونت کی اور علم حدیث کا ایک مرکز قائم کیا جہاں زندگی بھر یہ حضرات  
 خوش نصیب محدثین علم حدیث کی ترویج میں مصروف رہے۔ (البدایہ والنہایہ)

## صغریٰ میں چار بچوں نے کلام کیا حضرت سعد بن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے فرماتے ہیں: کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مجھے آسمانوں کی سیر کرانی گئی  
 تو میرے پاس ایک پاکیزہ خوشبو پہنچی۔ میں نے پوچھا یہ خوشبو کیسی ہے؟  
 بتایا گیا کہ فرعون کی بیوی (حضرت آسیہ) اور اس کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی  
 نوکرانی کی۔ اس کے ہاتھ سے کنگھی گری تو اس نے فوراً کہہ دیا بسم اللہ۔ اتنے  
 میں فرعون کی بیٹی نے پوچھا اللہ کون ہے! میرا باپ؟ نوکرانی نے کہا:  
 نہیں! بلکہ وہ جو میرا رب ہے، تیرا رب ہے اور تیرے والد فرعون کا بھی  
 رب ہے۔ فرعون کی بیٹی نے پوچھا کہ میرے والد کے سوا تیرا اور بھی کوئی رب  
 ہے۔ نوکرانی نے کہا جی ہاں! وہ میرا رب ہے تیرا رب ہے اور تیرے باپ  
 کا بھی رب ہے۔ اس نوکرانی کا ایک شیر خوار بچہ تھا۔ فرعون نے نوکرانی کو بلوایا  
 اور پوچھا کیا تیرا میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے؟ اس نے کہا ہاں تیرا رب اور

میرا رب اللہ ہی ہے۔ فرعون نے حکم دیا کہ ایک تانبے کی گائے بنا کر اُسے آگ پر گرم کیا جائے۔ جب گرم ہو گئی تو فرعون نے حکم دیا کہ نوکرانی کو اس کے اندر ڈالا جائے۔ نوکرانی نے کہا میری ایک حاجت ہے۔ فرعون نے پوچھا کیا ہے؟ نوکرانی نے کہا میری اور میرے بیٹے کی ہڈیاں بچا کر دی جائیں۔ فرعون نے کہا تیری یہ حاجت پوری ہو جائے گی۔ تیرا ہمارے اوپر خدمت کا حق ہے۔ اور حکم دیا کہ ان کو اکیلا اکیلا ڈالا جائے۔ یہاں تک کہ بچے کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ اور اُس شیرخوار بچے نے اپنی ماں سے کہا اے میری ماں! آپ آگ میں گر جائیں اور پریشان نہ ہوں ہم بے شک حق پر ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صغریٰ میں چار بچوں نے کلام کیا تھا ایک تو یہ بچہ تھا۔ دوسرا بچہ وہ جس نے یوسف علیہ السلام کے حق میں گواہی دی تھی۔ تیسرا بچہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، چوتھا بچہ جبریل رحیم یعنی خندق والا واقعہ۔ (اس بچے نے حضرت جبریل رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں ان کے بے گناہ ہونے کی شہادت دی تھی) (مجمع الزوائد/دلائل النبوة)

مستند امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ میں  
**مقام محمود کیلئے؟** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقام محمود کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقام محمود تو شفاعت کرنے کی جگہ ہے۔ اسی مستند احمد میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فجر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز جب سب انسان جمع ہوں گے تو میں اپنی امت سمیت ایک بلند ٹیلے پر ہوں گا، مجھے سبز رنگ کا جنتی حُذہ پہنایا جائے گا۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفاعت کا اذن مل جائے گا اور میں جو اللہ چاہے گا وہی کہوں گا۔ اسی جگہ کا نام مقام محمود ہے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے فرماتے ہیں کہ بروز قیامت تمام لوگ مایوسی کے عالم میں بیٹھے ہوں گے ہر امت اپنے نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگی کہ ہماری شفاعت فرمائیے۔ آخر کار معاملہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جا پہنچے گا۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود عطا فرمائے گا یعنی ایسے بلند مقام پر آپ کو کھڑا کرے گا جس کو دیکھ کر سب لوگ چھوٹے بڑے انسان آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف میں طرب اللسان ہو جائیں گے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس سلسلے میں کئی روایات نقل فرمائی ہیں منجملہ ان کے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت ہے جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش معلیٰ کے بائیں جانب تشریف فرما ہوں گے یہ ایسا مقام ہے جہاں کسی اور کو کھڑا ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ سب اگلے پچھلے اس پر غبطہ کریں گے یہی مقام محمود ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن ماجہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ چاہو تو تمہاری آدمی امت جنت میں داخل کر دی جائے اور چاہو تو ان کی شفاعت کر لینا۔ میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں پرہیزگاروں کی شفاعت کروں گا؟ بلکہ شفاعت تو خطا کاروں اور گنہگاروں کی ہوگی۔ بیہوشی اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت جو کچھ کرے گی مجھے اس کا علم دیا گیا ہے وہ آپس میں خونریزی کریں گے لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے

شفاعت کا سوال کیا تو اللہ رب العزت نے میرے سوال کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔

بیہقی اور نسائی رحمہما اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ سب لوگ خاموش ہوں گے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی اجازت کے بغیر کسی کو بولنے کی جرأت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا دی جائے گی۔ آپ عرض کریں گے اے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، تمام بھلائیوں تیرے دست قدرت میں ہیں اور برائیوں تیری طرف منسوب نہیں کی جاسکتیں، تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں۔ اے رب کعبہ! تیری ذات بابرکات بلند اور پاک ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس جگہ کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے وہی مقام محمود ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفاعت فرمانے کے مقام کا نام "مقام محمود" ہے اور یہی صحابہ کرام تابعین رضی اللہ عنہم اور جملہ ائمہ مسلمین رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سارے انسان بل کر فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے آپ ان سب کی شفاعت فرمائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں پلصراط سے گزروں گا۔ جملہ انبیائے کرام علیہم السلام کے لئے منبر رکھے جائیں گے جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے اور میرا منبر خالی رہ جائے گا۔ میں اپنے منبر پر نہ بیٹھوں گا بلکہ بارگاہ الہی میں خاموش کھڑا ہوں گا۔ باری تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے حبیب! تم اپنی امت کے بارے کیا فیصلہ چاہتے ہو؟ میں عرض کروں گا اے پروردگار! ان کا حساب جلد

لے لیا جائے پس جلد ہی میری اُمت کا حساب شروع ہو جائے گا۔ اُن میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا اور بعض میری شفاعت سے بچنے جائیں گے۔ میں برا بھلا شفاعت کرتا رہوں گا حتیٰ کہ مجھے کچھ لوگوں کی کتب فیصلہ دکھانی جائیں گی جن پر اُن کا دوزخی ہونا مرقوم ہو گا۔ جن کی میں شفاعت کر رہا ہوں گا تو دوزخ کا فرشتہ مجھے کہے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو اپنی اُمت پر اللہ تعالیٰ کی ذرا سی ناراضگی بھی نہیں رہنے دی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے اپنی مسند میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں زمین کے درختوں اور پتھروں کی تعداد سے زیادہ انسانوں کی شفاعت کروں گا۔ میں ان لوگوں کی بھی شفاعت کروں گا جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے علاوہ اور کوئی نیکی نہ کی ہوگی۔ یہ تمام امور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں مشہور صحیح حدیث ہے کہ ہر نبی (علیہ السلام) کو ایک ایک دُعا کرنے کا حق دیا گیا انہوں نے وہ حق استعمال کر لیا، لیکن میں نے یہ حق محفوظ رکھا جو قیامت کے دن شفاعت کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں کہ اُس روز آسمان پھٹ جائے گا۔ سورج کی گرمی اور پسینے سے بُرا حال ہوگا بعض لوگ منہ تک پسینے میں غرق ہوں گے۔ سمندروں کا پانی خشک ہو جائے گا۔ فرشتے آسمان کے کناروں تک اتر پڑیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے اُو آدم علیہ السلام کے حضور حاضر ہو کر عرض کریں

ہیں آرام وہ جگہ کی طرف لے جائیں وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ بالآخر وہ سب لوگ سید الانبیاء شفیع المذنبین محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بکس پناہ میں حاضر ہو جائیں گے جو قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان کے سردار ہوں گے۔ سارا مجمع اپنا مدعا بیان کرے گا۔ آپ فخر و دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے واقعی اس کام کے لئے تو میں ہی ہوں۔ یہی تو وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریزہ ہوں گے اور ایسے کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں گے جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہام کئے جائیں گے۔

مقام محمود وہ ہے جو سارے مقامات کی انتہا ہے اور اسی کی طرف تمام اسمائے الہیہ ناظر ہیں جو مقامات کے ساتھ مختص ہیں۔ مقام محمود صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے اور قیامت کے دن عام لوگوں کے لئے بھی ظاہر ہو جائے گا اور اسی کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام مخلوق پر سرداری ہوگی اور آج بھی ہے۔ آپ سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ میں قیامت کے تمام بنی آدم کا سردار ہوں گا۔ عاقبت کی شہنشاہی کا سہارا روز قیامت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر ہوگا۔ اُس روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مقام محمود پر جلوہ افروز ہوں گے۔ ہر جگہ آپ ہی کا چرچا ہوگا۔ ہر شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں رطب اللسان ہوگا۔ پس شفاعت کا اول و آخر اور وسط صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔ لہذا قیامت کے دن تمام محامد و محاسن آپ کی ذات والاصفات سے وابستہ ہو کر رہ جائیں گے اس لئے یہ جگہ مقام محمود کے نام سے تعبیر کی جاتی ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۵

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا  
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زَيْنِ الْجُودِ وَعَلَىٰ آلِهِ خَيْرِ  
كُلِّ مَوْجُودٍ .

**حدیث** حضرت رویح بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ درود پڑھا :  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ . (رواہ الطبرانی فی المعجم)  
” اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور قیامت کے روز ان  
کو اپنے قریب مقام عطا فرما۔“ یہ درود پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی شفاعت لازم ہو جائے گی۔

**حدیث** حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کثرت سے درود پڑھو مجھ پر روشن رات  
اور چمکتے دن میں ” الطبرانی فی معجم الاوسط والحافظ خلف بن عبد الملک فی کتاب  
الصلوة لہ “ اور انہوں نے یہ الفاظ زائد بیان کئے ہیں کہ تمہارا درود میری بارگاہ  
میں پیش کیا جاتا ہے اور میں تمہارے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور (اپنے رب سے)  
تمہارے گناہوں کی معافی بھی مانگتا ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَجَبِيكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
الَّذِي أُلْقِيَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلِّمْ .

**حدیث** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے :-  
بے شک آدم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دامنِ عرش میں  
ایک قیام گاہ ہے اور دو سبز کپڑے آپ نے زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ گویا کہ  
آپ کھجور کا بلند قامت درخت ہیں۔ آپ اپنی اس اولاد کو دیکھ رہے ہیں جو

دو رخ کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ جناب آدم علیہ السلام اسی طرح تشریف فرما ہوں گے کہ وہ امت محمدیہ میں سے ایک آدمی کو دیکھیں گے جسے فرشتے دو رخ لے جا رہے ہوں گے جناب آدم علیہ السلام پکاریں گے "یا احمد! صلی اللہ علیہ وسلم" تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: "اے ابوالبشر! میں حاضر ہوں جہنم آدم علیہ السلام فرمائیں گے یہ آدمی آپ کی امت کا ہے جسے آگ کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ تو میں کم بستہ ہو کر تیزی کے ساتھ ملائکہ کے پیچھے جاؤں گا۔ اور کہوں گا اے میرے رب کی طرف سے آنے والے فرشتو! مٹھ جاؤ تو وہ کہیں گے ہم ایسے سخت اور مضبوط ہیں کہ رب کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔ اور ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم دیا جاتا ہے۔"

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یقین ہو جائے گا کہ ملائکہ نہیں رکیں گے تو آپ اپنے بائیں ہاتھ سے ریش مبارک پکڑ لیں گے اور عرض کریں گے (اے اللہ!) بے شک تو نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ تو مجھے میری امت کے معاملے میں شرمندہ نہیں کرے گا۔ تو عرش سے بند ہوگی (اے جانے والے ملائکہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانو اور اس آدمی کو اسی مقام (میزان) پر واپس کر دو پس میں اپنی جیب سے ایک سفید کاغذ کا ٹکڑا نکالوں گا وہ انگلی کے پور کی طرح ہوگا اور اسے میں میزان کے دائیں پلٹے میں رکھوں گا اور کہوں گا بسم اللہ تو نیکیاں گناہوں سے زیادہ ہو جائیں گی۔

بند ہوگی یہ بندہ خوش بخت ہو گیا اور اس کی محنت بائرا ہو گئی اور اس کی نیکیاں بھاری ہو گئیں۔ اسے جنت کی طرف لے جاؤ۔ تو وہ بندہ کہے گا اے میرے رب کے پیغام رسالو! مٹھو یہاں تک کہ میں بارگاہ نبی العزت میں مکرم و محترم ہستی سے متعلق کچھ پوچھوں۔ اور وہ بندہ عرض کرے گا میرے مال باپ آپ پر قدا ہوں آپ کا چہرہ کتنا خوبصورت ہے اور آپ کی ادائیں کتنی حسین ہیں آپ نے میرے گناہ مٹا ڈلے ہیں اور میری غربت



پر رحم کیا ہے۔ آپ کون ہیں۔ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) میں کہوں  
 گا میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور یہ وہ درود ہے جو تو مجھ پر  
 بھیجتا تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا.  
 یہ درود سید احمد بن حسن علوی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے ہے۔  
 مصنف نے جواہر البحار سے نقل کیا ہے۔ نہایت بابرکت اور نفع بخش ہے۔  
 درود یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ  
 سَلَامًا تَامًا كَمَا هُوَ فِيْ عِلْمِكَ سَلَامًا تَامًا عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ  
 وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ صَلَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَدَدَ صَلَاةٍ  
 مِنْ صَلَاتِيْ مِنْ خَلْقِكَ وَمِثْلَ صَلَاتِكَ عَلَيْهِ وَمِثْلَ صَلَاةٍ مِنْ  
 صَلَاتِيْ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَعَدَدَ سَلَامِكَ عَلَيْهِ وَعَدَدَ سَلَامٍ مِّنْ  
 سَلَمِ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ  
 وَالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ مِثْلَ الْمِيْزَانِ وَالْمُنْتَهٰى الْعِلْمِ وَمَبْلَغِ الرِّضٰى  
 وَعَدَدَ النِّعَمِ وَعَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِيْنَةَ عَرْشِكَ وَ  
 مِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَكُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ  
 عَنْ ذِكْرِكَ وَذَكَرَهُ الْغَافِلُوْنَ وَعَدَدَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَمَا هُوَ  
 كَائِنٌ فِيْ عِلْمِكَ وَعَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ مِنْ ذَلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَزِيْنَةَ  
 كُلِّ ذَرَّةٍ مِنْ ذَلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَمِثْلَ كُلِّ ذَرَّةٍ مِنْ ذَلِكَ اَلْفَ  
 مَرَّةٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَلِحْظَةٍ وَقَطْرَةٍ وَظَرْفَةٍ يَطْرُقُ بِهَا  
 اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ السَّمَوَاتِ وَاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقِيْنَ  
 صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضٰى وَلِحَقِيْقَةِ اَدَاءٍ وَتَرْضٰى بِهِمَا وَتَرْضٰى  
 بِهِمَا عَنَّا وَعَنْ وَاٰلِدِيْنَا وَعَنْ اَوْلَادِنَا.

وَعَنْ مَشَائِخِنَا وَعَنْ مُعَلِّمِينَا وَعَنْ أَهْلِ الْحُقُوقِ عَلَيْنَاو  
عَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَجْرِيَارِبِ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ  
فِي أُمُورِي وَأُمُورِهِمْ وَأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
أَمِينَ يَارَبَّ الْعَالَمِينَ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ  
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتَ مِنْهَا  
وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَصَلِّ وَسَلِّمْ بِصِفَاتِكَ الْعُظْمَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتَ مِنْهَا  
وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَصَلِّ وَسَلِّمْ بِكَلِمَاتِكَ الثَّمَامَاتِ كُلِّهَا مَا عَلِمْتَ مِنْهَا  
وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَصَلِّ وَسَلِّمْ بِأَسْمَائِكَ الْأَعْظَمِ وَرِضْوَانِكَ الْأَكْبَرِ  
وَصَلِّ وَسَلِّمْ بِكُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ سَبَّيْتَهُ بِهِ نَفْسِكَ وَأَنْزَلْتَهُ فِي  
كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ  
الْغَيْبِ عِنْدَكَ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ  
فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ بِكُلِّ صَلَاةٍ وَبِكُلِّ سَلَامٍ صَلَّيْتَ  
وَسَلَّمْتَ بِهِمَا عَلَيْهِ وَبِكُلِّ صَلَاةٍ وَبِكُلِّ سَلَامٍ صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ بِهِمَا  
عَلَيْهِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَ  
السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ مِثْلَ الْمِيزَانِ وَالْمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغِ الرِّضَى وَ  
عَدَدِ النِّعَمِ وَعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَبَدَا  
كَلِمَاتِكَ وَكَلِمَاتِ ذِكْرِكَ الذَّاكِرُونَ وَكَلِمَاتِ غَفْلٍ عَنْ ذِكْرِكَ وَ  
ذِكْرَهُ الْغَافِلُونَ. وَعَدَدَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِي  
عِلْمِكَ وَزِينَةَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِي عِلْمِكَ وَمِثْلَ مَا  
كَانَ وَمَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِي عِلْمِكَ وَعَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّنْ ذَلِكَ  
أَلْفَ مَرَّةٍ وَزِينَةَ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّنْ ذَلِكَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَمِثْلَ كُلِّ ذَرَّةٍ  
مِّنْ ذَلِكَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَأَتَى الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالشَّرْفَ وَ

الدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ الرَّفِيعَةِ وَأَبْعَثُ الْمَقَامَ الْمُحْسُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ  
وَأَنْزَلَهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَدَّبَ عِنْدَكَ أَمِينِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ  
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ وَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

عَسَى أَنْ تَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (نبی کریم ﷺ)  
مقام شفاعت

یہ کھڑا فرمائے گا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)  
مفسرین اس پر متفق ہیں کہ عسیٰ کا کلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معنی دہش  
کے ہے۔ مقام محمود کی تعریف میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تمام مفسرین  
کا اتفاق ہے کہ وہ مقام شفاعت ہے۔ اس معنی کی تائید میں اخبار صحیحہ وارود  
موجود ہیں جیسا کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
کیا۔ آپ سے مقام محمود کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ مقام  
شفاعت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں زیر عرش اول گا اور اللہ  
رب العزت کے حضور سجدہ کروں گا اس وقت اللہ تعالیٰ میری زبان پر ایسی  
حمد و ثنا جاری فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی نے نہ کی ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا  
جائے گا:

يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تَعْطَى وَاشْفَعْ تَشْفَعُ  
”اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر مبارک اٹھائیے، مانگے جو چاہیں  
دیا جائے گا شفاعت فرمائیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“  
اس کے بعد میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا۔

”اے میرے رب میری امت، اے میرے رب میری امت!  
اللہ تعالیٰ فرمائے گا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے ہر اس

شخص کو جس پر حساب نہیں جنت کے واسطے دروازے سے داخل کر دو۔ اُس روز لوہارِ الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور اللہ کے نزدیک اولادِ آدم علیہ السلام میں سب سے زیادہ معزز و مکرم ہوں گا۔

**مقامِ وسیلہ درجہ فیضیہ** | مسلم کی روایت میں حضرت

عہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو جو وہ کہتا ہے پھر اذان کے بعد مشہور دُعا اللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ نَاخِرُ طَهْوِ پھر مچھ پر وُرو دُعیجو اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دُعا مانگو کیونکہ جنت میں یہ وہ مقام ہے جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ لہذا جو میرے لئے وسیلہ کی دُعا مانگتا ہے اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ حافظ ابن کثیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، "وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے اور یہ مقام عرش کے بہت قریب ہے۔"

**حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل المرسلین ہیں** | امام شعرانی رحمۃ اللہ

نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل ہونے پر آپ کا خاتم النبیین ہونا ہی دلیل کافی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہیں اور سب انبیاء کرام علیہم السلام آپ سے امداد چاہتے ہیں اور دنیا و آخرت میں جس کو جو علم بھی حاصل ہوتا ہے وہ باطنیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتا ہے جو انبیاء و علماء علیہم السلام ہوں متقدمین یا متاخرین۔ علاوہ ازیں آپ عالم ارواح و عالم اجسام میں حضرت آدم علیہ السلام سے تا قیام قیامت تمام کائنات کے رسول ہیں۔ جنات، حیوانات، نباتات، جمادات، شجر و حجر کے رسول ہیں فرمایا: "أرسلت إلى الخلق كافة" میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنِّیْ اُعْطِیْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ "مجھ کو اولین و آخرین سب کا علم دیا گیا ہے اور ہم آخرین میں اور انبیاء متقدمین میں ہیں۔ (علیہم السلام) اس علم الاوّلین و الاخرین میں حکم عام ہے، منقول مفہوم اور موہوب سب کو شامل ہے۔

ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اور میرے بعد میری لخت جگر فاطمہ (سلام اللہ علیہا)

**حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خاتون جنت رضی اللہ عنہا جنت میں داخل ہوں گی۔**

داخل ہوں گی جب سیدہ رضی اللہ عنہا کا گزر ہو گا، ندا آئے گی، اہل محشر سب بنگاہیں بند کر لو تا کہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔

علامہ شحرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز محشر سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور پہلے آپ ہی کی شفاعت قبول ہوگی۔

**حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شافع یوم النشور ہیں**

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں روز محشر اولاد آدم (علیہ السلام) کا سردار ہوں گا اور پہلا شفاعت کرنے والا، اور مجھے اس میں فخر نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قیامت کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت آٹھ قسم کی ہوگی:

۱۔ شفاعت عظمیٰ جو تمام مخلوق کو شامل ہے اور جس سے حساب جلد شروع ہو جائے گا موقوف محشر سے نجات ہوگی۔ یہ شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔

# افضلیت صلی اللہ علیہ وسلم | امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ (رقعہ ۲۵۳) یہ رسول ہیں ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ گروہ انبیاء کرام علیہم السلام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ہیں مثلاً وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (انبیاء) اور ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے :  
 فَلَمَّا كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً لِّكُلِّ الْعَالَمِينَ لَزِمَ أَنْ يَكُونَ أَفْضَلَ مِنْ كُلِّ الْعَالَمِينَ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں تو ضروری ہوا کہ آپ کائنات کے جملہ افراد سے افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا وَدَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔ مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت، اذان اور شہد میں اپنے ذکر کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو ملا یا ہے جبکہ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر اس طرح نہیں کیا۔

مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ آطَاعَ اللَّهَ (النسار) جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ۔ اور عزت اللہ کی اور اس کے رسول کی یعنی اپنی عزت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کو وابستہ کیا ہے۔ اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا سے اپنی رضا کو ملحق کیا ہے۔ ارشاد فرمایا :

وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ۔ (نوبہ ۶۲) اور اللہ اور رسول

کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کو اپنی بیعت کے ساتھ ملا یا ہے  
جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا، إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ  
اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ، وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی  
سے بیعت کرتے ہیں، اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے، (الفتح: ۱۰)

چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین تمام ادیان سے افضل  
ہے لہذا لازم آتا ہے کہ فخر و دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر انبیائے کرام علیہم السلام  
سے افضل ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو تمام ادیان کا ناسخ بنایا ہے اور  
ناسخ منسوخ سے افضل ہوتا ہے۔

چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تمام امتوں سے افضل ہے  
لہذا نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیگر تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے  
افضل ہونا ضروری ہوا، قرآنی ثبوت یہ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ . (آل عمران ۱۱۰) تم بہتر امت ہو ان  
سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ دوسری اس بات کی دلیل یہ  
ہے کہ اس امت کو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے کے باعث  
یہ فضیلت ملی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ . (آل عمران ۳۱)  
”اے محبوب! تم فرما دو، لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار  
ہو جاؤ، خدا تمہیں دوست رکھے گا۔“

اتباع کی فضیلت سے تبتوع کی فضیلت لازم آتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین یعنی سب سے آخری نبی ہیں، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا افضل ہونا ضروری ہوا، کیونکہ مفضول سے فاضل کے منسوخ ہونے میں  
عقلی لحاظ سے بھی قباحت ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل الصحابہ میں یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ عرب کا سردار ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عرب کے سردار آپ نہیں ہیں؟ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمام جہانوں کا سردار ہوں اور یہ عرب کا سردار ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ انبیاء کے امام علیہم السلام سے افضل ہیں۔ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

طیبہ کے ماہ تمام جملہ رسل کے امام

نوشتہ ملک خدام پر کروڑوں درود

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قیامت تک ہر وقت اور ہر آن درود بھیجنے کا حکم ہے جبکہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ صرف ایک ہی دفعہ کیا تھا۔ فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کا حکم اس لئے فرمایا گیا تھا کہ نبی اکرم نور مجسم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ افروز تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝۲۵ (القلم) "اور بے شک تمہاری خوبڑی شان والی ہے۔"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِزَّتِهِ بَعْدَ دِكْرِ مَعْلُومٍ لَكَ .

حدیث قدسی ہے: لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ. اگر نہیں پیدا نہ کرتا ہوتا تو میں افلاک بھی پیدا نہ کرتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: لوگ میری شفاعت کے محتاج یہاں تک کہ ابراہیم علی نبینا وعلیٰ جمیع الانبیاء صلوات اللہ وسلامتہ بھی حضرت



شیخ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ اسرار کے اسرار بیان کرتے ہوئے ایسا ہی کہا ہے۔ اللہ ان پر رحمت فرمائے

## جنت میں صرف قرآن کی تلاوت ہوگی

اہل جنت صرف قرآن مجید کی تلاوت

کریں گے اور صرف عربی زبان ہی بولیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت قبروں سے اس حالت میں آئے گی کہ ان کے وضو کے اعضاء چمکتے ہوں گے اور محشر میں بلند مقام پر ہوں گے ان کے لئے انبیاء علیہم السلام کی مانند دو نور بھی ہوں گے جبکہ دوسری اُمتوں کیلئے ایک نور ہوگا۔

## اہل جنت کی صفیں

اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں چالیس صفیں دوسری اُمتوں

کی اور اسی صفیں اس اُمت کی ہوں گی۔ جب اللہ تعالیٰ ان پر تجلی فرمائے گا تو وہ سجدہ میں گر جائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلی اُمتوں کے کچھ لوگ جنتی ہوں گے اور کچھ دوزخی، لیکن میری اُمت سب کی سب جنت میں جائے گی۔ ہر اُمتی کے عوض ایک ایک یہودی یا عیسائی جہنم میں بھیجا جائے گا۔ ستر ہزار بلا حساب جنت میں جائیں گے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار اور ہوں گے اور ان کی اولاد ان کے ساتھ ہوگی۔

## تمام انبیاء علیہم السلام پر پانچ چیزوں سے فضیلت

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھالص بیان کرتے ہوئے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَعْطِيَتْ خَمْسًا كَسَرًا

بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں پانچ چیزیں دیا گیا

ہوں جو پہلے کسی نبی و مرسل کو مرحمت نہیں فرمائی گئیں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ وہ  
پانچ چیزیں یہ ہیں :

۱۔ میں ہر سیاہ اور سُرخ (جملہ انسانوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں  
حالانکہ مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی جانب بھیجا جاتا تھا۔

۲۔ رعب اور دبدبے سے میری مدد فرمائی گئی جو میرے سامنے ایک ماہ  
کی مسافت تک کارفرما ہوتا ہے۔

۳۔ مالِ غنیمت میرے لئے حلال ٹھہرایا گیا حالانکہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے  
غنیمت حلال نہیں قرار دی گئی۔

۴۔ مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی جو میں نے اپنی امت کے لئے بطورِ ذخیرہ  
رکھ چھوڑی ہے اس میں سے ہر امتی کو حصہ ملے گا جس نے خدا کے ساتھ کسی کو  
شریک نہ ٹھہرایا ہوگا۔

۵۔ ساری روئے زمین میرے لئے مسجد اور پاک قرار دی گئی جبکہ پہلے  
انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں کلیساؤں میں ہی عبادت کر سکتے تھے اس  
کے علاوہ کسی جگہ عبادت نہ کر سکتے تھے۔

**حدیث** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اتنی (۸۰) مرتبہ درود  
پڑھا اس کے اللہ تعالیٰ اتنی (۸۰) سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔ عرض کیا گیا  
آپ پر کیسے درود پڑھا جائے؟ فرمایا: **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
وَبَيْتِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ**۔ (یہ کہہ کر ایک مرتبہ شمار کرے)  
(دارقطنی)

**حدیث** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْفَتْحِ مَرَّةً لَمْ يَمُتْ  
حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ۔ جس نے روزانہ مجھ پر ہزار مرتبہ درود

پڑھامرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا۔" (رواہ ابو جعفر سنان)  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نَصَرَ اللّٰهُ اِمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي  
 فَوَعَاها فَاذًا اَهَا۔ اللہ سر سبز و شاداب رکھے اس کو جس نے میری بات سنی  
 اور یاد کی اور پھر آگے اسی طرح بیان کر دیا جس طرح اُسے سنا تھا۔

**حدیث** حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے جس نے  
 مجھ پر دُرو پڑھا فرشتے اُس پر دُرو پڑھتے رہتے ہیں اب چلے بندہ کم دُرو  
 پڑھے یا زیادہ۔ (رواہ احمد و ابن ماجہ)

ارشاد فرمایا: عُلَمَاءُ اُمَّتِي كَانِيَا بَنِي اِسْرَائِيْلَ "میری امت  
 کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔"  
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ جَوْهَرَةً۔ "اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کا  
 جوہر پیدا فرمایا۔"

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ دُوْحِي اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي۔ اللہ تعالیٰ  
 نے سب سے پہلے میری رُوح کو پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور  
 کو پیدا فرمایا۔ اہل تحقیق فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم ہر کمال کی ابتداء اور تمام پاکیزہ نوصال کے تابع تھے اور تمام فضائل و  
 کمالات میں آپ ہی سب سے آگے، آپ ہی مقدم ہیں ظاہر و باطن کے لحاظ سے  
 تمام کمالات کی ابتداء و انتہاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں جس طرح کہ  
 حدیث شریفین میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کا جوہر یعنی عنقصر  
 مبارک پیدا فرمایا جو تمام عنقصری جہانوں پر مرتبہ و ظہور کے لحاظ سے مقدم ہے  
 اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوح مکرم تمام عالم ارواح سے مرتبہ اور ظہور کے  
 لحاظ سے مقدم ہے اور اسی طرح آپ کا نور پاک تمام انوار سے اور آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی عقل مبارک تمام عقول سے مقدم ہے اور آپ کا کمال جسے

قلم سے تعبیر کیا گیا ہے تمام کمالات سے مقدم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَنَا ابُو الْاَرْوَاحِ وَ اَدَمُ ابُو الْبَشَرِ۔ میں رُوحوں کا باپ ہوں اور آدم علیہ السلام تمام بشروں کے باپ ہیں۔ حضرت شیخ علی ودہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امر الہی کے عالم میں سب سے پہلے جس کے ساتھ قدرت کا تعلق ہو وہ رُوح ہے اور رُوح محمدی کلی کے نام سے موسوم ہے جس رُوح سے تمام ارواح پیدا ہوئیں جبکہ ابھی جسم پیدا نہیں ہوئے تھے۔

بقول امام نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار حرف اس لئے ہیں (م. ح. م. د) تاکہ اسم ذات (اللہ) سے مناسبت ہو جائے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ ملا یا ہے۔ شہادین میں (دونوں شہادوں) آپ کی تعریف یوں کی ہے: وَ دَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ، ہم نے بلند کر دیا آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو اور کلمہ شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارہ حروف پر ذکر کیا ہے تاکہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ کے موافق ہو جائے جو کہ بارہ حروف پر مشتمل ہے اور یہی اس کا راز ہے۔ جس طرح کہ ہمارا یہ کہنا کہ ابو بکر الصديق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابن عفان اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم، ان میں سے ہر ایک کے بارہ حروف ہیں اور یہ ان کے اخلاق کی بارگاہ نبوت میں مکمل مناسبت کی دلیل بھی ہے۔ اسی طرح ان تمام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسی مناسبت بھی حاصل ہے اور ہر ایک کا نسب آپ کے ساتھ مل جانا ہے۔ نسب کے لحاظ سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ قریب ہیں جو دوسری پشت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتے ہیں۔ ابو بکر ساتویں پشت میں، حضرت عمر نویں پشت میں حضرت عثمان پانچویں پشت میں جس طرح اہل بیت نے بیان کیا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِي اَسْرَى بِعَبْدِهِ (اسرائیل) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے تاج کا شرف ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کے بایسوں کے سامنے پیش کیا اور آپ کی رسالت کے حسن کی پیشانی اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِيْهِ الْكِتٰبَ کے نور سے دکنے لگی۔ ملکوتِ اعلیٰ کے انوار بھی فزوں تر ہو گئے جس رات سرکار احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولہا بن کر آسمانوں پر گئے تو بندگان نور کی آنکھیں آپ کے پُر مسرت چہرہ کی رونق کے نور کی شعاعوں سے روشن تر ہو گئیں اور آپ کے نور کی چمک سے ملائکہ کی آنکھیں مغلوب ہو گئیں۔ اور ان سے کہا گیا اے بلند آسمان کے رہنے والو! سراجِ نبیر (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نور سے کسبِ صیبا کر لو کیونکہ اب تم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں ہو۔

زمین کے سورج کے ظہور پر آسمان کا سورج چھپ گیا اور نجمِ شریب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طلوع پر کواکبِ سماوی شرم کے مارے نظروں سے اوجھل ہو گئے اور شہابِ مکہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی چمک سے عام شہابیے بچھ گئے اور نور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شعاع میں تمام انوار گم ہو گئے اور قدسِ اشرف کے حجرہ بند زاہد و قاینطقُ عَنِ الْهَوٰی (نجم ۳) کے کلام والے کا جمال دیکھنے کے لئے نکل آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا اے سرورِ موجودات شبِ معراج آپ کا طورِ نوری رفرف ہے اور وادیِ مقدس آپ کا قابِ قوسین ہے۔ شوخ بھڑکیلی آواز میں گلے والے بلبل کے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِيْهِ مَا اَوْحٰی (نجم ۱) کے نعمتے تیرے لئے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مطلوب نے مَا ذَا عِ الْبَصَرِ وَمَا طَغٰی (نجم ۱۷) کی دستاویز تیرے نام کر دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانِ نبوت کی کتاب کا آخری ورد ہیں۔ تِلْكَ الرَّسْلُ فَضَلْنَا (بقرہ ۲۵۳) کے منشور میں لکھی عظیم سطر آپ ہی ہیں اور آپ نے افقِ اعلیٰ کے نورانی ماحول میں شبِ امیری کے دولہا کی حیثیت سے رات گزار لی۔ لَقَدْ دَاوٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی (نجم ۱۸) اس دولہا کی خلعتوں میں سے ایک خلعت ہے۔ اسذی بَعْبِدِيْہ کی رات والی عزت

انبیاء میں سے کسی کے بس کی بات نہیں وہ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ (نجم ۹) کے باغوں سے خوشبو کا ایک جھونکا بھی نہ پاسکے۔ اُن تمام میں سے کسی ایک کو بھی السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ نہ کہا گیا۔ اَوَادُنِي کے وقت سے پیچھے رہ گئے اور دَنِي فَتَدَلِي والا محبوب آگے تشریف لے گیا۔ اور لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ وجودات کی دلہنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زیب وجود کر لیں۔ اور آپ نے ان کی طرف وحشی کی نظر سے نہ دیکھا بلکہ نگاہیں لَا تَتَذَكَّرَ عَيْنَيْكَ (حجر ۸۸) کی تادیب سے موؤب رہیں۔

یہ وادی مقدس ہے (میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں) موسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ یہ روح القدس ہے عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ یہ ہے محبوب کے زیر قدم "هَذَا مَغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ" پس ایوب علیہ السلام کہاں ہیں؟ عینب کے میدانوں میں عقول نے راہ نوردی کی لطف قدم کی عطر بیز ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کا فیضان ہیں۔

قدرت نے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (الصّٰحٰحٰہ ۵) کا پرچم آپ کے لئے ہی باندھا ہے۔ آپ کی شمار کے عطر سے ملائکہ مست ہوئیں اور چراغ شریعت آپ کے علوم کی صیبار سے منور ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے پیچھے صفت بستہ کھڑے ہو گئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں جلالت شان کی وجہ سے امامت فرمائیں۔ تقدیر منادی نے انہیں پکارا: اے ارباب حجت! یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلندی کا چاند اور عظمت کا سورج ہیں، یہ انبیاء علیہم السلام کا تاج ہیں۔ پس یوں کہو وَمَا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ (صافات ۲۱) (دعوت الاعظم رحمۃ اللہ علیہ جو ابرہہ الجار)

**نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام حیرت میں**  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
 ارشاد گرامی ہے: اَنَا ابْنُو الْقَاسِمِ  
 وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَاَنَا قَاسِمٌ. (رواہ الحاكم عن ابی ہریرہ) میں ابوالقاسم ہوں،

اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ حاکم علیہ الرحمۃ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ وَاللّٰهُ يُعْطِي السُّمَالِ عَطَا كَرْتَا بَعِ غَيْمَتِ رَفِيٍّ وَغَيْرِهِ اَوْرِيں اُسے تقسیم کرتا ہوں جس طرح مجھے حکم دیا عدل و انصاف کے ساتھ۔

صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: میں تم میں سے زیادہ عربی ہوں، میں قریش سے ہوں، میری زبان بنی سعد بن بکر کی لسان سے ہے۔

**حضور علیہ السلام سے زیادہ عربی اور اطہر النسب ہیں**

اسے ابن سعد رحمۃ اللہ نے یحییٰ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔

ان الله جعلني عبداً كريماً و لكم يجعلني

جباراً۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے عبد کریم بنایا اور سخت نہیں بنایا۔  
درواہ ابو داؤد، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان اثقاكم واعلمكم بالله انا۔ بے شک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور عمل کرنے والا ہوں۔

شراحین فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین بمعنی حثیث قلبیہ اور استحضار عظمت الہیۃ اس طور پر جمع ہیں جو غیر میں جمع نہیں جتنی معرفت الہی بڑھے گی اور خوف الہی، تقویٰ اور عمل بھی بڑھے گا۔ معرفت الہی میں کوئی آپ کا ہمسر نہیں اسے قاضی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انما يخشى الله من عباده العلماء۔ (سورۃ فاطر) اللہ سے اس

کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔“

تمام مخلوق باری باری پیغمبروں کے پاس جائیں  
**شفاعتِ عظمیٰ** کے اور ہر کوئی کسی دوسرے بڑے پیغمبر کے پاس جانے

کو کہے گا یعنی سب نفسی نفسی کہیں گے کوئی کسی کی مدد نہیں کرے گا۔ بالآخر تمام لوگ  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہیں گے يَا مُحَمَّدًا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ  
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَخَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ

مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ إِلَّا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ إِشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ اے

محمد (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے  
 خاتم ہیں اور اللہ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دئے

آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے ہم کس حالت میں ہیں ہمارے لئے اپنے رب سے

سفارش کیجئے۔“ بیہقی شریف کی حدیث ہے: أَنَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ میں تمام

کائنات کا سردار ہوں۔ بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ میں روزِ محشر سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔

فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں جائیں گے اور ہر ایک

کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوں گے۔ اسے امام احمد نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا۔

ترمذی کی حدیث ہے فرمایا

**میں اولادِ آدم کا سردار ہوں** أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَ

بَيْدِي لِوَأَيُّ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ بَنِي آدَمَ فَمَنْ سِوَاكَ إِلَّا تَحْتَ

لِوَالِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ میں اولادِ آدم (علیہ السلام) کا سردار ہوں اس میں

کوئی فخر نہیں۔ میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اس میں فخر نہیں۔ تمام اولادِ

آدم اور ان کے علاوہ روزِ محشر میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔“



حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بن خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا بیشک

اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور میرے خلیل  
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (طبرانی علیہ الرحمۃ نے اسے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے  
نقل کیا۔ (جوہر البحار)

شمال کی شرح میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے الخَلْقُ مَا عَرَفُوا  
اللَّهُ تَعَالَى وَمَا عَرَفُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. مخلوق نے  
نہ تو اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانا۔ جب آیت کریمہ  
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى (الضحیٰ) نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اب میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب میرا ایک  
امتی بھی آگ میں ہوگا۔" (ولیمی میں مسند الفردوس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے  
یہ روایت موجود ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح شریف میں سید المداخ علامہ بوسیری  
رضی اللہ عنہ نے کیا عجیب شعر کہا ہے:

إِنَّ مِنْ مُعْجَزَاتِكَ الْعِجْزُ عَنْ وَصْفِكَ  
إِذْ لَا يَحُدُّهُ إِلَّا حُصَاءٌ.

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے معجزات میں سے ایک یہ بھی  
ہے کہ آپ کے وصف کو بیان کرنے سے ہر ایک عاجز ہے اس کو آپ کے معجزات  
میں سے ایک معجزہ کہا ہے یعنی آپ کے وہ مخصوص اوصاف کہ اللہ تعالیٰ نے  
جن کے ساتھ آپ کا اختصاص فرمایا خواہ وہ اخلاق کریمہ ہوں یا فضائل جسمیہ یا وہ  
اوصاف جو افضلی درجہ تک پہنچے ہوئے ہوں، ان میں سے کسی ایک تک کسی کے  
لئے رسائی ناممکن ہے لہذا ان کی کوئی حد نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر  
لمحہ قرب کے مراتب سے ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ یہ ترقی ظاہری حیات میں بھی  
تھی اور بعد از وفات بھی جاری ہے۔"

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: فَسَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْخَلَائِقِ  
أَجْمَعِينَ وَحَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام  
اولین و آخرین مقرب فرشتوں اور تمام مخلوقات کے سردار اور رب العالمین

کے حبیب ہیں۔ اور وہ حضرات جن پر اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمتیں نازل ہوئیں  
 ان تمام میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم ترین شخصیت ہیں۔ اور آپ علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی وہ مہر ہیں جو ہر قسم کے فضائل اور  
 خیرات اور مناقب کی جامع ہیں جو الگ الگ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں  
 پائے جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع فضائل و کمالات کیوں نہ ہوں  
 جب کہ تمام پیغمبر علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفصیل کی صورت میں ہیں۔  
 علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے قولٌ وَجْمَعَهُ فِيهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَائِرُ الْكَمَالَاتِ الْبَاطِنِيَّةِ وَالظَّاهِرِيَّةِ وَجَعَلَهُ إِمَامَ الْكُلِّ الْمُفَضَّلِ  
 عَلَيْهِمْ وَلَمُيِّدًا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 میں تمام ظاہری و باطنی کمالات جمع کر دئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
 امام الكل بنایا، دنیا و آخرت میں آپ ہی ان سب پر افضل بنائے گئے اور آپ  
 ہی ان سب کی مدد کرنے والے بنائے گئے۔ سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے  
 ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تجلیل سے آپ ہی کامل الاوصاف  
 ہیں۔ آپ ہی ہر کمال سے منتصف، تمام فضائل سے مزین اور علوم و اعمال کی  
 بہترین خصلتوں کے مالک ہیں۔ آپ کمال کے معدن اور فضل و افضال کے  
 عنصر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الاطلاق سید الخلق ہیں۔ آپ علی وجہ  
 العموم سب سے افضل ہیں خواہ علوی مخلوق ہو یا سفلی خواہ بشر ہوں یا جن و ملک  
 دنیا میں ہوں یا آخرت میں عالم ارواح میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت  
 سب سے مقدم ہے۔ فرمایا: كُنْتُ نَبِيًّا وَادَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ۔ میں  
 اُس وقت نبی مٹھا جب آدم علیہ السلام رُوح اور جسم کے مابین مٹھے۔

# مخفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے کس نے منایا

علامہ سید احمد عابدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ  
اپنی شرح کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ مولد شریف  
کا پڑھنا سب سے پہلے کس نے شروع کیا؛  
مقدمہ: یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جس مہینہ میں رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اُس میں مولد شریف کا عمل بدعتِ حسنہ  
ہی کی ایک قسم ہے اور اس کو جس نے سب سے پہلے شروع کیا اس کا نام ملک  
منظف صاحب اہل ہے۔ ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ملک مظفر  
موصوف بیع الاول میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل منعقد کیا کرتا  
تھا۔ محفل عظیم الشان ہوتی تھی۔ ملک مظفر بھرے جسم والا، بہادر، پہلوان عاقل اور  
عادل تھا۔ طویل عرصت تک حکومت کی۔ بالآخر فرنگیوں کے محاصرہ عکامای شہر میں  
۶۳۰ھ میں انتقال کیا۔ وہ سیرت اور طبیعت کا عمدہ تھا۔ سید ابن جوزی نے  
”مرآة الزمان“ میں لکھا ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے واقعات بیان کئے جو ملک  
منظف کی منعقد کردہ محافل میلاد میں سے بعض ہیں بذات خود شریک تھا بیان کیا  
کہ میں نے ایک محفل میں پانچ ہزار بکریوں کے بھنے ہوئے نم شمار کئے۔ دس  
ہزار مرغ پکائے گئے۔ ایک لاکھ پیالے اور تین ہزار حلوے کے تھاں تھے اور  
محفل میلاد میں ملک مظفر کے ہاں مشہور علماء و صوفیاء تشریف لاتے۔ موصوف  
انہیں خلعتیں عطا کرتا اور انعامات دیتا۔ محفل میلاد پر ہر سال تین لاکھ دینار  
خرچ کرتا جیسا کہ امام علامہ شیخ محمد شامی علیہ الرحمۃ کی سیرت میں مذکور ہے۔  
علامہ موصوف امام سیوطی علیہ الرحمۃ کے شاگرد ہیں۔ ایسا ہی مواہب اللدنیہ کی  
شرح میں مذکور ہے جسے علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا ہے۔ علامہ براہیم حلبی  
حقی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ”روح البیتر“ میں ہے کہ ابن وحیہ علیہ الرحمۃ نے سن۶۳۰ھ  
میں ملک مظفر کے لئے میلاد النبی تشریف کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا  
نام ”التویر بمولد النبی البیتر“ رکھا۔ اس تصنیف پر ملک مظفر نے انہیں ایک

ہزار دینار انعام دیا۔

امام ابو ثمامہ علیہ الرحمۃ جو امام نووی علیہ الرحمۃ کے شیخ ہیں انہوں نے  
ملک متطفر کا میلاد البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل پر بکثرت خرچ کرنے پر اس  
کی بہت تعریف کی اور اس کا ذکر "البواعث علی انکار البدع والحوادث" میں کیا۔  
علامہ ابن حجر الہنبلی علیہ الرحمۃ نے "نعمت الکبریٰ" میں لکھا ہے کہ یہ شمس ابن جزری علیہ  
الرحمۃ کی تصنیف "مولد کبیر" ہے۔ مصر اور شام کے لوگوں پر اس کتاب کی گرانقدر  
خدمات ہیں اس کے مصنف نے "برقوق" میں سلطان مصر ۸۵۰ھ اور اس کے  
امراء کی طرف سے منعقد کی گئی قلعہ مصر میں محفل میلاد البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
شرکت کی اور کھانا وافر مقدار میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ قرآن کریم کی تلاوت،  
فقرار، غبار، قرار اور نعمت خوانوں کو احسانات سے نوازا۔ انہیں دیکھ کر حیرانی ہوئی  
اور اس پر مزید یہ کہ سلطان موصوف علیہ الرحمۃ نے دس ہزار مثقال سونا اس  
محفل میں خرچ کیا۔ اندلس اور ہندوستانی حکمرانوں سے بھی ایسی روایات ملتی ہیں  
جو میلاد البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثیر مال خرچ کرتے تھے۔

امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ جو ہرات  
میں سے اس حدیث کی شرح جسے  
ابوداؤد علیہ الرحمۃ نے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عمنہ سے روایت کیا: مَا مِنْ أَحَدٍ  
سِرَّ كَاتِبَاتٍ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ سَلَامًا بَصِيحًا  
وَاللَّهِ كَاتِبَاتٍ عَلَيْهِ آتَاهُ مِائَةَ مِائَةٍ  
وَاللَّهِ كَاتِبَاتٍ عَلَيْهِ آتَاهُ مِائَةَ مِائَةٍ  
وَاللَّهِ كَاتِبَاتٍ عَلَيْهِ آتَاهُ مِائَةَ مِائَةٍ

بِسَلَامٍ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ رُوحِي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ جو مجھ پر سلام  
بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس بھیج دیتا ہے تو میں اس کے سلام کا  
جواب دیتا ہوں۔

امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ ابن حجر علیہ الرحمۃ  
فرماتے ہیں کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ رَدَّ اللَّهُ رُوحِي کا معنی ہے کہ اللہ  
تعالیٰ مجھے بولنے کی اجازت دیتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر عیشہ کے لئے زندہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اقدس جسد اطہر کے بھی جدا نہیں ہوئی اس لئے کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کہا کہ روح سے مراد مجازاً نطق ہے اور علاقہ مجازیہ ہے کہ روح کو لوازمات سے نطق کا بالفعل بالقوۃ پایا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم برزخ میں احوال ملکوت میں مشغول اور اس کے شہادت میں مستغرق ہیں اس بنا پر نطق کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

امام مناوی علیہ الرحمۃ  
کے جواہرات میں سے  
یہ حدیث جو ابن عدی  
اور بیہقی رحمہما اللہ نے

**گنبدِ خضریٰ کی زیارت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت لازم جاتی ہے۔**

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ :  
مَنْ ذَارَ قَبْرِيَّ وَجَبَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي . جس نے میری قبر کی زیارت کی  
اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ائمہ شریفین علیہم السلام  
فخر موجودات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے  
بنی کنانہ کو منتخب کیا۔ کنانہ سے قریش اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھے  
منتخب فرمایا۔ (مسلم اور ترمذی نے اسے واثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

بنی ہاشم جملہ عرب عجم افضل ہیں۔  
اس کی شرح میں امام  
مناوی علیہ الرحمۃ فرماتے

ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی ہاشم سے مجھے چن لیا یعنی وہ نور جنین  
آدم علیہ السلام میں ودیعت تھا اُسے جنین عبد المطلب رضی اللہ عنہ میں امانت

رکھا پھر ان کے بیٹے عبداللہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پدربزرگوار  
 ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس نسل کو سفاح جا بلیت سے محفوظ اور طاہر رکھا۔  
 بنی اسماعیل کی برتری اخلاق کریمہ کی وجہ سے ہے ورنہ عربی زبان میں سب  
 یکساں ہیں۔ بنی ہاشم اخلاق کے اعتبار سے پاکیزہ اور نفوس کے لحاظ سے طاہر و  
 طیب ہیں جس پر ابراہیم علیہ السلام کی وعاد دلالت کر رہی ہے: رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا  
 مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا ۚ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ

(بقرہ ۱۲۸-۱۲۹)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ بنی ہاشم نے صدقہ قبول کرنے کے لئے  
 امام احمد و طبرانی رحمہما اللہ

نے سلمان رضی اللہ عنہ سے ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 سے اور ابو داؤد و علیہ الرحمۃ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ  
 "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور صدقہ نہ کھاتے" صدقہ لوگوں  
 کی میل ہوتی ہے۔ بنا بریں کہ ہدیہ لینے والے کی عزت و تکریم اور صدقہ دینے  
 والے کی توقیر ہوتی ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات  
 میں سے ہے کہ آپ پر مطلقاً صدقہ حرام ہے۔

حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: أَنْتَ صِغِي  
 بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي "تیری میرے ساتھ  
 وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے  
 ساتھ تھی۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں" (اسے شیخین بخاری و مسلم رحمہما اللہ  
 نے روایت کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ساری مخلوق سے پہلے ہمارا  
 حساب ہوگا اور سب سے پہلے جنت میں ہم داخل ہوں گے اور سب سے

پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

**حدیث** — **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَمِنْ نُورِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ**۔ "سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو تخلیق کیا اور میرے نور سے سب مخلوق کو پیدا کیا۔"

**حدیث** : **يَا أَبَا بَكْرٍ وَالَّذِي بِنَفْسِي بِالْمَنْ لَمْ يَعْلَمَنِي حَقِيقَةً غَيْرَ رَبِّي**۔ "اے ابو بکر! میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔" اسی فضیلت و شرافت کی وجہ سے اولو العزم پیغمبروں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی التجا کی جیسے ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام۔  
**اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَطِرَازِ الْحُلَّةِ وَعُرْوَسِ الْمُلْكَةِ**  
**وَلِسَانِ الْحُجَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ**  
**وَعَقْلَ عَن ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ** ۰ "اے اللہ درود بھیج عین عنایت پوشاک کی زینت، مملکت کی دلہن، حجت کی زبان ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر ذکر کرنے والے کے ذکر اور غفلت کرنے والے کی غفلت کے مطابق۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ساری مخلوق میری طرف راغب ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔  
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور اور وادی مقدس میں کلام فرمایا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر مقام اعلیٰ پر ہمکلامی کا شرف بخشا



اسی فضیلت و شرف کی وجہ سے اولوالعزم رسولوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی ہونے کی التجا کی جیسے ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام۔  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَطَرَاذِ الْخُلَّةِ وَعُرْوَةِ الْمَمْلُوكَةِ  
 وَلِسَانِ الْحُجَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ عَدَاةَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ  
 وَعَقْلَ عَنِ ذِكْرِ الْغَافِلُونَ .

اے اللہ درود بھیج عین عنایت پوشاک کی زینت مملکت کی دلہن،  
 حجت کی زبان ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر ذکر کرنے  
 والے کے ذکر اور عقلمندی کرنے والے کی غفلت کے مطابق۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ساری مخلوق  
 میری طرف راغب ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور وادی مقدس میں کلام فرمایا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر مقام اعلیٰ پر ہم کلامی کا شرف بخشا۔ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ساری مخلوق سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور  
 سب سے پہلے جنت میں ہم داخل ہوں گے اور سب سے پہلے میری شفاعت  
 قبول ہوگی۔

حدیث: حضرت جبیر  
 رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کا  
 ایک حصہ حضرت انس رضی اللہ  
 عنہ کی روایت تک ذکر کیا ہے

جس نے ہزار بار درود پڑھا  
 اُس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی

”جس نے مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کا گوشت اور اُس کی ہڈیاں  
 آگ پر حرام فرمادے گا۔ ابن وداعہ رضی اللہ عنہ نے بغیر حوالے کے پوری حدیث  
 بیان کی ہے ابن بشکوال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً  
 بیان کیا کہ درود تینوں کو سنایا جاتا ہے یعنی جنت سننی ہے، آگ سننی ہے اور

میرے سر کے پاس فرشتہ سُنتا ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ شخص مجھ پر ایک بار  
 دُرُود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُس پر دس مرتبہ دُرُود بھیجتے ہیں  
 اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اُس پر ہزار مرتبہ  
 دُرُود بھیجتے ہیں اور اُس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی۔ حَزَمَ اللّٰهُ جَسَدًا عَلٰی  
 النَّارِ۔

## دُرُود پڑھنے والے کا اعزاز

حضرت ابوالربیع سلیم بن صالح رحمۃ اللہ  
 کی تصنیف "شفاء الصدور" میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پڑھا  
 اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ دُرُود بھیجتا ہے اور جس نے دس مرتبہ دُرُود بھیجا اللہ  
 تعالیٰ اُس پر سو مرتبہ دُرُود بھیجتا ہے اور جس نے مجھ پر ہزار مرتبہ دُرُود پڑھا جنت  
 کے دروازے پر اُس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ ہوگا۔

ابو ایحٰیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے العظمت میں روایت لکھی ہے حضرت جابر  
 بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 تمام مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل  
 اور عزرائیل علیہم السلام ہیں۔ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے چالیس ہزار سال کی مسافت  
 پر دُور ہیں۔ ابو ایحٰیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت  
 لکھی ہے کہ یہ چار فرشتے جبریل، میکائیل، اسرافیل و عزرائیل (علیہم السلام) وہ ہیں  
 جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے آخر میں فوت ہو  
 گے۔ سب سے پہلے ان کو زندہ کیا جائے گا۔ اور یہ "مذہبات" ہیں۔ (مختلف  
 ذمہ داریاں نبھانے والے) ابو ایحٰیٰ علیہ الرحمۃ نے حضرت خالد بن ابی عمران  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام تمام پیغمبروں پر امین  
 ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام تمام لوگوں کے اعمال نامے وصول کرتے ہیں جو

اوپر لیجاتے جاتے ہیں اور اسرافیل نگران اور دربان کی مانند ہیں۔

ابو ایمنہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی جو تابعین میں سے ایک امام ہوتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسا فرشتہ اکرم ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا۔ پس حضرت جبریل علیہ السلام اوپر گئے، پھر نیچے آئے اور کہا: حضرت جبریل، میکائیل اور عزرائیل (ملک الموت) علیہم السلام "اکرم" ہیں۔ جبریل علیہ السلام کے ذمہ انبیاء علیہم السلام کے پاس آنا جانا رہا میکائیل علیہ السلام بارش کے ہر قطرہ کے مالک ہیں جو زمین پر گرتا ہے اور ہر پتہ پر ان کی ذمہ داری ہے جو گرتا ہے۔ ملک الموت ہر بندہ کی روح قبض کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ خواہ وہ خشکی میں ہو یا تری میں۔ اسرافیل علیہ السلام اللہ اور اس کے فرشتوں کے درمیان امین ہیں۔

عَطِّرَ اللَّهُ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ بِحَرْفٍ شَدِيدٍ مِّنْ صَلَوةٍ وَتَسْلِيمٍ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ .

"اے اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کو صلوة و سلام کی مشک کی خوشبو سے معطر فرما۔ اے اللہ! آپ پر صلوة و سلام اور برکت نازل فرما۔"

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَ  
أَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَعِثْرَتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فِي  
كُلِّ وَقْتٍ حِينَ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ .

"اے اللہ! تو ہمارے آقا و مولیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی آل، ازواج، ذریعات اور اہل بیت پر اس قدر صلوة و سلام اور برکت نازل فرما جس قدر تیرے جلال، تیری رحمت، تیری نعمت، تیرے فضل، تیرے کرم، تیری عظمت، تیری عزت، تیرے کمال، تیرے احسان اور تیری کبریائی کا احاطہ ہے تا قیام قیامت اور ہر لمحہ یا ذا الجلال والاكرام۔ آمین"

حدیثِ قدسی ہے مَا وَسِعَتِي اَرْضِي وَلَا سَمَائِيُ وَوَسِعَتِي قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ .

”میرے زمین و آسمان مجھے احاطہ نہیں کر سکتے، میرے مومن بندے کا دل (اثر و صفات) احاطہ کر سکتا ہے۔“ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ نور سے بڑھ کر وسیع کوئی قلب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلبِ نور ایک ایسا ہمہ گیر سمندر ہے کہ جہاں تمام جہان کے قلوب آپ کے قلبِ اطہر کے سامنے ایک قطرہ کی مقدار ہیں۔

فَإِنَّ الْبَحْرَ الْمُحِيطَ الَّذِي كُلُّ الْقُلُوبِ قَطْرَةٌ مِّنْ قَطْرَاتِهِ .  
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :-  
فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ .

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فرماتے ہیں ”مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ میں زمین کے مشرق و مغرب میں پھر انہوں نے کسی شخص

آقا علیہ السلام کے لئے مثل  
ہونے پر جبریل کی شہادت

کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل نہ پایا اور میں زمین کے مشرق اور مغرب میں گھوما تو کسی باپ کی اولاد ہی ہاشم کی اولاد سے افضل نہ پائی۔“  
(حاکم علیہ الرحمۃ نے ابن عساکر رحمۃ اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: كُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ خَلَقًا وَ اٰخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ . میں تخلیق میں سب لوگوں سے اول ہوں اور بعثت میں سب (مبیوں) سے آخری ہوں۔ (ابن سعد علیہ الرحمۃ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

حصہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب اظہر  
روز قیامت بھی قائم رہے گا

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا "تمام نسب و صہر روز  
قیامت مہٹ جائیں گے مگر میرے نسب  
صہر قائم رہے گا۔ (اس کو ابن عساکر

علیہ الرحمۃ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا) طبیبی علیہ الرحمۃ نے کہا :  
نسب کتنے ہیں آباء و اجداد کی طرف سے قریبی تعلق و رشتہ و ولادت اور  
صہر و نسبت قریبہ جو رشتہ تزویج سے حاصل ہو۔

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمیں مبارک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
آٹھیں مبارک سوئی تھیں اور

سوئی اور قلب اظہر بیدار رہتا تھا

دل مبارک بیدار رہتا تھا۔ (اسے حاکم علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ  
عنہ سے روایت کیا)

امام احمد ابو داؤد  
ترمذی، ابن ماجہ علیہم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نیکہ مبارک چمڑ کا ٹھکانا

الرحمۃ نے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نیکہ جسے آپ سوتے ہیں  
استعمال فرماتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمبی اور چوڑی کلابیوں  
والے کھلے شانوں والے اور لمبی لمبی پلکوں والے تھے۔

بازو مبارک

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی علیہ الرحمۃ نے روایت کیا) آپ صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم زیادہ خاموش اور بہت کم تبسم فرماتے۔

## حضرت عزیر علیہ السلام قریبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان

کیے بیٹے اپنے باپ سے پچاس برس بڑے تھے۔ ان کا قصہ یوں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا بیت المقدس میں گزر ہوا، تو وہ کہنے لگے کہ ان چیزوں کو خدا ان کی موت کے بعد بھلا کیسے زندہ کرے گا؟ اُس وقت ان کی عمر پچاس (۵۰) برس تھی۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو سو (۱۰۰) برس تک مُردہ رکھا اور ان کی بی بی کے آپ کے موت آنے کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور جب خدا نے ان کو زندہ کیا تو یہ کیفیت گزری کہ ان کی رُوح ان کے سر میں نازل ہوئی اور اُس نے دیکھا کہ ان کے اعضاء پر اگندہ پڑے تھے۔ پھر وہ سب اعضاء ایک دوسرے کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ پھر اللہ نے گوشت و پوست پہنا کر درست کر دیا۔ جب ان کا بدن ٹھیک ہو گیا تو خدا نے ان کو پہلی عمر کا بنا دیا۔ یعنی پچاس برس کا۔ اُس وقت ان کے لڑکے کی عمر سو (۱۰۰) برس تھی اور وہ پچاس ہی کے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھا کہ ان میں فرقہ برابر تغیر نہ ہوا تھا۔ ان کے کھانے کی چیز انجیر اور پینے کی شے شیرہ انور تھا۔ ان کی وفات کے ساتھ ہی ان کی سواری کا گدھا بھی مر گیا تھا، وہ بھی ان کے ساتھ ہی زندہ ہو گیا۔ (نزہۃ المجالس)

**حدیث** حضرت طلق بن حنفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا (قبول نہیں فرماتا) جو رکوع و سجود کے اندر اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا)

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

سُلطان نور الدین زنگی شہید  
اور زنگ کا واقعہ

یہ واقعہ ۵۵۷ھ ہجری کا  
ہے کہ سلطان نور الدین  
رات تہجد میں گزارتے  
اور اپنے وظائف میں

لگے رہتے۔ ایک دن تہجد کے بعد وہ سو گئے۔ خواب میں دیکھا کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونیلگوں آنکھوں والوں کی طرف اشارہ کر کے  
فرما رہے ہیں کہ "مجھے ان سے بچاؤ۔" آپ گھبرا اٹھے۔ وضو کیا۔ نفل ادا  
کئے اور سو گئے۔ پھر وہی خواب آیا۔ بیدار ہوئے۔ پھر نوافل پڑھے  
اور پھر سو گئے۔ تیسری مرتبہ پھر زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا مجھے ان نیلگوں آنکھوں والوں سے بچاؤ۔ آپ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے سلطان کو ان دونوں کی شکلیں دکھادیں۔ آپ  
بیدار ہوئے۔ اب نیند باقی نہیں رہی۔ آنکھوں میں آنسو آگئے۔

ان کا ایک وزیر تھا بڑا نیک، نام جمال الدین موصلی تھا۔  
آپ نے رات ہی ان کو پیغام بھیجا اور سارا واقعہ بتایا۔ انہوں نے  
کہا اب بیٹھنا کیسا؟ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی  
اہم واقعہ ہو گیا ہے۔ آج ہی مدینہ منورہ چلئے اور اس خواب کو چھپائے  
رکھئے۔ چنانچہ انہوں نے رات بجماعت تیاری کی اور ہلکی پھلکی سواریاں  
لے کر بیس افراد کے ہمراہ ایک ہزار اونٹ سوار اور بحوالہ "جذب القلوب"  
مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تیر سائڈ ٹینوں پر  
روانہ ہوئے۔ وہ وزیر بھی ہمراہ تھے۔ بہت سا مال و دولت ساتھ

لیا اور سولہ دن بعد مدینہ طیبہ پہنچے۔ شہر کے باہر غسل کیا اور مدینہ  
 پاک میں داخل ہوئے۔ ریاض الجنۃ میں نقل پڑھے اور زیارت  
 کی۔ پھر بیٹھ گئے، کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر  
 نے اس وقت کہا جب سب لوگ مسجد میں آچکے تھے کہ سلطان بارادہ  
 زیارت آئے ہیں اور بہت سامان بطور صدقہ لائے ہیں لہذا ہر ایک  
 کو اطلاع دے دو، خط لکھ دو۔ چنانچہ اہل مدینہ کو خط لکھ دئے گئے اور  
 سلطان نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ جو بھی آتا آپ اس میں مذکورہ  
 نشانی دیکھتے جاتے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھائی تھی۔ مگر  
 ایسا کوئی نظر نہ آیا جس میں وہ نشانی نظر آتی۔ آپ ہر ایک کو مال دینے  
 جاتے اور واپس جانے کی ہدایت کرتے۔ پھر پوچھا کوئی صدقہ لینے والا  
 رہ تو نہیں گیا؟ لوگوں نے کہا، نہیں۔ آپ نے کہا پھر سوچ لو۔ خوب  
 چھان بین کر لو۔ انہوں نے کہا: دو مغربی آدمیوں کے سوا کوئی نہیں  
 رہا۔ اور وہ تو کسی سے کچھ لینے بھی نہیں۔ وہ بہت نیک ہیں، معنی ہیں  
 اور محتاجوں کو صدقہ دیتے رہتے ہیں۔ سلطان کی سمجھ میں بات آگئی۔  
 کہنے لگے، انہیں میرے پاس لے آؤ۔ انہیں لایا گیا۔ انہیں دیکھتے ہی  
 دل میں کہا، یہ تو وہی ہیں جن کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے اشارہ فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ میری مدد کرو اور مجھے ان نیکیوں  
 آنکھوں والوں سے بچاؤ۔

سلطان نے ان سے پوچھا تم کہاں کے رہتے دل لے ہو؟ انہوں  
 نے کہا ہم اہل مغرب ہیں ہم حج کرنے آئے تھے اور اس سال ہم نے  
 ارادہ کر لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس میں  
 رہیں گے۔ آپ نے کہا سچ سچ بتادو۔ انہوں نے اسی بات پر اصرار  
 کیا۔ آپ نے پوچھا کہ ان کا گھر کہاں ہے؟ سلطان کو بتایا گیا کہ وہ



حجرہ مبارک کے قریب ہی سرے میں رہتے ہیں۔ آپ نے ان دونوں کو وہیں روکا اور خود ان کے گھر پہنچے۔ دیکھا تو اس میں بہت سا مال پڑا تھا۔ دو انگوٹھیاں تھیں۔ ایک تھیلے میں کتابیں تھیں۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ اہل مدینہ نے ان کی بہت تعریف کی کہ ہمیشہ روزہ سے رہتے ہیں۔ ریاض الحجۃ میں پابندی سے نماز پڑھتے ہیں۔ روزانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرقہ انور کی زیارت کرتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک بار قبار کو جاتے ہیں۔ کسی سائل کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس قحط کے زمانہ میں انہوں نے اہل مدینہ سے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ سن کر سلطان نے صرف سبحان اللہ کہا۔ اور اپنی خواب کا اظہار نہیں کیا اور خود ان کے گھر میں چکر لگایا۔ ایک جگہ سے انہوں نے چٹائی وغیرہ اٹھا کر دیکھا تو ایک سُرنگ نظر پڑی جو حجرہ مبارک کی طرف سیدھی جاتی تھی۔ یہ دیکھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ سلطان نے آکر ان سے کہا سح سح بتا دو۔ اور پھر انہیں مارا پیٹا۔ انہوں نے مانا کہ وہ نصرانی ہیں اور نصاریٰ نے انہیں مغربی حاجیوں کے روپ میں بھیجا ہے۔ بہت سا مال بھی دیا ہے اور انہیں ایک عظیم کام کا جیلہ کرنے کو کہا ہے۔ وہ کام آپ کی ذات تک پہنچانے کا ہے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسدِ نحاکی (اطہر واکرم) منتقل کر سکیں۔ چنانچہ وہ حجرہ مبارک کے قریب ٹھہرے ہوئے ہیں اور وہ کام کر رہے ہیں جس کا ذکر ہوا۔

یہ دونوں رات کو مٹی کھودتے۔ دونوں کے پاس مغربی طرف کے تھیلے تھے۔ جو مٹی جمع ہو جاتی اسے ہر ایک اپنے اپنے تھیلے میں بھر کر بقیع کی زیارت کے بہانے جاتے اور قبروں کے درمیان جہاں خالی جگہ دیکھتے مٹی ڈال دیتے۔ اور یہ کام مدت سے کر رہے تھے۔ جب حجرہ

مبارک کے قریب پہنچے تو آسمان کانپ گیا اور خوب چمکا اور زلزلہ آیا  
لگتا تھا کہ پہاڑ اکھڑ جائیں گے، اتفاق سے سلطان اگلی صبح پہنچ گئے۔  
وہ دونوں وہیں تھے اور اعتراف کر چکے تھے۔ اُن کے اعتراف کر لینے  
کے بعد سلطان کو پورا پتہ چل گیا اور یہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انہیں  
اس کام کا اہل سمجھا ہے تو سلطان بہت زور سے روئے۔ روئے توئے  
پہنچی بندھ گئی۔ اور انہوں نے اُن دونوں مجرموں کی گردنیں اڑانے کا  
حکم دیا۔ چنانچہ اس جالی کے نیچے قتل کر دئے گئے جو حجرہ مبارک کے ساتھ  
تھی یہ بیفیع تھی۔ اور پھر سلطان نے بہت سا سکہ لانے کا حکم دیا اور  
پورے حجرہ مبارک کے گرد گہری خندق کھودنے کا حکم دیا اور ڈھال کر  
اس میں سکہ بھر دیا۔ چنانچہ حجرہ مبارک کے گرد پانی تک سکہ کی دیوار  
بنادی۔ اور یہ کام کر کے وہ اپنے ملک روانہ ہو گئے اور نصاریٰ کو  
کمزور کرنے کا حکم دیا اور کہا ان کے اوزار و غیرہ توڑ دئے جائیں۔  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ  
بَعْدَ دَعْوِكَ - (وفار الوفار)

**حکایت** کیا۔ اُس نے کہا اے امیر: میرے پاس لوگوں کی کچھ  
 امانتیں ہیں مجھے مہلت دیجئے کہ میں انہیں واپس کر دوں۔ اُس نے  
 کہا میں بغیر ضمانت کے تجھے نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ شخص کسی ضمانت دار  
 کی تلاش میں نکلا، اُسے ایک صاحب جمال شخص نظر آیا۔ اُس نے اُس  
 کا نام پوچھا۔ اُس نے بتایا: عبدالکریم! اس شخص نے کہا بندہ میں اپنے  
 مولیٰ کے کرم کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہونا چاہئے۔ اس کے بعد حجاج کے ساتھ  
 جو قصہ پیش آیا اُس نے بیان کر دیا۔ اُس نے کہا: میں حجاج کے پاس  
 نیز ضامن بنوں گا اور اپنے نفس کے لئے میں اپنا نام خراب نہ کروں  
 گا بلکہ نام کی لالچ رکھوں گا۔ چنانچہ وہ ضامن ہو گیا اور وہ شخص اپنی  
 امانتیں واپس کرنے چلا گیا۔ جب لوٹ کر آیا تو اُس نے سنا کہ حجاج  
 نے ضامن کو طلب کر کے اس کے قتل کا حکم دے دیا ہے۔ ضامن  
 نے کہا مجھے اتنی مہلت ملے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ جب وہ  
 نماز پڑھ چکا تو اُس نے کہا اے رب! اُس شخص کو میری طرف سے  
 اس لئے اطمینان ہوا تھا کہ میں کریم کا بندہ ہوں اور آپ کریم ہیں۔  
 جلاؤ نے چاہا کہ تلوار کا ایک ہاتھ مارے۔ اتنے میں دیکھا کہ وہ آدمی  
 آپہنچا ہے۔ جلاؤ نے پوچھا کہ تم مت قتل کی طرف کیسے لوٹ آئے؟  
 اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے تم میرا عہد پورا کرو، میں  
 تمہارا عہد پورا کر دوں گا۔ اور عہد پورا کرنا ایمان سے ہے اور میں  
 حیاتِ ناپائیدار کے لئے ایمان سے نہیں نکلتا۔ اس پر حجاج نے  
 دونوں کو معاف کر دیا۔ (نزہۃ المجالس) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّخَذَ اللّٰهُ حَبِیْبًا فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ  
 وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

## الوہا الشراک

● ابن ابی جمرہ رحمۃ اللہ علیہ کی شرح بخاری میں لکھا دیکھا ہے، کہ ایک کھیت میں ایک جوان اور ایک بڑھا شراک تھے۔ جب دونوں نے تقسیم کر لیا تو بڑھا اپنے حصہ میں سے خفیہ لیکر اس جوان کے حصہ میں ڈال دیا کرتا تھا۔ اور کہتا کہ اس کی عمر دراز ہونے کی امید ہے۔ اور جوان بھی اپنا حصہ لے کر خفیہ اس بڑھے کے حصہ میں ڈال دیتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ اس کے بال بچے ہیں۔ جوں جوں یہ دونوں ایسا کرتے تھے گیہوں کی کثرت ہوتی جاتی تھی اور دانے بڑے ہوتے جاتے تھے۔ جب یہ دونوں ایسا کرتے کرتے تھک گئے، تو دونوں نے ایک دوسرے سے ماجرا بیان کیا۔ اس زمانے کے بادشاہ نے ان کے گیہوں سے ایک دانہ لے کر اپنے خزانہ میں رکھ دیا، تاکہ بعد کے لوگوں کے لئے یادگار رہے۔

(نزہت المجالس)

● ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے۔ ان کو غسل کی حاجت تھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مجھے بہرٹ گئے۔ غسل کے بعد حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تم کہاں گئے تھے؟ عرض کیا حضور! مجھے غسل کی حاجت تھی۔ آپ نے فرمایا: مؤمن پلید نہیں ہوتا۔

(ترمذی کتاب الطہارت ماجاء فی مصافحۃ الجنب)

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جنت میں رفیق

**حکایت** ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المنظم فی تواریخ الأمم میں بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے درخواست کی کہ جنت میں جو ان کا رفیق ہوگا انہیں دکھلا دے۔ ارشادِ خداوندی ہوا کہ فلاں شہر میں جائیے وہاں آپ کو ایک قصاب ملے گا وہی آپ کا جنت میں رفیق ہوگا جب موسیٰ علیہ السلام نے اسے جا کر دکان میں دیکھا اور اس کے پاس ایک تھیلہ دھرا تھا۔ تو وہ جوان کہنے لگا: اسے خوب رو بہم میرا ہمان بتنا پسند کرتے ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں: چنانچہ وہ انہیں اپنے گھر لے گیا اور ان کے سامنے کھانا چمنا۔ جب خود دو ایک لقمہ کھانا تو دو لقمے اس تھیلے میں دھرا جاتا تھا۔ اسی حال میں تھا کہ دفعۃً کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہ جوان اٹھ کر گیا اور تھیلہ وہیں چھوڑتا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس تھیلے کے اندر جھانکا تو اس میں ایک ضعیف العمر بوڑھے اور بڑھیا کو پایا جو دونوں اتنے بوڑھے ہو گئے تھے جیسے چڑیا کا بچہ جس کے ابھی پر نہ نکلے ہوں۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے انہیں دیکھا تو وہ آپ کو دیکھ کر مسکرائے اور ان کی رسالت کی گواہی دیکر انتقال کر گئے۔ جب جوان واپس آیا تو اس نے تھیلے میں دیکھا اور موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کے رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا، تمہیں کس نے بتلایا؟ اس شخص نے کہا، انہیں دونوں نے جو تھیلے میں تھے اور یہ میرے مال باپ ہیں۔ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اس وجہ سے میں انہیں تھیلے میں لئے لئے

پھر اتنا کبوتر نہ مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں اُنہیں کوئی تکلیف نہ ہو اور نہ ہی کبھی اُن کو بغیر کھلائے پلائے خود کھانا تھا۔ وہ روزانہ خداوند کریم سے دعا مانگا کرتے تھے کہ اُن کی جان نہ نکلے جب تک موسیٰ علیہ السلام کی زیارت نہ کر لیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تیری مال کے لب ملتے ہوئے دیکھے تھے۔ جو ان نے کہا وہ جب شکم سیر ہوتی تھیں تو کہا کرتی تھیں "اے اللہ! میرے اس بیٹے کو جنت میں موسیٰ علیہ السلام کا منشی بنایو!" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اچھا تو اس کا مردہ سن لے کہ تو جنت میں میرا رفیق ہوگا۔"

(نزہۃ المجالس جلد ۲)

**لطیفہ** حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا کے سانپ بن جانے سے ڈر گئے اور ابراہیم علیہ السلام آگ سے نہیں ڈرے اسلئے کہ آگ مصنوعات خداوندی سے ہے اور نبی کو صنعت خالق سے ہی خوف ہوتا ہے اور فرود نے آگ سلگانی تھی اور نبی کو غیر خدا کی بنائی چیز سے خوف نہیں ہوتا۔ اگر کہا جائے کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو نہ گھبرائے اور اپنے صاحبزادے اسمعیل علیہ السلام کے ذبح کے وقت گھبرائے تھے۔ جواب یہ ہے کہ جب آگ میں ڈالے گئے تھے تو نور محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن کی پیشانی میں تھا۔ اور ذبح کے وقت وہ نور اسمعیل علیہ السلام میں منتقل ہو چکا تھا۔ کتابائیس الجلیس میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے اپنی قوت کا دعویٰ کیا تھا اور کہا تھا کہ میں ایک انگلی کی قوت سے آسمانوں کو الٹ دوں گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام تم سے زیادہ قوی ہیں حالانکہ وہ منجیق کے پلے میں ہیں۔ علانی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھ ابراہیم علیہ السلام کے لئے جنت

سے ایک کُرتہ دے کر بھیجا۔ انہوں نے کہا یہ وزوگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آگ میرے دوستوں کو نہیں جلاتی۔ اور کہا ٹھنڈی ہو جا سلامتی کے ساتھ۔ "اگر سلامتی نہ کہتے تو ابراہیم علیہ السلام اُس کی تختی سے وفات پا جاتے اور اُس کی تختی ہمیشہ برقرار رہتی۔"

نمرود کی لڑکی نے اُس سے کہا تھا کہ اے باپ مجھے ابراہیم (علیہ السلام) کو دیکھنے دے کہ ان کا آگ میں کیا حال ہے؟ چنانچہ اُس نے دیکھا تو آپ صحیح سالم نظر آئے۔ اُس نے پوچھا اے ابراہیم! (علیہ السلام) آپ کو آگ کیوں نہیں جلاتی؟ آپ نے فرمایا جس کی زبان پر "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہو اور دل میں خدا کی معرفت، اس کو ہرگز آگ نہیں جلاتی۔" وہ بولی: اے ابراہیم (علیہ السلام) میں آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو کہہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" اُس نے کلمہ پڑھا اور آگ اس پر بھی سرد ہو گئی اور سلامتی کے ساتھ جب واپس اپنے باپ نمرود کے پاس آئی اُسے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اُس نے حکم دیا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین سے باز آ جائے۔ وہ نہ مانی تو اس کو سخت سزا دی۔ جبرائیل علیہ السلام نے خدا کے حکم سے لڑکی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا دیا۔ آپ نے لڑکی کا عقد اپنے کسی صاحبزادے کے ساتھ کر دیا۔ ان کے بطن سے بیس انبیائے کرام علیہم السلام پیدا ہوئے۔ (نزہت المجالس)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب نمرود کے آدمیوں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لئے باندھا تو آپ پڑھنے لگے لا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ . عَلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ

بیان کیا ہے کہ جب آپ کو آگ میں ڈالنا چاہا تو آپ کے پاس  
 دن آدمی آئے وہ آپ کو منجیق میں نہ رکھ سکے۔ اس کے بعد تو  
 آدمی آئے وہ بھی عاجز رہے۔ پھر دو تن آدمی آئے وہ بھی ناکام رہے  
 تب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ تم مجھے آگ میں  
 ڈالنے کی سکت نہیں رکھتے۔ وہ بولے: ہاں! ابراہیم علیہ السلام  
 نے کہا "خدا کا نام لو"۔ تو انہوں نے استہزار کے طور پر کہا: بِسْمِ  
 اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط۔ اور آپ کو آگ میں پھینک دیا۔  
 جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس فوراً پہنچے اور کہا: آپ کو کوئی  
 حاجت ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: تم سے نہیں ہے  
 جبرائیل علیہ السلام نے کہا: تو آپ اپنے رب سے رہائی کے لئے  
 کیوں نہیں مدد مانگتے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ رب طاہر ہے  
 اور نفس معیوب ہے اس لئے رب طاہر سے سوال نہیں کرتے جبرائیل  
 علیہ السلام نے کہا آپ کی روح نوپاک ہے وہ خدا سے درخواست کر  
 دے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا روح برہنہ ہے اور برہنہ مردود ہوتا  
 ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ خدا سے آپ کا قلب درخواست  
 کرے۔ فرمایا: قلب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے  
 کہا کہ آپ آگ سے نہیں ڈرتے؟ آپ نے پوچھا آگ کو کس نے جلایا؟  
 جبرائیل نے کہا مردود نے! ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: کس نے حکم دیا  
 تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا خدائے جلیل نے۔ آپ نے فرمایا  
 تو جلیل، خدائے جلیل کے حکم پر راضی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا: یٰۤاِبْرٰہِیْمُ نَبِّدْ اَوْسَدَ مَا عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ نَزَّجْمہ: "اے آگ! ابراہیم  
 علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو جا سلامتی کے ساتھ۔"

امام نووی رحمہ اللہ نے "تہذیب الاسما واللغات" میں بیان  
 کیا ہے کہ مشرق سے مغرب تک آگ سرد ہو گئی۔



## والدین کے حقوق

”تحفة الحبيب فيما زاد على الترغيب والترهيب“ میں حضرت  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے جو شخص الحمد للہ رب  
 العالمین رب السموات و رب الارض رب العالمین ولہ  
 الکبریاء فی السموات والارض وهو العزیز الحکیم الحمد  
 لله المملک رب السموات و رب الارض رب العالمین ولہ  
 العظمة فی السموات والارض وهو العزیز الحکیم الحمد  
 لله المملک رب السموات والارض رب العالمین ولہ النور  
 فی السموات والارض وهو العزیز الحکیم ہ ایک بار پڑھنا  
 ہے پھر کہتا ہے یا اللہ اس کا ثواب میرے والد کو پہنچے تو اس کے  
 والد کا کوئی حق نہیں رہتا جس کو وہ ادا نہ کر چکا ہو۔ (نزہۃ المجالس جلد ۲)  
 امام عبدالحق کتاب العاقبت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
 اللہ عنہا سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں: مَا مِنْ رَجُلٍ يَزُورُ  
 قَبْرَ أَبِيهِ فَيَجْلِسُ عِنْدَهُ إِلَّا اسْتَأْذَنَ بِهِ حَتَّى يَقُومَ بِهِ.  
 ترجمہ: ”میں نے کوئی آدمی جو اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرے  
 اور اس کے نزدیک بیٹھ کر وہ اس سے اذیت پکڑتا ہے کھڑے  
 ہونے تک“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَاءُ الرَّبِّ فِي رِضَاءِ الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي  
 سَخَطِ الْوَالِدِ۔ (ترمذی ابواب البر والصلہ باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین) حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ  
 کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)

## میت کو تلاوت قرآن کا ثواب

امام عبد اللہ باغی علیہ  
 الرحمة "روض الریاحین"  
 کے تکرار میں ذکر فرماتے ہیں کہ لوگوں نے شیخ عزیز الدین بن عبد السلام  
 رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں حکم دیتے  
 تھے کہ میت کو قرآن کی تلاوت کا ثواب نہیں پہنچتا۔ اب معلوم ہوا کہ  
 پہنچتا ہے۔ قرآن پڑھو اور اس کا ثواب پہنچاؤ۔ (مدارج النبوة ۱)  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما کی والدہ سے فرمایا کہ تمہارے شکم میں لڑکا ہے جب وہ پیدا ہو تو  
 اسے میرے پاس لانا۔ چنانچہ وہ بچہ پیدا ہونے کے بعد حضور صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس  
 کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب  
 مبارک انہیں چٹایا اور ان کا نام عبد اللہ رکھا اور فرمایا یہ ابو الخلفار  
 ہیں۔ اور وہ ترجمان قرآن کے نام سے مشہور ہوئے۔ (مدارج)

**حدا یث:** حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
 کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سنت کا حکم لے کر اسی طرح نبی اکرم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جیسے قرآن  
 لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر  
 ہوئے تھے۔

• حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (کھانے کے وقت) پیالہ سے کدو تلاش کرتے دیکھا (کدو آپ کو پسند تھا) اسی وقت سے کدو کو محبوب رکھنا ہوں۔  
 أَحِبُّ الدُّبَابَ . (شفار شریف، جلد ۲ صفحہ ۲۲)

**حکایت** ایک مرتبہ کسی نیک شخص نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول دیا  
 مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ذَمٌّ مِّنْكُمْ أَوْ مَنٌّ مِّنْكُمْ  
 پر یعنی دوزخ پر ورنہ ہو، پڑھا تو ایک یہودی کہنے لگا کہ جو کچھ تو کہتا ہے  
 اگر صحیح ہے تو اس میں ہم اور تم برابر ہیں۔ پھر مسلمان نے یہ آیت پڑھی:  
 رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاكِنُهَا الَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ  
 الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ بَايَعْنَا يَوْمَئِذٍ  
 رحمت میں تو ہر چیز کی گنجائش ہے لیکن میری رحمت ایمانداروں اور  
 پھیرگاروں کے لئے ہے۔ اس پر یہودی نے کہا کہ اپنے قول پر کوئی دلیل  
 لاؤ۔ مسلمان نے جواب دیا کہ اچھا میرے اور اپنے کپڑے آگ میں ڈال دو  
 جس کے کپڑے پڑ جائیں وہی حق پر ہے اور اسی کا دین سچا ہے تب  
 یہودی نے اپنے کپڑے مسلمان کے کپڑوں میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیئے  
 مسلمان کے کپڑے تپ چکے اور یہودی کے مکمل طور پر جل گئے۔ یہ دیکھ کر یہودی  
 مسلمان ہو گیا۔ (نزہت المجالس)

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -  
 حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی شخص سے کہا کہ جب  
 تو بیمار ہو یا کہیں درد ہو تو مقامِ مرض یا درد پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ دُعا  
 پڑھو: بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَيْءٍ مَا اَجِدُ  
 مِنْ وَجَعٍ هَذَا۔ پھر ہاتھ اٹھالے اور دوبارہ ایسا ہی کرے طاق  
 عدد کا خیال کر کے تین یا پانچ بار پڑھ کر دم کرے۔ مرض جانا رہے گا  
 انشاء اللہ۔ کیونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ  
 حدیث بیان کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے  
 یہ حدیث بیان کی تھی اس کو ترمذی رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے۔  
 علاوہ ازیں وارثہ یا دانت درد کے لئے یہ تدبیر ہے کہ لہسن (تھوم)  
 آگ پر گرم کر کے دانت یا وارثہ میں دبا دیا جائے۔ درد جانا رہے گا۔  
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ مجھ  
 سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے، فرمایا تیرے لئے توبہ ہے: پہلے تو  
 اس سے منہ پھیر لیا تھا پھر دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو کیا  
 دیکھتے ہیں کہ اس کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں اور  
 فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں وہ سب کے سب بند ہوئے  
 ہیں اور کھلتے نہیں سوائے بابِ توبہ کے کہ اس دروازے پر ایک  
 فرشتہ مقرر ہے اور وہ دروازہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔ پس تو  
 رحمتِ خداوندی سے ناامید نہ ہو۔ ارشادِ خداوندی ہے لَا تَقْنَطُوا  
 مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ -

حدیث پاک میں وارد ہوا  
**الشَّعْرَةُ حَلَسٌ كِي تَشَان**  
 ہے کہ میں نے خیر اور شر دونوں کو پیدا کیا ہے۔ اُسے مڑوہ ہو جسے

میں نے خیر کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ہاتھ سے میں خیر کو جاری کرتا ہوں۔ اور اس کے لئے تباہی ہو جس کو میں نے شر کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے ہاتھ سے شر کو جاری کرتا ہوں۔ اس کو تباہی پھر تباہی (جو پھرے حکم سے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے منہ میں چنگاری رکھ لینا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں جو چیز واقع ہو، اس کے لئے کہوں کہ کاش نہ ہوتی۔ یا جو نہ ہوتی ہو، اس کے لئے کہوں کاش یہ ہو جاتی۔

**حکایت** ابو الحسن علی عارف باللہ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے فرماتے ہیں کہ ایک بار میں شیخ کے خلوت خانے کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس میں ان کے سوا کوئی نہ تھا۔ اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ان کی طرف بڑھ رہا ہے جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ بڑی دیر تک بیٹھا رہا۔ پھر دیوار کے روشن دان سے پرندہ کی طرح نکل کر چلا گیا۔ میں نے آپ سے اس کی نسبت پوچھا تو فرمائے لگے کہ یہ وہی تھے جن کے متعلق خدا نے بحر محیط کی حفاظت سیر کی ہے اور یہ خواص اربعہ میں سے تھے لیکن تین دن، ماہ یا سال سے یہ اس سے الگ کر دئے گئے ہیں۔ وجہ یہ ہوئی کہ ایک چیز پر بارش ہوتی تھی تو یہ اپنے جی میں کہنے لگے کہ اگر یہ بارش آبادی میں ہوتی تو بہتر ہوتا۔ پھر خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہی۔ میں نے کہا۔ آپ نے انہیں آگاہ کیوں نہ کر دیا۔ کہنے لگے مجھے ان سے شرم آئی۔ میں نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں آگاہ کر دوں۔ انہوں نے کہا، اچھا اپنا سر گریبان میں جھکا۔ میں نے ایسا ہی کیا

اس کے بعد مجھے آواز دی کہ اے علی! میں نے سرجو اٹھایا تو دیکھتا کیا ہوں کہ بحرِ محیط کے درمیان جزیرہ میں ہوں اور اس شخص کو وہاں دیکھا۔ میں نے اسے اطلاع کر دی۔ پھر مجھے اس نے قسم دلائی کہ میں اس کا خرقہ اس کی گردن میں ڈال کر اسے منہ کے بل گھسیٹوں اور یہ پکارتا جاؤں کہ جو خدا کے کام پر اعتراض کرے اس کی یہی سزا ہے۔ میں نے اس کا مقصد ارادہ کیا ہی تھا کہ مجھے ہاتھ نے آواز دی اسے چھوڑ دے۔ آسمان سے فرشتے گریہ و فریاد کرتے ہوئے اس کے سفارشی ہوئے ہیں، ہم نے اسے معاف کر دیا۔ اس وقت کچھ دیر کے لئے میں بے ہوش ہوا۔ ہوش آیا تو میں نے پھر اپنے آپ کو حضرت شیخ احمد رفاعی کی خدمت میں حاضر پایا۔ (زینتہ المجالس)

ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے رب! مجھے ایسی چیز بتلا دے جس میں آپ کی رضا ہو کہ میں اسے کروں۔ خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ میری رضا اسی میں ہے کہ تم میری قضا پر راضی رہو۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس دوست سے تمہیں کوئی مالی یا جسمانی، اخلاقی یا روحانی فائدہ نہیں پہنچتا وہ عملاً عقلاً دشمن کے قریب قریب ہے۔ "طلب علم صلوة نوافل سے افضل ہے۔" (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ربیعۃ الراتے رحمۃ اللہ علیہ وہ بزرگ **حکایت** ہیں جن کے شاگرد حضرت امام مالک اور حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما تھے۔ آپ کے والد فوج میں ملازم تھے اور گھر خرچ بھیجتے رہتے تھے۔ ستائیس سال بعد واپس آئے تو دیکھا کہ مسجد میں ایک خوبصورت شخص درس دے رہا ہے۔ دل میں

تمنا پیدا ہوئی کہ کاش یہ میرا بیٹا ہوتا۔ گھر آئے تو بیوی سے پوچھا کہ وہ تیس ہزار (۳۰۰۰۰) انٹرفیاں کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا "سنبھال کر رکھی ہوئی ہیں۔ اتنے میں ان کے صاحبزادے حضرت بیعتہ الرائے تشریف لے آئے۔ بیوی نے فوراً کہا کہ وہ تمہاری تیس ہزار انٹرفیاں آگئی ہیں جو میں نے سب ان کی تعلیم پر صرف کر دی ہیں۔ باپ یہ سن کر بے حد مسرور ہوا۔ اور بیوی کی اس حصول علم کی کوشش پر اُسے مبارک باد کہی۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ علم خدا کا نور ہے جو گنہگاروں اور بد بختوں کو نہیں دیا جاتا۔  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے باوجود اپنی بزرگی و مرتبہ کے (کہ خاندان نبوت سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی) حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی رکاب اپنے ہاتھ سے تھامی اور فرمایا کہ ہم کو اپنے علماء کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنے کا حکم بلا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھایا میں اُس کا غلام ہوں چلے وہ مجھے بچے یا آزاد کرے یا غلام بنائے رکھے۔

تثابث بنانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور تابعی ہیں۔ یہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی لونڈی سے کہتے ذرا میرے ہاتھوں کو خوشبو لگا دے جب وہ آئے گا تو بے ہاتھ چومے نہ مانے گا۔

خوش اخلاق جنت میں اعلیٰ مراتب پائے گا اگرچہ عبادت کم رکھتا ہو۔

و میزان عمل میں سب سے بھاری عمل حسن خلق ہے۔ (حدیث)  
و روزی کی وسعت آدمی کے لئے دین کی سلامتی اور دل کے  
لئے فراغت کا سبب ہے۔

و خداوند کریم کی تشبیم پر راضی ہونا سچا ایمان ہے۔

(اوپس قرنی رضی اللہ عنہ)  
و محنتی کے سامنے پہاڑ کنکر اور رُسست کے سامنے گھنکر پہاڑ  
دکھائی دیتا ہے۔

و سکندر سے پوچھا گیا کہ بادشاہِ دلیر کا کیا نشان ہے؟ کہا  
کہ جو یہ نہ پوچھے کہ دشمن کس قدر ہیں؟ بلکہ یہ پوچھے کہ کہاں ہیں؟

و چھٹے کاموں میں جلدی کرنا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم ہے: (۱) مہمان کو کھانا کھلانا (۲) مردے کی تجہیز و تکفین،  
(۳) جب لڑکی بالغ ہو جائے اس کی شادی کر دینا (۴) قرض ادا کرنا  
(۵) گناہ سے توبہ کرنا (۶) اذان سن کر مسجد میں جانا۔

و دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں: (۱) نیکی بدی کو  
(۲) متیکر علم کو (۳) توبہ گناہ کو (۴) جھوٹ رزق کو (۵) عدل ظلم کو  
(۶) عزم غم کو (۷) عفتہ عقل کو (۸) پیشیانی سخاوت کو (۹) غیبت  
نیکی اعمال کو (۱۰) صدقہ بلا کو۔

و اُن چار ماہ میں مچھلی کھانا مضر ہے جن میں "س" کا حرف نہیں  
آتا۔ یعنی مئی، جون، جولائی، اگست۔ (یہ چار مہینے انتہائی گرم  
ہوتے ہیں۔) (مخزن اخلاق)

ابو نعیم رحمہ اللہ نے طبِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)  
میں لکھا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ نیکیوں کے مصداق  
پر نماز پڑھا کرو اور نیکیوں کا پانی پیا کرو۔



حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انس! (رضی اللہ عنہ) اگر تم سے ہو سکے تو ہمیشہ با وضو رہا کرو۔ کیونکہ ملک الموت جب بندہ کی رُوح قبض کرتا ہے اور وہ با وضو ہوتا ہے تو اُس کے لئے شہادت لکھی جاتی ہے۔

(منزہت المجالس)

حضرت انس بن مالک

## محبت، فرمانِ رسول

رضی اللہ عنہ سے بالاسناد مروی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

## صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

وسلم نے ان سے فرمایا: اے فرزند! اگر تمہیں یہ صلاحیت ہے کہ تمہاری صبح و شام کسی جانب کدورت و بغض سے پاک ہو تو اُس پر عمل کرو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے فرزند! یہ میری سنت ہے، جس نے میری سنت کو زندہ رکھا اُس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (رواہ الترمذی)

جب ایک شخص پر شراب پینے کے سلسلے میں حد جاری ہوتی تھی، اس پر لوگوں نے لعنت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

”اس پر لعنت نہ کرو۔ یہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرتا ہے۔“

لَا تَلْعَنُوهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ. (صحیح بخاری)

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ

قبولیت کی ساعت نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ

سے بیان کیا کہ وہ ساعت جس کا انتظار (قبولیت کی ساعت) جمعہ کے دن میں کیا جاتا ہے وہ عصر کے بعد مغرب تک ہے۔ امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ہلال بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لے شک جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر کی التجا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کون سی شے مانگا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی بارگاہ میں دنیا اور آخرت میں عافیت کی التجا کیا کرو۔ (تفسیر درمنثور) "فَاسْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ" امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے "فَاسْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ" کے تحت فرمایا: اس سے مراد نماز جمعہ کی طرف چلنا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے تحت فرمایا کہ اس میں سعی سے مراد عمل ہے، پاؤں سے دوڑنا مراد نہیں۔ امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آیت میں "ذِكْرَ اللَّهِ" سے مراد امام کا وعظ و نصیحت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب جمعہ کا سورج زائل ہو جائے تو نماز مکمل ہونے تک بیع اور تجارت حرام ہو جاتی ہے۔ (مصنف)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب جمعہ کے لئے اذان دی جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی حمید و فر و نحت حرام ہو جاتی ہے۔

(تفسیر عبد الرزاق زیر آیت ہذا)

وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ" سے مراد، امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہیں طلب دنیا میں سے کسی چیز کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اس سے مراد مرضی کی عبادت، جنازہ میں شرکت، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بھائی کی ملاقات کے لئے نکلنا ہے۔ (تفسیر درمنثور)

زیر آیت "وَتَرَكَوكَ قَائِمًا" امام احمد، ابن ماجہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، باب فی الخطبة الجمعة)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، مسلم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبد الرحمن بن ام الحکم رضی اللہ عنہ بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی طرف دیکھو یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وَتَرَكَوكَ قَائِمًا" (اور انہوں نے آپ کو کھڑا چھوڑ دیا)

(سنن ابن ماجہ مع شرح باب فی الخطبة)

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت محمول رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن نماز، خطبہ کی وجہ سے مختصر کی گئی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ)

امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت توبان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ جن گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے ان کے سبب اسے رزق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ دُعا کے سوا کوئی شے تقدیر کو طائل نہیں سکتی اور نیکی کے سوا کوئی شے عُمر میں اضافہ نہیں کرتی۔

سنن ابن ماجہ باب العقوبات

لِكُلِّ آوَابٍ حَفِيظٍ (ق) امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب میں حضرت سعید بن ستان رضی اللہ عنہ سے لِكُلِّ آوَابٍ حَفِيظٍ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ جس نے اپنے گناہوں سے اپنی حفاظت کی اور پھر ایک ایک کر کے ہر ایک سے توبہ کر لی۔

شعب الایمان، باب فی معالجتہ کل ذنب

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت انس بن جناب رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ مجاہد رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ میں تجھے "آوَابٍ حَفِيظٍ" کے بارے نہ بتاؤں؟ پھر فرمایا: اس سے مراد ایسا آدمی ہے کہ جب وہ خلوت میں ہوتا ہے تو اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے اور پھر ان کے لئے استغفار کرتا ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آوَابٍ وہ ہے جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے۔ پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ توبہ کے ساتھ کرتا ہے۔ (درمثور)

زیر آیت : وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ . حضرت ابو سعید خدری  
 رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کیا کہ پروردگار عالم ارشاد  
 فرماتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ کس چیز کے ساتھ میں نے آپ کے  
 ذکر کو بلند کیا ہے . میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتا ہے . کہا کہ  
 اس طرح پر اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ مَعِيَ . ”جب میرا ذکر ہو آپ کا  
 ذکر بھی میرے ساتھ ہی کیا جائے“ اور میں نے پورے ایمان کو آپ کے  
 ذکر کے ساتھ آپ ذکر کی معیت میں لازم کیا ہے . یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ . اور کہا میں نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر،  
 آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے . لہذا جو کوئی آپ  
 کا ذکر کرے گا وہ میرا ہی ذکر ہوگا اور آپ کی اطاعت میری ہی  
 اطاعت ہوگی . مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ ” (جس نے  
 رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی  
 اطاعت کی) اور آپ کی متابعت کو اپنی محبت کا مستلزم قرار  
 دیا : فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ . ”فرما دو میری اتباع کرو اللہ کریم  
 تمہیں اپنا محبوب بنالے گا“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَرَفَعْنَا لَكَ  
 ذِكْرَكَ . ”ہم نے آپ کے نام اور آپ کے ذکر کو دنیا و آخرت  
 میں نبوت و شفاعت کے ساتھ بلند فرمایا ہے اور آپ کے اسم  
 گرامی کو اپنے اسم جلالت کے ساتھ کلمہ اسلام، اذان، نماز اور  
 تمام خطبات میں شامل جزو قرار دیا ہے . کوئی بھی خطبہ دینے والا  
 تشہد پڑھنے والا اور نماز ادا کرنے والا ایسا نہ ہوگا جو آشہدُ اَنْ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نہ کہے .  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ بِعَدَدِ  
 عِلْمِكَ

جب حضرت سہل تتری رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو لوگ اُن کے جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہو گیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر تتر سال تھی اُس نے جب یہ شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کے لیے نکلا لوگ جنازہ مبارکہ اٹھائے جا رہے تھے جب اُس نے دیکھا تو اُس نے باوازِ بلند کہا اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا تو کیا دیکھ رہا ہے؟

اُس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اُترنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور وہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔  
 (روض الریاضین ص ۲۱۰)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ

ابن ماجہ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
 فرمایا: اَوْضُوْءٌ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 "اس کا وضو کامل نہیں ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ  
 بھیجا۔" مطلب یہ کہ وضو کرنے وقت درود شریف پڑھنا چاہئے۔

"شرح سفر السعادة" میں ہے۔ بروز جمعہ امام کا منبر پر بیٹھنے سے  
 نماز مکمل ہونے تک قبولیت کی گھڑی ہے۔ دوہرا قول یہ ہے کہ اس دن  
 (جمعہ) کی آخری گھڑی ہے (یعنی عصر سے غروب آفتاب تک)۔ صاحب  
 "سفر السعادة" فرماتے ہیں کہ سنن سعید بن منصور میں باسناد صحیح، ابو سلمہ بن  
 عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم  
 کی ایک جماعت مجتمع ہوئی اور اس ساعت کی تعین میں بحث ہونے لگی  
 اور یہ مجلس برخاست ہوئی تو کسی ایک نے اس میں اختلاف نہ کیا کہ وہ  
 جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔

سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ انہوں نے  
 اپنے خادم کو مقرر کیا کہ روز جمعہ کی آخری گھڑی کا خیال رکھیں اور آخر ساعت  
 کی انہیں خبر دیں۔ جب انہیں خبر دی گئی تو وہ دعائیں مشغول ہو گئیں۔ اور  
 ایک روایت میں غروب آفتاب کا وقت آیا ہے۔ (واللہ اعلم)

بہترین عطر  
امام ابن اسنی رحمہ اللہ نے

عمل یوم و لیلۃ میں اور ابو منصور  
شجائی رحمہ اللہ نے "اربعین" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ  
آیت الکرسی اور سورۃ آل عمران کی دو آیات شہد اللہ انہ لا  
اللہ الا هو اور قل اللہم مالک الملک اللہ تعالیٰ کے عرش  
کے ساتھ لٹک رہی ہیں۔ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی  
حجاب نہیں۔ یہ آیات کہتی ہیں: اے ہمارے رب! تو ہمیں  
زمین اور اپنے نافرمانوں کی طرف نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے  
جواب دیا: میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو  
بھی فرض نماز کے بعد تہیل پڑھے گا وہ جیسا بھی ہوگا، جنت میں  
اُس کا ٹھکانا بناؤں گا، اُسے فردوس میں جگہ دوں گا، ہر روز ستر  
(۷۰) دفعہ اُس کی طرف نظر رحمت کروں گا، ہر روز ستر (۷۰) حاجیل  
پوری کروں گا۔ ان میں سے کم درجہ کی حاجت اُس کی بخشش ہو  
گی۔ اور ہر دشمن سے اُسے محفوظ رکھوں گا۔ اور اُس کے خلاف اُس  
کی مدد کروں گا۔ (تفسیر درمنثور)

امام ابن ابی الدنیاء نے "الدعاء" میں حضرت معاذ بن  
جیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم علیہ  
الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں قرض کی شکایت کی تو آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قل اللہم مالک الملک توئی  
الملک من تشاء تا بغیر حساب پڑھ۔ ساتھ ہی یہ کلمات  
پڑھو: یا رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمہما تعطی من  
تشاء منہما و تمنع من تشاء منہما ارحمنی رحمۃ



تُعِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَتِي مَنْ سِوَاكَ اللَّهُمَّ اغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ  
 وَاقْضِ عَنِ الدَّيْنِ وَتَوَفَّنِي فِي عِبَادِكَ وَجَهَادِي فِي سَبِيلِكَ  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! اگر اُحد پہاڑ کے برابر  
 بھی تم پر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا فرما دے گا۔ (تفسیر درمنثور)  
**حدیث** حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اچھی یا بُری مجلس سے اٹھتے وقت یہ  
 کلمات پڑھ لے تو بُری بات کا کفارہ بن جاتے ہیں اور اگر ذکر اللہ  
 کی مجلس میں پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اُن پر مہر لگا دیتا  
 ہے (محفوظ کر لیتا ہے) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (المتدرک)  
 را۔ ۷ ابو داؤد اور ابن حبان رحمہما اللہ نے اپنی صحیح میں روایت  
 کیا ہے)

**حدیث** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باقی رہنے والی نیکیاں  
 بہت زیادہ کیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)  
 وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ ہیں تَبْحِيْرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، تَهْلِيلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ، تَسْبِيْحُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، تَحْمِيدُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ اور لَا حَوْلَ وَ  
 لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ (الترغیب والترہیب)

نزد بہت المجالس ۲  
**تو اور نیز مال تیرے باپ ہے** میں یہ حدیث موجود  
 ہے کہ ایک شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت  
 اقدس میں حاضر ہوا اور اپنے باپ کی شکایت کی کہ وہ میرا مال  
 لے لیتا ہے۔ باپ نے کہا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم

جب وہ کمزور تھا اور میں قوی تھا، وہ محتاج تھا اور میں غنی تھا  
 میں اپنے مالک کی کسی شے سے لے منع نہ کرتا تھا۔ آج میں بوڑھا اور  
 کمزور ہو گیا ہوں اور وہ قوی ہے، میں محتاج ہو گیا ہوں اور وہ  
 غنی ہے اور مجھے اپنا مال دینے میں سبکل کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم اس بوڑھے کی بات سن کر رونے لگے۔ پھر آپ نے اس  
 کے لڑکے سے فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔" حضور علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَا عَلِمْتُ أَنَّكَ وَمَالُكَ مِنْ كَسْبِ  
 أَبِيكَ. أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ. (عن ابن عمر منتخب  
 کنز الاعمال علی المسند جلد ۶)

والدین کی طرف محبت دیکھنا حضرت ابوہریرہ  
 ایک مقبول حج کا ثواب ہے۔

کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والی اولاد اپنے والدین  
 کی طرف ایک مرتبہ رحمت اور محبت سے دیکھے تو اس کے لئے ہر  
 نظر کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیں گے۔  
 صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگرچہ سو (۱۰۰) مرتبہ نظر کرے؟  
 ارشاد فرمایا: ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور نقصان سے پاک ہے۔  
 (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والوں کو  
 موت کے وقت اور قبر میں کوئی وحشت نہیں ہوگی۔ گویا  
 میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ اس صحیح اور زور دار آواز کے وقت مٹی

کو اپنے رسول سے جبار رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ. سب تعریف اللہ کے لئے ہے  
جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ (مجمع الزوائد) اس حدیث کو طبرانی  
علیہ الرحمۃ نے نقل کیا ہے۔

کریم ابن کریم کون تھا

امام احمد اور امام بخاری  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے اور انہوں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
سے روایت کیا ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:  
الكريم بن الكريم بن الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحاق  
بن ابراهيم عليهم السلام صحتہ۔

سبع مثانی سے کیا مراد ہے؟

وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا  
مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ  
الْعَظِيمَ ۝ اور بے شک تم نے عطا فرمائی آپ کو سات آیات جو  
بار بار پڑھی جاتی ہیں۔

امام بغوی رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں: حضرت عمر، حضرت علی اور  
حضرت ابن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کے نزدیک سبع مثانی سے مراد سورہ  
فاتحہ کی سات آیات ہیں: حضرت قتادہ، عطار، حسن، سعید بن جبیر  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کا بھی یہی قول ہے۔ (تفسیر بغوی)

امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت کیا  
ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:  
أَمَّ الْقُرْآنَ يَهِي سِتَّ آيَاتٍ هُنَّ أَوْرَ الْقُرْآنِ عَظِيمٍ هُنَّ: سُورَةُ فَاتِحَةٍ  
سبع مثانی کہنے کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں: ابن عباس  
قتادہ اور حسن رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ نے فرمایا: یہ نماز میں دُہرائی جاتی ہے

اور ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ الحسن بن فضال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سورۃ فاتحہ کو سبع مثانی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو مرتبہ نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ مکہ میں اور ایک مرتبہ مدینہ میں۔ اور ہر بار اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آئے۔ مجاہد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو اس امت کے لئے ذخیرہ فرمایا اور اس امت کے لئے اس کو مستثنیٰ فرمایا، کسی اور امت کو یہ سورۃ مبارکہ عطا نہیں فرمائی۔ (در منتور)

امام احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور بغوی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سے کمتر کو دیکھو اپنے سے بلند تر کو نہ دیکھو، یہ زیادہ بہتر ہے تاکہ تم پر اللہ کی جو نعمتیں ہیں ان کو حقیر نہ سمجھو۔

(تفسیر بغوی)

امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن نصر، بیہقی رحمہم اللہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھے لیلۃ القدر کا اتفاق ہو جائے تو میں کیا کہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَعَفُوِّ نَحِيْبِ الْعَفْوِ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ (سنن ترمذی جلد ۲)

**حدیث :** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے تہا پڑھنے سے ستائیس<sup>۲</sup> درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (دارمی)

**حدیث :** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ مختصر مگر مکمل نماز پڑھایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ (دوسروں کو) متنفر کر دیتے ہیں جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھاتے اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے۔ کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کے، کمزور اور کام کاج کرنے والے ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب تم مجھ سے کوئی حدیث سُنو تو اس کی آپس میں تکرار کیا کرو۔  
عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں حدیث کا مذاکرہ کیا کرو کیونکہ مذاکرے کے ذریعے ہی حدیث کو زندہ رکھا جاسکتا ہے۔  
اعمش رحمہم اللہ فرماتے ہیں اسمعیل بن رجاء مدرسے کے بچوں کو اکٹھا کر کے ان کے سامنے حدیث بیان کرتے تھے۔ اس طرح خود ان احادیث کو یاد رکھتے تھے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہم اللہ فرماتے ہیں تم سب لوگوں کے سامنے حدیث بیان کرو، خواہ انہیں اس کی خواہش ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ اس طرح وہ حدیث تمہارے سامنے یوں ہوگی جیسے تمہارے سامنے کوئی تھری ہے جسے تم پڑھ رہے ہو۔

**حدیث :** علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حدیث کا مذاکرہ کرو کیونکہ اس کا ذکر کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔

**حدیث** حضرت عبداللہ بن بصر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسی چیز بتادیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ. "تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہئے۔" (الترغیب)

امام عزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ گناہ سے فوراً توبہ واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ توبہ خدا پر انہی کے لئے ہے جو نادانی میں بُرائی کر بیٹھتے ہیں پھر عنقریب ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ پس جب بندہ توبہ کرنے میں جلدی کرتا ہے تو اس کا گناہ مٹ جاتا ہے جیسا کہ بخارت جب تک تر رہتی ہے آسانی سے دُور ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "نیکیاں، برائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔" پس نیکی کے نور کے سامنے بُرائی کی تاریکی کو طاقت نہیں ہے۔ جیسے صابون کے سامنے میل کی کچھ حقیقت نہیں۔

قرطبی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے۔ گھر میں مکڑی کا جالا لگا رہے تو محتاجی پیدا کرتا ہے اور اصطلیل میں جالا لگا رہنے سے جانور کمزور ہو جاتے ہیں۔ ابن ملقن رحمۃ اللہ نے عمدہ بیان کیا ہے کہ مکڑی کا مانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مکڑی کو مار ڈالو وہ شیطان ہوتی ہے۔ اور اس کی اصل یہ ہے کہ یہ ایک جادو گرنی تھی۔

## قرآن اور شہد کو لازم پکڑو۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ شہد کا استعمال لازم کر لو کیونکہ وہ حافظہ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر ماہ تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے اس کو کوئی بڑی بیماری نہ ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کر لو۔ شہد اور قرآن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد میں پانی ملا کر نہار منہ استعمال فرماتے تھے اور صحت کے حق میں یہ عجیب حکمت ہے کیونکہ شہد سے بڑھ کر جسم کے لئے کوئی شے نافع نہیں ہے۔ "ربیع الابرار" میں ہے کہ نہار منہ شہد پینا فالج سے امن میں رکھتا ہے۔ "کتاب البرکۃ" میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی ہر ماہ ایک بار شہد پی لیا کرے تو وہ ستر بیماریوں سے امن میں رہے گا۔

(نزہۃ المجالس)

"نزہۃ المجالس" میں ہے کہ کسی نے کسی فوت شدہ کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا، حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ اس نے کہا میرے اعمال تو لے گئے تو نیکیوں پر بدیوں کا پلہ بھاری رہا۔ اسی وقت یکایک ایک تھیلی نیکیوں کے پلے میں آپڑی تو وہ بھاری ہو گیا۔ پھر میں نے اس تھیلی کو کھول کر دیکھا تو اس میں ایک مٹھی خاک تھی جو میں نے ایک مسلمان کی قبر پر ڈالی تھی۔

**حدیث** جب حضرت ملک الموت علیہ السلام بندہ مومن کی رُوح قبض کرنے کے لئے آتے ہیں تو کہتے ہیں تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ملک الموت علیہ السلام مومن کی رُوح قبض کرنے کے لئے آتا ہے تو کہتا ہے تیرا رب تجھے سلام فرما رہا ہے۔ (تفسیر منطہری)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتوں (سننوں) میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت نوفل بن معاویہ اشجعی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تو سونے کے لئے بستر پر آئے تو قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا کر کیونکہ جب تو یہ پڑھے گا تو شرک سے بری اور محفوظ رہے گا۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے **بچھو کالے کا علاج** "الصیغیر" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے بچھو نے ڈس لیا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے یہ نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ دوسرے کو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور اس پر ملنے لگے۔ اور ساتھ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے رہے۔



**حدیث** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھتا ہو پھر اس پر نیند غالب آجائے۔ (رات کو اٹھ نہ سکے) کَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صِدْقَةً۔ "اللہ تعالیٰ اس کے لئے نماز کا اجر لکھ دیتا ہے اور نیند اس پر صدقہ ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)" (مالک، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا)

**نماز چاشت کی فضیلت** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے صحیحی کہا جاتا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا ایک منادی ندا کرے گا: آيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَدِيْنُوْنَ صَلَاةَ الصُّبْحِ هٰذَا اَبَاكُمْ فَاَدْخُلُوْهُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ "کہاں ہیں وہ لوگ جو نماز چاشت کی پابندی کیا کرتے تھے تمہارا دروازہ یہ ہے، چلو اللہ کی رحمت کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے "اوسط" میں

**حدیث** حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں حضرت سمہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی مرتبہ سنی۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے کئی مرتبہ سنی ہے؟ میں نے کہا، ضرور سنا ہے، تو فرمانے لگے جس نے صبح اور شام کے وقت پڑھا: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تُسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُبِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ۔

”اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا تو نے مجھے ہدایت بخشی، تو مجھے کھلاتا ہے اور تو ہی پلاتا ہے، تو ہی مجھے موت دے گا اور تو ہی دوبارہ زندہ کرے گا۔“ پھر عبداللہ بن سلیم رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے کہا میں نہیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی بار اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے کئی بار سنی ہے۔ وہ بولے ضرور سنائیں۔ تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔ کہنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے۔ وہ ان کے ساتھ ہر روز سات بار دُعا فرمایا کرتے تھے۔ تو وہ جو چیز بھی اللہ سے مانگتے اللہ انہیں عطا فرمادیتا تھا۔ جو شخص بھی یہ دُعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائے گا۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں باسناد حسن روایت کیا)

آخر میں یہ پڑھے: **اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ط**

**حَدِيث** حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: **اقْرَأْ وَالْقُرْآنُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ**۔ ”قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ بروز قیامت اپنے پڑھنے والے کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔“ (مسلم)

**حَدِيث** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی کوئی چیز اتنے غور سے (محبت سے) نہیں سنتا جتنے غور سے اس کی دو رکعت نماز سنتا ہے۔ بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے

نیکی اس کے سر پر سایہ لگن رہتی ہے۔ مَا تَقْرَبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ  
 مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنُ۔ اور بندے کسی عمل سے اتنا  
 قُرْبُ اللَّهِ نہیں پاسکتے جتنا کہ قرآن کے ذریعے پاسکتے ہیں۔ حضرت  
 ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا "تلاوت قرآن ضرور کیا کرو کہ یہ زمین میں تمہارے لئے  
 نور اور آسمانوں میں تمہارے لئے (ذبیحیوں کا) خزانہ (ذخیرہ) ہوگا۔  
حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے، فرماتے ہیں: گھروں میں سب سے حقیر گھر وہ ہے  
 جس میں اللہ کی کتاب (قرآن) میں سے کچھ بھی نہیں پڑھا جاتا۔"  
 (اسے حاکم نے موقوفاً روایت کیا اور فرمایا بعض نے اسے مرفوعاً  
 روایت کیا ہے)۔

حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دل میں  
 قرآن کا کوئی حصہ محفوظ نہیں وہ دیران گھر جیسا ہے اور دیران  
 دل میں شیطان ڈیرہ جھاتا ہے۔

حدیث حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
 قرآن حکیم پڑھ کر بھلا دے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا  
 کہ اس پر کوڑھ طاری ہوگا۔ (العباد باللہ) (الترغیب والترہیب)  
حدیث حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کو  
 نماز (نفل تہجد) ضروری ہے چاہے بکری کا دودھ دوہنے کے وقت  
 کے برابر (مختصر) ہو۔ اور جو رات یعنی عشاء کی نماز کے بعد نوافل

ہیں وہ بھی رات کی نماز یعنی تہجد سے ہی ہیں۔ (اسے طبرانی علیہ الرحمۃ نے روایت کیا ہے) (محمد بن اسحاق علیہما الرحمۃ کے بغیر اس کے تمام راوی ثقہ ہیں)

**حدیث** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بے شک جب مومن کو اللہ تعالیٰ رات کے وقت اُس کی جان واپس کر دیتا ہے۔ (بندے کی آنکھ کھل جاتی ہے) تو یہ اُس کی تسبیح و تحمید کرتا ہے اور استغفار کرتا ہے پھر وہ کوئی دُعا کرتا ہے تو اُس کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

(ابن ابی الدنیا)

**حدیث** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس کسی نے رات کو حرکت کرتے وقت (آنکھ کھلتے وقت) دس بار بسم اللہ، دس بار سبحان اللہ اور دس بار اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ۔ (میں اللہ پر ایمان لایا اور باطل کا انکار کیا) پڑھ لیا اُسے ہر ایسے گناہ سے بچا لیا جائے گا جس میں پڑنے کا اُسے خوف تھا اور دوسری رات بھی اُس کو اسی طرح گناہ سے بچا لیا جائے گا۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے)

**حدیث** حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے اِس بات کا خوف ہو کہ رات کے آخری حصے میں اُلٹھ نہ سکے گا وہ رات کے اول حصے میں (فرض عشاء کے بعد) وتر پڑھ لیا کرے اور جسے آخری پہر کو اُلٹھنے کی امید ہو وہ رات کے آخری پہر ہی میں وتر پڑھے۔ کیونکہ رات کے آخری پہر کی نماز (تہجد) مشہودہ و

محضوہ ہے۔ (اُس وقت ملائکہ رحمت نازل ہوتے ہیں) وَذَلِكَ  
 أَفْضَلٌ“ اور یہی افضل ہے۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ وغیرہم)  
 (الترغیب والترہیب)

## عصر کی سنتوں کی فضیلت (حدیث)

سیدہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے عصر کی نماز سے  
 پہلے چار رکعت (سنتوں کی) پابندی کی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے  
 جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (الترغیب والترہیب)

حدیث سیدہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا  
 جو آدمی عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنتیں) پڑھے اللہ تعالیٰ اُس  
 کے جسم کو آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

حدیث سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روا  
 ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 میری امت ہمیشہ یہ عصر کی چار سنتیں عصر سے پہلے پڑھتی رہے  
 گی حتیٰ کہ زمین پر بخشش ہوئی چلے گی کہ اس (میری امت) کے لئے  
 حقیقی بخشش ہوگی۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا  
 ہے اور یہ حدیث غریب ہے)

حضرت عبد اللہ ابن عباس

سورة بقرہ کی فضیلت رضی اللہ عنہما سے روایت  
 ہے فرماتے ہیں: اپنے گھروں میں سورہ بقرہ پڑھتے رہا کرو کیونکہ  
 شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں یہ پڑھی جائے۔

**حدیث** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات دن میں بارہ (۱۲) رکعت (سنت مؤکدہ) پابندی سے پڑھے دَخَلَ الْجَنَّةَ "وہ جنت میں داخل ہوگا" چار رکعت ظہر سے پہلے دو ظہر کے فرضوں کے بعد، دو مغرب کے فرضوں کے بعد، دو عشاء فرضوں کے بعد اور دو فجر کے فرضوں سے پہلے۔

**حدیث** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوافل میں کسی پر اتنی سخت پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی کہ فجر کی دو سنت (رکعتوں) پر فرماتے تھے۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے: فرمایا: لَهْمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. "یہ دونوں رکعتیں (فجر کی سنتیں) مجھے ساری دُنیا سے زیادہ محبوب ہیں" (الترغیب والترہیب)

## **باوضو سونے کی فضیلت: حدیث:**

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو باوضو ہو کر سوئے تو ایک فرشتہ رات بھر اس کے بستر کے ساتھ رہتا ہے۔ یہ سونے والا جب بھی بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ فَإِنَّهُ مَاتَ طَاهِرًا" اے پروردگار! اپنے فلاں بندے (اس کا نام لیتا ہے) کی مغفرت فرما دے، کیونکہ یہ باوضو ہو کر سو یا تھا" (اسے ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔)

**حدیث:** حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **الْوُتْرُ حَقٌّ**  
**فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا**. "وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں  
 سے نہیں۔ (آپ نے تین بار فرمایا)"

**وتر** نماز وتر واجب ہے، اگر چھوٹ جائے تو اس  
 کی قضا واجب ہے۔ (التر عینب والتر ہیب)

## حضرت معاذ بن غصّہ پی جانے کی فضیلت

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا جو بندہ غصّہ کو پی جائے حالانکہ وہ انتقام لینے پر  
 قادر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا حتیٰ کہ  
 اسے اختیار دے گا کہ خود بصورت آنکھوں والی حوروں میں سے  
 جسے چاہے پسند کر لے۔ (اسے ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے  
 روایت کیا)

**حدیث** : حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کھانا  
 کھایا پھر کہا **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ**  
**مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي لِقُوَّةِ** (ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے  
 لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری طاقت و اختیار  
 کے اسے میرا رزق بنایا۔) اس کے پہلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔  
 (اسے ابو داؤد، ابن ماجہ اور ترمذی رحمہم اللہ نے روایت کیا)

**مُسَبِّعَاتِ عَشْرٍ** علامہ ابن عابدین رَحِمَهُ اللهُ نے اپنی ثبت  
 میں شیخ محمد البدیری رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کے  
 حوالے سے "مُسَبِّعَاتِ عَشْرٍ" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جو شخص یہ  
 مُسَبِّعَاتِ عَشْرٍ اسی ترتیب سے روزانہ پڑھتا ہے تو وہ دُنیا اور  
 آخرت کی تمام مہلکات سے نجات پاتا ہے اور یہ گناہوں کا کفار  
 ہیں اور تمام آفات سے محفوظ قلعہ ہے۔ اور یہ نفع میں عارف بانی  
 شیخ محمد الکبیر البکری الصدیقی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کے صلوات کے برابر  
 ہے جبکہ یہ مشہور ہے کہ یہ صلوات مبارکہ آپ کو حضور نبی کریم علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام نے خود املا کررائے۔

پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روز صبح کو آفتاب کے نکلنے اور زمین پر پھیلنے سے  
 پیشتر اور شام کو غروب سے پہلے با وضو سورۃ الحمد شریف سات بار، قُلْ اَعُوذُ  
 بِرَبِّ النَّاسِ سات بار، قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سات بار، قُلْ هُوَ اللهُ  
 سات بار، قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ سات بار، آيَةُ الْكُرْسِيِّ سات بار،  
 سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ سات بار،  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِالسَّبِيحِ الْاَرَقِيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ  
 الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ سات بار، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ  
 الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيبُ الدَّعَوَاتِ يَا قَاضِيَ  
 الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سات بار اللَّهُمَّ افْعَلْ  
 لِيْ وَرَبِّهِمْ عَاجِلًا وَّاجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ



لَهُ أَهْلٌ وَكَانَ تَفَعَّلٌ بِنَايَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهُ أَهْلٌ إِنَّكَ غَفُورٌ  
 حَلِيمٌ جَوَادٌ كَرِيمٌ رَعُوفٌ رَاحِمٌ سات بار، ہر سورۃ اور آیت الکرسی  
 کو بسم اللہ کے ساتھ پڑھے، ناغہ نہ کرے۔

حضرت آدم علیہ السلام  
حضرت آدم وحواء علیہما السلام۔ اپنی وحشت کے دفع کے

واسطے اپنے جی میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہو،  
 تاکہ اس کی صحبت سے میں انسیت پکڑتا۔ حق تعالیٰ نے ان پر رحم  
 فرمایا اور فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام کے پہلوئے چپ رہائیں  
 پسلی (کو اس وقت چیریں جب وہ سو رہے ہوں۔ فرشتوں نے  
 بائیں پسلی چیر کر ایک خوبصورت عورت نکالی اور ایک لمحہ میں اس  
 کا قد و قامت صحیح سالم اور درست ہو گیا۔ آدم علیہ السلام جب  
 بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ایک عورت ان کی ہم جنس ان کے پہلو میں  
 بیٹھی ہے۔ پوچھا، تو کون ہے؟ اللہ تعالیٰ کا حکم آیا یہ میری لونڈی  
 ہے نام اس کا حوا ہے۔ تیری انسیت کے واسطے میں نے اسے پیدا  
 کیا ہے۔

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے شیخ المشائخ  
 حَسَن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ”یا شیخ میری ایک بیٹی گزر  
 چکی ہے اس کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں“ حَسَن بصریؒ نے فرمایا کہ ”بعد نماز  
 عشر چار رکعت نماز ادا کرو ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ ”الْهٰکِمُ  
 التَّکَاثُرُ“ ایک ایک بار پڑھو پھر دایاں کروٹ لیٹ کر نیند آنے تک سید  
 السادات، صاحبِ معجزات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجتی جاؤ“

عورتِ مُکَلَّم بِاللّٰلِیٰ اور خواب میں بیٹی کو دیکھ لیا مگر اُس کو عذاب میں مُبتلا  
 پایا۔ گندھک کے لباس میں ملبوس، دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے، اور دونوں پاؤں  
 میں زنجیریں پڑی ہوئی دیکھیں۔ خواب سے بیدار ہو کر، حضرت حَسَن بصریؒ کی خدمت  
 میں حاضر ہو کر تمام حالتیں بیان کیں۔ حضرت حَسَن بصریؒ نے فرمایا کہ ”راہِ خُدا میں  
 حسبِ طاقت صدقات و خیرات کرو۔ بہت مُمکن ہے کہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اُسے  
 پُھنکا راعطا کر دے۔“

خواجہ حَسَن بصریؒ نے رات کو جب آرام فرمایا تو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ باغِ  
 جنت میں ہیں۔ وہاں ایک حسین و جمیل دوشیزہ پر نظر پڑی جو کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے  
 اور اس کے سر پر نور کا تاج ہے۔ اُس دوشیزہ نے درخواست کی کہ ”اے شیخ بَصْرِیؒ  
 کیا آپ نے مجھے پہچانا؟“ جواب دیا کہ ”نہیں!“ تو لڑکی نے کہا ”میں اس عورت  
 کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے رسول اللہ علیہ الصّلاۃ والسلام پر درود بھیجتے ہوئے سونے کا  
 حکم فرمایا تھا۔“ حَسَن بصریؒ کہنے لگے ”تمہاری ماں نے تو کچھ اور قسم کی حالتوں کا اظہار  
 کیا تھا!“ لڑکی بولی کہ ”میری والدہ نے حالتِ صبح بتائی تھی“ خواجہ حَسَن بصریؒ نے پوچھا

کہ ”یہ درجہ اب تم کو کیسے نصیب ہوا؟ لڑکی نے جواب دیا کہ ”میری والدہ کے قول کے مطابق ہم ستر ہزار افراد عقوبتِ الہی میں مبتلا تھے کہ اچانک ایک خدا رسید بزرگ ہمارے مقابر کے مقابل سے گزرا اور درود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصالِ ثواب فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے قبول فرما کر ہم سب کو اس مردِ صالح کے درود کے طفیل بخش دیا ہے مجھے اتنا حصہ نصیب ہوا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس واقعہ کو امامِ قرطبی نے بھی اپنی کتاب ”التذکرۃ“ میں بیان فرمایا ہے۔

# اُمّت کے لئے اشکباری

( یہ مضمون ”البنتول“ سے من وعن اخذ کیا گیا ہے )

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر شخص کا داخلہ دوزخ میں ضرور ہوگا آیت کریمہ ہے۔

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ۝

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝

ترجمہ! اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا داخلہ (گزر) اس تک نہ ہو یہ آپ کے پروردگار پر لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا پھر انہیں ہم نجات دیں گے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور ظالموں کو اسی گھٹنوں کے بل گرے ہوئے پڑے رہنے دیں گے۔ (سورۃ مریم آیت ۷۱-۷۲)

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمّت کے لئے نہایت غمزدہ اور ملول ہو گئے اور گھبراہٹ ان اُمّت کے غم میں مسلسل اشکباری فرمانے لگے چنانچہ مفسرین نے لکھا ہے۔

وَلَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى! وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا صَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَلْمَهُومِ عَلَى أُمَّةٍ فَاسْتَلَوْهُ عَنْ ذَلِكَ فَلَمْ يُحِبُّهُمْ -

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶-۲۲۷ ج ۲)

یعنی جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمّت کے لئے غمزدہ ہو گئے لوگوں نے جب اس غم و اندوہ کا سبب

پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو کچھ بتائے بغیر جبلِ سلاح کے دامن میں ایک تنگ و تاریک غار میں تشریف لے گئے اور سر بسجود ہو کر بارگاہِ خداوندی میں گنہگارِ ان اُمت کی بخشش و مغفرت طلب فرمانے لگے۔

حجرہ رسول کا بہار آفریں منظر اُداس اُداس اور خزاں آشنا معلوم ہوتا ہے یارانِ مصطفیٰ انتہائی پریشان ہیں اور ایک صحابی نے تقریباً روتے ہوئے گڈریئے سے سوال کیا یا اِخِی تم نے ہمارے دلوں کے سہارے خالق کے راجِ دُلا رے تاجدارِ مدینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ادھر کہیں دیکھا ہے؟

چرواہا! نہیں بھائی میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ محمد عربی کون ہیں ہاں اس سامنے والے تنگ و تاریک غار میں کوئی شخص دن رات روتا رہتا ہے اور یاربِ اُمتی یاربِ اُمتی کی صدائیں دیتا رہتا ہے اس حزن و ملال اور غم و اندوہ میں ڈوبی ہوئی دردناک صدائیں سُن سُن کر میرے چو پائیوں نے بھی چرنا چھوڑ دیا ہے

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو مقدس باپ سے بچھڑے ہوئے آج تیسرا دن ہے روتے روتے آہ زاری اور فریاد و فغاں کرتے کرتے آپ کی آنکھیں متورم اور سُرخ ہو چکی ہیں مسلسل اشکباری سے آپ کے دوپٹے کا مقدس آنچل کئی بار بھیگ چکا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زار زار روتے جا رہے تھے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کر رہے تھے کہ یا اللہ جب تلک تو میری گنہگار

اُمت کو بخش دینے کا وعدہ نہیں فرمائے گا میں اپنا سر زمین سے نہیں اٹھاؤں گا  
حتیٰ کہ اسی طرح قیامت پہا ہو جائے گی۔

آپ یہ بات کر لیتے اور پھر دل پر درد اور چشم اشکبار سے گر یہ  
زاری شروع کر دیتے اور پھر فرماتے اے رب محمد تیرا بندہ تیرے دربار  
میں ہزاروں التجاؤں کے ساتھ حاضر ہے تیرے دربار میں تیرا مصطفیٰ روتا ہوا  
اپنی اُمت کے گناہوں کی معذرت طلب کرتا ہے یا اللہ تیرے دربار میں تیرا  
فقیر حاضر ہے یا اللہ عنانِ خلق تیرے ہاتھوں میں ہے یا اللہ میری اُمت کی  
مغفرت فرمادے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
یہ حالت دیکھی تو خود بھی زار و قطار رونے لگے اور پھر ڈوبے ہوئے دلوں کے  
ساتھ بارگاہِ رحمۃ للعالمین میں عرض کرتے ہیں۔

اے گنہگارِ اُمت کے غمگسار

اے رسولوں اور پیغمبروں کے تاجدار

اے دوسروں کے غم میں رونے والے غمخوار

سجدے سے سر اٹھائیے آپ کے عشاق آپ کا جمال جہاں آراء

دیکھنے کے لئے بیقرار و بیتاب ہیں۔

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اسی طرح فریاد و فغان کر رہے ہیں مگر

عاصیوں کے غمخوار و غمگسار نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا اور آپ اسی طرح

اشکباری اور آہ وزاری میں مصروف رہے بالآخر مایوسی کے عالم میں کچھ لوگ

شہر کی طرف آئے اور حجرہ بتول سلام اللہ علیہا پر حاضر ہو کر تمام حالات سے

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو آگاہ کر کے عرض کیا۔

اے بنتِ رسولِ معظم، اے شہزادی کوئین بغیر آپ کے یہ مشکل آسان نہیں ہوگی آپ ہم سب پر کرم فرما کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لانے کی کوشش کریں ہمیں یقین ہے کہ حضور آپ کی بات ضرور مان لیں گے۔

شہزادی رسول سلام اللہ علیہا نے ملاقات کا مزدہ جانفزا اور آپ کی آہ وزاری کی دردناک کہانی سنی تو خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات میں ڈوب کر فوراً تیار ہو گئیں۔

معتبر کتب میں آتا ہے کہ آپ نے لباس کے اوپر سے جو چادر زیب بدن فرمائی وہ اونی کبیل تھا اور جگہ جگہ سے پھٹ جانے کی وجہ سے اُس میں کم و بیش مختلف کپڑوں سے بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔

بہر حال شہزادی رسول، ملکہ فردوس بریں سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اُس کبیل کو اپنے جسمِ انور پر اس طرح لپیٹ لیا کہ آپ کے بدن کا کوئی دوسرا کپڑا بھی نظر نہ آتا تھا اور پھر شہزادی مصطفیٰ سلام اللہ علیہا صحابیات کے ساتھ ایک جلوس کی صورت میں اُس غار میں تشریف لے گئیں جہاں تمام جہانوں کا تاجدار نو کیلے پتھروں پر سر نیاز رکھے ہوئے امت کے گنہگاروں کی بخشش کے لئے خداوندِ قدوس کے حضور میں فریاد پر فریاد کر رہا تھا۔

ابا جان! فاطمہ کی جان آپ کے نام پر قربان سجدہ سے سرِ اقدس اٹھائیے اور مجھ غم ماری اور ہجر زدہ کو لطفِ زیارت بخشئے۔

ابا جان آپ کے غم نے آپ کی بیٹی کو بیقرار کر دیا ہے ابا حضور! سجدے سے سر اٹھا کر میری اٹھک بار آنکھوں کو تو ایک بار دیکھ لیجئے۔

میرے بابا ! مجھ سے آپ کا یہ رونا نہیں دیکھا جاتا میں تو آپ کا انتظار کرتے کرتے موت کے منہ میں چلی جا رہی تھی اب آپ ملے ہیں تو میری طرف دیکھتے بھی نہیں۔

ابا جان گنہگار ان اُمت کا کوئی غم نہ فرمائیے میں قیامت کے دن گنہگاروں کے اعمال کے پلڑے کو اپنے حسن کا جامہ زہرا آلود رکھ کر پورا کر دوں گی اور اگر پھر بھی پورا نہ ہو اتو اپنے حسین کا پیرا ہن خون آلود رکھ کر پورا کر دوں گی پھر بھی کمی رہی تو پھر اس پلڑے میں اپنے گیسو تراش کر رکھ دوں گی۔

بابا جان پھر تو کوئی وجہ نہیں کہ گنہگاروں کا پلڑا بھاری نہ ہو جائے۔ ابا حضور یہ میرے وہ گیسو ہیں جنہیں آپ سونگھا کرتے ہیں ان کی قیمت تو ساری کونین بھی کم ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹی کی یہ دردناک گفتگو سنی تو بیقرار ہو کر فرمایا جانِ پدر فاطمہ تیری اس بات سے تیرے باپ کے دردِ دل کی دوا نہیں ہو سکتی۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے باپ کا یہ جواب سنا تو بارگاہِ صمدیت میں عرض کیا یا اللہ تیری اس کنیز کے سر کا کبھی ایک بال بھی ننگا نہیں ہوا مگر میں آج تیرے حضور میں اپنے سر سے چادر اتار کر دُعا کرتی ہوں کہ میرے ابا حضور کی اُمت کی مغفرت فرمادے گنہگار ان اُمت کو بخش دے۔

ابھی جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کا دستِ اقدس چادر کی طرف اٹھا ہی تھا کہ جبریل امین نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اپنی



صاحبزادی کا ہاتھ پکڑ لیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دُعا منظور فرما کر آپ کی اُمت کو بخش دینے کا وعدہ فرما دیا ہے۔

علامہ عبدالرحمان صفوری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام پڑھا اور پھر عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فاطمہ سے فرما دیجئے کہ کوئی غم نہ کرے آپ کی اُمت کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو فاطمہ چاہے گی۔

فَنَزَلَ الْجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ  
اللَّهَ يَقْرَأُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ لَكَ قُلْ لِفَاطِمَةَ يَفْعَلُ  
بِأُمَّتِكَ تُحِبُّ فَاطِمَةَ۔

(نزہۃ المجالس ۲۲۶-۲۲۷ ج ۲)

نزہۃ المجالس میں ابتدائی واقعہ اس طرح ہے کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی تو آپ اُمت کے لئے غمزدہ ہو گئے لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو آپ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا لوگوں نے یہ خبر سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کو دی پھر آپ نے ابا حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر پریشانی کا سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آیت پڑھ کر سنادی۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جبریل امین نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمادیں کہ وہ کوئی غم نہ کریں آپ کی اُمت کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو فاطمہ کی خواہش ہوگی عربی متن ہے

فَاخْبَرُوا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِذَلِكَ  
فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكَ ! فَاخْبَرَهَا  
بِقَوْلِهِ تَعَالَى ! "وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا" فَبَكَتُ بُكَاءً  
كَثِيرًا وَتَوَجَّهَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ يَا  
شَيْخَ الْبُهَاجِرِينَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ فَهَلْ لَكَ أَنْ  
تَكُونَ فِدَاءَ الشُّيُوخِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟

قَالَ ! نَعَمْ ثُمَّ سَأَلَتْ عَلِيًّا أَنْ يَكُونَ فِدَاءَ الشَّبَابِ  
أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟  
قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَأَلَتْ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ أَنْ يَكُونَا  
فِدَاءَ أَطْفَالِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟  
قَالَ ! نَعَمْ ثُمَّ جَعَلَتْ نَفْسَهَا فِدَاءَ نِسَاءِ أُمَّةٍ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶ ج ۲)

# انتہائے سخاوت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، روایت بیان فرماتے ہیں کہ بنی سلیم قبیلے کا ایک اعرابی دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور آتے ہی گستاخانہ انداز میں خرافات بکنے لگا۔

ماہتاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گردا گرد ستاروں کی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جھرمٹ لگا ہوا تھا انہوں نے اس اعرابی کی پیباکانہ گفتگو سنی تو سب کے چہرے آتش غضب سے سرخ ہو گئے جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انتہائی غیظ کے عالم میں تلوار کھینچ لی اور اُس گستاخ کا سر قلم کرنے لگے مگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ رحمۃ للعالمین کو ایسا کرنا گوارا نہ ہوا۔

آپ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو فرمایا عمر اسے چھوڑ دو یہ نا سمجھ ہے رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حُسنِ اخلاق دیکھا تو اعرابی نے آنکھیں نیچی کر لیں اور آپ کے قدموں میں گر گیا اور بصد ادب کہنے لگا اے شہنشاہِ مملکت رحم و کرم میرا نام بھی اپنے غلاموں میں شامل کر لیجئے۔ آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے اسے حلقہ ہوشِ اسلام کر لیا۔

توحید و رسالت کا اقرار کر لینے کے بعد اس اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انتہائی مفلس و قلاش اور نادار و محتاج ہوں خود بھی بھوکا ہوں اور میرے اہل و عیال بھی بھوکے ہیں میری یہ مصیبت دور فرمائی جائے شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا۔

کون ہے وہ جو اس کو ایک اُونٹ پیش کرے ارشاد محبوب سنا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، گردن خم کر کے کھڑے ہو گئے اور عرض کی آقا! میرے پاس ایک ہی ناقہ ہے سو وہ میں اسے ابھی لائے دیتا ہوں۔

پھر آپ نے فرمایا! کون ہے وہ جو اس کے ننگے سر کو چھپائے مولائے کائنات سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ، اُٹھے اور سر اقدس سے اپنا عمامہ اتار کر اُس کے سر پر رکھ دیا اور خود معمولی کپڑے سے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا۔

پھر آپ نے فرمایا! کون ہے جو اس کے اہل و عیال کیلئے کھانے کا انتظام کرے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے یہ اسلام کا وہ سخت ترین دور تھا جب اصحابِ صفہ و دیگر حضرات کو کئی کئی وقت پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا تھا۔

لباس کی کمی اور غربت کا یہ عالم تھا کہ سارے جسم کو صرف ایک معمولی چادر سے ڈھانپنا پڑتا بہر صورت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سنا تو صحابہ کرام کے چہروں پر خسرت ٹپکنے لگی سبھی کے دل میں یہ خیال بار بار کروٹیں لے رہا تھا کہ کاش آج ہمارے پاس غلہ ہوتا تو محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی بھی حاصل ہو جاتی اور تعمیلِ ارشاد بھی کر لیتے۔

مجلس میں حاضر صحابہ کو خاموش دیکھا تو تا جدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور دیگر مہاجرین و انصار صحابیوں کے گھروں میں جاؤ جہاں سے جو

کچھ بھی دستیاب ہو لے کر اسے دے دو۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، مؤدبانہ اٹھے اعرابی کو ساتھ لیا اور جو صحابی دربار رسالت میں موجود نہیں تھے ان کے گھروں میں پھرنا شروع کر دیا مگر ہر طرف سے مایوسی ہوئی تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دل میں خیال کیا کہ اب اُس آستانہ عطا اور بحرِ سخا کی طرف چلنا چاہیے جہاں سے مایوسی کا امکان ہی نہیں۔

چنانچہ آپ اعرابی کو ساتھ لئے آستانِ زہرا پر حاضر ہو گئے سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا نے پردے کی اوٹ سے ان کی آمد کا مطلب دریافت فرمایا تو جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سارا حال من و عن عرض کر دیا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی نے دروازے پر سائل کو دیکھا تو جذبہ سخاوت جوش میں آ گیا گھر بھر میں اچھی طرح نظر دوڑائی مگر وہاں اللہ کے نام کے سوا کوئی چیز نظر نہ آئی بس صرف آپ کی اپنی ایک چادر مقدس تھی بار بار نظر اٹھتی تھی اور اس ردائے پاک پر آ کر ٹھہر جاتی تھی۔

بظاہر کسی کو چادر عطا کر دینا بڑی معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے مگر جب گھر میں صرف ایک ہی چادر ہو اور وہ بھی اُس پردہ نشین کی چادر جس کے رُخ انور کی طرف فرشتے بھی نظر نہ اٹھاتے ہوں جو کئی کئی دن تک بھوکے طورہ سکتی ہو مگر پردہ کی طرف سے ایک لمحہ بھی کوتاہی نہ فرماتی ہو اُس کا سائل کو اپنی چادر عطا فرما دینا بہت بڑی بات ہے۔

بہر حال آپ نے اللہ کا نام لے کر ردائے مقدسہ اٹھائی اور جناب

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، کو عطا فرما کر کہا کہ! سے شمعون یہودی کے پاس لے جائیں اسے کہنا کہ یہ بنتِ رسول کی چادر ہے! سے خرید لو اور اس کی قیمت کا جس قدر غلہ آتا ہے اس اعرابی کو دے دو۔ جناب سلمان رضی اللہ عنہ نے ردائے زہرا کو آنکھوں سے لگایا اور شمعون یہودی کے پاس آگئے۔ اُسے چادر دیکر فرمایا کہ یہ خرید لو اور اس کے عوض میں چتنا غلہ بنتا ہے اس سائل کو دے دو۔

شمعون نے پوچھا! آپ یہ چادر کہاں سے لائے ہیں؟

حضرت سلمان نے اس کے جواب میں اعرابی کی آمد اور حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے چادر عطا فرمانے کا پورا واقعہ اُسے سنا دیا۔ شمعون یہودی نے یہ واقعہ سنا تو تڑپ کر رہ گیا اُس نے کہا جس شخص کی بیٹی کا یہ کردار اور ایثار ہے وہ شخص بلاشبہ خدا تعالیٰ کا سچا رسول ہے میں اس کی رسالت پر صدقِ دل سے ایمان لاتا ہوں آپ سب سے پہلے مجھے مسلمان کریں باقی کام بعد میں ہوگا پھر وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوا۔

بعد ازاں اس نے کثیر مقدار میں غلہ اس شخص کو بھی دیا اور جناب فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر بھی ہدیہ غلہ وغیرہ بھیج کر نہایت ادب و احترام کے ساتھ آپ کی چادر مبارک واپس کر دی۔

## ردائے فاطمہ سرمایہ عصمت

ردائے فاطمہ تو سرمایہ عصمت کا سنات تھی غیرتِ خداوندی کب گوارا کر سکتی ہے کہ جس فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہ کے پردے کا تحفظ کرتے ہوئے قیامت کے دن تمام لوگوں کو بشمول انبیاء و رسل نگاہیں نیچی کرنے کا حکم دیا جائے گا اُس فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے سر کی ردا فروخت ہو جائے۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سخاوت اور سائل نوازی کا مقام کس قدر بلند ہے

## سخاوت کا انعام

کتابِ تفاسیر میں آتا ہے کہ ایک دفعہ شہزادیِ رسول سیدہ بتول سلام اللہ علیہا کے دونوں صاحبزادے سیدنا حسن علیہ السلام اور سیدنا حسین علیہ السلام بیمار ہو گئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزوں کی منت ماننے کا ارشاد فرمایا۔

چنانچہ جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہ، اور جناب فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین روزے رکھنے کی منت مان لی اللہ تبارک و تعالیٰ نے صاحبزادگانِ بتول کو جلد ہی شفا عطا فرمادی۔

گھر میں تو فاقوں کی وجہ سے پہلے ہی روزوں جیسا معاملہ تھا تاہم

روزوں کے لئے سحری اور افطاری کا اہتمام ضروری تھا مگر خدا کی قدرت دیکھئے کہ دونوں عالم کے تاجدار کی بیٹی کے گھر میں اس قدر آٹا بھی موجود نہیں کہ روزہ افطار کرنے کے لئے چند روٹیاں ہی پکالی جائیں۔

تاجدار اہل اتی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم شمعون یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے تین صاع جو ادھار لا کر جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کو پیش کر دیئے رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی نے وہ جو صاف کئے اور انہیں چکی میں پینا شروع کر دیا تیسرا حصہ آٹا تیار ہو گیا تو آپ نے اُسے گوندھ کر پانچ روٹیاں تیار فرمائیں آپ کے پاس فضہ کنیز تھی اور وہ بھی روزے سے تھی۔

مغرب کے وقت روزہ کی افطاری کی تیاری ہو رہی تھی کہ دروازہ کے باہر سائل نے آواز دی السلام علیکم یا اہل بیت محمد! مسکین ہوں اور روٹی کا سوال ہے اہل بیت رسول سے سوال کیا گیا تھا کیسے انکار کرتے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے حصے کی روٹی اٹھائی اور سائل کی طرف چلے تو مجسمہ ایثار و سخاوت سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا سرتاج! یہ میرے حصے کی روٹی بھی سائل کو عطا کر دیجئے آپ نے سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حصہ کی روٹی بھی اٹھالی تو فضہ کنیز نے عرض کیا آقا میری بھی تربیت آپ کے زیر سایہ ہو رہی ہے میرے حصہ کی روٹی بھی سائل کو عطا فرمادیں۔

والدین کی شانِ سخاوت دیکھی تو جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے بھی اپنی اپنی روٹی پیش کر دی پانچ روٹیاں ہی پکائیں تھیں اور پانچوں ہی



سائل کو عطا فرمادی گئیں اور خاندانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی سے روزہ افطار کر کے مصروفِ عبادت ہو گیا۔

دوسرے روز پھر روزہ تھا جناب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر تیسرا حصہ جو لے کر آٹا تیار فرمایا اور پانچ روٹیاں پکالیں۔ افطاری کا وقت قریب آیا تو دروازہ پر سائل نے آواز دے دی السلام علیکم یا اہل بیت محمد! یتیم ہوں خدا کے نام پر روٹی کا سوال ہے بالکل پہلے دن کی طرح سب نے اپنی اپنی روٹی پیش کر دی اور پانی سے روزہ افطار کر لیا سائل نے پانچوں روٹیاں کپڑے میں ڈالیں اور دُعا دیتا ہوا واپس ہو گیا۔

آج تیسرا اور منت کا آخری روزہ ہے تیسرا حصہ جو باقی پڑے ہوئے تھے سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا نے انہیں بھی چکی میں پیسنا شروع کر دیا۔

آٹا تیار ہو گیا تو روٹیاں پکالی گئیں افطاری کی تیاری ہونے لگی تو باہر سے آواز آئی یا اہل بیت محمد! قیدی ہوں روٹی کا سوال ہے۔

کوئی دُنیا دار ہوتا تو پکار اٹھتا کہ یہ کیا مصیبت ہے جاؤ بابا معاف کرو۔ مگر یہ تو خاندانِ رسول تھا یہ لوگ تو ایثار و قربانی اور عطا و سخا کے پیکر تھے کسی کے چہرے پر ملال تک نہ آیا۔ پہلے اور دوسرے دن ہی طرح سب نے اپنے اپنے حصہ کی روٹی سائل کو عطا فرمادی۔ سوالی دُعا دیتا ہوا واپس چلا گیا اور اہل بیت رسول پانی سے روزہ افطار کر کے مصروفِ عبادت ہو گئے۔

پہلے بھی فاقوں پر فاقے آیا کرتے تھے اور اب تو تین دن سے مسلسل روزہ تھا نقاہت جسمانی میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا تھا جناب حیدر

کرار نے دونوں صاحبزادوں سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین علیہما السلام کو ساتھ لیا اور بارگاہِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گئے۔

آپ مسجدِ نبوی کی محراب میں تشریف فرما تھے بھوک کی شدت سے نواسوں کو لڑکھڑاتے دیکھا تو بیقرار ہو گئے اسی عالم میں نزولِ وحی شروع ہو گیا۔ جبریل نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی اہل بیت کے امتحان کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے میں ہی مسلسل تین روز مسکین یتیم اور قیدی بن کر حاضر ہوا ہوں۔ خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَ يَتِيمًا وَ  
 اَسِيرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ  
 جَزَاءً وَ لَا شُكْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا  
 قَنِطَرِيًّا ۝ فَوَقَّهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقَّهْمُ  
 نَصْرَةً وَ سُرُورًا ۝

ترجمہ! اور کھانا کھلاتے رہتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور  
 اسیروں کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہم تو تمہیں بس اللہ تعالیٰ کی  
 خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اور نہ تم سے اس کا عوض چاہتے  
 ہیں اور نہ شکر یہ ہم تو اپنے پروردگار کی طرف سے اندیشہ  
 رکھتے ہیں ایک تلخ اور سخت دن کا سو اللہ ان کو اس دن کی سختی  
 سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور خوشی عطا کرے گا۔

(سورۃ الدھر آیت ۸-۱۱)

ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں مدینہ منورہ کے یہود کی چند عورتیں حاضر ہوئیں اور دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استدعا کی کہ ہمارے گھر میں شادی ہے جس میں ہم نے کافی مہمانوں کو بلایا ہے اس لئے ہماری خواہش ہے کہ آپ کی بیٹی بھی ہماری اس محفل میں ضرور شرکت کرے۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی درخواست کو قبول فرمایا اور وعدہ کر لیا کہ ہم اپنی بیٹی کو وقتِ مقررہ پر تمہارے گھر بھیج دیں گے۔

چنانچہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا بیٹی تمہیں یہودوں کی شادی کی تقریب میں شرکت کرنا ہے جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے والد محترم کا حکم بسر و چشم قبول کر لیا۔

یہودی عورتوں نے بنتِ رسول کو اپنی شادی کی تقریب میں اس لئے مدعو کیا تھا کہ ہم ان کا مذاق اڑائیں گی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لباسِ انور میں کئی کئی پیوند لگے ہوتے ہیں۔

جب وہ پیوند لگا ہوا سادہ لباس پہن کر آئیں گی تو ہم ان کا تمسخر اڑائیں گی کہ یہ مسلمانوں کے رسول کی بیٹی ہے ادھر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ کہیں یہودی عورتیں میرا مذاق ہی نہ اڑائیں بنتِ رسول کو یہ خیال آیا ہی تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام جنت الفردوس سے ایک نہایت ہی خوبصورت جوڑا لیکر دربار

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیٹی کے لئے بھیجا ہے تاکہ وہ یہودیوں کی شادی میں شرکت کے وقت اسے پہن لیں۔

فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِحُلَّةٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَلَمَّا لَبَسَتْهَا

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶-۲)

چنانچہ جب تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا وہ جنت کا لباس پہن کر اس شادی میں شریک ہوئیں تو یہودنوں کے رنگ اڑ گئے وہ انتہائی قیمتی زرق برق لباسوں میں ملبوس اس گمان میں بنتِ رسول کا انتظار کر رہی تھیں کہ وہ آئیں گی تو ہم ان کے لباس پر یوں تنقید و تبصرہ کریں گی مگر اب تو ان کی آرزوؤں پر اوس پڑ چکی تھی تاہم انہوں نے آپ کو نہایت عزت و وقار اور احترام کے ساتھ اپنے درمیان بٹھا لیا۔

جناب سیدہ نے اس جوڑے کو سنوارتے ہوئے ایک کنارہ ذرا سا اوپر اٹھایا تو اس سے نور کی شعاعیں نکل کر فضا میں منعکس ہونے لگیں یہودنوں نے ان انوار و تجلیات کا مشاہدہ کیا تو اور بھی مرعوب ہو گئیں۔

وَجَلَسَتْ بَيْنَهُنَّ رَفَعَتْ الْأَنْوَارِ فَلَمَعَتِ الْأَنْوَارُ

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶-۲)

فَقَالَتِ النِّسَاءُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا يَا فَاطِمَةُ؟

اور پھر کہنے لگیں آپ نے یہ لباس کہاں سے لیا؟

فَقَالَتْ ! مِنْ أَبِي

فرمایا اپنے ابا جان سے

فَقُلْنَا مِنْ آيِنَ لَا يَبِيْنُكَ ؟

عرض کیا! آپ کے ابا جان نے کہاں سے لیا؟

قَالَتْ مِنْ جِبْرِئِلِ -

فرمایا جبریل سے۔

قُلْنَا مِنْ آيِنَ جِبْرِئِلُ ؟

عرض کیا جبریل کہاں سے لائے؟

قَالَتْ ! مِنَ الْجَنَّةِ -

(نزہۃ المجالس)

فرمایا! جنت سے۔

مخدومہ کائنات صاحبزادی رسولِ امین سیدہ النساء العالمین سیدہ

فاطمہ الزہرا صلوة اللہ علیہا کے روزمرہ کے عام معمولات میں چکی پینا بھی

شامل تھا نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن پاک آپ بالعموم چکی پیتے وقت ہی

فرمایا کرتی تھیں ویسے دوسرے کام کاج کرتے وقت بھی آپ کے لبوں پر

تلاوت کلام پاک جاری رہتی۔

بعض اوقات آپ کورات کے کھانے کے لئے بھی چکی چلانا پڑتی

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ کو چکی چلاتے چلاتے نماز عصر کا وقت ہو گیا

آپ نے چکی چھوڑی اور نماز کے لئے کھڑی ہو گئیں۔

اسی دوران میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے دروازہ کھول کر اندر بلا لیا حضرت سلمان

فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بعثت رسول سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

نماز پڑھ رہی تھیں اور ان کی چکی خود بخود آٹا پیس رہی تھی اس میں جو بھی

ڈالنے جا رہے تھے اور آٹا بھی نکل رہا تھا اس روایت سے تقریباً ملتی جلتی دوسری روایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

اُن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کام کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس بھیجا انہوں نے واپس آ کر دربار رسالت مآب میں عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی بیٹی نماز پڑھ رہی تھیں اور اُن کی چکی خود بخود آٹا پیس رہی تھیں۔

(مجمع الفضائل ریاض النضرہ ص ۲۶۲ ج ۲)

یہ تو صاحبزادی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعزاز ہے کہ جب آپ مصروف عبادت ہوں تو فرشتے اور حواریں سعادت حاصل کرنے کے لئے اُن کا کام کاج کر جائیں۔

ورنہ سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اپنی ریاضت اور مشقت کا یہ عالم تھا کہ چکی پیٹے پیٹے آپ کے ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے اور پھر جب یہ چھالے پھوٹ جاتے تو کئی کئی روز تک زخم مندمل نہ ہوتے۔

تنبیہ الغافلین اور ذرۃ الناصحین میں ہے کہ آپ ہاتھوں سے چکی میں جو پیستی تھیں زبان سے قرآن پڑھتی تھیں دل سے قرآن کی تفسیر فرماتی تھیں پاؤں سے اپنے بچوں کا جھولا جھلاتی تھیں اور آنکھوں سے اشک بہاتی تھیں۔

وَكَانَتْ تَطْحَنُ الشَّعِيرُ بِالْيَدِ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِاللِّسَانِ  
وَتَفْسِّرُ بِالْقَلْبِ وَتَحَرَّكَ الْمَهْدُ بِالرِّجْلِ وَتَبْكِي  
بِالْعَيْنِ

# قیمتی تحفہ

حبشہ کے بادشاہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں چند قیمتی تحائف بھیجے جو آپ نے مستحقین میں تقسیم فرمادیئے ان تحائف کے علاوہ انتہائی قیمتی اور جواہر نگار ایک جوڑا بازو بند اس نے خاص طور پر جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے بھیجا تھا اور تاکید کر دی تھی کہ بازو بندوں کی یہ جوڑی براہِ راست بنتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر پہنچادی جائے۔

چنانچہ وہ بازو بند خدامِ نجاشی نے بارگاہِ بتول میں پہنچادیئے سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کو بچپن سے ہی زیورات کے ساتھ رغبت نہیں تھی جیسا کہ آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ آپ نے اپنی پانچ سال کی عمر مبارکہ میں ہی زیورات پہننے سے انکار کر دیا تھا۔

اور پھر آپ نے تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والے اپنے جہیز کے بازو بند بھی راہِ خدا میں خیرات کر دیئے تھے نجاشی کے بھیجے ہوئے بازو بند آپ نے ہدیہ اور تحفہ سمجھ کر اس خیال سے پہن لئے کہ اُسے اس کا پورا پورا اجر نصیب ہو جائے۔

چند گھنٹیوں کے بعد امام الانبیاء تاجدارِ مدینہ احمد مجتبیٰ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیٹی کے گھر تشریف لے آئے۔ بصد ادب و احترام ابا حضور کے استقبال کے لئے اُٹھ کر آگے بڑھیں۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے بیٹی کے سر کو چوما اور

ہاتھوں کو بوسہ دیا اور بیٹی کے ہاتھوں میں چمکتے ہوئے جواہر نگار کنگن دیکھے تو فرمایا۔

بیٹی! ہم نے تو دنیا کے بدلے آخرت کو قبول کر رکھا ہے اور دنیاوی نعمتوں پر آخرت کی نعمتوں کو ترجیح دے رکھی ہے پھر تُو نے یہ اس قدر قیمتی بازو بند کیسے پسند کر لئے۔

جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا نے گردن جھکا کر عرض کیا یہ نجاشی کا تحفہ آیا تھا میں نے ابھی تھوڑی دیر ہوئی پہنے تھے اور ابھی اتار دیتی ہوں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ناصحانہ گفتگو فرما کر واپس تشریف لے آئے اور جناب سیدہ نے وہ اسی وقت فروخت کرنے کے لئے بھیج دیئے بازو بند بازار میں پہنچ چکے ہیں مگر سیدہ نساء العالمین سلام اللہ علیہا بے حد غمزدہ اور پریشان ہیں آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور بار بار غش آرہا ہے آپ فرما رہی ہیں کاش میں یہ بازو بند نہ پہنتی کاش مجھے یہ تحفہ ملا ہی نہ ہوتا جو میرے ابا حضور کا دل دکھانے کا باعث بنا خداوند! مجھے معاف فرمادینا۔

اور پھر فروخت شدہ زیور کی رقم گھرا گئی تو آپ نے کسی کو بھیج کر عام منادی کروادی کہ غرباء و مساکین بنتِ رسول کے دروازہ پر جمع ہو جائیں چنانچہ قطار اندر قطار محتاج اور نادار جمع ہونا شروع ہو گئے اور پھر آپ نے وہ ساری رقم محتاجوں میں تقسیم کر دی۔



فقراء کے شور و غل کی آواز جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش مبارک تک پہنچی تو آپ نے اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے استفسار فرمایا کہ یہ شور کیسا ہے ؟

انہوں نے عرض کیا نجاشی کے بھیجے ہوئے کنگن فروخت کر کے آپ کی بیٹی اُن کی رقم فقیروں میں تقسیم فرما رہی ہے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو اسی وقت پابرہنہ بیٹی کے گھر تشریف لے آئے۔

۲۱۰

## سیدہ کا درزی

صبح عید ہونے والی ہے جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ننھے ننھے شہزادوں نے عرض کی امی جان کل ہمیں بھی نئے کپڑے دینا ہم پرانے کپڑے نہیں پہنیں گے۔

سیدہ نے بچوں کو بہلانے کی کوشش کی مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہے بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا کہ تمہیں عید کے لئے نئے کپڑے مل جائیں گے۔

پوری رات عبادت میں گزار دینے والی سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا نے تہجد کے نوافل کے بعد بارگاہِ خداوندی میں ہاتھ اٹھا دیئے اور عرض کی الہی فاطمہ تیری کنیز ہے اس کے وعدے کو پورا فرما دینا یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے بچوں کی ضد کی وجہ سے اُن کے ساتھ نئے کپڑوں کا وعدہ کر لیا ہے یا اللہ تو جانتا ہے کہ تیری کنیز نے نہ ہی کبھی اپنے لئے سوال کیا ہے اور نہ ہی جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی کبھی غلط وعدہ کیا ہے یا اللہ میرے وعدہ کو ایفا

فرمادینا۔

صبح ہوئی تو شہزادگان عالی وقار نے نئے کپڑوں کا مطالبہ کیا جناب  
فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا میرے پیارے بیٹو! تمہارے کپڑے  
لے کر درزی ابھی آرہا ہے۔

ادھر یہ بات ہو رہی تھی کہ رحمتِ خداوندی کو جوش آ گیا جبریل کو حکم  
ہوا میرے محبوب کی بیٹی ہے درزی کو بلاؤ اور فوراً اس کے شہزادوں کے لئے  
جنت کے دو جوڑے لے کر پہنچ جاؤ۔

جبریل جھلاتا ہے جھولا

روایات میں آتا ہے کہ جب سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین  
چھوٹے چھوٹے تھے تو جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا ان کو جھولے  
میں ڈال دیتیں اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عبادت میں اس انہماک سے مصروف  
ہوتیں کہ آپ کو گرد و پیش کا کوئی ہوش نہ ہوتا۔

آپ طویل ترین سجدے ادا فرماتیں اور سجدہ میں روتی رہتیں ایسی  
صورت میں جب کبھی کوئی شہزادہ رونے لگتا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے  
جبریل امین فوراً پہنچ جاتے اور شہزادگانِ بنتِ رسول کا جھولا جھلاتے رہتے  
اور جب کبھی آپ سلام پھیر کر جھولے کی طرف نگاہ ڈالتیں تو وہ ہل رہا ہوتا۔

یہ اعزاز تھا اس شہزادی کون و مکاں کا جس کا کوئی کام رضائے خدا  
اور منشاءے ایزدی کے خلاف ہوتا ہی نہیں تھا وہ خدا کے حضور میں حاضر ہوتیں  
اور خدا تعالیٰ ان کے کام سنوار رہا ہوتا۔  
(مجمع الفضائل)

ابن ماجہ علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندہ کو اس کی موت کے بعد قبر میں ملتا ہے جس نے کوئی علم سکھایا یا کوئی نہر جاری کی یا کنواں کھدوایا یا کوئی مژدار و رخت لگایا، کوئی مسجد بنوائی یا کوئی ایسا بیٹا چھوڑا جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے یا اپنے ترکہ میں اس نے کوئی قرآن کریم چھوڑا۔

**طبقة تابعین** ابن تیمیہ کا بیان ہے: تفسیر کے سب سے بڑھے ہوئے عالم مکہ کے لوگ ہیں کیونکہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے رفقاء ہیں جیسے مجاہد بن عطارد بن ابی رباح، عکرمہ ابن عباس کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) سعید بن جبیر اور طاؤس رضی اللہ عنہم وغیرہ اور ایسے ہی کوفہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب اور اہل مدینہ کی تفسیر کے بارے میں اعلیٰ معلومات مسلم ہیں مثلاً زید بن اسلم رضی اللہ عنہ جس سے کہ ان کے بیٹے عبد الرحمن بن زید اور مالک بن انس رضی اللہ عنہما نے تفسیر کو اخذ کیا ہے۔ ان لوگوں میں فن تفسیر کے مرد میدان مجاہد رضی اللہ عنہ ہیں فضل بن میمون رضی اللہ عنہ کا قول ہے: "میں نے مجاہد رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے تین مرتبہ قرآن مجید کو ابن عباس رضی اللہ عنہما پر پیش کیا ہے یعنی ان کے روبرو اتنا پڑھا ہے پھر کہا کہ میں نے تین مرتبہ اس طرح پڑھا کہ اس کی ہر آیت پر ٹھہر کر اس کی بابت دریافت کیا کرتا تھا کہ وہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ توری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تم کو مجاہد رضی اللہ عنہ سے تفسیر کی روایت ملے تو وہ تمہارے لئے بہت کافی ہے۔ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ اسی سبب سے مجاہد رضی اللہ عنہ کی تفسیر پر امام شافعی اور امام بخاری رحمہما اللہ وغیرہ اعتماد کرتے ہیں۔" سفیان

ثوری رحمہ اللہ نے کہا تم تفسیر کو چار شخصوں سے اخذ کرو، سعید بن جبیر، مجاہد،  
 عکرمہ اور ضحاک رضی اللہ عنہم سے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے تابعین میں  
 سے چار شخص بہت بڑے عالم ہیں، عطار بن ابی رباح رضی اللہ عنہ ان میں سے  
 مناسب کے بہت بڑے عالم تھے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ان میں تفسیر کے  
 نہایت زبردست عالم تھے، عکرمہ رضی اللہ عنہ ان میں علم سیر کے اعلیٰ درجہ  
 کے جاننے والے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ ان میں حلال و حرام کا بہت عمدہ علم  
 رکھتے تھے۔ "بشقی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کتاب اللہ  
 کا کوئی عالم باقی نہیں رہا۔ سماک بن حرب رحمہ اللہ نے کہا ہے میں نے سنا  
 ہے عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے بے شک میں نے اس چیز کی تفسیر کر دی ہے جو  
 کہ دو لوگوں کے مابین ہے یعنی قرآن مجید (مصحف) اور عکرمہ رضی اللہ عنہ  
 نے بیان کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال  
 دیتے اور مجھ کو قرآن اور سنن (احادیث) کی تعلیم دیا کرتے تھے۔" اور تابعین  
 رضی اللہ عنہم کے مفسر بزرگوں میں سے حسن بصری رضی اللہ عنہ، عطار بن ابی رباح،  
 عطار بن ابی سلمہ الخراسانی، محمد بن کعب القرظی، ابوالعالیہ، ضحاک بن مزاحم،  
 عطیہ العونی، قتادہ بن زید بن اسلم، مرۃ الہمدانی اور ابومالک رضی اللہ عنہم  
 ہیں۔ ان مفسرین کے بیشتر اقوال اہل قسم کے ہیں جو انہوں نے صحابہ رضی اللہ  
 عنہم سے سنا اور پایا ہے۔

اطہر فی رحمہ اللہ نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین (مبارک) کا اگلا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس امر کے باعث استرجاع فرماتے سن کر کہنے  
 لگے "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ بھی کوئی مصیبت ہے؟ ارشاد

فرمایا: "مومن کو جو کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے وہ مصیبت ہے۔"  
 ابن مردویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خداوند تعالیٰ نے طلاق کو وہی مرتبہ ذکر کیا  
 ہے "اَظْلَاقٌ مَّرْتَانٍ" تیسری طلاق کہاں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا: تیسری طلاق ہے "فَامْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَشْرِيحٌ  
 بِالْاِحْسَانِ"۔

شیخین رضی اللہ عنہما نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو  
 تو اس سے فر دوس مانگو کیونکہ فر دوس جنت کا بلند ترین اور وسط درجہ ہے  
 اور اسی سے جنت کی مہر ل نکلتی ہیں۔ (الاتقان علامہ سیوطی)

**صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ** (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 پر اے اللہ اپنی خاص رحمت کاملہ

کا نزول فرما۔) امام عبد الوہاب شمرانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس  
 درود شریف کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر ستر ہزار دروازے اللہ  
 تعالیٰ کی رحمت کے کھلو ایٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت کا  
 مرکز اور منظور نظر بزرگاں بنا دیتا ہے۔ اس درود خوال سے وہ بغض رکھے  
 گا جس کے قلب میں منافقت ہوگی۔ (البدرا التمام)

حدیث شریف میں ہے بخار و زخ کی گرم ہوا سے ہے اور آگ  
 سے مومنوں کا یہی حصہ ہے۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے دعائی "يَا كَرِيْمَ الْعَفْوِ" تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا:  
 آپ یا کَرِيْمَ الْعَفْوِ کی تفسیر سنئے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی  
 رحمت سے برائیوں کو معاف فرمایا پھر اپنے کرم سے انہیں نیکیوں سے

بدل دیا۔ سبحان اللہ۔ (قوت القلوب جلد ۱)

امام ترمذی، حاکم بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا کہ بنو امیہ کے بعد وگبرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر اقدس پر خطبے سے رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات ناگوار گذری اور آپ پر یہ آیات نازل ہوئیں: **إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَيْكَ الْكَوْثَرَ بَشَكَتُمْ** نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد و حساب عطا کیا۔ (الکوثر) **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ** بے شک ہم نے اس (قرآن) کو انار بے شب قدر میں اور آپ جانتے ہیں شب قدر کیا ہے، شب قدر بہتر ہے ہزار مہینہ سے یعنی لیلۃ القدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن ہزار مہینوں میں بنو امیہ نے بادشاہت کی۔ القاسم بن فضل علیہ الرحمۃ کہتے ہیں جب ہم نے ان کے عہد حکومت کا حساب کیا تو وہ ایک ہزار مہینہ نکلا۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ آیت الکرسی کے تمام آیتوں کے سردار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات و افعال پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ اس میں "الْحَيُّ الْقَيُّومُ" موجود ہے جو اسم اعظم ہے۔ سورۃ اخلاص نے توحید کا اقتضا پندرہ حروف میں کیا ہے اور آیت الکرسی نے توحید کا اقتضا پچاس حروف میں کیا ہے۔ ابن العربی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ آیت الکرسی کے اعظم الآیات ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مقصد نہایت عظیم الشان ہے۔ ابن المہین علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ آیت الکرسی میں اس قدر اسمائے باری تعالیٰ ہیں جو دوسری کسی آیت میں ہرگز نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ آیت الکرسی میں سترہ جاہلیہ ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کا اسم پاک (اسم ذات اللہ) آیا ہے۔ بعض مواقع میں

ظاہر اور بعض میں مسکن (درپردہ) اور وہ مواضع یہ ہیں: ظاہر: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ. ضمیر: لَا تَأْخُذُهُ، لَهُ، عِنْدَهُ، بِإِذْنِهِ، يَعْلَمُ عَلَيْهِ، شَاءَ، كُرْسِيِّهِ، يُتَوَدُّهُ اور حِفْظُهُمَا کی وہ ضمیر مستتر ہو کہ مصدر کی فاعل ہے اور وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اور اگر تم ان ضمائر کا بھی شمار کرو جن کا احتمال الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ میں پایا جاتا ہے اور ایک اعراب کے اعتبار سے الْحَيُّ سے قبل کی ضمیر مقدر بھی شمار میں لیں تو اس حساب سے سب بائیس (۲۲) ضمیریں ہو جاتی ہیں۔

حدیث میں آیا ہے جو شخص تہجد کی نماز میں دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ پچاس آیات ایک رات میں پڑھنے والا قاینین میں شمار ہوگا۔ جو شخص تین سو آیات پڑھے گا اس کو ایک پستارہ (کثیر) اجر ملے گا۔ (اس حدیث کو دارمی نے اپنی مسند میں بتقریب روایت کیا ہے۔)

ابن ابی جبرہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے "اگر میں چاہوں کہ ستر، اونٹ سورہ فاتحہ کی تفسیر سے بھر دوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔" اور اس امر کا بیان یہ ہے کہ جس وقت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہا جاتا ہے تو یہ قول انتی باتوں کی تشریح کا محتاج ہوتا ہے، حمد کے معنوں کا بیان اور ان چیزوں کا بیان جن کے ساتھ اسم جلیل یعنی اللہ کا تعلق ہے اور اس کے لائق مرتبہ تشریح کا بیان۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ہر حرف کی تشریح غرضیکہ ان وجوہ کے اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا ہے اسی قبیل سے ہوگا۔

احمد اور ترمذی رحمہما اللہ نے حسن قرار دے کر اور ابن جبران رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح میں عدی بن جبران رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "ثُمَّ  
 الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ يَهُودِي لُوكْ هِيں اور الْأَضَالِيْنُ" تصاری "۔  
 ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے "حلیہ" میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول مکرّم صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے  
 عمر! میرے قریب ہو جاؤ۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنا قریب  
 ہو گیا کہ میں مصافحہ کر سکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعل میں دو  
 عمر رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو میری امت  
 کا والی بنے تو ان بزرگوں کے طرز عمل کی طرح رویہ اختیار کرنا۔ میں نے  
 عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)  
 عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ  
 کہتے ہیں میں نے خواب میں اپنے والد محترم کو دیکھا تو میں نے ان سے  
 پوچھا کون سا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: استغفار۔  
 الرسالة القشیریہ "اور اجیار العلوم" میں ہے کہ ابو ایوب السخنیانی علیہ  
 الرحمۃ نے ایک گناہ گار کا جنازہ دیکھا تو اپنے گھر میں داخل ہو گئے کہ اس  
 کا جنازہ نہ پڑھیں۔ ایک شخص نے اس مرنے والے کو خواب میں دیکھا  
 اور اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا اللہ تعالیٰ نے  
 میرے گناہ معاف کر دئے، تم ابو ایوب السخنیانی سے کہنا قل لَوَ اَنْتُمْ  
 تَمْلِكُوْنَ نَحْرَ اَبْنِ رَحْمَةِ رَبِّيْ اِذَا لَا مَسْکُمْ خَشِيَّةَ الْاِثْفَاقِ" فرمائیے  
 اگر تم مالک ہوتے میرے رب کی رحمت کے حزانوں کے تو اس وقت  
 تم ضرور ہاتھ روک لیتے اس خوف سے کہ کہیں (سارے حزانے) ختم نہ ہو  
 جائیں۔ (بنی اسرائیل ۱۰۰) (حجۃ اللہ علی العالمین)



طہرانی علیہ الرحمۃ نے الاوسط میں سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کندہ  
 دہنی کی بیماری میں فاتحۃ الكتاب کو مجھے بطور تعویذ کے دیا تھا یا بتایا تھا۔  
 بزار رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ جس  
 وقت تو بستر پر لیٹے تو فاتحۃ الكتاب اور قل هو اللہ احدہ پڑھ لے  
 تو سوائے موت کے ہر ایک چیز سے محفوظ و مامون ہو جائے گا۔ "مسلم علیہ الرحمۃ  
 نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ جس گھر میں سورۃ  
 البقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان نہیں داخل ہوتا۔" عبد اللہ بن احمد  
 رضی اللہ عنہ نے زوائد المسند میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سند حسن کے  
 ساتھ روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے پاس تھا کہ اعرابی آیا اور اس نے عرض کی "میرا ایک بھائی ہے اور اسے  
 ایک دکھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو کیا دکھ ہے؟"  
 اعرابی نے کہا اس کے دماغ میں حلق ہے (یا اُسے آسیب ہے) آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا: اچھا اسے میرے پاس لے آ۔ "چنانچہ اعرابی اپنے  
 بیمار بھائی کو لے آیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بٹھا  
 دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاتحۃ الكتاب، سورۃ البقرہ کے اول  
 کی چار آیتیں، دونوں آیتیں "وَالْهَٰكُمُ اللّٰهُ وَاحِدًا" آیت الکرسی اور تین  
 آیتیں سورۃ بقرہ کے آخر کی، ایک آیت سورۃ آل عمران کی "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" ایک آیت سورۃ اعراف کی "اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ" سورۃ مؤمن  
 کا آخر "فَتَعَالٰى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ" ایک آیت سورۃ الجن کی "وَاَنَّهٗ  
 تَعَالٰى جَدًّا رَبَّنَا" دس آیتیں سورۃ الصافات کے اول کی تین آیتیں  
 سورۃ الحشر کے اخیر کی، قل هو اللہ احدہ "اور معوذتین "قل اعوذ برب  
 الفلق اور قل اعوذ برب الناس" کو پڑھ کر اس پر دم کر دیا۔ تو وہ

شخص یوں سالم ہو کر اٹھ کھڑا ہوا کہ گویا اسے کبھی کوئی شکایت ہی نہیں  
ہوئی تھی۔

دارمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی ہے کہ جو شخص  
سورۃ البقرہ کے اول کی چار آیتیں آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں  
اور تین آیتیں سورۃ البقرہ کے اخیر کی پڑھے گا تو اس دن نہ تو اس کے اور  
اس کے گھر والوں کے کسی کے نزدیک بھی شیطان آسکے گا اور نہ کوئی چیز  
اُس کو رنج پہنچائے گی۔ اور یہ آیتیں جس محبتوں پر پڑھ کر دم کی جائیں وہ  
تندرست ہو جائے گا۔ بخاری نے صدقہ کے قصہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک جن نے ان سے کہا تھا جس وقت تم بستر  
پر جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو پس اس حالت میں تم پر خدا تعالیٰ کی  
طرف سے برابر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے  
قرب نہ پھٹک سکے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
”یا درکھو اس جن نے تم سے سچ کہا ہے بجا لیکہ وہ جھوٹا ہے۔“ المحاملی رحمۃ اللہ  
علیہ نے اپنے فوائد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے  
کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ  
آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے کہ اللہ پاک اس سے مجھے نفع پہنچائے آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا: تو آیت الکرسی پڑھ۔ پس بے شک  
وہ تیری اور تیری ذریت کی حفاظت کرے گی اور تیرے گھر کی حفاظت کھے  
گی یہاں تک کہ تیرے گھر کے ارد گرد ولے گھروں کی بھی۔“ دیبوری علیہ الرحمۃ  
نے المجالسہ میں حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں  
نے کہا کہ ایک عفریت قوم جن میں سے آپ کی تاک میں ہے۔ لہذا جب  
آپ بستر پر جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔“ اور کتاب الفردوس

میں ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مروی ہے کہ جو شخص تکلیف اور سختی کے وقت آیت الکرسی پڑھے گا اللہ پاک اس کی فریاد کو پہنچے گا۔  
 دارمی علیہ الرحمۃ نے میغیرہ بن سبيع رضی اللہ عنہ سے جو کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: جو شخص سوتے وقت سورۃ البقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا وہ قرآن شریف کو نہ بھولے گا۔ چار آیتیں اس کے اول سے آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور اور تین آیتیں اس سورۃ کے آخر کی۔ اور وہی علیہ الرحمۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو آیتیں ایسی ہیں کہ وہی دونوں قرآن میں اور وہی شفا دیتی ہیں۔ اور وہی دونوں خدا تعالیٰ کی محبوب چیزوں میں سے ہیں اور وہ سورۃ البقرہ کے اخیر کی دو آیتیں ہیں۔ طبرانی علیہ الرحمۃ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایک ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ تو اس کو پڑھے تو اگر تجھ پر بئیرِ ذمہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے کے برابر قرض ہو تو اللہ پاک اُسے ضرور ادا کر دے گا: قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ قَوْلُهُ تَعَالَى بَغَيْرِ حِسَابٍ رَحْمَتِ الدُّنْيَا وَرَحِيمَتِهَا تُعْطِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهَا وَتَنْزِعُ مَنْ تَشَاءُ اِنْ رَحِمْنِي رَحْمَةً تَغْنِي بِيهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

ابن السنی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جس وقت ان کے ہاں بچہ ہونے کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ بیٹہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھ کر آیت الکرسی اور "اِنَّ رَبَّكُمْ اللهُ" پڑھیں اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس)

پڑھ کر ان پر دم کریں۔ اور اسی راوی نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ حضرت  
 حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے: میری امت کیلئے  
 ڈوبنے سے امان ہے جب کہ وہ جہاز پر سوار ہوتے ہی یہ آیت پڑھ لیا  
 کریں بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبَهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ دِيَّيَ لَعَفْوُورٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَوْ  
 وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۙ الْاٰیةُ اور ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے  
 بیث رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: مجھ کو اطلاع ملی ہے  
 کہ یہ آیتیں جادو سے سفار دینے والی ہیں ان کو پڑھ کر ایک پانی سے بھرے  
 ہوئے ظرف میں دم کیا جائے اور پھر وہ پانی جادو کے مارے ہوئے شخص کے  
 سر پر ڈالا جائے۔ ایک وہ آیت جو کہ سورہ یونس کی ہے فَلَيَتَّالِقُوْا قَالَ  
 مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهٖ السِّحْرَۙ مَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور قولہ تعالیٰ  
 ۙ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ چار آیتوں کے آخر تک  
 اور قولہ تعالیٰ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدًا سَاحِرًا الْاٰیةُ۔ اور حاکم وغیرہ نے  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ مجھ کو کسی امر نے  
 تکلیف نہیں پہنچائی مگر یہ کہ جبریل علیہ السلام کسی صورت میں میرے سامنے  
 آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم تم کہو: تَوَكَّلْتُ  
 عَلٰی الْحَيِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ  
 لَمْ یَكُنْ لَهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ وَّلِیٌّ مِّنَ الدَّٰلِ و  
 کِبْرًا تَكْبِيْرًا

دارمی علیہ الرحمۃ نے عبدہ بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ کے طریق پر زرہ  
 بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص سورہ کہف کا آخر  
 اس نیت سے پڑھے کہ وہ رات کے قلال وقت میں اٹھ بیٹھے تو وہ ضرور  
 اسی وقت بیدار ہوگا۔ عبدہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو آزمایا اور ایسا ہی  
 پایا۔ ترمذی اور حاکم علیہما الرحمۃ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ

عمنہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ ذُو النُّوْنِ (حضرت یونس علیہ السلام) نے جب کہ آپ مچھلی کے پیٹ میں تھے اُس وقت یہ دُعا کی تھی: "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ" کوئی مسلمان شخص کبھی اس دُعا کو نہ پڑھے گا مگر اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا قبول فرمائے گا۔ یہی روایت ابن السنی علیہ الرحمۃ کے نزدیک یوں آئی ہے بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اسے کوئی آفت زدہ شخص نہ کہے گا مگر یہ کہ اس کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے: "فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ"۔

بیہقی، ابن السنی اور ابو عبید رضی اللہ عنہم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک مریض کے کان میں (کوئی) آیت پڑھی تو وہ فوراً اچھا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس بیمار کے کان میں کیا پڑھا تھا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "أَفَصَبَدْتُمْ أَنَا خَلَقْنَا كَمَا عَبَثْنَا...". تا آخر سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی صاحب یقین آدمی اس کو کسی پہاڑ پر پڑھ کر دم کرتا تو بے شک وہ پہاڑ بھی زائل (تا بود) ہو جاتا۔ ویلمی اور ابوالشیخ ابن حبان رحمہما اللہ نے اپنی کتاب فضائل میں ابی ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ کوئی مردہ ایسا نہیں مرنے والا اس کے پاس سورۃ یسین پڑھی جائے مگر یہ کہ اللہ پاک اس پر (قبض روح میں) آسانی فرمادیتا ہے۔ "مخاطب علیہ الرحمۃ نے اپنی امالی میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کی ہے کہ جو کوئی سورۃ یسین کو اپنی کسی حاجت کے آگے رکھے گا اس کی وہ حاجت ضرور پوری کر دی جائے گی۔ مستدرک میں ابی جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے کہ جو شخص اپنے قلب میں کسی سختی کو محسوس کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ ایک کٹورہ میں زعفران اور گلاب سے سورہ لیس لکھ کر پنی جاتے۔ ابن الضریس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک یوانہ پر سورہ لیس پڑھ کر دم کی پس وہ اچھا ہو گیا۔ اور اسی راوی نے یحییٰ بن کثیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے کہ جو کوئی صبح ہوتے وقت سورہ لیس پڑھے گا وہ شام تک فرحت اور مسرت سے مالا مال رہے گا اور جو شام کو پڑھے گا وہ صبح تک خوش رہے گا۔

**مشہور مفسرین** مفسر مشہور ہوئے چاروں خلفاء ابن مسعود ابن عباس ابی بن کعب زید بن ثابت ابو موسیٰ الاشعری اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم۔ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ روایات تفسیر قرآن کے بارے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے وارد ہوئی ہیں اور بانی تینوں خلفاء رضی اللہ عنہم سے بہت کم۔ ان سے بہت کم روایتیں آنے کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے بہت پہلے وفات پائی اور یہی سبب ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کی قلت کا بھی ہے۔

مہر رضی اللہ عنہ نے وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے ابی الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو خطاب پڑھتے ہوئے دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ تم لوگ مجھ سے سوال کرو، کیونکہ واللہ! تم جس بات کو دریافت کرو گے میں تمہیں اس کی خبر دوں گا۔ اور مجھ سے کتاب اللہ کی نسبت پوچھو اس لئے کہ واللہ کوئی آیت ایسی نہیں جس کی بابت مجھے علم نہ ہو کہ آیا وہ رات میں اُترتی ہے یا دن میں اور ہموار میدان میں نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر۔ ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے کتاب "الحلیہ" میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا بے شک

قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے پس ان میں سے کوئی حرف ایسا نہیں جس کا ایک ظاہر اور ایک باطن نہ ہو اور بلاشبہ علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے پاس اس کے ظاہر اور باطن دونوں ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہ نسبت علی رضی اللہ عنہ کے زیادہ روایتیں وارد ہوئی ہیں۔ ابن جریر رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے، کتاب اللہ کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں جانتا ہوں کہ وہ کن لوگوں کے بارے اُتری ہے اور کہاں اُتری ہے۔ اور اگر میں کسی ایسے شخص کا مکان (جگہ) جانتا ہوتا جو کہ کتاب اللہ کا مجھ سے بڑھ کر جانتے والا ہو اور وہاں تک سواریاں پہنچ سکتی ہوں تو ضرور تھا کہ میں اس کے پاس جا پہنچتا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما تو ترجمان القرآن ہیں جن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ بار الہا! تو اس کو دین میں نصیب (سمجھ کھنے والا) بنا اور اس کی تاویل کا علم عطا فرما۔ اور انہی کے لئے یہ دعا بھی فرمائی کہ اے اللہ! تو اس کو حکمت عطا کر۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بار الہا! تو اس کو حکمت کا علم مرحمت کر (یا سکھا)۔

ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے "الحلیۃ" میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں دعا فرمائی اور کہا کہ "یا اللہ! تو اس میں (اس کے علم میں) برکت ڈال اور اس سے (علم کو) پھیلا۔"

اسی راوی نے عبد المؤمن بن خالد رحمۃ اللہ کے طریق پر عبد اللہ بن برید رحمۃ اللہ کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس

حالت میں پہنچا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جبریل علیہ السلام موجود تھے۔ پس جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: "یہ شخص اس امت کا جبر (زبردست عالم دین) ہونے والا ہے۔ لہذا آپ اس کی نسبت نیک وصیت فرمائیں۔"

پھر اسی راوی نے عبد اللہ بن حراث علیہ الرحمۃ کے طریق پر بواسطہ عوام بن حوشب مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تمہارا لقرآن نوبی ہے۔ اور یہی علیہ الرحمۃ نے الدلائل میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: بے شک ترجمان القرآن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے مجاہد رحمۃ اللہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کثرت علم کے سبب بجر (دربار) کے نام سے موسوم ہوتے تھے۔ اور اس راوی نے ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما اس امت کے جبر تھے۔ اور حسن رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی فہم قرآن کے بارے میں وہ منزلت تھی کہ عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے یہ ہے تمہارا چچنہ عمر تو جوان بے شک اس کی زبان بے حد سوال کرنے والی اور اس کا قلب اعلیٰ درجہ کا دانش پرشودہ ہے۔"

عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کے طریق پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے ان سے سوال کیا: قولہ تعالیٰ: "إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَا هُمَا" کے کیا معنی ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سائل سے کہا کہ تم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر پہلے اس کی نسبت دریافت کرو تو پھر میرے پاس



آنا۔ اس شخص نے جا کر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی سوال کیا تو انہوں نے کہا: "آسمان بستہ تھے اور وہ بیٹہ نہیں برساتے تھے اور زمین بستہ تھی کہ وہ رویدگیاں نہیں اگاتی تھی پس اللہ پاک نے آسمانوں کو بارش اور زمین کو رویدگی کے ساتھ کثادہ کیا۔" یہ جواب سن کر وہ سائل ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لوٹا اور ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ قول سنا دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بات سن کر فرمایا: "میں کہا کرتا تھا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر قرآن پر جرات کر بیٹھنے پر سخت تعجب آتا ہے مگر اب مجھ کو معلوم ہو گیا کہ بے شک ان کو من جانب اللہ ایک علم دیا گیا ہے۔"

بخاری علیہ الرحمۃ نے اسے عبد بن جبر رضی اللہ عنہ کے طریق پر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ کو اپنی خدمت میں شیوخ بدر کے ساتھ داخلہ دیا کرتے اور ان کے ساتھ بٹھانے تھے اس وجہ سے ان میں سے کسی کے دل میں اس بات کا خیال آیا اور اس نے کہا: "یہ لڑکا ہمارے ساتھ کیوں داخل کیا جاتا ہے حالانکہ اس کی ہمسری ہمارے بیٹے کر سکتے ہیں؟" عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اعتراض سن کر فرمایا: "یہ لڑکا ان لوگوں میں سے ہے جن سے تم نے تعلیم پائی ہے۔" چنانچہ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن شیوخ بدر رضی اللہ عنہم کو طلب فرمایا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی انہی کے ساتھ بٹھایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آج مجھ کو ان لوگوں کے ساتھ محض اس لئے طلب کیا ہے تاکہ ان کو کچھ تماشہ دکھا دیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے شیوخ بدر کو مخاطب بنا کر دریافت کیا، تم لوگ اللہ پاک کے ارشاد "إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ" کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ بعض شیوخ نے اس کے جواب میں کہا: "ہمیں اس وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے اور اس سے مغفرت چاہنے کا حکم دیا گیا ہے جب کہ ہم کو نصرت عطا ہو اور ہمیں فتوحات ہاتھ آئیں۔"

اور بعض شیوخ بالکل ساکت رہے انہوں نے کوئی بات نہیں کی حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا جواب سن کر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیوں  
 ابن عباس! (رضی اللہ عنہما) کیا تم بھی ایسا ہی کہتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔  
 عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: وہ اللہ  
 کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت سے جس کی خبر اللہ پاک نے آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تھی اور فرمایا کہ "جس وقت خدا کی مدد اور فتح  
 آئے تو یہ بات تمہارے دنیا سے سفر کرنے کی علامت ہے اس وقت تم  
 اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح خوانی کرنا اور اس سے مغفرت چاہنا کہ  
 درحقیقت اللہ پاک بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔" میرا یہ جواب سن کر عمر  
 رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو اس سورت کے بارے میں یہی بات معلوم  
 ہے جو تم کہتے ہو۔

ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے محمد بن کعب القرظی علیہ الرحمۃ سے روایت  
 کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ  
 عنہ نے مہاجرین رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ میں بیٹھ کر باہم لیلۃ القدر کا  
 ذکر چھیڑا اور ہر ایک نے جو کچھ اس کے بارے میں اسے معلوم تھا بیان کر دیا۔  
 پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ابن عباس! (رضی اللہ عنہما) تم کیوں چپ  
 ہو اور کچھ نہیں کہتے، تم اپنی کم سنی کا خیال نہ کرو اور جو کہنا ہو ضرور کہو۔ میں  
 نے یہ اشارہ پا کر کہا: امیر المؤمنین! (رضی اللہ عنہ) اللہ پاک طاق ہے اور وہ  
 طاق عدد کو محبوب رکھتا ہے۔ اس نے دنیا کے دنوں کو سات کی تعداد پر  
 دائر بنایا ہے، انسان کی خلقت سات (ادوار) میں کی ہے۔ اور ہماری  
 روزیوں کو سات (تغیرات) سے پیدا فرمایا ہے، ہمارے سروں پر سات  
 آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور ہمارے قدموں تلے سات طبق زمین کے پیدا  
 فرمائے ہیں۔ سات ہی مثالی (آیتیں) عطا کی ہیں۔ اپنی کتاب کریم میں

سات قرابت داروں سے نکاح کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ اور اپنی کتاب ہی میں میراث کو سات وارثوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ہم لوگ سجدہ کرنے کی حالت میں اپنے بدن کے سات ہی حصوں کو زمین پر گرایا کرتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خانہ کعبہ کے طواف میں سات چکر فرمائے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سات ہی بار دوڑنا فرمایا اور سات کنکریاں شیطانوں کو ماریں۔ لہذا میرا خیال ہے کہ لیلة القدر بھی ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے سات طاق راتوں ہی میں ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر متعجب ہوئے اور کہا: "اس بارے میں سوائے اس کم سن لڑکے کے جس کو ابھی جوانی کے زمانہ میں بھی قدم رکھنا نصیب نہ ہوا ہے اور کسی نے میری موافقت نہیں کی۔" یعنی بس ایک ہی میرا ہم خیال ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب فرمایا: "کیوں صاحبو! اس مطلب کو میرے سامنے اس طرح کون ادا کرے گا جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ادا کیا ہے؟"

**فضیلت قرآن** <sup>سورہ یس کی فضیلت میں حضرت</sup>  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ  
 کی رضا کے حصول کے لئے رات کے وقت سورہ یس پڑھے گا اسی  
 رات اُس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص صبح کے  
 وقت سورہ یس پڑھے گا تو دن بھر شام تک اُسے آسانی نصیب  
 ہوگی اور جو شخص رات کے آغاز میں اسے پڑھے گا اسے رات بھر  
 آسانی رہے گی۔ (دارمی)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص رات کو سورہ  
 بقرہ کی دس آیات پڑھے گا اس گھر میں صبح تک شیطان داخل  
 نہیں ہوگا۔ ان دس آیتوں میں چار سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور  
 آیت الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیتیں لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ  
 سَخَالِدُونَ تک اور تین سورہ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ يٰۤاَيُّهَا  
 مَن فِي السَّمٰوٰتِ سَعٰ كٰفِرِيْنَ ؕ تَمَك۔ (دارمی)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے خلفائے اربعہ رضی اللہ  
 عنہم کی نسبت دریافت کیا گیا۔ فرمایا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا  
 دل مشاہدہ ربوبیت سے پڑے ہے اسی لئے اُن کا اکثر کلام لَا اِلٰهَ  
 اِلَّا اللّٰهُ تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خدا کے واسطے ہر شے کو  
 حقیر سمجھتے تھے اسی واسطے اُن کا اکثر کلام اللّٰهُ اَكْبَرُ تھا۔ اور  
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خدا کے سوا ہر شے کو معلول سمجھتے تھے۔  
 کیونکہ ہر شے کا مرجع زوال ہے اسی واسطے اُن کا اکثر کلام سُبْحٰنَ اللّٰهِ  
 تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہستی کا ظہور خدا سے سمجھتے تھے۔ اسی لئے

ان کا اکثر کلام الحمد لله رب العالمین تھا۔ (والله اعلم)  
 حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے جسے کوئی غم یا بیماری  
 لاحق ہو اسے سو کر اٹھتے وقت روزانہ چار بار پڑھنا چاہئے: وَالْحَقُّ  
 أَنْزَلَنَا وَبِالْحَقِّ نَزَلْ۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن بار صبح اور دن بار شام مجھ پر درود  
 بھیجا کرے گا قیامت کے دن اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

بروایت ابن مسعود و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما مروی ہے حضرت  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مرتے وقت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ  
 لے اسے آگ کبھی نہ کھائے گی۔

**حدیث** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان  
 نہ بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ  
 کی تلاوت کی جاتی ہے اور اس سورہ میں ایک ایسی آیت ہے جو  
 قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔

بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا: ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کریم کی کوہان  
 سورہ بقرہ ہے۔ (سنن ترمذی / سنن دارمی / المستدرک جلد ۱)

مسند احمد / صحیح ابن حبان / صحیح مسلم  
**حدیث** ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب  
 کوئی شخص بازار یا کام سے واپس آ کر لیٹر پر لیٹتا ہے تو اس بات

میں کیا رکاوٹ ہے کہ وہ قرآن کی تین آیات پڑھ لیا کرے۔ (یعنی  
ایسا کرنا چاہتے) (دارمی)

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان آیت الکرسی پڑھ کر اہل قبور کو  
بخشنا ہے تو اللہ تعالیٰ مشرق سے لے کر مغرب تک ہر قبر میں چالیس  
چالیس نور داخل فرماتا ہے اور ان کی خوابگاہوں کو ان پر فرخ کر  
دیتا ہے اور پڑھنے والے کو ستر بیسوں کا ثواب ملتا ہے اور ہر حرف  
کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ہر مردے کے عوض اس  
کی دس دس نیکیاں لکھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ  
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ شَفِيعِ الْمُنْذَرِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ  
وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ الْمُتَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ  
بَعْدَ رَمْلِ الصَّهَارِيِّ وَالْمَقَارِ وَبَعْدَ أَوْرَاقِ  
النباتات والأشجار وبعْدَ قطراتِ مطارٍ وبعْدَ  
كل ذرةٍ وورقةٍ وقطرةٍ مائة ألف مرة  
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

# قرآن حکیم ایک دائمی معجزہ

اصل کتاب یعنی روضہ (امام

نوری قدس سرہ) کی عبارت یہ

ہے: "وَمُعْجَزَتُهُ بَاقِيَةٌ وَهِيَ الْقُرْآنُ" اور انہی خصائص سے یہ ہے

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ باقی ہے اور وہ قرآن کریم ہے۔

دِكْتَابُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُعْجَزٌ مَحْفُوظٌ عَنِ التَّحْرِيفِ

وَالْتَبْدِيلِ وَأَقِيمِ بَعْدَهُ حُجَّةٌ

عَلَى النَّاسِ وَمُعْجَزَاتُ سَائِرِ

الْأَنْبِيَاءِ انْقَرَضَتْ.

جبکہ اور سب انبیاء علیہم السلام

(روضہ ص ۷۴)

کے معجزے ختم ہو گئے ہیں۔

محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ نے خدا تعالیٰ کے قول فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے کافر مراد ہے جو دنیا میں اپنی نیکی کا عوض دیکھ لیتا ہے اور مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ سے مومن مراد ہے جو آخرت میں نہیں دیکھتا ہے۔

حضرت ثابت بن ثمانی رضی اللہ عنہ (جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں) بیان کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ جب نے ان نعت کرنے لگے تو اپنی اولاد اور اہل خانہ کو اکٹھا کر کے ان کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک ہزار آیات پڑھتا ہے اس کے لئے اجر کا ایک قنطار لکھ دیا جاتا ہے اور اس قنطار کے ایک قیراط کا معاوضہ پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔

اعظم معجزات قرآن مجید ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام  
 معجزات میں سب سے قوی، روشن اور باقی و مشہور تر معجزہ قرآن مجید  
 ہے۔ اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْكِتَابَ الْكَوْثَرَ سب سے چھوٹی سورۃ ہے اس میں  
 اتنے معجزات ہیں ان کا کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم کے  
 معجزات کا اس سورۃ سے اندازہ لگائیں کہ ہر اک سورۃ میں کس قدر  
 معجزات ہوں گے۔

قرآن کریم رہتی دنیا تک باقی رہنے والی خدا کی کتاب ہے اس  
 میں کبھی کوئی تخریف نہ کر سکے گا اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ  
 تعالیٰ نے خود لی ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام علوم و معارف  
 کو جمع فرما دیا ہے جو کسی کتاب میں یک جا نہیں ہوئے اور نہ آئندہ ہوں  
 گے اور نہ کسی فرد کا علم اس کے چند کلمات اور گنتی کے حروف کا احاطہ کر  
 سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس آخری کتاب میں زندگی کے ہر شعبہ کے  
 لئے اصول عطا فرمائے ہیں اور اس کا اعجاز یہ بھی ہے کہ نہ تو اس کے  
 پڑھنے والے کا دل بھرتا ہے اور نہ سننے والے کا، بلکہ بار بار اس کی تلاوت  
 کے لئے وہ بے قرار ہوتا ہے اور ہر بار اس کی لذت بڑھتی ہے۔ اسی وجہ  
 سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کی یہ صفت بھی بیان فرمائی کہ  
 بار بار پڑھنے سے قرآن پُرانا نہیں ہوتا۔

”خبر القریظی“ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت ہے  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھوں کو عبادت کا حصہ دیا کرو۔  
 عرض کیا گیا کیسے؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن میں نظر  
 کرنا یعنی دیکھ کر پڑھنا۔



**حدیث** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے تو اعمال لکھنے والے فرشتے سے فرماتا ہے یہ بندہ جو پہلے عمل کرتا تھا اب اس کے لئے اس سے بہتر اعمال کا ثواب لکھو۔ اگر کوئی برا عمل کرے اسے مت لکھو۔ اور اس کے وہ نیک اعمال برابر لکھنے جاؤ جو وہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا اگرچہ اب نہیں کر رہا۔ (ابویعلیٰ وابن ابی الدنیا) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر اللہ اسے شفا دے تو اسے گناہوں سے پاک فرما دیتا ہے اور اگر اس کی روح قبض کر لے تو اسے بخش دیتا ہے۔

(الترغیب والترہیب)

**حدیث** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ کلمات کہے تو کوئی چیز ضرر نہ دے گی: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اَسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاوٰتِ وَ هُوَ السَّبِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص صبح و شام یہ دعائیں بار پڑھا کرے اسے زہر اور ہر تکلیف دینے والی چیز سے حفاظت ہوگی۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ (ترمذی)

**حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دو۔ حضرت جناب رضی اللہ عنہ سے **حدیث** سورتہ یس روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کو اللہ کی رضا کے لئے سورہ یس کی تلاوت کی اس کی بخشش ہو جائے گی۔

**حدیث** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا دل ہوتا ہے قرآن مجید کا دل سورہ یس ہے جس نے سورہ یس شریف کی تلاوت کی کتب اللہ بقراءتہا قرآۃ القرآن عشر مراءات ۵ اللہ تعالیٰ اسکے لئے ایک بار تلاوت کرنے کے بدلہ میں دس بار قرآن پڑھنے کا اجر و ثواب لکھتا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے حضرت معوذ رضی اللہ عنہ بن عوف کی صاحبزادی حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں تازہ کھجوروں اور خر بوزوں کا تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مٹھی بھر بوزوں اور سونا عطا فرمایا۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (ترمذی)

**پیشاب کی پھینٹوں سے بچو** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اتَّقُوا الْبَوْلَ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَا يُحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ فِي الْقَبْرِ رِيشَاب سے بچو کیونکہ بندے سے قبر کے اندر سب سے پہلے اسی کا حساب لیا جائے گا (اسے طبرانی علیہ الرحمۃ نے کبیر میں بہتر اسناد کے ساتھ روایت کیا)

**حدیث** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ  
 مِنَ الْبَوْلِ . (اکثر عذاب قبر بول سے نہ بچنے کی وجہ سے  
 ہوتا ہے) لہذا تم پیشاب سے بچتے رہا کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ فرمایا: فستزھوا من البول۔

(پیشاب سے بچتے رہا کرو) الترمذی و الترمذی (الترہیب)  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں آپ  
 کے دفن مبارک میں اختلاف ہوا۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق علیہ  
 الرضوان نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد  
 سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہرنی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں وہ  
 دفن ہونا پسند کرتا ہے۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے  
 بستر مبارک کی جگہ پر ہی دفن کرو۔ (شمائل ترمذی)

**شَبِ قَدْر** خصائص میں سے شب قدر ہے جیسا کہ امام  
 نووی علیہ الرحمۃ نے "شرح مہذب" میں کہا ہے کہ ایک روایت میں  
 آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ہزار مہینہ تک جہاد  
 کیا اور جسم سے ہتھیار نہ اتارے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کہا کہ  
 ہم میں سے کس میں اتنی طاقت ہے جو ایسا کر سکے۔ اس وقت سورہ  
 قدر (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ) نازل ہوئی کہ شب قدر ہزار  
 مہینے سے افضل ہے اور اس ایک رات میں قیام کرنا ہزار مہینہ راہ  
 خدا میں جہاد کرنے سے افضل ہے۔

ترمذی شریف میں ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں : إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ  
 السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (بے شک دعا آسمان زمین کے مابین  
 رک جاتی ہے اور اس وقت تک اوپر نہیں جاتی جب تک حضور  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔ (یہ روایت  
 مرفوعاً بھی منقول ہے۔)

**حاجت روائی کا وظیفہ** اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ  
 الَّذِي مَلَائِكُ عَظَمَتُهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، الَّذِي عَلَّتْ  
 لَهُ الْوُجُوهُ وَخَشَعَتِ لَهُ الْأَصْوَاتُ وَوَجَلَّتِ الْقُلُوبُ  
 مِنْ نَحْشِيَّتِهِ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَنْ تُعْطِيَنِي حَاجَتِي وَهِيَ كَذَا وَكَذَا . بعد نماز جمعہ یہ دعا پڑھیں

**ختم قرآن کے وقت** ابن ابی داؤد اپنی کتاب فضائل

**دُعا قبول ہوتی ہے** القرآن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ  
 عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جو شخص  
 ختم قرآن کرے اس کی دُعا قبول

ہوتی ہے۔ مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : ختم قرآن کے وقت رحمت  
 نازل ہوتی ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ابوالحارث رضی اللہ  
 عنہ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ معمول  
 تھا کہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے اہل خانہ اور اولاد کو اکٹھا کر کے  
 ختم قرآن کی دُعا مانگا کرتے تھے۔

# تلاوت قرآن کے فضائل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم علم کا ارادہ کرو تو قرآن کو تحصیل کرو کہ اس میں اگلوں کھیلوں کا علم ہے۔ اور یہ بھی انہی کا ارشاد ہے کہ قرآن کو پڑھو کہ اس کے ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ الہم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام دوسرا اور میم تیسرا حرف ہے۔ عمر بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی ہر ایک آیت جنت کا ایک درجہ ہے اور تمہارے گھروں کا چراغ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ گھر کے لوگوں پر وسیع ہو جاتا ہے اور اس کی خیر بہت ہو جاتی ہے۔ اور فرشتے اس میں آتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا وہ گھر والوں پر تنگ ہو جاتا ہے اور اس کی خیر بہت کم ہو جاتی ہے اور فرشتے اس گھر سے چلے جاتے ہیں اور شیاطین آموجد ہوتے ہیں۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب آدمی قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیتا ہے۔ عمر بن مہمون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر قرآن کھول کر سو (۱۰۰) آیات پڑھے اس کو تمام دنیا والوں کے عمل کے برابر ثواب عنایت فرماتا ہے اور مروی ہے کہ خالد بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے سامنے قرآن پاک پڑھئے۔ آپ نے آیت اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ

الْإِحْسَانِ آخِرُ تَنكِحٍ بِطَهْمِي. انہوں نے عرض کیا دوبارہ پڑھئے۔ آپ نے دوبارہ پڑھا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں تو حلاوت ہے اور ملاحت ہے۔ اُس کا نیچے کا حصہ مینہ سا برستا ہے اور اوپر کا حصہ بہت سا ٹمرا رکھتا ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بخدا قرآن سے بڑھکر تو نگری نہیں اور نہ اس کے بعد کوئی احتیاج۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ہیں جن سے حافظ تیز ہوتا ہے اور بلغم دُور ہوتی ہے۔ (۱) اول مسواک کرنا۔ (۲) دوم روزہ رکھنا (۳) سوم قرآن پڑھنا۔ (احیاء العلوم اول)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص سورہ شمشک کا آخر صبح کے وقت پڑھے اور مر جائے تو شہیدوں کی ٹہراس پر لگے گی اور جو کوئی شام کو پڑھے اور اس رات مر جائے اس کا بھی یہی حال ہے۔

## قرآن کی تلاوت کے آداب

لَا يَسْتَأْذِنُ إِلَّا الْمَطْهُرُونَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قرآن کی تلاوت شروع کرے۔ با وضو ہو اور گردن جھکائے قبلہ رخ پیچھے کسی چیز سے ٹیک نہ لگائے نہ تکبیر کی صورت میں بیٹھے۔ اگر بوجہ مجبوری بے وضو لیٹ کر پڑھے گا تب بھی ثواب تو ملے گا لیکن با وضو پڑھنے والا ثواب نہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو شخص قرآن کی تلاوت نماز کے اندر کھڑے ہو کر کرے اُسے ہر حرف کے بدلے سو (۱۰۰) نیکیوں کا ثواب ہوگا اور جو شخص نماز کے اندر بیٹھ کر قرآن پڑھے اُسے ہر حرف کے بدلے پچاس نیکیوں کا ثواب

لَهُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ سِوَاةَ اللَّهِ مِنْهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَيَرْسُخُ الْأَعْيُنَ ۗ وَهُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ سِوَاةَ اللَّهِ مِنْهُ يُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ وَيَرْسُخُ الْأَعْيُنَ ۗ وَهُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ سِوَاةَ اللَّهِ مِنْهُ يُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ وَيَرْسُخُ الْأَعْيُنَ ۗ

ملے گا۔ اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور یا وضو قرآن پاک کی تلاوت کرے،  
 پچیس (۲۵) نیکیوں کا ثواب پائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن  
 عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا کہ ایک ہفتہ میں ایک قرآن ختم کیا کرو۔ علماء  
 کرام فرماتے ہیں کہ چالیس دن کے اندر قرآن ختم ہونا چاہئے۔

(اجیاء العلوم، جلد اول)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

**فاتحہ خوانی کا ثبوت** ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا جو آدمی قبرستان گیا پھر سورہ فاتحہ پڑھی، سورہ اخلاص تین بار اور سورہ  
 تکوین (الْحَاقُّمُ النَّكَاتُ) پڑھی۔ پھر کہا: "اے اللہ! میں نے تیرے کلام سے  
 جو پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے تمام مومنین و مومنات کو بخشا  
 ہوں تو وہ تمام اہل قبور اس کے لئے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرتے  
 ہیں۔ (شرح الصدور، علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

قرآن۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدادًا لَكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ  
 أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مِدادًا ۝ ترجمہ: "تو کہہ اگر  
 دریا سیاہی ہو کہ لکھے میرے رب کی باتیں بے شک دریا تمام (ختم) ہو  
 جائے اور ابھی تمام نہ ہوں میرے رب کی باتیں۔" اور اس کی انتہا نہ  
 ہونے کی جہت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو  
 الحمد کی تفسیر سے ستر (۷) اونٹ بھر دوں۔ جب بھی قرآن کی تلاوت کرو  
 تو غور و تدبیر اور اُس کے معانی پر غور کر کے پڑھو تب ہی پڑھنے کا فائدہ  
 ہو سکتا ہے۔ (احیاء العلوم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب  
 قرآن مجید سے ایک آیت سُنے گا وہ اُس کے لئے قیامت میں نور ہوگی۔ اور  
 ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور جب  
 سُننے والے کو اتنا ثواب ملے گا تو پڑھنے والے کو بھی ویسا ہی ثواب ملے گا۔  
 مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 پڑھی اور اُس کو بینا دفعہ دہرایا۔ اور اتنی پڑھنے کی یہی وجہ تھی کہ آپ  
 اس کے معانی میں غور و فکر فرماتے تھے۔

**اللہ کی رحمت اُس کے غضب پر غالب ہے** حضرت ابوہریرہ  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا  
 کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) جو اس کے عرش پر موجود ہے اس نے اس میں  
 لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ (بخاری)

۱۰ اگر سمندر سیاہی بنے اور سب درخت قلم ہو جائیں تب بھی اسرار کلمات  
 الہی تحریر نہ ہو سکیں گے۔ (سورہ کہف، رکوع آخر)



# سورۃ فاتحہ کی برکات

امام الواحدی نے "اسباب النزول" میں اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: فاتحۃ الكتاب مکہ میں عرش کے نیچے ولے نحرانے سے نازل کی گئی ہے۔ (اسباب النزول)

امام سعید بن منصور نے اپنی سنن میں، بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاتحۃ الكتاب زہر سے شفا ہے۔ امام الضریس نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مرقوم روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ کے آغاز میں جماعت میں حاضر ہو اور وہ اہل شخص کی مانند ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد میں حاضر ہوا اور جو سورۃ فاتحہ کے اختتام پر حاضر ہو اور وہ اہل شخص کی مانند ہے جو مال غنیمت (جمع کرنے) کے وقت حاضر ہو، جبکہ وہ تقسیم ہو گیا ہو۔

امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سونے کے لئے بستر پر جائے تو اسے ام القرآن کو (سورۃ فاتحہ) یا کوئی سورۃ پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اس کے ساتھ رہتا ہے جب وہ بیدار ہو یا سوتا ہے۔ (تہذیب تاریخ دمشق کبیر، جلد ۶)

امام ابو عبید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں لوگ سورت کا اختتام نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی جب بسم اللہ نازل ہوئی تو وہ جان لیتے کہ پہلی سورت ختم ہو گئی ہے اور دوسری شروع ہو گئی۔

امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے بسم اللہ پھوڑی اس نے اللہ کی کتاب کی ایک آیت چھوئی۔ امام ابن الضریس رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک آیت ہے۔

امام سعید بن منصور رضی اللہ عنہ نے اپنی سنن میں ابن خزمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "البسمۃ" میں اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا شیطان نے آدمیوں سے بسم اللہ چوری کر لی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور کسی نبی علیہ السلام پر نازل نہیں ہوئی۔ اور وہ آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ (سنن دارقطنی جلد ۱)

امام احمد اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا: فرمایا کہ یہ وہ نماز جس میں فاتحۃ الكتاب نہ پڑھی جائے نامکمل ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ جلد ۲)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے کعبہ تشریف کے پاس میری امامت  
کرائی اور بسم اللہ جبرائیل ہی . (سنن دارقطنی جلد ۱)

امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ  
عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات  
کے ساتھ دعا فرماتے تھے اور یہ دُعا دوسروں کو سکھاتے تھے: اللَّهُمَّ  
فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْكُرْبِ وَمَجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ وَرَحْمَنَ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا أَنْتَ تَرَحَّمُنِي فَارْحَمْنِي رَحْمَةً  
تُعْزِنِي عَمَّنْ سِوَاكَ . (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶) (یہ دُعا  
قرض کے لئے ہے)

امام الحافظ نے عبد القادر الراوی سے الاربعین میں حسن سند  
کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: فرماتے  
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو اہمیت  
والا ہو، اُس کا آغاز بسم اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے نہ ہو تو وہ  
بے برکت ہوتا ہے . (تفسیر ورمثور)

امام عبد الرزاق اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہما نے "الشعب" میں حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے پر کوئی نعمت فرمائے اس پر وہ اس کی حمد کرے (الحمد لله کئے) تو وہ حمد اس نعمت سے افضل ہوگی۔ خواہ کوئی بھی نعمت ہو۔ (شعب الایمان)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "ادب المفرد" میں ابن السنی اور ابو نعیم نے الطب النبوی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: فرماتے ہیں جس نے ہر اس چھینک پر الحمد لله رب العالمین علی کل حال ما کان من حال کہا جو اس نے سنی اُسے کبھی داڑھ اور کانوں کی تکلیف نہ ہوگی۔

امام ابو عبیدہ، ابن السعد الطبیعات میں، ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ابن حزمیہ ابن الانباری نے "المصاحف" میں، دارقطنی اور حاکم، بیہقی، خطیب اور ابن اسیر ان رضی اللہ عنہم ان دونوں نے "کتاب المسئلة" میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ فاتحہ، بسم اللہ سے آخر تک ایک ایک آیت علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھتے تھے اور اعراب کے شمار کرنے کی طرح شمار کرتے تھے اور بسم اللہ کو بھی شمار کیا اور لوگوں پر شمار نہ کیا۔ (سنن دارمی)

امام ابو نعیم رحمۃ اللہ نے "الحلیہ" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اسی کا وارث بناتا ہے جو وہ نہیں جانتا۔ اور جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے اُسے توفیق بخشی جاتی ہے جو وہ نہیں جانتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے "الشعب" میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: خاموشی سیکھو، پھر علم سیکھو، پھر علم سیکھو پھر اس پر عمل کرو۔ پھر علم کو پھیلاؤ۔ (شعب الایمان)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری خاطر میری امت سے تین صورتوں میں مواخذہ نہیں فرماتا۔ یعنی خطا، بھول اور مجبوری کے عمل سے تجاوز فرمایا ہے اور مواخذہ نہیں فرماتا۔

امام سفیان، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل میں پیدا ہونے والے وساوس (بڑے خیالات) سے تجاوز فرمایا ہے، جب تک کہ وہ عمل نہ کرے اور کلام نہ کرے۔ (صحیح مسلم جلد ۲)

امام بخاری، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مجھے بواہر بھتی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز پڑھنے کے بارے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو کر پڑھو۔ اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اس کی طاقت بھی نہیں رکھتے تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔ (سنن ابی داؤد)

امام ابن اسحاق بن لہویہ

سورة بقرہ کی آخری آیات احمد اور بیہقی رحمہم اللہ نے الشعب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ بقرہ کی

آخری آیات عرش کے نیچے کے خزانے سے عطا کی گئی ہیں مجھ سے پہلے  
 کسی نبی کو نہیں عطا ہوئیں۔ (شعب الایمان)  
 مسدود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا  
 ہے فرماتے ہیں میں اس شخص کو عقلمند نہیں سمجھتا جو سورۃ بقرہ کی آخری  
 آیتیں پڑھنے سے پہلے سو جائے۔ کیونکہ یہ عرش کے نیچے کے خزانے  
 سے ہیں۔

امام دارمی نے محمد بن نصر ابن الضرس اور ابن مردویہ نے حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں اس شخص کو عقلمند نہیں  
 سمجھتا جو سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے سے پہلے سو جائے۔ کیونکہ  
 یہ عرش کے نیچے کے خزانے سے ہیں۔

امام مالک موطائی فرماتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور  
 عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ خبر پہنچی ہے۔ فرماتے ہیں  
 الصَّلَاةُ الْوَسْطَىٰ "صبح کی نماز ہے۔ اس روایت کو بہیقی نے اپنی  
 سنن میں نقل کیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ، ترمذی اور بہیقی رحمہما اللہ نے حضرت جناب  
 بن سبیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذمہ ہوتا  
 ہے پس اللہ کے ذمہ کونہ توڑو۔ (شعب الایمان)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
 ہوئے سنا ہے کہ تو اللہ کی عبادت کر، گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے  
 اگر ایسا نہ ہو سکے کہ تو اُسے دیکھ سکے تو پھر اس طرح عبادت کر کہ  
 وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر اور مظلوم

کی بددعا سے بچ کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے۔ جو تم میں سے عشاء اور صبح کی نماز (یا جماعت) میں شریک ہونے کی طاقت رکھتا ہے تو اُسے حاضر ہونا چاہئے اگرچہ گھٹنوں کے بل ہی آسکتا ہو۔

(مجمع الزوائد باب الصلوة فی الجماعت)

اور فرمایا: یہ دونوں نمازیں منافقین پر بھاری ہیں۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ جبرائیل علیہ السلام نے پڑھی۔ انہوں نے چار تکبیریں کہیں۔ اس دن مسجد الحنیف میں ملائکہ کی امت کرانی، قبلہ کی جانب انہیں رکھا، نیز آدم علیہ السلام کے لئے لحد بنائی گئی اور قبر کو وہاں کی مانند بنایا گیا۔ امام ابن عساکر نے حضرت ابی عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کی قبر بیت المقدس اور مسجد ابراہیم علیہ السلام کے درمیان جنگل میں ہے۔ آپ کے پاؤں مبارک چٹان کے پاس ہیں اور سر مبارک مسجد ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہے اور ان کے درمیان اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے۔

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے غالب بن عبد اللہ العقیلی رحمۃ اللہ سے روایت ہے۔ دنیا میں آدم علیہ السلام کی کنیت ابوالبشر تھی اور جنت میں ابو محمد ہوگی۔ آدم علیہ السلام کے علاوہ جنت میں کسی کی کنیت نہیں ہوگی۔ (تہذیب تاریخ)

ابو نعیم نے کتاب السواک میں بیہقی نے الشعب **مسواک** میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسواک

کے ساتھ نماز، بغیر مسواک والی نماز پر ستر (۷۰) گنا فضیلت رکھتی ہے اور فرمایا مسواک کے ساتھ دو رکعتیں بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (سنن کبریٰ از بیہقی)

مسواک رت کی رضا اور بنیانی تیز کرنے کا سبب ہے۔ ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔

## آیت الکرسی کے فضائل

امام بیہقی نے شعب الایمان

میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، وہ دوسری نماز تک محفوظ رہے گا اور اس پر محافظت نبی یا صدیق یا شہید کرتا ہے۔ (شعب الایمان جلد ۲)

امام ابن النجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والوں کا دل، صدیق کے اعمال، نبیوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس پر رحمت کے ساتھ اپنا دایاں ہاتھ پھیلانے گا۔ اور اسے جنت سے کوئی چیز مانع نہیں ہے، مگر یہ کہ وہ وصال کے گا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابن النجار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے گھر میں برکت نہیں ہے۔ فرمایا: تو آیت الکرسی سے غافل ہے کہ آیت الکرسی جس کھانے اور سالن پر پڑھی جاتی ہے، اس کھانے اور سالن میں اللہ تعالیٰ برکت عطا کر دیتا ہے۔



امام المعاطی رحمہ اللہ نے اپنے فوائد میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو آیت الکرسی پڑھ، اللہ تعالیٰ تیری، تیری اولاد اور تیرے گھر کی حفاظت کرے گا۔ حتیٰ کہ تیرے ارد گرد کے گھروں اور پڑوسیوں کی بھی حفاظت کرے گا۔

امام ابن الانباری رحمۃ اللہ علیہ نے المصاحف میں اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے الشعب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آیات قرآنیہ کی سردار آیت اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم (آیت الکرسی) ہے۔ امام ابن ابی شیبہ البغوی ابن المنذر اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہوتے تو اس کے کونوں میں آیت الکرسی پڑھتے تھے۔ (تفسیر درمنثور) بیہقی نے الدعوات میں منصور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانِي لِدِينِهِ سَلَامًا وَاجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تو نے عظیم شکر ادا کیا۔ امام ابن ابی الدنیا، البزار، ابن جبان، طبرانی و بیہقی رحمہم اللہ نے مالک بن یحیٰم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا۔ آخری کلام جس پر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا وہ یہ تھا کہ میں نے عرض

کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں کونسا عمل محبوب ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت کے وقت بھی تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ (شعب الایمان جلد ۱)

امام ابن ابی الدنیا اور امام سہمی رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو گھڑی انسان کی بغیر ذکر الہی کے گزر جاتی ہے قیامت کے دن وہ اس پر حسرت کا اظہار کریں گے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ نے الزہد میں حضرت ابوالدرود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سو (۱۰۰) مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کہنا میرے نزدیک سو دینار صدقہ دینے سے زیادہ محبوب ہے۔

(کتاب الزہد)

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ اللہ اکبر کہنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کی مجالس کا کیا فائدہ ہے؟ فرمایا: ذکر کی مجالس کا فائدہ جنت ہے۔ (مستدرک للحاکم جلد ۱)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان والے اہل ذکر کے گھروں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان کے لئے ایسی روشنی دیتے ہیں جیسے ستارے زمین والوں کے لئے روشنی دیتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱)

امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی الدنیا اور سہمی نے حضرت

معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تیرے لئے پسند کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرے اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحَسْنِ عِبَادَتِكَ. (شعب الایمان)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ کی بارگاہ میں ذکر اور شکر سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہے۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ)

اللہ کا ذکر ہر چیز سے افضل ہے امام طبرانی نے حضرت امام موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص کے کمرے میں دراہم (مال) ہوں جنہیں وہ متواتر اللہ کے لئے تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر روز صدقہ فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر صدقہ فرماتا ہے اس میں سے اللہ کے ذکر کے سوا کوئی چیز افضل نہیں۔ امام ابن ابی الدنیاء نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں کوئی دن رات ایسا نہیں گزرتا مگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے صدقہ فرماتا ہے، اور بندے پر اللہ کی طرف سے اس سے افضل کوئی صدقہ نہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ اپنا ذکر امام کر دے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور بیہقی رحمہم اللہ

نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ یہ دونوں حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قوم ذکر الہی کے لئے بیٹھتی ہے، اُسے ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں فرماتی ہے اور سیکینت ان پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں ان میں ذکر فرماتا ہے جو ان کے پاس ہیں۔ (صحیح مسلم جلد ۲)

امام احمد اور امام ترمذی (امتوں نے اسے احسن کہا ہے) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے ذکر کے ساتھ اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں۔ (مستدرک للحاکم، کتاب الدعاء جلد ۱)

امام بخاری، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ (شعب الایمان جلد ۱)

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے زیر آیت "فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ" کے تحت روایت کیا ہے کہ تم میری اطاعت کر کے مجھے یاد کرو میں اپنی مغفرت کے ساتھ تمہیں یاد کروں گا۔ (مسند الفردوس الدیلمی)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ جَبِيْبِكَ أَطْيَبِ الطَّيْبِيْنَ أَطْهَرِ الطَّاهِرِيْنَ أَكْرَمِ الْأَكْرَمِيْنَ أَوْلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةَ أَلْفِ مَرَّةٍ ۝

# سُورَةُ اخْلَاقِ كَيْ فَضَائِلِ

امام ابن سعد، ابن ضریس، ابو یعلیٰ اور سہیقی رحمہم اللہ نے "دلائل النبوة" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شام میں غزوة تبوک کے لئے تشریف لے گئے کہ وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت معاویہ بن معاویہ مرنے والے ہیں اور تم لوگ فوت ہو گئے ہیں۔ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھیں۔ یہ خبر سن کر آپ غمزدہ ہو گئے۔ اور فرمایا: ہاں! چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے زمین پر اپنا پر مارا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہر شے گر گئی اور زمین کے ساتھ چپک گئی۔ (یعنی تمام زمین ہموار ہو گئی) اور پھر ان کی چار پائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اٹھائی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کس شے کے سبب حضرت معاویہ مرنے والے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: قل هو اللہ احد پڑھنے کے سبب (انہیں یہ فضیلت اور اعزاز حاصل ہوا) وہ اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے اور سوتے وقت یہ پڑھتے رہتے تھے۔

(دلائل النبوت / تفسیر در منثور)

ابن ضریس، بزار، سمویہ نے فوائد میں اور سہیقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قل هو اللہ احد دو سو

مرتبہ پڑھی اُس کے دو سو سال کے گناہ بخش دئے گئے۔  
 مسلم شریف میں ہے کہ وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا  
 ہے اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا ہے زندہ اور مرد  
 کی مثل ہے۔ (القول البدیع)

امام ابو یعلیٰ اور محمد بن نصر رحمہم اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قل ھو اللہ احدًا (پوری سوت)  
 پچاس بار پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دئے گئے۔  
 ابن عدی اور بیہقی رحمہما اللہ نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کی ہے کہ جس نے نماز کی طرح طہارت کے ساتھ  
 (باوضو) سو (۱۰۰) بار سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احدًا) پڑھی۔  
 وہ فاتحہ کتاب (سورۃ فاتحہ) سے ابتدا کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے  
 لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے اس کے دس گناہ معاف  
 کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے جنت میں  
 سو محل بنا دیتا ہے۔ (اور یہ ایسا ہے) گویا کہ اس نے تینتیس ۳۳ بار  
 قرآن کریم پڑھا ہے۔ یہ سورہ بشرک سے اظہار برأت ہے۔ ملائکہ کو  
 حاضر کرنے والی، شیطان کو دور بھگانے والی ہے۔ اس کی گونج عرش  
 کے گرد ہوتی ہے۔ یہ اپنے قاری کا ذکر کرتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ  
 تعالیٰ اس کی طرف نظر فرماتا ہے۔ اور جب وہ اس کی طرف نظر  
 فرماتا ہے تو پھر وہ کبھی اس کو عذاب نہیں دیتا۔

(شعب الایمان جلد ۲ / تفسیر درمنثور)  
 طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس نے ہر نماز کے

بعد آیت الکرسی اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (سُورَةُ اخْلَاصِ) پڑھی تو اسے موت کے سوا کوئی شے جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔

(مجمع الزوائد جلد ۱)

امام ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ عمل الیوم واللیل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کی نماز کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات بار پڑھیں تو اسے اللہ تعالیٰ دوسرے جمعہ تک ہر برائی اور مصیبت سے پناہ میں رکھے گا۔

سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے گھر میں داخل ہوا اور اس نے سُورَةُ فَاتِحَةِ اور سُورَةُ اخْلَاصِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس سے فقر و افلاس کو دور فرمادے گا اور اس کے گھر خیر و برکت میں اضافہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا فیضان اس کے پڑوسیوں کو بھی پہنچے گا۔

امام ابن ضریس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ دو سو (۲۰۰) مرتبہ پڑھی تو اسے پانچ سو سال کی عبادت کا اجر ہے۔

ابن النجار نے تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سُورَةُ اخْلَاصِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) پڑھی، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنی رضا اور مغفرت واجب کر دی۔ امام ابو عبیدہ رحمۃ اللہ نے فضائل میں حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت بیان کی کہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ تہانی قرآن ہے۔

امام عبد الرزاق، امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ اور میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں تھا۔ اچانک دیکھا کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَإِنَّ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس نے اللہ تعالیٰ سے اُس کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ دُعا مانگی ہے کہ جب اُس کے وسیلہ سے کوئی سوال کیا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اُس کے سبب سے دُعا مانگی جائے تو وہ شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ شرح جلد ۲)

**چارول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کا نمونہ** "نزہت المجالس" بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی بڑا گنہگار تھا۔ میں اس کے پڑوس سے چلا گیا۔ جب اس کی وفات ہوئی تو میرے پاس رات کو ایک دراز قد شخص آیا اور کہنے لگا میرے ساتھ فلاں کی قبر تک چل۔ میں نے اس کی قبر کھولی۔ دیکھا تو ایک سبز باغ کے اندر تخت پر بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کرامت تو نے کیسے حاصل کی؟ اُس نے کہا میں ہر نماز کے بعد یہ کہا کرتا تھا: اے اللہ! ابوبکر، عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے راضی رہ اور ان کی محبت کے صدقہ میں مجھ پر رحم فرما۔



# سُورَةُ اٰحْلَاصِ كَاثِنَانِ نَزْوِلِ

امام ابن جریر رحمہ اللہ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی

ہے کہ مشرکین نے کہا: یا محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں اپنے رب کے بارے بتائیے! اپنے رب کے اوصاف بیان کیجئے۔ کہ وہ کیا ہے؟ اور کونسی شے ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

(تفسیر طبری)

امام احمد، امام بخاری رحمہما اللہ نے تاریخ میں، ترمذی ابن جریر، ابن خزیمہ، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے السنن میں، بغوی علیہ الرحمۃ نے معجم میں، ابن منذر رحمہ اللہ نے العظیمہ میں اور حاکم علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہ اللہ نے الاسام والصفات میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ مشرکین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لئے اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ کوئی شے پیدا نہیں کی جائے گی مگر وہ جلد ہی عنقریب مرجائے گی۔ اور کوئی شے نہیں مرے گی مگر اس کا وارث بنایا جائے گا۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو نہ موت آئے گی اور نہ اس کا وارث بنایا جائے گا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ اس کا کوئی شبیہ نہیں اور نہ کوئی ہمسر ہے اور اس کی طرح کوئی شے نہیں

(سنن ترمذی جلد ۲) عنہ

امام ابن التجار رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ

سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے سفر کا ارادہ کیا اور اپنے گھر کی چوکھٹ کے دونوں بازوؤں (دروازہ) کو پکڑ کر گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھی (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) تو اللہ تعالیٰ اس کے واپس لوٹنے تک اس کا محافظ و نگہبان ہوگا۔

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ  
**قرآن کریم کے حروف**  
 نے حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ  
 سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول

نقل کیا ہے کہ قرآن کریم کی مجموعی سورتیں ایک سو تیرہ ہیں۔ پچاسی (۸۵) سورتیں مکی ہیں اور اٹھائیس (۲۸) سورتیں مدنی ہیں۔ قرآن کریم کی کل آیات چھ ہزار سولہ (۶۰۱۶) ہیں اور قرآن مجید کے حروف کی مجموعی تعداد تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکتھتر (۳۲۳۶۷۱) ہے۔  
 (تفسیر درمنثور)

امام ابن خریس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جس نے قرآن کریم ختم کیا اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
 إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيِّمِنِ الصَّفْوَتِ .  
 ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفت میں دائیں طرف والوں پر صلوة بھیجتے ہیں“

ایک اور روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ  
الصَّافِيَّاتِ۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر  
صلوٰۃ بھیجتے ہیں جو صفتوں کو ملاتے ہیں۔ (جلال الافہام)

حضرت عبادہ بن مسعود

سے پہلے اللہ تعالیٰ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

سے قلم کو پیدا کیا (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے

سب سے پہلے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم تھا۔ پھر قلم کو فرمایا، لکھ! قلم  
نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر لکھ۔ پس قلم نے وہ بھی لکھا جو ہو چکا تھا  
اور وہ بھی لکھا جو آبد تک ہونے والا تھا۔ اس حدیث کو ترمذی نے  
روایت کیا ہے اور فرمایا یہ حدیث سند کے اعتبار سے غریب ہے۔

(تفسیر لغوی)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کا ارشاد شَفَاعَتِي رَاهِلِ الْكِبَائِرِ (میری شفاعت میری اہمیت  
کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لئے ہوگی) دلالت کرتا ہے  
کہ اہل کبائر کے لئے شفاعت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے لئے خاص ہے، فرشتوں کے لئے یہ عظمت نہیں ہے۔

ملائکہ اصغرہ گناہوں اور درجات کی بلندی کے لئے شفاعت کریں گے  
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وَمِنْ  
اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ كَمَا بَدَأْتَهُ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ  
مَقَامًا مَّحْضُودًا ۝ کا ذکر یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان کو مقام شفاعت پر فائز  
کرنے میں نماز تہجد کا بڑا دخل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ

وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔ ہر نبی کا رفیق ہوگا اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہوگا۔ اس حدیث کو ترمذی نے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "أَنْتَ صِيتِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔" تم میرے لئے ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یہ حدیث بخاری و مسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاةٌ (جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہے)۔ (اس حدیث کو امام احمد اور امام ترمذی علیہما الرحمۃ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (جامع ترمذی) اسی طرح حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خصوصیت کے ساتھ یہ مژدہ سنایا: أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوْلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔ (اے ابوبکر! رضی اللہ عنہ) میری امت میں سب سے پہلے تم جنت میں داخل ہو گے۔

**عشرہ مبشرہ** زیر آیت: لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہ وہ بشارت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وحی کے ذریعہ عموماً یا خصوصاً دی تھی مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبُوعْبَيْدَةَ بِنُ جَدْرَاحٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ

ابْنِ وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ (جامع ترمذی مع

عارضۃ الاحوذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دس نفوس قدریہ عشرہ  
بدشترہ کے نام لے کر فرمایا یہ جنت میں ہوں گے۔ اس حدیث کو  
امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ  
سے اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت  
کیا ہے نیز فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا  
اس نے مجھے ناراض کیا۔ (اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے مسعود  
بن محرز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ  
سَيِّدَا اشْبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ حضرت (امام) حسن اور حضرت (امام)  
حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ فرمایا: عورتوں  
میں بہتر مریم علیہا السلام بنت عمران علیہ السلام) تھیں اور اس امت  
کی عورتوں میں سے بہتر خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد ہیں۔

(صحیح مسلم)

فرمایا "عائشہ رضی اللہ عنہا کو عورتوں پر یوں فضیلت ہے جیسے  
ثرید کو کھانوں پر فضیلت ہے۔" مزید فرمایا: "عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما صالح آدمی ہیں۔" اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے سعد  
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن  
سلام رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (یہ  
جنتیوں میں سے ہیں) اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے سعد  
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور فرمایا اصْحَابِي  
كَالْنَجْمِ فِيْ بَيْتِهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ۔ (میرے صحابہ روشن  
ستاروں کی مانند ہیں، تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے)

فرمایا : خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ  
 (میری اُمت میں بہتر میرے دور کے لوگ ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں  
 پھر جو ان کے بعد ہیں) (یعنی صحابہ و تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ  
 عنہم کا زمانہ) اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے عمران بن حصین  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (صحیح مسلم)

الواحدی نے الاصحعی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں  
 میں نے مہدی کو بصرہ کے منبر پر یہ کہتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک  
 ایسے کام کا حکم دیا ہے جس کی ابتدا اس نے خود کی ہے اور دوسرے  
 نمبر پر وہ کام فرشتوں نے کیا ہے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و  
 سلم کو شرف بخشنے کے لئے ارشاد فرمایا : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ  
 عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
 السلام میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترجیح دی ہے۔ تمام لوگوں  
 کے درمیان سے اُس نے یہ تحفہ تمہیں دیا ہے۔ پس اس نعمت کا شکر  
 ادا کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو۔

(القول البديع)

## حکایت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نافع رضی اللہ  
 عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ  
 عنہما مدینہ طیبہ کے کسی نواح میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے  
 ساتھی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے لئے دسترخوان بچھایا۔ وہاں سے  
 ایک چیرہ واہا گزرا۔ اس نے سلام عرض کیا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ  
 عنہما نے فرمایا : اے چرواہے! او، اور اس دسترخوان سے کچھ لے  
 لو۔ تو اُس نے جواب دیا۔ میں روزے دار ہوں۔ حضرت ابن عمر  
 رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تو اتنے شدید اور سخت گرم دن میں روزہ

رکھے ہوئے ہے، حالانکہ تو ان پہاڑوں میں ریوڑ چرا رہا ہے۔ تو  
 اُس نے عرض کیا: قسم بخدا! میں اپنے گزرے ہوئے دنوں کو جلد ہی  
 پالوں گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے فرمایا: دریاں حالیکہ آپ اُس  
 کے ورع کی آزمائش کرنا چاہتے تھے، کیا تیرے لئے یہ ممکن ہے کہ تو ہمیں  
 اس ریوڑ میں سے ایک بکری بیچ دے۔ اور ہم تجھے اس کی نمٹن ادا  
 کر دیں۔ پھر ہم تجھے اُس کا گوشت دے دیں تاکہ تو اُس کے ساتھ  
 روزہ افطار کرے؟ اُس نے جواب دیا: یہ ریوڑ میرا نہیں ہے میرے  
 آقا کا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے فرمایا: کیا یہ ممکن  
 نہیں کہ جب تیرا آقا اس بکری کو مفقود پائے گا تو اسے کہہ دینا کہ اسے  
 بھیڑ یا کھا گیا ہے؟ تو چرواہے نے آپ سے منہ پھیر لیا۔ دریاں حالیکہ  
 وہ اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے تھا۔ وہ کہنے لگا: تو پھر  
 "قَائِنَ اللّٰهِ" (اللہ کہاں ہے؟) راوی کا بیان ہے، پھر حضرت ابن  
 عمر رضی اللہ عنہما چرواہے کا قول بار بار دُھرانے لگے۔ اور آپ کہنے  
 لگے چرواہے نے کہا ہے "تو پھر اللہ کہاں ہے" (قَائِنَ اللّٰهِ) پس  
 جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ نے اُس کے  
 آقا کو بلایا اور اُس سے ریوڑ اور چرواہا سب خرید لئے۔ پھر اُس  
 چرواہے کو آزاد کر دیا اور ریوڑ اُسے ہبہ کر دیا۔ (شعب الایمان ۳)  
 امام ابوالشیخ اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک سقید موتی سے لوح پیدا کی ہے اس  
 کی دونوں اطراف بہ زبرد کی ہیں۔ اس کا فلم نور کا ہے۔ اس کی  
 کتابت تور سے ہے۔ وہ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ اُس کی طرف دیکھنا  
 ہے۔ زندہ کرتا ہے، مارتا ہے، پیدا کرتا ہے۔ عزت دیتا ہے ذلت

دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (درمنثور)

بندۂ مومن اور اس کی اولاد ذریتہم کے تحت امام سعید

جنت میں جمع ہوں گے۔ بن منصور، ہناد، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور

بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ، مومن بندہ کی اولاد کو بھی جنت

میں اس کے ساتھ بلند درجہ پر فائز فرمادے گا۔ اگرچہ عمل میں وہ اس سے کم ہوں گے تاکہ ان کے سبب بندۂ مومن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

اور اسے راحت و سکون حاصل ہو۔ (تفسیر طبری زیر آیت ہذا)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ

ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلْتَنَاهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ. (الطور)

فرمایا جو کچھ (بلند مراتب) ہم نے ان کی اولاد کو عطا فرمائے ہیں اس کے عوض ان کے والدین کی جزا میں ذرہ بھر کمی نہیں کریں گے۔

امام فریبی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: جب آدمی جنت میں داخل ہوگا تو اپنے والدین اپنی

ذریت (اولاد) کے بارے میں دریافت کرے گا تو اسے کہا

جائے گا بے شک وہ تیرے درجے اور عمل کو نہیں پہنچ سکے۔ تو

وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! تحقیق میں نے اپنے لئے

اور ان کے لئے عمل نہیں کئے تھے، چنانچہ انہیں اس کے ساتھ

درجہ میں ملائے گا حکم دے دیا جائے گا۔ پھر حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما مذکورہ آیت پڑھی۔



امام عبد اللہ بن احمد رحمہما اللہ نے زوائد المسند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومنین اور ان کی اولاد سب جنت میں ہوں گے۔ اور مشرکین اور ان کی اولاد سب جہنم میں ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن بندہ کے لئے اس کی اولاد کو اسی طرح جمع فرما دے گا جیسا کہ وہ دنیا میں پسند کرتا تھا۔ کہ انہیں ان کے لئے جمع کیا جائے۔ (تفسیر درمنثور)

### اہل سنت و جماعت

○ شمائل الترمذی کی ایک روایت کے مطابق اُمتِ مسلمہ میں تہتر فرقوں سے صرف ایک ناصحی ہے، وہ سارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "وَمَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" سے واضح کر دیا ہے وہ نجات دہندہ اور جنتی گردہ کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یہی صراطِ مستقیم ہے۔ مرتبہ ولایت اہل السنۃ والجماعۃ کثر اللہ سبحانہ و تعالیٰ فی الامصار ط کے نسیبہ میں روز ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیث الحدیث علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان"

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ | لازم کچھ دیر سی سنت اور میرے خلفاء راشدین مہدیین  
الْمُهْدِيَيْنَ وَعَصُوا عَلَيْكُمْ بِالتَّوَّاجِدِ ط | کُنتُ كَوِ اوردانتوں سے مضبوط تھام لو۔

۶۸۲ اس حدیث پاک کی رو سے اُمتِ مسلمہ تعلقین حضرات حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی اور اہل نسبت ہی اہل سنت و جماعت ہیں کہ محبتِ الہی کا شریعتِ بیضا اور سنتِ غراء کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصودِ ہمہ پہنجامی اور اہل طریقت کے جملہ امور شہادت، مبشرات اور ظہورات باحوال و کیفیات، معارف اور مواجید کی حقیقتِ الہیہ کے مطابق ہو تو ولایت ہے ورنہ استدراجِ سنتِ رسول پاک اور سنتِ خلفاء پاک ہی دینِ ہدی ہے

(مُعَوِّذَاتِنِ) سُورَةُ فَلَقِ اور النَّاسِ کا نزول امام ابن مردودہ  
 اور بیہقی رحمہ اللہ علیہما نے دلائل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما  
 یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک یہودی  
 غلام تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتا تھا اسے لبید بن اعصم  
 کہا جاتا تھا۔ وہ یہودی آپ کے ساتھ مسلسل رہا، یہاں تک کہ اس نے  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم پر جادو کرتے رہے اور یہ معلوم نہ تھا آپ کو تکلیف کیا ہے؟  
 پس اسی دوران ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما  
 تھے کہ اچانک آپ کے پاس دو فرشتے آئے۔ ان میں سے ایک آپ  
 کے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کی جانب۔ پس وہ فرشتہ دوسرے کی  
 جانب تھا اس نے پاؤں کی جانب بیٹھنے والے فرشتے سے کہا: انہیں  
 کیا تکلیف ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ اس  
 نے پھر پوچھا: ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا گیا، لبید بن اعصم  
 نے۔ اس نے پوچھا، کس کے ساتھ اس نے جادو کیا ہے؟ اس نے جواب  
 دیا کنگھی کے بالوں اور تر کھجوروں کے خشک گالے کے ساتھ، وہ ذی  
 اروان میں ہے اور وہ کنویں کے اس پتھر کے نیچے ہے جس پر کھڑے ہو کر  
 پانی نکالا جاتا ہے۔ پس جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں کنویں کی طرف چلے اور ایک  
 آدمی اس میں اترا وہ پتھر کے نیچے سے گالے کو نکال لایا تو دیکھا کہ اس  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنگھی اور آپ کے سر مبارک کے بال  
 تھے اور اس میں موم کا مجسمہ بنا ہوا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے مشابہ تھا اور اس میں سونی گاڑھی ہوئی تھی جب کہ ایک تسمیہ میں

گیارہ گریں لگی ہوئی تھیں۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام معوذتین لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور گہرہ کھل گئی مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ دوسری گہرہ کھل گئی حتیٰ کہ آپ سورۃ سے فارغ ہوئے اور تمام گریں کھل گئیں اور سوئی کو نکالتے وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا درد محسوس کیا اور اس کے بعد حضورِ راحت و سکون پانے لگے۔ عرس کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر آپ یہودی کو قتل کر دیں تو کیسا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت و عافیت عطا فرمائی ہے اور اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا عذاب انتہائی شدید ہے۔ چنانچہ آپ نے اسے نکال دیا۔

دلائل النبوة از بہیقی جلد ۲ / تفسیر در منثور

امام ابن حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اسی آیت وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدًا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہودی ہیں جو کہ اسلام سے حد کرتے تھے۔

ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم حد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (تفسیر در منثور)

امام بہیقی رحمہ اللہ نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر ابھی اہل جنت ہیں سے ایک آدمی اس راستے سے آئے گا پس اتنے میں انصار سے ایک آدمی آیا۔ اُس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور وہ اپنے بائیں ہاتھ میں جو تے اٹھاتے ہوئے تھا۔ اُس نے

سلام عرض کیا۔ پھر جب دوسرا دن تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اسی طرح فرمایا: تو پھر پہلے دن کی طرح ایک آدمی آیا۔ اور جب تیسرا دن  
 آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے کی طرح ارشاد فرمایا تو وہی پہلا  
 آدمی اپنی سابقہ حالت پر آیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے تو  
 حضرت عبدالشبن عمر و ابن العاص رضی اللہ عنہما اس آدمی کے پیچھے ہوئے  
 اور اس سے کہا: میرا اپنے باپ سے جھگڑا ہو گیا ہے اور میں نے قسم  
 کھائی ہے کہ تین دن تک اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب  
 سمجھیں تو مجھے اپنے پاس پناہ دیں۔ اس نے کہا ہاں۔ حضرت انسؓ نے  
 بیان کیا کہ حضرت عبدالشبن رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے تین  
 راتیں اس کے ساتھ گزاریں اور اسے دیکھا کہ وہ صرف فجر کی نماز کے لئے  
 اٹھتا ہے اور جب وہ کروٹ بدلتا ہے تو اللہ کا ذکر اور اس کی کبریائی  
 بیان کرتا ہے اور بس! جب تین راتیں گزر گئیں تو میں نے اسے کہا:  
 اے اللہ کے بندے! میری اپنے والد کے ساتھ کوئی ناراضگی نہیں ہے  
 لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا  
 ہے کہ ابھی ایک حدیثی آدمی آئے گا۔ پھر تینوں مرتبہ تم ہی آئے۔ تو میں  
 نے چاہا کہ تمہارے پاس تین دن رہ کر تمہارے اعمال کو دیکھوں لیکن  
 میں نے تمہیں کوئی زیادہ عمل کرتے نہیں دیکھا۔ جب میں واپس  
 مڑنے لگا تو اس نے مجھے بلایا اور کہا: عمل وہی ہے جو تم نے دیکھ لیا  
 ہے۔ مگر میں اپنے دل میں کسی مسلمان کا کھوٹ نہیں پاتا اور نہ میں  
 کسی سے اس کی عزت و احترام اور بھلائی پر حسد کرتا ہوں جو اللہ  
 تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی۔ حضرت عبدالشبن عمر و ابن العاص رضی اللہ  
 عنہ نے فرمایا: بس یہی وہ وصف ہے جس نے تجھے اس مقام پر پہنچایا  
 ہے اور یہی وہ عمل ہے جس کی طاقت نہیں رکھی جاتی۔ (شعب الایمان ج ۱)

**سُورَةُ كَهْفٍ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن سورہ کہف تلاوت کی اس کے قدم سے لے کر آسمان تک ایک نور چمکے گا جو قیامت کے روز اس کے لئے روشنی کرے گا اور اس کے دو جمعوں کے درمیان والے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

ترمذی علیہ الرحمۃ وغیرہ نے عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن جریر نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ "إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" کا نزول ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ، علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر اپنی ردائے اطہر میں ڈھانپ لیا اور فرمایا: واللہ! یہی میرے اہلبیت ہیں۔ پس بارالہا! تو ان سے ناپاکی کو دور فرما اور ان کو ایسا پاک فرما جیسا پاک بنانے کا حق ہے۔"

رسول اکرم شفیع اعظم رحمتِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن تین شخص عرشِ الہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔" صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے اور فرماتے تھے اہلبیت! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ پھر یہ آیت اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الْاَبْتِ پڑھتے۔ (الاتقان)

ابو ذر الہروی علیہ الرحمۃ نے فضائل القرآن میں ابن عمر علیہ الرحمۃ کے طریق سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے "قرآن میں سب سے بڑی آیت آیت الکرسی ہے اللہ لا الہ الا هو الْحَيُّ الْقَيُّومُ" اَعْدَلُ آيَةٌ اِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ" الآية۔ اَنْخَوْفُ آيَةٌ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ" اور ارجی آیت (بہت بڑی امید دلاتے والی) قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ الْاَيَةُ ہے۔

الولعیم علیہ الرحمۃ نے کتاب الحلیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا: اے اہل عراق! تمہارے نزدیک امید دلاتے والی آیت قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اسْرَفُوا الْاَيَةُ ہے لیکن ہم اہل بیت یہ کہتے ہیں کہ کتاب التہمیں ارجی آیت ولسوف يعطيك ربك فترضى ہے۔ اور وہی شفاعت ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ (الحج) توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ غرغره کی کیفیت لاحق ہونے سے پہلے تک قبول فرمالتا ہے۔ حضرت ابو قلادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اہلبیس کو اپنی بارگاہ اقدس سے دھتکار دیا تو اس نے مہلت طلب کی اور کہا تیری عزت و جلال کی قسم! جب تک ابن آدم کے جسم میں رُوح رہے گی میں اس کے دل سے نہیں نکلوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جب تک اس کے جسم میں رُوح رہے گی میں اس کی توبہ قبول کرتا رہوں گا۔ "ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ ملک الموت کو دیکھنے سے پہلے پہلے توبہ کر لینے کو قریب کہا ہے۔ "ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے موت سے پہلے توبہ کر لی اس پر بھی قریب کا اطلاق ہوتا ہے۔ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غرغره کی کیفیت سے پہلے توبہ کر لینی چاہئے۔" قتادہ اور سدی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحت کی حالت میں توبہ کر لینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "اگر کوئی بندہ جہالت سے کسی فعل بد کا ارتکاب کر بیٹھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کا خواستگار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جو لوگ جہالت سے گناہ کر بیٹھے ہیں پھر توبہ کرنے میں جلدی کرتے ہیں، پس یہی لوگ ہیں (نظر رحمت سے) توجہ فرماتا ہے اللہ ان پر، اللہ سب کچھ جانتا، والاحکمت والابہ۔" (تفسیر ابن کثیر)

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدًا ۝ (ق ۱۰۱) حضرت حسن بصری رضی اللہ  
 عنہ اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمانے لگے: اے ابن آدم! تیرا  
 صحیفہ اعمال کھلا ہے تیرے دائیں بائیں دو معزز فرشتے بیٹھے ہیں۔ دائیں  
 جانب والا تیری نیکیاں محفوظ کر رہا ہے اور بائیں والا تیری بُرائیاں لکھ رہا ہے۔  
 جب تیری موت کا پیغام آئے گا تو تمہارا صحیفہ لپیٹ دیا جائے گا اور اُسے  
 قبر کے اندر تیرے گلے میں لٹکا دیا جائے گا وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَبْعَهُ  
 فِي عُنُقِهِ (اور ہر انسان کی قسمت کا نوشتہ ہم نے اس کے گلے میں لٹکا  
 رکھا ہے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا: لَطَّأ بِرِكْلِ إِنْسَانٍ فِي عُنُقِهِ (ہر انسان کا نوشتہ اس  
 کی گردن میں معلق ہے) (مسند احمد) اِقْرَأْ كِتَابَكَ (قیامت کے دن  
 اُس سے کہا جائے گا) اپنا نامہ اعمال پڑھ۔ ہر انسان اپنا نامہ اعمال پڑھے گا  
 خواہ وہ پڑھا ہوا تھا یا ان پڑھا۔

**حدیث** وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ  
 (رواہ البخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور  
 دوسروں کو سکھائے۔ (بخاری شریف)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
**میت کی مغفرت ہو** لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝ جو شخص کسی میت کے سینہ پر کفن کے نیچے لکھ  
 کر رکھ دے اُسے عذابِ قبر نہ ہو اور نہ منکر نکیر نظر آئیں۔ (بحوالہ ترمذی)  
 (فتاویٰ رضویہ)



اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي لِقَاءَكَ وَلِقَاءَ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْبُحْتِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ وَالْيَقَظَةِ .

سَبْعَ مَثَانِي " کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "أم القرآن" (سورہ فاتحہ) ہی سب سے مثنائی اور قرآن عظیم ہے اور یہ سات آیات پر مشتمل ہے حضرت علی، عمر، ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سورہ فاتحہ میں شامل ہے اور یہ ساتویں آیت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مخصوص کیا ہے۔ قنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد سورہ فاتحہ ہے چونکہ ہر فرض اور نفل نماز میں ان سات آیات کو بار بار دہرایا جاتا ہے اس لئے انہیں "سبع مثنائی" کہا جاتا ہے۔

(تفسیر طبری / بخاری تفسیر سورہ حجر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا سب سے مثنائی چھ آیات ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی ایک آیت ہے۔ (الاتقان)

بَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتِ امام احمد رضی اللہ عنہ نے ابو سعید

خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتِ" تکبیر، تہلیل، تسبیح، تحمید اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ط کنا ہے۔ (الاتقان)

ابن سعد رحمہ اللہ نے عمرو بن مہیون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب مشرکین حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو آگ میں جلا رہے تھے اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے گزرے آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر رکھا اور فرمایا:  
 يَا نَادِ كُوْنِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی عَمَّارٍ كَمَا كُنْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ تَقْتُلُكَ  
 الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ اے آگ! تو عمار پر اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو  
 جا جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اے عمار!  
 ایک باغی گروہ تجھے قتل کرے گا۔

ابن عساکر علیہ الرحمۃ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
 کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا  
 کہ اس چاندی کی انگوٹھی پر محمد بن عبد اللہ نقش کرو والاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ نقاشی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اس انگوٹھی پر محمد بن عبد اللہ  
 (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نقش کرو۔ جب وہ نقش کرنے لگا تو اللہ تعالیٰ  
 نے اس کے ہاتھ سے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھوا دیا۔ تو  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس کا حکم تو نہیں دیا تھا۔  
 نقاشی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا میں نے یہ کیسے لکھ دیا ہے۔ یہ  
 اللہ نے میرے ہاتھ سے لکھوایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے  
 سچ کہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔

امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کیا ہے کہ اگر کسی شخص کو کبھی

**بدرُوح کا علاج**  
 بدرُوحوں سے واسطہ پڑے تو فوراً اذان دینا شروع کر دے۔ تو بدرُوح  
 اُسے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

امام طحاوی علیہ الرحمۃ نے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوہ  
 خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سورج کو روک دیا جب  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عصر ادا نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ سورج غروب

ہو گیا۔ اللہ رب العزت نے سورج کو لوٹا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔  
 (امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (شرح مسلم)  
 امام الحرمین اپنی کتاب "الشامل" میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ کے زمانہ میں زلزلہ آیا۔ آپ نے اللہ رب العزت کی حمد و ثنا بیان کی  
 لیکن زمین پر بدستور زلزلہ طاری رہا۔ آپ نے اپنا ڈرہ زمین پر مارا اور  
 فرمایا پڑ سکون ہو جا، کیا میں نے تجھ پر عدل نہیں کیا؟ فوراً زمین پڑ سکون ہو گئی۔  
 علامہ تاج الدین اسلمی علیہ الرحمۃ نے "الطبقات" میں لکھا ہے کہ ایک  
 دفعہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جس نے راستہ میں کسی  
 عورت کو بد نگاہ سے دیکھا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں  
 سے ایک شخص اس حالت میں میرے پاس آتا ہے کہ اس کی آنکھوں میں  
 زنا کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ اس شخص نے کہا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 وصال مبارک کے بعد دوبارہ سلسلہ وحی شروع ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا:  
 "نہیں! بلکہ یہ تو مومن کی فراست ہے۔" (حجۃ اللہ علی العالمین)

امام بیہقی علیہ الرحمۃ اور ابو نعیم و طبرانی رحمۃ اللہ علیہما نے ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک قوم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی  
 اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمارا اونٹ مست ہو کر باغ کے اندر  
 بیٹھ گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اونٹ کے پاس تشریف لے گئے اور  
 فرمایا: اے اونٹ! میرے پاس آ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن  
 کر اونٹ سر جھکائے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے اس کو نیل ڈالی اور اس کے مالک کے حوالے کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! گویا کہ یہ اونٹ  
 جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان  
 دو سخت زمینوں کے درمیان ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

کافر انسان اور کافر جنات کو یہ علم نہیں۔

امام احمد اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔

امام بیہقی، دارقطنی، حاکم اور خلیل بغدادی رحمہم اللہ نے حضرت

شیر خوار چچہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی

معرض یمامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا۔ میں مکہ مکرمہ کے ایک گھر میں داخل ہوا۔ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے، اہل یمامہ میں سے ایک شخص اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ وہ بچہ اسی دن پیدا ہوا تھا اور اس نے بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا۔ معجزات مجتہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بچے! میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تو نے سچ کہا ہے، اللہ تجھے باریکت بنائے" ہم نے اس بچے کا نام "مبارک الیمامہ" رکھا۔ پھر اس بچے نے جوان ہونے تک کوئی بات نہ کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جیشیوں کا خیال رکھو، کیونکہ ان میں سے تین افراد اہل جنت کے سرداروں میں سے ہیں: لقمان حکیم، نجاشی بادشاہ حبشہ اور بلال مؤذن۔" (معجم کبیر جلد ۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے

ہیں کہ حضرت لقمان حبشی غلام اور بڑھی تھے۔ بقول حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ آپ موٹے موٹے ہونٹوں والے سوڈان کے رہنے والے تھے مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لقمان عبد صالح تھے نبی نہ تھے اور وہ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔ ایک بار لقمان ایک بڑی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے کہ ایک چرواہا آپ سے کہنے لگا کہ تم فلاں فلاں جگہ میرے ساتھ بکریاں نہیں چرایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، ہاں! پھر وہ پوچھنے لگا کہ تم اس مرتبہ پر کیسے پہنچے؟ فرمایا: سچ بولنے اور فضول کلام سے پرہیز کرنے کے سبب۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت کے سبب حضرت لقمان کو یہ بلند مقام عطا فرمایا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک غریب اثر مروی ہے کہ لقمان حکیم کو نبوت اور حکمت کے درمیان اختیار دیا گیا تو انہوں نے نبوت کی بجائے حکمت اختیار کی۔ وہ سوئے ہوئے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور ان پر حکمت برسا دی۔ صبح ہوئی تو جیسا نہ بائیں زبان پر جاری ہو گئیں۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت لقمان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جب اختیار دیا تو آپ نے نبوت پر حکمت کو کیوں ترجیح دی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے منصب نبوت پر فائز کرنے کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہوتا تو میں اسے قبول کر لیتا تو اس کی ذمہ داریاں نبھانے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا تو مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ شاید میں اس منصب کو نہ نبھا سکوں۔ اس لئے میں نے حکمت کو اختیار کر لیا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ لِيُعْذِرَ لِقْمَانَ كُوفِهِمْ، علم اور تعبیر کی صلاحیت سے نوازا اور انہیں حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کا جو فضل و کرم تمہیں عطا ہوا اور دوسروں پر جو فضیلت بخشی اس پر اس کا شکر ادا کرو۔ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّا يَشْكُرْ لِنَفْسِهِ، جو اللہ کا شکر بجالاتا ہے اس کا نفع اور ثواب اسے ہی حاصل ہوتا ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت لقمان کے بارے  
 فرمایا کہ وہ کسی امیر یا بڑے خاندان سے تعلق نہیں رکھتے تھے وہ بالکل سید سے  
 سادے خاموش طبع انسان تھے۔ غور و فکر کرنے والے اور گہری نظر والے  
 تھے، دن کو کبھی نہ سوتے تھے، کسی نے انہیں کبھی تھوکتے نہیں دیکھا نہ  
 ناک صاف کرتے، نہ پیشاب کرتے نہ قضاے حاجت کرتے، نہ غسل  
 کرتے نہ ہنستے، نہ لہو و لعوب کرتے۔ ان کی ہر بات حکمت سے پُر  
 ہوتی تھی۔ فضول بات کبھی ان کے منہ سے نہ نکلتی تھی۔ انہوں نے اپنے  
 بیٹے کے دامن کو نہایت قیمتی موعظے سے بھر دیا۔ حضرت ابو سعید خدری  
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
 "اگر تم میں سے کوئی آدمی کسی ایسی بھوس چٹان کے اندر کوئی عمل کرے  
 جس میں نہ کوئی دروازہ ہو اور نہ کوئی سوراخ ہو تو اس کا عمل جیسا بھی ہو  
 لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔" (مسند احمد جلد ۳) لقمان علیہ الرحمۃ  
 نے اپنے بیٹے سے کہا: "يَبْنِي اَقِمِ الصَّلَاةَ" یعنی "اے میرے بیٹے! نماز  
 کو صحیح طور سے ادا کرو، اس کی حدود، شرائط، فرائض اور اوقات کی پابندی  
 کرو۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لقمان حکیم کہا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ کو کوئی شے  
 سونپ دی جائے تو وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔" (مسند احمد)  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا: بہت سے پرگندہ بالوں والے اور بوسیدہ کپڑوں والے  
 ایسے لوگ ہیں جنہیں لوگ دروازوں سے دھتکار دیتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ  
 تعالیٰ پر کوئی قسم اٹھالیں تو وہ ضرور ان کی قسم پوری کرتا ہے۔ حضرت ابو امامہ  
 رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے سب

سے زیادہ محبوب ولی وہ مومن ہے جو کم مال والا اور نمازی ہو، اپنے رب کی خوب عبادت کرے، خلوت میں رب کو یاد کرے، لوگوں میں گمنام ہو اُسے کوئی شہرت حاصل نہ ہو، بشرطیکہ وہ اس پر صبر کرے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت کے بادشاہوں میں وہ لوگ ہیں جو پراگندہ بالوں والے غبار آلود چہرے والے اور دو بوسیدہ چادریں پہننے والے ہیں انہیں کسی خاطر میں نہیں لایا جاتا۔

(تفسیر ابن کثیر)

طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے: "قرآن پاک کے دس لاکھ تئیس ہزار حروف ہیں جو شخص اس کو صبر کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے پڑھے گا اس کو قرآن کے ہر ایک حرف کے عوض ایک بیوی حور عین میں سے ملے گی اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے بعد فرمایا کاش کہ اس کی وفات اس کی جائے پیدائش کے سوا کسی اور جگہ ہوتی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیوں؟ فرمایا: جب کوئی آدمی کسی دوسرے وطن میں فوت ہوتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے لے کر وفات کی جگہ تک کی زمین کے برابر اُسے جنت میں جگہ ملتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ / مستدرک احمد کتاب الجنائز)

**غیب کی خبر دینا** طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُس وقت

تمہاری کیفیت کیا ہوگی جب اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کا پیراہن پہنائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا میرا بھائی خلافت کا لبادہ پہنے گا؟ فرمایا: ہاں! لیکن اس میں آزمائش ہوگی۔

ابن عساکر علیہ الرحمۃ نے عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں آیا اور کہنے لگا: مجھ سے کشتی کرو۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا: میں تم سے کشتی لڑوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کو کبھی مغلوب نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے اعرابی کو پچھاڑ دیا۔ یوم صفین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں کبھی معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ نہ کرتا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی: اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اَنْتَ مُحَمَّدٌ الْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ ط (بخاری)

**اشارہ** مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امام بخاری علیہ الرحمۃ، امام مسلم

البزار اور الطبرانی علیہم الرحمۃ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں بیت اللہ (کعبہ) کے ارد گرد میں سو ساٹھ بیت تھے ان کو سب سے پہلے پتھر وں میں نصب کیا گیا تھا۔ فتح مکہ



کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں داخل ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف چھڑی کے ساتھ ان کی طرف اشارہ فرمایا انہیں ہاتھ نہیں لگایا اور زبان مبارک سے فرمایا تھے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (آگیا ہے حق اور مٹ گیا ہے باطل) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بُت کی طرف اشارہ کیا وہ منہ کے بل گر پڑا۔

ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حلیہ میں عطار بن مسیرہ

**مکڑی کا جالا** رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مکڑی نے دو مرتبہ جالا تना تھا۔ ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام کی حفاظت کے لئے سبب کہ جالوت ان کی جستجو میں تھا اور دوسری بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے غار ثور میں مکڑی نے جالا تना اس وقت قریش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں تھے۔

حضرت عطار بن ابی رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صلوة سُبُوْحٌ قَدْ وُسَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي عَلَيَّ عَضَبِي ہے۔

یعنی "میں انتہائی پاک اور مقدس ہوں، میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔" اس ارشاد سے مقصود بندوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبہ سے آگاہ کرنا ہے کہ عالم بالا میں اللہ تعالیٰ مقربین فرشتوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف فرماتا ہے اور ان گنت فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

فرشتوں کے بعد اہل زمین (مومنین) کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے تاکہ عالم علوی اور عالم سفلی کے مکینوں کا اس پر اجماع ہو جائے۔ (تفسیر ابن کثیر)

کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے تاکہ عالم علوی اور عالم سفلی کے مکینوں کا اس پر اجماع ہو جائے۔ (تفسیر ابن کثیر)

نذرانہ پیش کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے تاکہ عالم علوی اور عالم سفلی کے مکینوں کا اس پر اجماع ہو جائے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اس پر اجماع ہو جائے۔ (تفسیر ابن کثیر)

**عمل** مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلِيَهَا

”جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے بھلے کے لئے کرتا ہے اور جو بُرائی کرتا ہے اُس کا وبال اُس پر ہے“ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نَفْسٍ لَهُمْ يَهْدُوا وَنَا ه (الروم ۴۲) اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ اپنے لئے ہی راہ ہموار کر رہے ہیں۔“

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبع مبارک ناساز ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک تھال لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُس میں انار اور انگور تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پھل تناول فرمائے تو اُن سے تسبیح کی آواز آرہی تھی۔

ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حضرت عبداللہ بن الغیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عم محترم! مجھے آپ اور آپ کی اولاد سے ایک ضروری کام ہے آپ انہیں گھر لے کر چلیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے۔ اُن پر اپنا عمامہ پھیلا یا اور دُعا کی: مولانا یہ میرے اہلبیت اور میری عزت ہیں انہیں آگ سے اسی طرح محفوظ رکھ جس طرح میں نے انہیں اپنے عمامہ میں محفوظ کر لیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھر کے ہر ڈھیلے اور در و دیوار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا پر آمین کہا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد یہ ہے: فضل، عبداللہ، قثم، معبد، عبدالرحمن، ام جیبہ (رضی اللہ عنہم)

## موت نسفی رحمۃ اللہ نے "زہرۃ الریاض" میں بیان کیا کہ

جب بندہ کی موت قریب آتی ہے تو چار فرشتے اترتے ہیں۔ پہلا کہتا ہے اے بندہ خدا! تجھ پر سلام ہو۔ میں نے مشرق سے لے کر مغرب تک ساری زمین چھان ڈالی لیکن تیرے لئے ایک قدم کی بھی گنجائش نہیں۔ پھر دوسرا کہتا ہے اے بندہ خدا! تجھ پر سلام ہو، میں نے تمام دنیا کے دریا چھان مارے ہیں لیکن تیرے لئے اب ایک پانی کا گھونٹ بھی کہیں سے نہیں ملا۔ پھر تیسرا کہتا ہے: اے بندہ خدا! تجھ پر سلام ہو میں نے مشرق سے لیکر مغرب تک زمین چھان ڈالی لیکن کہیں تیرے نصیب کا ایک کقمہ بھی مجھے نہیں ملا۔ پھر چوتھا کہتا ہے اے بندہ خدا! تجھ پر سلام ہو۔ میں نے مشرق سے مغرب تک دیکھا لیکن کہیں تیرے نام کی ایک سانس بھی مجھے نہیں ملی جو تو دم لے لے۔

حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ روہیں ہمیشہ ہر جمعرات کو اپنی قبروں کی زیارت کے لئے آتی ہیں اسی لئے شب جمعہ و جمعہ کے دن علمائے کرام نے قبروں کی زیارت کو مستحب کہا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے کی سی ہوتی ہے کہ ہر شے سے اسے تعلق رہتا ہے اور باپ یا بھائی، بیٹے یا دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے۔ اور زندوں کے دعا کرنے سے مردوں کی قبروں میں پہاڑوں کے برابر نور داخل ہوتا ہے اور مردوں کے لئے دعائے مغفرت ایسی ہوتی ہے جیسے دنیا میں زندوں کے لئے تحفہ تخائف۔ فرشتہ مردے کے پاس توڑ کا طبق لے کر جاتا ہے اور اس پر توری نوان پوش پڑا ہوتا

ہے اور اس سے جا کر کہتا ہے کہ تیرے فلاں بیٹے یا عزیز یا دوست نے تیرے پاس یہ تحفہ بھیجا ہے۔ یہ سن کر وہ بے حد خوش ہوتا ہے۔ جس طرح دنیا میں لوگ کسی اچھے شخصے سے خوش ہوتے ہیں۔ جب مردہ قبر میں دفن ہو جاتا ہے تو روح بدن میں داخل ہو جاتی ہے (یعنی عالم برزخ میں جو بدن مرحمت ہوتا ہے) تاکہ اس سے سوال کیا جائے۔ اور دعا اور خیرات کا ثواب بھی اُسے پہنچتا ہے۔ (نزہت المجالس)

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک عید قربان اور عید الفطر سے زیادہ اعظم و افضل ہے۔ روز جمعہ و شب جمعہ میں موت آنے کی فضیلت میں احادیث اور آثار مروی ہیں کہ مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ علامہ حلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے "جمع الجوامع" میں مسند احمد و بیہقی سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا مِنْ مَيِّتٍ تَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَّاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ "کوئی مرنے والا مسلمان ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔"

مشکوٰۃ میں مسلم سے بروایت عمرو بن حمرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں خطبہ فرماتے کہ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تشریف ہوتا اور اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑا ہوتا اور جمعہ کے دن سیاہ لباس مستحب ہے، لیکن احناف کے نزدیک تمام اوقات میں۔ اور یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے وقت خاموش رہنے اور اس کے سننے کا حکم دیتے اور فرماتے جو اس حال میں بات کرے کہ امام خطبہ دے

رہا ہو تو بات کرنے والے کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔

دُعَاةُ كَثِيرِ الْبَرَكَاتِ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس برس خدمت کی۔ آپ بوقت وصال شریف مجھ سے راضی تشریف لے گئے اور یہ تلقین فرمائی :

بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَدِينِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى أَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى مَا أَعْطَانِي اللَّهُ - اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ عَرْجَارِكُ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ إِنَّ وَلِيَّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۝  
 اولاد و جان و مال کی حفاظت کے لئے صبح ہر روز ایک بار پڑھیں۔

ماکھی پینے کی چیز میں گر جانے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں ماکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینکنا چاہئے۔ کیونکہ اس کے ایک پیر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ (بخاری شریف ۲)

**شب بارات** حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ شب

برات یعنی شعبان کی پندرہویں سے لے کر آنت دہ  
شعبان تک کے تمام امور طے ہو جاتے ہیں۔ زندوں اور مرنے والوں  
کی فہرست اور حاجیوں کی فہرست پھر اس میں کمی زیادتی نہیں ہوتی۔  
حضرت محمد بن حماد رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ کے  
عرش کے نیچے ایک درخت ہے اس میں ہر مخلوق کا ایک پتہ ہے جس  
بندے کا پتہ ٹوٹ کر گرتا ہے اس کی رُوح نکل جاتی ہے یہی معنی ہیں  
اللہ تعالیٰ کے اس قول کے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا رَٰعِيٌّ  
بِحَوْثِهَا لَوْ تَدْرِكُهُ لَ يَمْلِكُنَّ لِشَيْءٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ صَافِيَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان تک عمریں منقطع کی جاتی ہیں حتیٰ کہ آدمی  
نکاح کرتا ہے اور اس کے ہاں اولاد ہوتی ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک  
اُس کا نام مُردوں کی فہرست میں آچکا ہوتا ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے فرمایا کہ بغیر وضو ہرگز نہ سونا کیونکہ رُوح جس حال میں قبض کی جائے اسی  
حالت میں رکھی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس  
آدمی کی رُوح ملک الموت نے وضو کی حالت میں قبض کی وہ قیامت میں  
شہادت کا درجہ پائے گا۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا جو امتی شب بارات  
میں دس رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورہ  
اخلاص (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) پڑھے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں  
گے اور اُس کی عمر میں برکت ہوگی شب قدر میں یہ دعا کثرت سے  
پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّي

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاتِ الدَّائِمَةَ  
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ طَحْسِنِ بَصْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَأَرْشَادِهِ كَمَا نَبِي كَرِيمٍ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَمِينُ صَحَابَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ نَعْمَ لَمْ يَجْعَلْ لِي  
 فِي شَيْءٍ مِنْهُ حَاجَةً بَرَاءَةً كَوَسْوَكَ رُكُوعًا يُطَهِّرُ لِي بِرُكُوعَتِي بَعْدَ فَاتِحَةِ دُونَ  
 بَارِسُورَةَ اخْلَاصٍ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) يُطَهِّرُ لِي. اللَّهُ تَعَالَى أَسْ كَطِيفُوتِ  
 سَتْرٍ دَفَعَهُ نَظْرَ رَحْمَتٍ فَرَمَاتِي كَمَا أَوْرَبُ نَظْرِي فِي سَتْرِ حَاجَاتِي بِوَرِي فَرَمَاتِي كَمَا  
 أَوْرَسِبُ سَعِي هَيُوتِي حَاجَاتِي أَسْ كَمَا كُنَّا بُولُوكِي مُعَافِي سَعِي. إِنْ نَمَازِ  
 كَوَصْلُوتِ الْيُحْيَى كَمَتِي هِيَ. تَهَابِيَتِ خَيْرٌ وَبَرَكَاتِ وَالِي نَمَازِي هِيَ. تَفْسِيرُ كَبِيرٌ  
 تَفْسِيرُ صَادِي هِيَ سَعِي كَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ لَمْ يَجْعَلْ لِي  
 بِنَدَى أَسْ رَاتِ سُوذِي (۱۰۰) نَقَلَ يُطَهِّرُ لِي كَمَا اللَّهُ تَعَالَى أَسْ كَمَا بِأَسْ سُو فَرَشْتِي  
 بِحَيَّةِ كَاتِمِي فَرَشْتِي أَسْ جَنَّتِ كِي بَشَارَتِ دِيلِ كِي أَوْرَتِي سَبِي هَبْتِي سَعِي  
 بِجَائِي كِي أَوْرَتِي دِنْيَا وَدِي آفَاتِ وَبَلِيَاتِ سَعِي حَفَاطَتِ كِي كِي كِي  
 أَوْرَتِي فَرَشْتِي لَسِي شَيْطَانِ كِي مَكْرُ سَعِي بِجَائِي كِي. (الْمُرْعِيْبِ)

علامہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ میزبان الکبریٰ میں حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان فرماتے ہیں: أَصْحَابِي  
 كَالنَّجْمِ بَأْيْتِهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ "میرے سب صحابہ کرام  
 (رضی اللہ عنہم) صنوفِ ستاروں کی مانند ہیں تم نے جس کی بھی  
 اقتداء کر لی ہدایت پا جاؤ گے۔ تمام ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ جادہ صحابہ  
 رضی اللہ عنہم پر گامزن ہیں۔

اللَّهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يَمُنُّ عَلَيْهِ إِلَّا بِإِذْنِ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا  
 الطُّوْلِ وَالْإِنْعَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهَرَ الْآحِينَ وَجَارُ  
 الْمُسْتَجِيرِينَ وَأَمَانُ الْخَائِفِينَ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي  
 عِنْدَكَ فِي أُمَّ الْكِتَابِ شَقِيًّا أَوْ مَحْرُومًا أَوْ مَطْرُودًا أَوْ مُقْتَرًا  
 عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَاقْضِ اللَّهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِي وَحِرَابِي وَطَرْدِي  
 وَاقْتَارَ رِزْقِي وَأَثْبِتْنِي عِنْدَكَ فِي أُمَّ الْكِتَابِ سَعِيدًا مَرزُوقًا  
 مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنزَّلِ  
 عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ بِمُحْوَالِ اللَّهِ مَا يَشَاءُ وَيُبَيِّنُ وَعِنْدَهُ  
 أُمَّ الْكِتَابِ إِلَهِي بِالتَّجَلِّي أَرْعَظُمُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ  
 شَعْبَانَ الْمُكْرَمِ الَّتِي يُفْرَقُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَيُدرَمُ  
 أَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبُلُوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَ  
 أَنْتَ يَا أَعْلَمَ لَأَنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



**حدیث:** حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی نماز ختم کرتا ہے تو اس کا ثواب دسواں حصہ، نواں حصہ، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا یا آدھا لکھا جاتا ہے۔ (حشوع و حضور کے مطابق) اسے ابو داؤد، نسائی وابن حبان نے روایت کیا۔

**حدیث:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبداللہ! فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات کو (نماز کے لئے) اٹھا کرتا تھا پھر اس نے رات کا اٹھنا ترک کر دیا۔ (بخاری، مسلم، نسائی وغیرہم)

**دُعَا لِقَاءِ**  
 اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِرُؤْيَةِ حَبِيبِكَ  
 الذِّي الْمُصْطَفَى وَاسْتَعْمِلْ بَدَانِي  
 عَلَى خِدْمَتِهِ وَثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى مَحَبَّتِهِ وَوَفِّقْ رُوحِي مِنْ  
 نَسْبَتِهِ وَحَقِّقْ سِرِّي فِي حَضْرَتِهِ وَأَنْفَعْنِي مِنْ مَعْرِفَتِهِ  
 وَأُسْقِنِي بِكَاسَتِهِ وَلِذَاذُنِي بِزِيَارَتِهِ وَأَحْيِنِي عَلَى خِدْمَتِهِ  
 وَسُنَّتِهِ وَتَوَفَّنِي عَلَى شَفَاعَتِهِ وَمِلَّتِهِ وَأَحْشُرْنِي فِي  
 حِزْبِهِ وَزُمْرَتِهِ أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِحَقِّ بِسْمِ اللَّهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِحَقِّ طَهٍ وَيَسَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 آلِهِ وَسَلَّمَ ط

حضرت ابو سعید خدری  
**بیماری سے گناہ معاف ہونے میں** اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
 عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جب بھی کسی  
 پریشانی، بیماری، لہج و ملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور

اگر اُسے کاٹا بھی چُپھ جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ (اخرجہ البخاری باب ماجاء فی کفارة المروض)  
**حدیث** ابو داؤد کی ایک روایت ہے: کوئی شخص ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے و یُصَلِّی رَكَعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَبِوَجْهِهِ عَلَيْهَا اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ "اور دو رکعت نماز پڑھے کہ دل اور چہرے سے متوجہ رہے مگر اُس پر جنت واجب ہو گئی۔"

**حدیث** صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي اُصَلِّي۔ (بخاری شریف)  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ٹھیک اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔"

**عذاب برزخ کارائز** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ برزخ اس آڑ کو کہتے ہیں

جو دو چیزوں کے درمیان میں حائل ہو۔ یعنی ارواح اس مقام پر رہتی ہیں جو دنیا و آخرت کے درمیان ہے اور وہاں آزاد ہیں۔ اس کارائز میں جہاں چاہتی ہیں آتی جاتی ہیں۔ یعنی دنیا اور عقبی کے مابین اہل ایمان کی ارواح کشادہ برزخ میں ہیں جس میں سکون اور نعمتیں ہیں اور کفار کی رُو عین تنگ برزخ میں ہیں جہاں تکالیف ہیں۔

یہاں یہ جاننا لازم ہے کہ قبر کے عذاب سے عذاب برزخ مُرَاد ہے جو شخص عذاب کا مستحق ہوتا ہے اُسے ضرور عذاب سُجگمتنا پڑتا ہے خواہ دفن ہو یا نہ ہو۔ مثلاً درندے کھا جائیں یا آگ میں جل کر راکھ ہو او اُس کی راکھ ہو یا میں اُڑ جائے یا پھانسی کے تختہ پر لٹکا رہے یا سمندر وغیرہ میں ڈوب جائے۔ برزخ میں رُو ح اور بدن پر عذاب اور ثواب ہوتا ہے۔ (شرح الصدور، کتاب الروح)

**تسبیحات ابی المعتمر** : سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
 عَدَدَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَعَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَزِنَةَ مَا خَلَقَ وَزِنَةَ مَا هُوَ  
 خَالِقٌ وَمِثْلَ مَا خَلَقَ وَمِثْلَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَمِثْلَ مَا سَمَوْتِهِ وَمِثْلَ أَرْضِهِ  
 وَمِثْلَ ذَلِكَ وَأَضْعَافَ ذَلِكَ وَعَدَدَ خَلْقِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمُنْتَهَى  
 رَحْمَتِهِ وَمِثْلَ كُلِّ مَاتَةٍ وَمَبْلَغَ عَلَيْهِ وَرِضَاهُ وَحَتَّى يَرْضَى وَإِذَا  
 رَضِيَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَهُ بِهِ خَلْقَهُ فِي جَبِيحِ مَا مَضَى وَعَدَدَ مَا هُمْ فِيهَا  
 بَقِيَ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَسَاعَةٍ مِنَ السَّاعَةِ  
 وَنَسْمَةٍ وَشَيْءٍ وَنَفْسٍ وَكُمْحَةٍ وَطَرْفَةٍ مِنَ الْأَبَدِ إِلَى الْأَبَدِ  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ لَا يَنْقُطُ أَوْلَاهُ وَلَا يَنْفَدُ  
 أُخْرَاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 مِثْلَ ذَلِكَ وَأَضْعَافَ ذَلِكَ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ○

یہ تسبیحات ابوالمعتمر سلیمان نبی رحمتہ اللہ علیہ نے نفل کی ہیں جو عشاء  
 کے وضو سے تمام رات نفل پڑھا کرتے تھے شعبہ نے کہا میں نے ان سے بڑا صوفی  
 نہیں دیکھا۔ ۱۴۳ھ میں ۹۷ برس کی عمر میں بصرہ میں وفات پائی۔ فرمایا یونس بن  
 عبید نے ایک آدمی کو خواب میں دیکھا یہ روم کے علاقہ میں شہید ہوا تھا، میں نے  
 پوچھا: اگلے جہان میں تم نے کونسا عمل افضل دیکھا۔ اس نے کہا تسبیحات ابی المعتمر  
 اللہ کے ہاں بلند درجہ ہے معتمر بن سلیمان بتاتے ہیں کہ میں نے عبد الممالک بن  
 خالد کو موت کے بعد دیکھا اور پوچھا: تمہارا کیا بنا؟ انہوں نے کہا: بہت اچھا  
 ہوا۔ کہنے لگے، بھائی وہ تسبیحات ابی المعتمر دیکھ رہا ہے وہ بہترین چیز ہے

(وقت القلوب / احیاء العلوم)  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى جَبِيحِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد ایک پرچہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس کو اپنے ساتھ رکھے۔ اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے۔ اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت دُرود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ مہاجرِ مکی (متوفی ۱۳۱۷ھ)

آپ نے اپنے رسالہ ضیاء القلوب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے لکھا ہے کہ

حضور اقدس ﷺ کی صورتِ مثالیہ کا تصور کر کے دُرود شریف پڑھے اور دہنی طرف یا اَحْمَدُ اور بامیں طرف یا مُحَمَّدُ اور یا رَسُوْلُ اللّٰهِ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔



بیہقی نے حضرت ابن عباس

## حفاظت مال کیلئے

رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت کریمہ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ (سورہ بنی اسرائیل آخر) کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت کریمہ چوری سے امان میں رکھتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے جب سونے کا ارادہ کیا تو اس آیت کریمہ کو پڑھ لیا۔ پھر ان کے گھر میں چور آیا اور گھر کا تمام سامان اکٹھا کیا اور لے چلا اور وہ صحابی رضی اللہ عنہ جاگ رہے تھے۔ یہاں تک کہ چور سامان لیکر دروازے تک پہنچا مگر اس نے دروازہ بند پایا۔ پھر اس نے گٹھڑی کو رکھ دیا دیکھا تو دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اُس نے پھر گٹھڑی اٹھائی اور دروازہ بند پایا۔ پھر گٹھڑی کو رکھ دیا، دیکھا تو دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اُس نے پھر گٹھڑی اٹھائی اور دروازہ بند پایا۔ چور نے اس طرح تین بار کیا۔ یہ حال دیکھ کر صحابی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور کہنے لگے: "میں نے اپنے گھر کو محفوظ کر لیا ہے۔"

خطیب نے "رواۃ مالک" میں

## دفع فقر کیلئے دعاء

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

کی کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دنیا نے مجھ سے پیچھے پھیر لی ہے اور روگردانی کر لی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا تم صلوٰۃ ملائکہ اور تسبیح خلان کیوں نہیں پڑھتے۔ وہ اسی کی وجہ سے رزق پانی ہے۔ تم طلوع فجر کے وقت یہ دعاء ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ دنیا تمہارے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔ دعاء یہ ہے: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ ط۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

اس کے بعد وہ صحابی رضی اللہ عنہ چلے گئے۔ پھر کچھ دن بعد آئے اور  
 عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم! میرے پاس دنیا استفادہ  
 آتی ہے کہ اب میں نہیں جانتا کہ اسے کہاں رکھوں۔  
 بیعت کرنا کسی نہ کسی مرشد کی ضروری ہے۔

**بیعت** بلکہ بیعت کرنا سنت ہے۔  
 مسلم شریف میں ہے کہ جس کے گلے میں کسی کی بیعت کی  
 رستی نہ ہو اور وہ مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔  
 مشائخ رحمہم اللہ کا شجرہ گویا اس پٹہ کی زنجیر ہے جس کی پہلی کڑی  
 مرید کے گلے میں اور آخری کڑی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 ہاتھ میں ہے۔ یعنی جب تم شمع نبوت سے دور ہو، تو پھر ایسے  
 شیشوں سے تعلق رکھو جن سے یہ نور چھین چھین کر آ رہا ہے حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت کی بارش ہیں اور علماء و مشائخ کرام  
 تالاب۔ جو بارش نہ پائے وہ ان تالابوں سے اپنے ایمان کے  
 کھیتوں کو پانی دے۔ سہ ہر کہ اوپر سے نہ باشد پیرے او شیطاں  
 بود۔ خرپوتی شریف نے لکھا ہے کہ جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر  
 شیطان ہوتا ہے۔

**حدیث** حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو پلانے والا سب سے  
آخر میں خود پئے گا۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع  
فرمایا ہے۔ (دارمی)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی  
بندہ کو خداوند کریم کوئی نعمت عنایت فرمائے اور وہ چاہے کہ وہ باقی  
رہے تو اسے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

(طبرانی)

صحیح بخاری میں ہے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ  
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہدیہ ہدیہ تھا لیکن اس  
زمانہ میں رشوت بن گیا۔

**حفاظت** یہی رحمۃ اللہ علیہ نے منافع القرآن میں لکھا  
ہے جو آدمی سفر کے لئے اپنے گھر سے نکلنے وقت  
دروازہ پر کھڑے ہو کر تین باریہ آیت پڑھے: **وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ**  
**مَحِيطٌ** تو اس گھر میں جتنے لوگ ہیں ہر آفت سے امن میں رہیں گے  
اور جو اپنے اوپر اور اپنے بچوں پر تین دفعہ پڑھ کر دم کرے تو ہر شر  
سے محفوظ رہے۔

● فضل بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا میں ایک بار بہت  
قرضدار تھا اور یہ پڑھا کرتا تھا مجھے خواب میں کسی نے کہا فلاں جگہ  
جا کر وہاں سے اپنے قرض کے موافق لے لے میرے ایک دوست  
نے مجھ سے یہ دعا سیکھی۔ **دُعَا رِبِّہِ ہِیَ: یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ**  
**بِحُرْمَتِہِ وَجْہِکَ الْکَرِیْمِ اَعْطِنِیْ صِحَّتَہِ فِیْ قُوَّةٍ وَطُوْلِ عَمْرِ**

فِي حُسْنِ عَمَلٍ وَوُسْعَةِ رِزْقٍ وَلَا تُعَذِّبُنِي عَلَيْهِ. پس خداوند  
تعالیٰ نے یہ تینوں چیزیں عنایت فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرض ادا کر دیا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے ایک میت پر  
نماز جنازہ اس لئے نہیں پڑھی کہ وہ قرضدار تھا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم قرض دار پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے جب تک اس کا قرضہ ادا نہ ہو  
جاتا یا کوئی ذمہ نہ لے لیتا) اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کے  
قرض کے موافق دراہم لاتے اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ  
وسلم) آپ اس پر نماز پڑھئے۔ یہ روزانہ توبہ سورہ قل هو اللہ احد  
پڑھا کرتا تھا۔ (نزہۃ المجالس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔  
راوی کہتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھانے کے  
بارے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ زیادہ بُرا  
ہے۔ (سنن دارمی جلد ۱)



## برائے آسانی وضع حمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

نے روایت بیان کی کہ حضرات

عیسیٰ ویحییٰ علیہما السلام ایک صحرا میں تھے۔ ناگاہ دونوں نے ایک صحرائی جانور کو جننے کی دشواری میں دیکھا تو عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ علیہ السلام سے کہا یہ کلمات پڑھو حَتَّةُ وَلَدَاتُ مَرْيَمَ وَمَرْيَمُ وَلَدَاتُ عِيسَىٰ أَخْرَجَ آيَهَا الْمَوْلُودُ بِقُدْرَةِ الْمَلِكِ الْمَعْبُودِ۔ جب یہ کلمات یحییٰ علیہ السلام نے پڑھے تو جانور سے بسہولت بچہ پیدا ہو گیا۔ حماد ابن زید علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ کوئی عورت دروازہ میں مبتلا ہو اور یہ کلمات اس کے نزدیک پڑھے جائیں تو بہت جلد اس کا وضع حمل ہو۔ یہاں تک کہ کسی جانور کو وضع حمل میں دشواری ہو اسے بھی وضع حمل میں آسانی ہو۔

۲ : یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہما سے منقول ہے کہ حاملہ عورت جو کہ قریب الوضع ہو اس کے پاس یہ دعا پڑھو اور پھونک مارو یا چوپایہ جو اس تکلیف میں ہو تو یہ پڑھو : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عِزَّتِيْ مَعْنَدَ كَرْبَتِيْ وَ اَنْتَ عُمْدَتِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ وَ اَنْتَ صَاحِبِيْ عِنْدَ بَلِيَّتِيْ وَ اَنْتَ مُنْقِذِيْ عِنْدَ وَحَلَّتِيْ وَ اَنْتَ وَاوِيْ نِعْمَتِيْ عِنْدَ فَرَحَتِيْ۔

۳ : علامہ زیاد بن علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ قریب الوضع حمل کے پاس یہ آیات پڑھیں۔ آیت الکرسی۔ اِنَّ رَبَّكُمُ الَّذِي الْاٰیةِ سُوْرَةُ اَخْلَاصٍ اَوْ مَعُوْذَتَيْنِ اَوْ سُوْرَةَ فَاتِحَةٍ اَوْ رِبِّ دَعَارٍ پڑھیں : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ تو بچہ آسانی پیدا ہوگا۔ اور آسانی ولادت

کے لئے سورۃ الشفاق لکھ کر اس عورت کے گلے میں لٹکا دیں اسی وقت وضع حمل ہو جائے گا۔ باذن اللہ (مغربات دیرینی)

طیالسی اور امام بیہقی علیہما الرحمۃ  
**امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اعزاز** نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریش کو بُرے الفاظ سے یاد نہ کرو کیونکہ ان کا ایک عالم روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس عالم سے مراد حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ ہیں کیونکہ کسی عالم کا علم روئے زمین پر اتنا نہیں پھیلا جتنا علم حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا پھیلا ہے۔

التشریحی علیہ الرحمۃ نے کہا جب تم میں سے کوئی کسی سے  
**جن نکالنا** جن نکالنا چاہے تو اس کے دائیں کان میں سات بار

اذان کہو اور سورۃ فاتحہ، معوذتین، آیتہ الکرسی، وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور سورۃ حشر کی آخری تین آیات هُوَ اللَّهُ الَّذِي اور سورۃ الصافات پوری پڑھو اس سے گویا وہ جن آگ میں جل گیا۔ (سعادت دیرین)

ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ سے مروی  
**حاجت پوری ہو** ہے جو کوئی نماز فجر کے بعد یہ دعائیں بار

پڑھے اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مَنْتَانُ يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَعَلَىٰ آلِهِ وَافْعَلْ لِي كَذَا وَكَذَا۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے۔ پوری ہوگی۔

۶۶ بار اسم اللہ کا غذیر لکھ کر  
**صحت پانی کیلئے** مرض کو گھول کر پلا دیں شفا ہوگی۔

(زرعفران سے لکھیں تو بہتر ہے)

اللہ تعالیٰ کا ولی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کہ زمین پر کوئی ورق کتاب اللہ (قرآن مجید) سے یا اُس کا جزو و گمراہے تو اُس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ ملائکہ کو بھیج دیتا ہے وہ اپنے پرول سے اُس کی نگرانی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی اُسے اٹھا لیتا ہے اور جو زمین سے کوئی پرزہ اٹھالے جس پر اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے نام کو علیتین میں بلند کرے گا اور اُس کے مال باپ کے عذاب کو کم کرے گا اگرچہ وہ کافر مرے ہوں۔ (رواہ الصغیر طبرانی)

سو کڑے کی بیماری سے بچاؤ ابو داؤد، ترمذی اور

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، اُس کے دائیں کان میں اذان دے اور بائیں میں اقامت۔ اُس بچے کو اُمّ الصبیان (سوکڑا) کی مرض نہ ہوگی۔

امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے پر مال و اولاد کا انعام فرمائے اور وہ اُکھے ماستاء اللہ لا وقتونہ الا باللہ۔ وہ موت کے سوا کوئی آفت اُن پر نہ دیکھے گا۔

ابو عمر بن عبد البر نے "المہذب" میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ جو شخص شام کے وقت سکلام علی نوح فی العالمین پڑھے اُسے بھو و غیرہ نہیں کاٹے گا۔

حضرت ابو ہریرہ  
ماں باپ کی بڑھاپے میں خدمت رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی ناک خاک  
 آلود ہو جس نے اپنے ماں باپ کے بڑھاپے کو پایا اور جنت میں داخل  
 نہ ہوا۔ (یعنی اُن کی خدمت کر کے جنت کا مستحق نہ ہوا۔ بخاری و مسلم)

تلاوت کلام الہی و قرب الی اللہ امام احمد بن حنبل

رحمۃ اللہ علیہ نے  
 خواب میں رب العزت جل و علا کی زیارت کی تو عرض کی: اے  
 میرے رب! تمہارا قرب کیسے نصیب ہوتا ہے؟ فرمایا: اے احمد!  
 میرے قرآن کریم کی تلاوت سے! عرض کی اے میرے رب! سمجھ  
 یا بغیر سمجھے بھی؟ فرمایا: اے احمد! سمجھ کر اور سمجھے بغیر بھی! آپ سے  
 پوچھا گیا۔ اے امام! آپ اُن عوام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں  
 جو فہم و سمجھ کے بغیر تلاوت کرتے ہیں؟ فرمایا: کہ صحیح حدیث سے  
 ثابت ہے کہ اُس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں۔

حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ  
 سے نیک اعمال کی توفیق مانگے تو عمل میں جلدی کر، دنیا میں اپنے  
 جسم کے ساتھ اور آخرت میں اپنے دل کے ساتھ۔

مجاہد بن جہین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہاری آخری بات  
 کلمہ لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ہونا چاہئے کیونکہ  
 نیند و فوات ہے کیا معلوم اسی میں خاتمہ ہو جائے۔ ابراہیم النبیؑ  
 فرماتے ہیں علم سے یہی کافی ہے کہ خوفِ خدا حاصل ہو جائے اور

جہالت سے یہی کافی ہے کہ انسان اپنے عمل سے خوش ہو اور فرمایا کہ جب تو کسی شخص کو تکبیر اولیٰ میں سُستی کرتا ہو دیکھے تو اُس سے ہاتھ دھو لے۔

ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ میں نے ایک محفل میں کہا:

مَحْمَدًا بَشَرًا لَا كَالْبَشَرِ بَلْ هُوَ يَا قُوْتُ بَيْنَ الْحَجَرِ ط  
 تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے بخشے اور ہر اُس شخص کو بخش دیا ہے جس نے تیرے ساتھ مل کر یہ کہا۔ اور آپ وفات تک ہر محفل میں یہ کہتے رہے۔ اور فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر الْحَبْدُ لِلَّهِ، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اور مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ سے۔ امام مالک علیہ الرحمۃ کا یہ معمول تھا کہ آپ اُٹھتے بیٹھتے مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کا ورد کرتے تھے حتیٰ کہ آپ نے اپنے گھر کے دروازے پر لکھ رکھا تھا۔

(طبقات امام شعرائی جلد دوم ۲۳۸)

**حدیث:** حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الرَّجُلَ لِيُحَرِّمَ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ "اے شک آدمی گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (برکت اٹھ جاتی ہے) (الترغیب والترہیب)

**حدیث:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن جب اسرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اوپر سے کسی دروازہ کے کھلنے کی آواز

سُنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اُپر اُٹھایا حضرت  
 جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو کہ  
 صرف آج ہی کھلا ہے، آج سے پہلے نہیں کھولا گیا۔ اس میں سے  
 ایک فرشتہ نازل ہوا ہے۔ یہ فرشتہ اس سے پہلے زمین پر نہیں اُترا۔  
 اُس فرشتہ نے سلام عرض کیا اور کہا آپ کو دو توروں کی بشارت ہو  
 جو آج سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہیں دئے گئے۔ وہ ہیں فاتحہ  
 الكتاب (سورہ فاتحہ) اور سورہ بقرہ کا آخری حصہ۔ اس میں سے جو  
 حرف بھی آپ پڑھیں گے اس میں مانگی ہوئی ہر چیز آپ کو مل جائے  
 گی۔ (اسے مسلم، نسائی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا یہ حدیث  
 برثر الطبخاری و مسلم صحیح ہے)۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ  
 اس کا خاتمہ اچھا کرے وہ لوگوں کے بارے میں اچھا گمان رکھے اور  
 جو چاہے کہ اللہ اس کے دل کو روشنی بختے تو وہ گوشہ نشینی، کم کھانا،  
 بے وقوفوں سے دُوری اختیار کرے۔ اور فرمایا ہر مسلمان کے لئے  
 پسند کرنا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود  
 شریف پڑھے۔

حدیث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا جس مسلمان نے وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر نماز میں اس  
 طرح کھڑا ہوا کہ جو کچھ کہتا ہے اُسے سمجھتا بھی ہے تو وہ (گناہوں سے)  
 پاک ہو گیا اور اُس دن کی طرح ہو گیا جس دن اُس کی ماں نے  
 اُسے جنم دیا تھا۔ (اسے حاکم علیہ الرحمۃ نے روایت کیا۔ یہ حدیث  
 صحیح الاسناد ہے صحیح مسلم میں بھی اسی طرح ہے)۔

عشتر کی نماز کے بعد دو نفل پڑھ کر سو دفعہ یا علیہم  
**استحارہ** عَلِمْنِيْ سَوْبَارِ يٰ اَرْشِيْدُ اَرْشِيْدُنِيْ سَوْبَارِ يٰ اَخْبِيْرُ  
اَخْبِرْنِيْ سَوْبَارِ يٰ هَادِيْ اِهْدِنِيْ - پڑھے اقل و آخر و وپاک پانچ  
بار۔ حال معلوم ہو جائے گا۔ (مرقع کلیبی)

باری کے بخار کا تعویذ **باریک کاغذ پر بِسْمِ اللّٰهِ فَزَرْتُ**  
**بِسْمِ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِسْمِ اللّٰهِ قَلْتُ**  
لکھے روزانہ ایک پرچہ پانی سے نکلے۔

**عام بخار کے لئے** اَزَلِيْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ يَزِيْلُ  
الزَّوَالِ وَهُوَ لَا يَزَالُ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَنَزَلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ  
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ باریک کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر پی لے۔

**ہر مشکل کام اور لاعلاج مرض کیلئے** صبح کی سنت و فرض  
کے درمیان التالیس بار  
سورہ فاتحہ مع بسم اللہ تلا  
کر یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ  
پڑھیں۔ (مِلْ حَمْدُ يَلْه) جس مہم حاجت یا مرض کے لئے پڑھیں  
گے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

**نظر تیز ہو جائے** عشتر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے  
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پانچ بار سورہ  
کوثر پڑھے اور سلام پھیر کر تین بار اَللّٰهُمَّ مَتَّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ  
وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِيْنِيْ۔ پڑھ کر انگوٹھوں پر دم کر کے آنکھوں  
پر لگائے۔ (مرقع کلیبی۔ شاہ کلیم اللہ علیہ الرحمۃ)

## نماز چاشت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

مُسلِمَانِ زَمِينِ كَعَسَى بَهِي حَصْتِي مِيں آكر نماز چاشت كِي دُورِ حَتِّ اِدَا كَرِے اور پھر يِه دُعَا كَرِے : تَرَجْمَه : اے اللہ ! مِيں تيرَا بندہ تيرے عَمَد اور وَعْدے پر قَام ہوں تو نے مجھے پيدا كيا ہے حالانكہ مِيں كچھ بَهِي مَنِيں تَهَا مِيں تَجھ سے اپنے گناہوں كِي مُعَافِي مانگتا ہوں كيونكہ مِيرے گناہوں نے مجھے مُشْكَل مِيں ڈال ديا ہے اور مجھے گھير ليا ہے تاہم تو اگْر مُعَاف كَرنا چاہے تو مجھے مُعَاف كَر دے اے رَحْمَان ! (حضرت عمر فرماتے ہیں) اِسِي نَشْتِ كے دورانِ اللہ تعَالِي تمام گناہ مُعَاف فرمادے گا اگْر چھ سَمَنَدِر كِي جھاگ كے برابر ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ

## مَقْرُوض كُو مُہَلَّت دو (حدیث)

رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور خادم سے کہتا جب تم وصولی کے لئے کسی غریب و تنگ دست کے پاس جاؤ تو اس سے درگزر سے کام لو۔ (مہلت دو) شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر فرمائے جب وہ (بعد از وفات) اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا تو اللہ کریم نے اسے مُعَاف فرما دیا۔ (التزغیب والتزہیب)

حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ تنگ دست پر آسانی کرتا ہے یَسِّرَ اللہُ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی فرماتا ہے۔ (اس کو ابن حبان، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔) (التزغیب والتزہیب)



## جامع دُعاء حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی دُعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے بہت سی دُعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام دُعائوں کی جامع دُعا نہ بتاؤں؟ تم یوں کہو: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترمذی جلد ۲، باب الدعوات)

وَاللّٰهُمَّ اَكْرِمْ هَذِهِ الْاُمَّةَ الْبُحْدِيَّةَ بِجَمِيْلِ عَوَائِدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِكْرَامًا لِمَنْ جَعَلْتَهَا مِنْ اُمَّتِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ط

**ترجمہ:** "اے اللہ اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں جہانوں میں اچھے انجام سے عزت بخش وہ جو تو نے کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمّتی بنا کر عطا کیا۔"

ہر فرض نماز کے بعد ایک بار پڑھو۔ اس دُعا پر مداومت کرنی چاہئے  
حسنِ خاتمہ کے لئے بہترین دُعا ہے۔ (افضل الصلوات)

وَلَمْ يَلْمِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ نَزْمًا لِفِرْدَوْسٍ  
نظر سے بچاؤ کے لئے دم

روایت کی کہ قرآن کریم میں نظر بد سے بچاؤ کی آٹھ آیتیں ہیں۔ سات سورہ  
فاتحہ کی اور ایک آیت الکرسی پڑھ کر دم کریں۔ بیہقی علیہ الرحمۃ نے جابر بن  
عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنَ السَّيِّمِ، فاتحہ زہر سے شفا ہے  
الخلعی رحمہ اللہ نے اسے ذرا لفظی تبدیلی سے روایت کیا، فَاتِحَةُ  
الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ۔  
سورہ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے بجز سام کے اور سام موت ہے۔  
بیہقی علیہ الرحمۃ نے الدعوات

زچگی کی تکلیف دوز ہو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے کہ جس عورت کو زچگی میں تکلیف ہو تو  
کاغذ پر یہ لکھ کر اسے پلایا جائے خلاصی پائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَى رَبُّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَانَتْهُمْ يَوْمَ  
يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحًى كَانَتْهُمْ يَوْمَ  
يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ  
بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۝ علاوہ ازیں  
دروازہ کے لئے صاف ستھرے بزین میں لکھا جائے پھر اسے پانی میں  
حل کر کے حاملہ کو پلاوے اور اس کے پیٹ پر چھینٹے مارے جائیں  
انشاء اللہ آرام و خلاص ہو۔ آیات یہ ہیں: إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ  
وَإِذِ انْتَبَهَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ وَأَلْقَتْ مَا  
فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝

عذرا خواہی عوارف المعارف میں حضرت نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی اپنے  
 بھائی سے عذرا خواہی کرے اور وہ اسے نہ ملے تو اس پر چنگی والوں کے  
 برابر گناہ ہوتا ہے۔

صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں برکت حضرت انس  
 رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے رزق میں  
 کشائش اور عمر میں ترمی چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری و مسلم)

بدکار عورت کی مغفرت (حدیث) سیدنا ابو ہریرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک فاحشہ عورت کہیں  
 جا رہی تھی، راستہ میں ایک کنواں تھا۔ اس نے دیکھا کہ کنویں کے  
 کنارے ایک کتا جاں بلب ہو رہا ہے۔ (اس نے اندازہ کیا کہ  
 یہ کتا پیاسا ہے یہ کنویں پر آیا ہے کہ پانی پئے مگر پانی نکال نہیں  
 سکتا اور یہاں گر پڑا ہے) تو اس نے اپنا موزہ کنویں میں لٹکایا اور  
 پانی نکال کر اس کتے کے منہ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اتنی سی  
 بات پر اس بدکار عورت کو بخش دیا۔ (وہ جنتی ہو گئی)۔

(مسند امام احمد / صحیح بخاری جلد ۱، ص ۲۶۴)

بچہ ہر شے سے محفوظ رہے وَاللَّهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ  
مُحِيطٌ پڑھ کر بچوں پر

دُم کیا کریں۔ سائٹ کالے کا سو فیصد آزمودہ عمل پہلی محرم سے  
 دسویں محرم تک روزانہ بعد نمازِ عشرِ اس آیت کو ایسا ہی (۸۱)

بار پڑھے، نافع نہ کرے اور دائیں ہاتھ پر (تھیلی پر) دم کرے (یعنی پھونک مارے) اگلے سال محرم تک عامل رہے گا جس کسی کو سانپ کاٹے، اس کو یا جو آکر بتائے، اسے دائیں ہاتھ سے منہ پر تھپڑ مارے۔ شفا ہوگی انشاء اللہ۔ آیت یہ ہے:

انہم یکیدون کیداءہ تا امہلہم دویداً ۵ (سورۃ الطارق پت  
 لآ ایلہ الا اللہ ادم صفی اللہ  
 لآ ایلہ الا اللہ موسی کلیم اللہ  
 لآ ایلہ الا اللہ عیسی روح اللہ لآ ایلہ الا اللہ محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

**طریقہ** جس ٹانگ میں درد ہو اس طرف کے چولہے پر لوہے کا چمٹا رکھ کر اس عمل کو سات بار پڑھیں اور آہستہ آہستہ چمٹائیچے کی طرف لیتے جائیں۔ جب چمٹا پاؤں پر آجائے تو چمٹے کو یمن بار جھاڑیں۔ اس عمل کو سات بار دہرائیں آرام آجائے گا۔

**جسم کے ہر درد کے لئے** ہو اللہ الذی لا الہ الا هو تا عزیذ حکیم  
 (سورۃ سحر کی آخری آیات) سوال لاکھ بار با وضو پڑھیں۔ سورج کے طلوع کے وقت شروع کریں۔ چالیس دن میں سوال لاکھ پورا کریں۔ آپ عامل ہو جائیں گے۔ جس جگہ درد ہو وہاں ہاتھ رکھ کر سات بار پڑھ کر دم کریں شفا ہوگی۔ بفضلہ تعالیٰ۔

**درد کے لئے** اللہم اذہب عتی سؤء ما آجد و فحشہ بداعوۃ نبیک  
 المبارک الامین المکین عندک۔ درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر سات دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر سات دفعہ یہ دعا پڑھیں اور

دُم کریں (پھونک ماریں)

درد و مرض کے لئے بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوذُ بِعِزَّةِ

اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ  
مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِي هَذَا . درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ  
کر کم از کم پانچ یا سات بار پڑھ کر دم کریں . ہر نماز کے بعد تین دن  
تک مسلسل یہ عمل کریں مجرب ہے .

گمشدہ شے یا لڑکی لڑکا لاپتہ ہو تو يَا حَفِيظُ اَيْك

يَا بَيْتِي اِنَّ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ  
اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يٰ اَتِ بِهَا اللّٰهُ جَمِيْعًا ۝۹  
بار پڑھیں . بلا ناغہ چند دن پڑھیں گمشدہ شے مل جائے گی .

درازی عمر کے لئے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ سِتْر (۷) بار ہر  
بعد میں تین بار درود شریف .

برائے ہچکی سخت ایک ریٹھہ کالے کپڑے میں  
باندھ کر گلے کے ساتھ باندھے . اسی  
وقت ہچکی بند ہو جائے گی .

مردہ دلی سے بچنے کا وظیفہ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ

جَدِّهِ وَاَبِيْهِ وَاُمِّهِ وَبَدِيْهِ نَجِّنِيْ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ  
الَّذِيْ اَنَا فِيْهِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ بِنُوْرِ  
مَعْرِفَتِكَ حَتّٰى اَعْرِفَكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ كَمَا يَدْبِغِيْ اَنْ

تَعْرِفَ بِهِ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

فجر کی سنت و فرض کے درمیان ۳ بار۔ (مغربات دیرینی)  
حضرت ابو بکر بن محمد کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خواب میں  
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے عرض  
کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم، اللہ تعالیٰ کے حضور دعا  
فرمائیں کہ میرا دل مردہ نہ کرے۔ آپ نے فرمایا، ہر روز چالیس مرتبہ یہ  
پڑھا کرو: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَبِيْرُ شَيْخِ كِتَابِي رَحْمَةُ اللَّهِ  
فرماتے ہیں، میں نے خواب میں ایک خور کو دیکھا۔ پوچھا تو کون ہے؟  
اُس نے کہا جنت کی خوروں میں سے ہوں۔ میں نے کہا اپنے آپ  
کو میرے نکاح میں دے دے، اور یہ کہ تیرا حق مہر کیا ہے؟ اُس  
نے کہا کہ اپنے نفس کو پسندیدہ چیزوں سے روکنا۔ نیز شیخ نے کہا ہم فقیر  
لوگ اپنے امر کی ابتدا میں عشر کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے پھر  
ہمیں پتہ چلتا کہ ایک شخص سو رہا ہے تو ہم اُسے اپنے سے افضل اور  
بہتر جانتے۔

مہر چیز اللہ کے سپرد کرو محفوظ رہے گی روضۃ الریاحین

یہ حکایت  
میں لکھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو عطیات دے رہے  
تھے کہ اچانک ایک شخص اپنے بیٹے کے ہمراہ داخل ہوا۔ حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا جیسا یہ تمہارا بیٹا تم سے مشابہ ہے ایسا  
میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اُس شخص نے کہا۔ اس کی حکایت آپ  
کو سناتا ہوں۔ ایک دفعہ میں نے سفر کا ارادہ کیا۔ اور یہ اپنی مال  
کے شکم میں تھا۔ اس کی مال نے کہا کہ تو مجھے اس حالت میں چھوڑے  
جا رہا ہے۔ سو میں نے کہا اسے اللہ کے سپرد کرنا ہوں جو تیرے شکم

میں ہے۔ پھر میں چلا گیا۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو پتہ چلا کہ تمہاری بیوی فوت ہو چکی تھی۔ ہم اس کی قبر پر آئے تو قبر پر آگ روشن ہوئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ آگ کیسی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ آگ ہر شب اس قبر پر روشن ہوتی ہے۔ میں نے کہا واللہ! یہ عورت قائم اللیل اور روزہ دار تھی۔ سو میں نے پھاوڑ لیا۔ قبر کھودی تو کیا دیکھتے ہیں کہ یہ لڑکا ایک چراغ کے پاس بیٹھا کھیل رہا ہے۔ تب کہا گیا یہ تیری امانت ہے، اگر تو اس کی مال کو بھی ہمارے سپرد کرنا تو اسے بھی زندہ پانا۔

● یہ دُعا ہر نماز کے بعد پڑھیں: **اللَّهُمَّ مَغْفِرَتِكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي**۔ اے اللہ! تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔

**دُعا** **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ . تَطَلَّمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ . (معارج النبوت)**  
**اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ ذَاتِ الْكُونَيْنِ وَالْأَمْكَانِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا**  
**اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ** ۰

**دعا** امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے الکبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جیسا وار ہے، کریم ہے، اُسے جیسا آتی ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ بلند کرے پھر وہ انہیں خالی واپس لوٹا دے، اُن میں خیر نہ ڈالے۔ فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ بلند کرے تو یوں کہے: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ یہ تین بار کہے۔ پھر جب ہاتھوں کو لوٹائے تو چہرے پر اُس کو انڈیل دے (ہاتھ منہ پر پھیرے)۔ (طبرانی)

**صدقہ** امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمۃ نے کتاب "قضاء الحوائج" میں اور امام بہیقی علیہ الرحمۃ نے "الشعب" میں اصہبہانی علیہ الرحمۃ نے "التزویب" میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خفیہ صدقہ رب کریم کے غضب کو بھجا دیتا ہے۔ صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔ نیکی کے کالم بُرائی کی جگہ سے بچاتے ہیں۔

**رونی صدقہ خیرات کر کے کا صلہ** امام احمد علیہ السلام نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں ایک عورت گھر سے نکلی۔ اُس کے ساتھ اُس کا بچہ تھکا۔ اچانک بھڑپا آیا اور اُس نے عورت سے بچہ چھین لیا۔ عورت اُس کے پیچھے بھاگی جبکہ اُس کے پاس ایک روٹی بھی تھی۔ اُس کے سامنے ایک سائل آیا تو اُس نے وہ روٹی سائل کو دے دی۔ اسی وقت وہ بھڑپا بچہ کو واپس لایا اور ماں کو لوٹا دیا۔



امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، البزار، ابن خزیمہ، طبرانی، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صدقہ کرے گا وہ ستر شیطانوں کے جبروں سے لچھوٹ جائے گا۔ امام ابن خزیمہ اور حاکم رحمۃ اللہ علیہما اور حاکم رحمۃ اللہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ اعمال ایک دوسرے پر فخر کریں گے تو صدقہ کے گاہیں تم سب کے افضل ہوں۔ (مستدرک للحاکم)

امام طبرانی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہما نے "الشعب" میں حضرت عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ، اپنے صدقہ والوں کی قبروں کی گرمی (پیش) ختم کر دیتا ہے۔ مومن قیامت کے روز اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔

(شعب الایمان ۳)

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ مصیبت صدقہ کو نہیں پھیلاتا سکتی۔

امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ مسلمان کی عمر میں اضافہ کرتا ہے اور اس کو بڑی موت آنے سے بچاتا ہے۔

الاصیہانی علیہ الرحمۃ نے "الترغیب" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صدقہ کی وجہ سے ستر (۷۰) برسی موتیں دور فرما دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: توحید جنت کی قیمت ہے اور حمد ہر نعمت کے شکر کی ادائیگی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اب المیفرود میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب تم میں سے کسی کو چھیناک آئے اور وہ کہے "الحمد للہ" تو فرشتہ کہتا ہے "رَبِّ الْعَالَمِينَ" جب بندہ "رَبِّ الْعَالَمِينَ" کہے تو فرشتہ کہتا ہے "يُرْحَمُكَ اللَّهُ".

ابو ایشیح اور سہیبی رحمہما اللہ نے محمد بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الحمد للہ ذکر اور شکر ہے۔ اس کے علاوہ کوئی چیز ذکر و شکر نہیں ہے۔

حکیم ترمذی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو تین چیزیں عطا فرمائی ہیں جو ان سے پہلے کسی کو عطا نہیں فرمائی: سلام، یہ اہل جنت کا سلام ہے۔ ملائکہ کی طرح صفوف (صف بندی) اور آئین۔ مگر یہ کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو آئین کی سعادت عطا کی گئی۔

ویلمی علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بسم اللہ پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی پھر آئین کہی تو آسمان کا ہر مقرب فرشتہ اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے جسم کے تین سو ساٹھ جوڑے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی طرف سے ہر روز صدقہ کرتا ہے۔ پس انسان جو بولتا ہے صدقہ ہے۔ انسان کا اپنے مسلمان کی کسی معاملہ میں مدد کرنا صدقہ ہے۔

پانی کا گھونٹ پلانا صدقہ ہے، تیرا اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر  
 ملنا صدقہ ہے، اس کو تیرے اعمال نامہ میں صدقہ لکھا جاتا ہے، نیز  
 راستہ سے تکلیف وہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔ (معجم کبیر)

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
 صدقہ دینے سے مال کبھی کم نہیں ہوتا پس تم صدقہ کرو۔

إِنْ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِبْتَا هِيَ. حضرت ابو بکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ہمیں صدقہ کرنے  
 کا حکم دیا، اس دن میری اس مال تھا میں نے سوچا کہ آج میں حضرت  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا۔ پس میں نصف  
 مال لے کر لوگوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ  
 میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے عمر! اپنے  
 اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اس کی مثل،  
 (یعنی نصف مال) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا  
 سامان اٹھالائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ابو بکر!  
 اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض  
 کی، ان کے لئے میں اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں  
 (عمر) نے کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنک! میں کبھی تجھ سے سبقت  
 نہیں لے جا سکتا۔ (مستدرک للحاکم)

پروانہ کو شمع تو بلبل کو پھول بس  
 صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس  
 (اقبال علیہ الرحمۃ)

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

## اصحاب صفہ

امام ابن سبیر اور عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہما نے "زوائد الزہد" میں اور ابو نعیم رحمۃ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں اصحاب صفہ ستر (۷۰) افراد تھے، ان میں سے کسی کے پاس بھی اوپر کی چادر نہیں تھی۔ حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ المعروف بہ دانا گنج بخش، کشف المحجوب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب صفہ کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور ان کی مفلسی و مجاہدہ اور ان کے دلوں کا اس حالت میں خوش ہونا دیکھا تو فرمایا اے اصحاب صفہ! (سائبان والوں) تمہیں بشارت ہے پس جو آدمی میری امت میں سے اس صفت پر بانی رہے گا جس پر تم ہو، بشرطیکہ تم اس حالت پر راضی ہو، وہ جنت میں میرے رفیقوں میں سے ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری اور مسلم رحمہم اللہ نے حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا جبکہ درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا پس وہ دائیں طرف دیکھے گا تو دیکھے گا جو اس نے نیک اعمال کئے پھر وہ بائیں طرف دیکھے تو وہی دیکھے گا جو اس نے برے اعمال کئے ہوں گے اور اپنے سامنے آگ کو دیکھے گا۔ پس آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑا کے ساتھ۔ (صحیح مسلم جلد ۱)

امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ سے متعلق ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ آگ سے چھپکا راہِ دینا ہے اور یہ حکم اُس شخص کے لئے ہے جو رمضان  
الہی کے لئے صدقہ کرتا ہے۔

طبرانی علیہ الرحمۃ نے "الاوسط" میں اور حاکم علیہ الرحمۃ نے حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک کفتمہ کھجور کی ایک مٹھی  
اور ہر ایسی چیز جو مسکین (سائل) کو نفع دے، کے ذریعے تین آدمیوں  
کو جنت میں داخل کرتا ہے، گھر کا مالک جو صدقہ کا حکم دیتا ہے بیوی  
جو اصلاح کے طور پر صدقہ دیتی ہے اور خادم جو مسکین (فقیر) کو وہ صدقہ  
پیش کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریف  
اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمارے خدام کو بھی فراموش نہیں کیا۔  
(مستدرک للحاکم جلد ۲)

امام مسلم علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے  
ہر عضو پر صدقہ کرنا ہوتا ہے۔ پس ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید الحمد للہ  
صدقہ ہے، ہر تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللَّهُ أَكْبَرُ)  
صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور  
چاشت کی دو رکعتیں ان تمام کے قائم مقام ہیں۔ (صحیح مسلم جلد ۲)  
امام ویلیبی علیہ الرحمۃ نے مُسند الفردوس میں عمر بن حصین رضی اللہ  
عنہ سے روایت کی ہے کہ سورہ فاتحہ اور آیت لکڑی جو شخص اپنے  
گھر میں پڑھتا ہے اس کے گھر والے اس دن انسان اور جن کی آنکھ سے  
بچے رہتے ہیں۔

امام ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حضرت الحسنؓ سے روایت کیا ہے: وہ  
فرماتے ہیں: صفت مسلمانوں کے ضعیف الحال لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا

مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق اپنے صدقات اُن کی طرف بھیجتے۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس آتے تو فرماتے: السَّلَامُ  
 عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الصُّفَّةِ - وہ کہتے: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھتے: صَبْحُ  
 كَيْسٍ كِي هِيَ؟ وہ کہتے: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ! خیر کے ساتھ تم  
 نے صبح کی ہے۔

امام ابن سعد علیہ الرحمۃ نے حضرت محمد بن کعب القرظی علیہ الرحمۃ  
 سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اس سے مراد اہل صُفَّة ہیں۔  
 مدینہ طیبہ میں اُن کے مکانات اور خانداں نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے  
 لوگوں کو اُن پر صدقہ کرنے پر ابھارا۔

امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ  
 روایت کیا ہے فرماتے ہیں: صدقہ مال سے کچھ کمی نہیں کرتا اور کوئی بھی  
 شخص اپنا ہاتھ صدقہ دینے کے لئے دراز نہیں کرتا مگر اُس کا صدقہ اللہ  
 تعالیٰ کے ہاتھ میں پہنچتا ہے (اُس کی شان کے لائق) اس سے پہلے کہ  
 وہ سائل کے ہاتھ میں پہنچے۔

امام ترمذی اور حاکم علیہما الرحمۃ نے حضرت فضالہ بن عبید  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مُبَارَكٌ هُوَ اِسْ شَخْصُ كَلِّ جَسَدٍ اِسْلَامٍ  
 كِي هَدَيْتَ كِي كَتِي اَوْر اِسْ كِي مَعِيْشَتِ (ذریعہ معاش) بقدر کفایت ہو  
 اور وہ اس پر قناعت کرتا ہو۔ (مستدرک للحاکم)  
 امام بیہقی اور امام احمد رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

لَهُ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أَحْصَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عنها سے روایت کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا: اے عائشہ! جو تجھے کوئی چیز بغیر مانگے عطا کرے وہ قبول کر لے  
وہ رزق ہے جو اللہ نے تجھے عطا کیا ہے۔ اور فرمایا جو چیز کسی سے بے  
سوال کئے ملے وہ لے لو وہ اللہ کی طرف سے رزق ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ  
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا لوگوں سے مستغنی ہو جاؤ اگرچہ مسواک کا ٹنڈا ہی ہو۔

# اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمتیں پیدا کیں صحیحین میں حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا کیا تو سو (۱۰۰) رحمتیں پیدا فرمائیں۔ پھر ننانوے (۹۹) رحمتوں کو اپنے پاس رکھا اور ایک رحمت کو پوری مخلوق کی طرف بھیجا کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت ہے اس کے متعلق اگر کافر کو معلوم ہو جائے تو وہ بھی جنت سے باپوس نہ ہو اور اللہ کے پاس جو عذاب ہے اگر مومن کو اس کا علم ہو جائے تو وہ عذاب سے بے خوف نہ ہو۔ (صحیح بخاری) امام احمد اور امام مسلم حضرت سلمان سے اور امام احمد اور ابن ماجہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو اسی دن سو (۱۰۰) رحمتوں کو بھی پیدا فرمایا اور ہر رحمت زمین و آسمان کے فاصلہ کے مطابق تھی۔ پھر ان رحمتوں میں سے زمین کو ایک رحمت عطا فرمائی جس کی وجہ سے مال اپنے بچہ پر قربان ہوتی ہے۔ وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر فریضہ ہوتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اللہ نے اپنے پاس رکھی ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کے ساتھ سو (۱۰۰) کو مکمل فرمادے گا۔ (صحیح بخاری / تفسیر مظہری)

**آدم علیہ السلام** امام ابوالشخ نے مجاہد سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کی قبر مسجد الخیف میں بنائی گئی اور حضرت حوا علیہا السلام کی قبر جدہ میں بنائی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ صبح و شام تین تین بار یہ تسبیح پڑھا کریں یہ جامع کلمات ہیں، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ جَدًّا اِيَّوَانِي لہ مسجد الخیف مکہ سے چند میل کے فاصلے پر مینا میں ہے۔ (تفسیر عزیزی تفسیر نعیمی)



حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ اپنی سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے  
 حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص  
 جب تک مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے فرشتے اُس وقت تک اس کے لئے  
 دُعائے صحت کرتے رہتے ہیں۔ اب یہ انسان کی مرضی ہے کہ وہ کثرت  
 سے درود بھیجے یا کم تعداد میں۔ (جلال الافہام: ص ۹۹)

امام دارقطنی نے حضرت امام الاممہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما سے  
 روایت کی۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی  
 اُمت کے لئے دو دعائیں چھوڑی ہیں:

يَا دَائِمًا لَمْ يَزَلْ، يَا لِي  
 وَآلِهِ ابَائِي يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

## مشکلات سے نجات کی دُعا

### برائے حاجت

يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي

مِنْهُ شَيْءٌ يَا اللَّهُ يَا رَبِّ مُحَمَّدٍ أَقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ ط

• حُجَّة الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ!  
 میرے گناہ سمندروں کی لہروں سے بھی زیادہ ہیں جبکہ ہر لہر پہاڑ سے  
 بھی بڑی ہو۔ لیکن رحیم جب معاف کرنے پر آئے تو یہ گناہ اُس کے  
 نزدیک چھڑکے پر سے ابھی چھوٹے ہیں۔ (تفہیم البخاری جلد ۲)

اسلام کی بنیاد پانچ  
 چیزوں پر رکھی گئی ہے

(۱) شہادت دینا کہ سوائے اللہ کے  
 اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں  
 نماز کو قائم کرنا، زکوٰۃ دینا۔ بیت اللہ کا

حج کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

حدیث: تین باتیں اسلام کی جڑ ہیں: ایک تو یہ کہ جو شخص یہ کہے

کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی معبود حق نہیں، اس کو کسی طرح نہ چھڑو، نہ تو اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر کہو اور نہ ہی کسی عمل بد کی بنا پر اسے دائرہ اسلام سے خارج سمجھو۔" الیٰ آخر الحدیث۔

**حدیث:** "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔"

ایک اور حدیث ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: "جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ برابر مسجد میں آتا جاتا ہے تو اس کے ایمان کی شہادت دو۔"

**حدیث:** آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس میں تین باتیں پائی جائیں وہی ایمان کی حلاوت سے لذت یاب ہو سکتا ہے:

"ایک یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام ماسوائے محبوب تر سمجھتا ہو۔ دوسرے یہ کہ جب وہ کسی سے محبت کرے تو اس کی محبت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں لوٹ جانے کو ایسا سمجھے گویا اس کو بھڑکتی آگ میں ڈالا جاتا ہے۔"

جبرائیل علیہ السلام نے ایک اجنبی آدمی کی صورت میں متمثل ہو کر بھری مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ (فرشتوں) پر، اس کی بھیجی ہوئی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یومِ آخرت پر ایمان لاؤ۔" (حجۃ اللہ البالغہ)

**احتمال:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: اس کا کیا حکم ہے کہ ایک شخص خواب سے بیدار ہو کر اپنے بستر یا کپڑوں پر سطوت پاتا ہے اور اسے یاد نہیں آتا کہ اس کو احتمال ہو یا نہیں۔ آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ غسل کرے۔ ایک اور شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کو احتلام ہوا لیکن جاگ کر اس نے کسی قسم کی رطوبت نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے جو شخص اس دین کو مضبوط کرے گا اس شخص پر دین غالب آئے گا۔ پس سیدھی راہ اختیار کرو اور نزدیکی سے کام لو اور خوشی کی بات سناؤ۔ صبح و شام مدد حاصل کرتے رہو اللہ کی۔ اور کچھ رات عبادت کرتے رہو۔

جاڑے کا موسم ایماندار کے حق میں موسم بہار ہے۔ دن چھوٹا ہوتا ہے یہ اس میں روزہ رکھتا ہے۔ رات طویل ہوتی ہے وہ رات کو عبادت کرتا ہے۔ اس کو مختصر لیا بیہقی، احمد اور ابو نعیم نے۔

وقولہ: قِلَّتُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَادِينِ۔ دنیاوی خوشحالی دو قسم کی ہوتی ہے ان میں سے اہل و عیال کا کم ہونا ہے۔ اس کی روایت صاحب مسند الفردوس نے کی جس کے الفاظ یہ ہیں: التَّوْبَةُ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ وَ التَّرَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ وَ الْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ وَ قِلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَادِينِ۔ یعنی تدبیر کرنا وجہ معاش نصف درجے تک حاصل ہونے کے برابر ہے محبت سے رہنا نصف عقل مندی، غم زدہ رہنا نصف وجہ کا بڑھاپا ہے اور کم تعداد میں اہل و عیال والا ہونا دو قسم میں سے ایک قسم کی خوشحالی ہے۔“

وقولہ: عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَ لَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ یعنی ایمان معتبر نہیں اس شخص کا جس میں امانت داری کی صفت نہ ہو اور دیانت نہیں ہے اس شخص کی جو عہد پر قائم نہ رہے۔“

وقولہ: عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَسَنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ“

یعنی "انسان کا اپنے عہد و پیمان میں عمدگی سے پابند رہنا ایمان کی نشانی ہوتا ہے۔" حاکم نے اپنی مستدرک میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

**حدیث:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر میں کوئی تصویر یا کتا یا جنبی آدمی ہو، اس میں فرشتے نہیں آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "جب آدمی صنفی خواہش پوری کرنے کے لئے عملی اقدام کرے تو چاہے انزال نہ بھی ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "اگر دین کی بنائے پر ہوتی تو موزوں پر بالائی سطح پر مسح کرنے کی بجائے ان کے نچلے رُخ پر مسح کرنا بہتر ہوتا۔" (حجۃ اللہ البالغہ)

وقوله عليه الصلوة والسلام: صَنَائِعُ الْمُعْرُوفِ تَقَى مَصَارِعُ السُّوءِ وَصَدَاقَةُ السِّرِّ تَطْفِي عُغْصَبَ الرَّيِّ وَصِلَةُ الرَّحْمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ طَبَقٌ يَسْكِي كَمَا كَرْنَا، بُرِّءَ مَقَامَاتٍ سَبَّحْنَاهُ كَافَاذَهُ وَيَتَابَعُ، چھپے ہوئے خیرات کرنے کا کام خدا کے غصے کو ٹھنڈا کرنے والی چیز ہے۔ قرابت داروں کے ساتھ احسان کرنے سے عمر میں برکت نصیب ہوتی ہے۔ طبرانی نے کبیر میں اس کی تخریج کی جس کی سند حسن ہے۔

**حدیث:** إِنَّكُمْ لَنْ تَسْعَوْا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَسْعَهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخَلْقِ۔ (اگر تم لوگوں کی مالی منفعت (امداد) کی استطاعت نہیں رکھتے تو خندہ پشیمانی اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔)

بیہقی کی یہ روایت ہے کہ بد خلقی عمل کو اس طرح فاسد اور ناکارہ کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

جواہر پارے ❖ - نیک نُو ہونا تمام حکمت کا خلاصہ ہے۔  
اس سے امن و سلامتی حاصل ہوتی ہے اور دوسروں کے دل میں  
محبت پیدا ہوتی ہے۔ (سقراط)

❖ - بات کو دیر تک سوچو، پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو! (افلاطون)  
❖ - زیادہ گفتگو کرنا ہر چند کہ اچھی باتیں ہوں دلیل دیوانگی ہے۔ (ارسطو)  
❖ - خاموشی سب کے آسان کام اور سب سے نفع بخش عادت ہے! (ارسطو)  
❖ - کسی بات کا جواب دینے میں جلدی نہ کر تا کہ بعد میں خفت و نثر مندی  
نہ ہو۔ (ارسطو)

❖ - چھ چیزیں آنکھوں کے نور کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ (۱) زیادہ گرم طعام  
کھانا۔ (۲) گرم پانی سر پر ڈالنا۔ (۳) سورج کی طرف دیکھنا۔ (۴) دھن  
کامنہ دیکھنا۔ (۵) منشیات کا استعمال۔ (۵) کثرت سے رونا۔

(حکیم بقراط)

❖ - اخلاص اس کو کہتے ہیں کہ نیک اعمال کے عوض دنیا و دین دونوں  
سے کچھ نہ چاہے۔ صرف اللہ کی رضا و خوشنودی مقصود ہو۔  
❖ - بچوں کی عبادت کا ثواب والدین کے لئے ہے۔ ہر چیز کی ایک علت  
ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے۔ دُعا کے وقت آسمان کی طرف  
دیکھنا گناہ اور بے ادبی ہے۔

❖ - حج مبرور کی نشانی یہ ہے کہ حاجی کی حالت پہلے سے بہتر ہو جائے۔  
❖ - پہلی صفت میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صفت میں بیٹھنا مسجد  
کی بے ادبی ہے۔

❖ - اولاد کی تاخیر نکاح کے سبب جو گناہ اُن سے سرزد ہوتے ہیں وہ  
والدین کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ (حدیث) جس نے نماز میں  
خشوع نہ کیا اس سے بہتر موقع اسے نہیں ملے گا۔ (مخزن الاخلاق)

جواہر پارے ❖ بچھو سے کسی نے پوچھا: تم میں سے سخت قسم کون سی ہے؟ اس نے کہا سخت اور نرم تو میں نہیں جانتا ڈنک البتہ اگر ایک چلائے گا۔ کسی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لو۔

❖ کھائے پر کھانے کی لذت نہیں، چاہے کھا کے دیکھ۔ بن بلانے کی عزت نہیں چاہے جا کے دیکھ۔

❖ چار نیکیاں افضل ترین ہیں: غصہ کے وقت درگزر تنہائی میں

پارسائی، تنگدستی میں سخاوت اور طاقت کے باوجود انکساری۔

❖ تیری زبان پر دو دروازے دانت اور ہونٹ اس لئے لگائے ہیں کہ تو فضول، بے ہودہ اور نہ کہنے والی بات سے زبان کو بند رکھے۔

دُعائے گمشدگی شیخ جعفر الخلدی کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک قیمتی نگینہ تھا۔ ایک دن وہ نگینہ دریائے دجلہ

میں گر گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ دریائے دجلہ کو ایک کشتی میں سوار ہو کر عبور کر رہے تھے۔ جب انہوں نے ملاح کو کچھ دینا چاہا تو ان کا خر قہ کھل گیا اور نگینہ دریائے دجلہ میں گر گیا۔ انہیں گمشدہ چیز حاصل کرنے کی ایک دُعا مبارکہ یاد تھی۔ انہوں نے پڑھی تو نگینہ ان کا غدوں میں جنہیں وہ اُلٹ پلٹ کر رہے تھے، مل گیا۔ دُعا برائے گمشدگی یہ ہے:

<p>یا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمِ لَارِيْبٍ فِيْهِ اِجْمَعُ عَلَيَّ صَالَتِيْ (عوارف المعارف)</p>	<p>”اے لوگوں کو اُس دن جمع کرنے والے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ میری گمشدہ چیز مجھے لوٹا دے۔“</p>
---	--

● حضرت سید پر مہر علی شاہ حشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء) مدفون گولڑا شریف ضلع راولپنڈی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (ملفوظات مہر بہ)

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے ہر کوئی اس وقت تک نماز میں مصروف شمار کیا جاتا ہے جب تک نماز اسے دوسرے کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اٹھ جائے یا اونٹ نہ ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اللہ! اس کی معفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔" (صحیح بخاری ۲)

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گردن پزمین گرہیں لگانا ہے اور ہر گرہ پر یہ کہہ کر پھونک مارتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے سوٹے رہو۔ اگر آدمی اٹھ جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے جب نماز پڑھ لے تو تینوں گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور آدمی ہشاش بشاش ہو کر خوش دلی سے صبح گزارتا ہے ورنہ سُست رہتا ہے۔ (صحیح بخاری جلد ۲)

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ تنونیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، تنونیر ایساں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک وہ آدمی شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

(بخاری جلد ۲)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

**سجدة تلاوت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ثابت ہے کہ جب آدمی کوئی ایسی آیت پڑھ لے جس میں سجدہ کرنے کا حکم ہے یا سجدہ کی فضیلت اور اس کا ثواب بیان کیا گیا ہے اور جو اس سے پہلو ہتی کرتا ہے (یعنی سجدہ نہیں کرتا) اس کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے، تو اس کو چاہئے کہ اپنے رب تعالیٰ کے کلام کی تعظیم کے لئے سجدہ کرے۔ اس کا دوسرا پہلو نیکی میں جلدی کرنا ہے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ سجدہ تلاوت مستحب ہے واجب نہیں۔ یہ بات انہوں نے برسر منبر صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے کہی اور کسی نے بھی اس پر کوئی سوال نہیں اٹھایا بلکہ بسر و چشم قبول کیا۔ (واللہ اعلم) (حجۃ اللہ البالغہ) (مگر احناف کے نزدیک سجدہ تلاوت واجب ہے)

**نماز باجماعت** : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "باجماعت نماز پڑھنے والے کو ایسے نماز پڑھنے سے اتنا میں" درجہ فضیلت حاصل ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے "جو شخص نماز

کے انتظار میں بیٹھا ہے اس کی مثال اس مجاہد کی سی ہے جو اپنے گھوڑے کو جہاد کے لئے ہر وقت تیار رکھتا ہے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف چلتا ہے اور نماز کے سوا اس کی اور کوئی غرض نہیں ہوتی تو اس کا یہ چلنا بھی نماز کا جزو شمار ہوتا ہے اور اس کا ایک ایک قدم گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ "جو دعاء مسلمان اجتماعی صوت میں کرتے ہیں اس کے اثرات اجابت سب کو شامل ہوتے ہیں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ :  
"جس نے پیاز اور لہسن کھایا وہ ہم سے دُور رہے۔"



## جمعۃ المبارک کی فضیلت

جمعۃ کو اللہ کے ذکر سے معمور رکھو۔ جمعہ کے دن صدقہ کرنا مستحب اور نہایت ہی فضیلت کی بات ہے۔ اس کا کئی گنا اجر ملتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی مسجد میں سوال کرے اس بات کا مستحق ہے کہ اسے نہ دیا جائے۔

سلف صالحین سے منقول ہے جمعہ کے روز سب سے زیادہ ثواب وہی کماتا ہے جو ایک روز پہلے ہی سے انتظام کرے اور سب سے کم نصیب وہ ہے جو جمعہ کے روز یہ کہے "آج کیا دن ہے؟" اہلبیت کے طریق سے ایک حدیث آئی ہے جو محل نظر ہے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جمعہ کی خاطر جمعرات کے روز ہی دنیاوی امور کا اہتمام کریں گے جیسا کہ یہودی جمعہ کے روز ہفتہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ جمعہ کے دن غسل کی بہت فضیلت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "جمعہ کے روز سفر نہیں کرنا چاہئے۔"

(مدارج النبوت / قوت القلوب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑ دئے اللہ تعالیٰ نے اس کے دل پر مہر لگا دی۔ "ایک حدیث میں آتا ہے جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے دروازوں پر فرشتے بیٹھ جاتے ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کے دفر اور سونے کی قالیں ہوتی ہیں وہ درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام لکھ لیتے ہیں۔ جب خطبہ شروع ہوتا ہے تو دفر پٹیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سُننے لگتے ہیں۔ (تبیہ العاقلین)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ولد حضرت  
شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ ان کی ذات  
گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ فقیہ، مفسر، محدث اور صوفی  
ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شہرت و وام سے نوازا۔ فرماتے ہیں میرے  
والد ماجد نے مجھے یہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا، ایک دفعہ  
میں نے خواب میں یہ درود پڑھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے  
پسند فرمایا۔ درود شریف یہ ہے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

”ایک دفعہ حضرت عبداللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
میں تم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاؤں پس  
آپ نے نماز پڑھی۔ اس میں سوا  
تکبیر تحریمہ کے اور کبھی ہاتھ نہیں  
اٹھائے۔“

قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا  
أَصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَصَلَّيْتُ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ  
إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرِ  
الْاِفْتِتَاحِ . وَقَالَ تَرْمِذِي  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

امام طحاوی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی :

”وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ و  
سلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی تکبیر میں  
ہاتھ اٹھاتے تھے، پھر کبھی نہیں اٹھاتے تھے۔“

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ  
فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَا يَعُودُ  
بِهَاتِهِ ائْتِهَا تَتَهَيَّ، پھر کبھی نہیں اٹھاتے تھے۔“

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْأَمَاءِ | "جو شخص امام کے پیچھے نماز  
فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ | پڑھے، تو امام کی قرأت مقتدی  
قِرَاءَةً" | کی قرأت ہے۔"

حدیث فقیراًة الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةً" کو صحابہ کرام کی ایک  
جماعت نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مقتدی کو  
امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ امام کا پڑھنا  
مقتدی کے لئے کافی ہے۔

### تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما

"جب فرض نماز میں قرآن پڑھا  
جائے تو اس کی قرأت سنو۔ اور  
"قرأت" کے وقت خاموش رہو۔"  
(شمال بغوی)

"وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فِي الصَّلَاةِ  
الْمَكْتُوبَةِ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِلَى  
قِرَائَتِهِ وَأَنْصِتُوا لِقِرَائَتِهِ"  
(تنویر المقیاس)

### رفع یدین کی ممانعت کی مزید احادیث

"حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ  
عنه فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم ہم پر تشریف لائے کہ ہم نماز  
میں رفع یدین کر رہے تھے۔ آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا  
ہو گیا ہے ان کو کہ نماز میں رفع  
یدین کرتے ہیں۔ جیسے گھوڑوں کی  
دُوبیں ہلتی ہیں۔ نماز میں سکون کرو۔"  
(رفع یدین نہ کرو)

عَنْ جَابِدِ  
بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُونَ أَيْدِيَنَا  
فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا بَالَهُمْ  
رَافِعِي أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ  
كَانَهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ  
أُسْكِنُوا فِي الصَّلَاةِ -  
(مسلم - ابوداؤد - نسائی)

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَدَاكُمْ رَافِعِي آيِدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذُنَابُ خَيْلٍ شَسِيٍّ أَسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ .

مسلم - ابوداؤد - نسائی .

ترمذی

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے (اور ہمیں رفع یدین کرتے ہوئے پا کر) فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے پاتا ہوں جیسا کہ گھوڑوں کی دُمیں ہلتی ہیں۔ تم نماز میں سکون کرو۔

(۳) طحاوی نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کی :

قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَا يَجُودُ . (بیہقی)

”میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے صرف اول تکبیر میں ہاتھ اٹھائے پھر نہیں۔“

(۴) دارقطنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی :

قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوا آيِدِيهِمْ إِلَّا عِنْدَ تَكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي الْوَفْتِاحِ الصَّلَاةِ .

”ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نمازیں ادا کیں۔ ان حضرات نے تکبیر اولیٰ کے سوا کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھائے۔“

(دارقطنی، صفحہ ۱۱۱)

ابونعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ میرے گھر میں کھیل رہے تھے۔ اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی امت آپ کے اس فرزند کو شہید کر دے گی اور جبرائیل علیہ السلام نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ اور

انہوں نے مٹی لا کر دی۔ آپ نے سونگھ کر فرمایا کہ رب و بلا کی بو ہے۔ اور فرمایا اے ام سلمہ! (رضی اللہ عنہا) جب یہ مٹی خون بن جاوے تو جان لینا کہ میرا فرزند شہید کر دیا گیا ہے۔ تو انہوں نے اس مٹی کو شیشی میں محفوظ کر لیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوٹا سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حدیث سنائی۔ اُس نے

آگے سے آپ کی تکذیب کی۔ (جھٹلایا) لیکن ابھی مجلس سے وہ علیحدہ بھی نہ ہوا تھا کہ اندھا ہو گیا۔

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اس کا وضو نہیں جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا۔“

اس کو ابن ماجہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

**تیمم کا طریقہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آیت  
 تیمم نازل ہوئی تو ہمیں پتہ چلا کہ تیمم کیسے کرنا چاہئے۔  
 ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در دولت پر حاضر ہوئے تاکہ ہم  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھیں۔ وہاں پہنچے تو حضور باہر تشریف  
 لائے اور مجھے دیکھ کر میری حاجت و سوال بھانپ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام نے پیشاب کیا پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور دونوں  
 ہاتھوں سے چہرہ اور کا مسح کیا۔ پھر ہاتھوں کو زمین پر مارا اور کہنیوں  
 سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے کچھ نہ کیا۔  
 ہم واپس آگئے اور مزید کوئی بات نہ پوچھی۔ (شواہد النبوت)  
 ابو علی الحسن بن العطار سے روایت ہے۔ کہا کہ میرے لئے ابو  
 طاہر المخلص نے اپنے ہاتھ سے چند اجزاء تحریر کئے۔ میں نے ان میں یہ  
 بات لکھی ہوئی دیکھی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک آئے  
 تو یوں کہے:

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا .  
 ابوالمواہب الشاذلی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا (خواب میں) تو آپ نے فرمایا  
 تمہارے شیخ ابو سعید الصفروی مجھ پر بکثرت اور مکمل درود و سلام بھیجتے  
 ہیں ان سے کہو کہ جب درود تشریف نحم کریں تو اللہ عز و جل کی حمد کیا  
 کریں۔ (سعادت داریں)

**نماز باجماعت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم نماز پڑھنے کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں گر پڑو، لیکن اسے کچھ (رکعت) شمار نہ کرو۔ اور جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھ لی تو اس نے پوری نماز پالی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ جب تم نے گھر میں نماز پڑھ لی اور پھر مسجد میں جانے کا اتفاق ہو جہاں نماز باجماعت پڑھی جا رہی ہو تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو۔ یہ تمہارے لئے نفل ہو جائیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے: ہمارے اور کافروں کے درمیان تمیز کرنے کا ذریعہ نماز ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف تلوار یا خنجر کی نوک سے اشارہ نہ کرے۔ ممکن ہے شیطان شرارت کرے کہ اس ہتھیار کو اس کے ہاتھ سے چھین لے اور اس سے کوئی ایسا نتیجہ ظہور میں آئے جس کے باعث وہ دوزخ کے گڑھے میں گر پڑے۔

**نماز باجماعت کی فضیلت** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو آدمی چالیس روز تک کوئی رکعت چھوٹے بغیر باجماعت نماز ادا کرے خداوند تعالیٰ اس کے لئے دو قسم کی برات لکھ دیتے ہیں، ایک برات جہنم سے اور دوسری برات منافقت سے۔

## تہجد اور سنت بیداری کی فضیلت :

جب کوئی فجر سے پہلے بیدار ہو تو استغفار و تسبیح بکثرت پڑھے اور اُس وقت کو غنیمت جانے۔ تہجد کے ہر دو گانہ کے بعد تھوڑی دیر بیٹھے اور تسبیح و استغفار پڑھے اور حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔ اس طرح اُسے سکون حاصل ہوگا۔ ایک بزرگ کا قول ہے : ”یہ پہلی نیند ہے، اگر بیدار ہونے کے بعد دوبارہ سو جاؤں تو خدا میری آنکھوں کو نہ سُلائے۔“ (عوارف المعارف) ایک حدیث میں مذکور ہے کہ تم رات کو اٹھ کر عبادت کرو کیونکہ اس میں تمہارے رب کی رضا مندی ہے اور تم سے پہلے نیک بندوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔ یہ گناہوں سے روکتی ہے شیطان کے مکر و فریب کا ازالہ کرتی ہے اور جسم سے بیماری کو نکالتی ہے۔“

حدیث شریف میں آیا ہے ”رات کو اٹھو خواہ وہ بکری کا دودھ، دوینے کے برابر وقت ہی کیوں نہ ہو۔“ کہتے ہیں کہ اتنا وقت دو یا چار کعتوں کے برابر ہوتا ہے۔ اور جو کوئی سُستی، کم ہمتی اور اس کی تیساری میں غفلت یا روحانیت کے غرور کی بنا پر رات کی عبادت سے محروم ہو جائے وہ اپنی حالت پر آنسو بہائے کیونکہ بھلائی کا ایک بہت بڑا راستہ اُس پر بند ہو گیا۔ شب بیدار دوپہر کو قبیلو لہ کرے۔ کیونکہ یہ سنت بھی ہے اور اس سے تھکاوٹ بھی دور ہوتی ہے۔ بہر حال کامیاب وہی ہے جو وقت کو غنیمت جانے۔

ایک حدیث میں ہے جو صبح تک سوتا رہتا ہے، شیطان اُس کے کان میں پشیاب کرتا ہے۔ (قوت القلوب)



حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے وضو کے دوران کانوں کے اندر اور باہر (دونوں طرف)  
 مسح فرمایا۔ (انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
 بھی یہی حکم دیا کرتے تھے۔ (کہ کانوں کے اندر اور باہر دونوں  
 طرف مسح کیا کرو)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس  
 طرح تمہارے رزق تقسیم کر دئے ہیں اسی طرح تمہارے اخلاق بھی  
 تقسیم کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دنیا کا مال مانگو یا نہ مانگو اللہ تعالیٰ  
 ہر ایک کو اس کی قسمت دے دیتا ہے لیکن ایمان صرف اسی کو دیتا  
 ہے جو اس کا طلب گار ہوتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے  
 محبت کرتا ہے اُسے ایمان کی دولت سے سرفراز فرما دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں  
 نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا صاف ستھرا اور  
 اچھا لباس پہننا بھی تکبر میں شامل ہے؟ ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ  
 جَمِيْلٌ وَّيُحِبُّ الْجَمَالَ "اللہ تعالیٰ خود بھی صاحب جمال  
 ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر سے مراد اترانا اور لوگوں  
 کو حقیر جاننا ہے۔" (المتندرک للحاکم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اندر ایمان  
 پرنے کی طرح بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ  
 سے ایمان تازہ رہنے کی دعا کرتے رہا کرو۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم گھر پر بھی نماز پڑھا کرو۔ (باجاماعت فرض) نماز پڑھنے کے علاوہ انسان کی سب سے بہترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے تھے، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے۔

وراد رضی اللہ عنہ جو حضرت معیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکر ٹری تھے وہ بیان کرتے ہیں حضرت معیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام خط میں انہیں یہ املار لکھوائی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے، اَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهٗ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (سنن دارمی)

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا نقش یہ تھا: ایک لائن "مُحَمَّدٌ" دوسری لائن "رَسُولٌ" اور تیسری لائن "اللّٰهُ" (یعنی تین سطروں میں یوں { اللہ کے محمد رسول اللہ کنده تھا } حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی { محمد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ اس میں نگینہ عقیق کا تھا اور نگینہ کا منہ، پھتیلی کی طرف تھا۔

**حدیث ذکر** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **أَكْثَرُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ حَتَّى يَفْتُولُوا مَا جُنُونٌ**، اللہ کا ذکر کثرت سے کرو کہ لوگ نہیں دیوانہ کہنے لگیں۔ (اسے امام احمد رحمہ اللہ ابو یعلیٰ، ابن جہان رحمہم اللہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ بقول حاکم یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

(الترغیب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: میں نے اسے لوگو! تم میں دو چیزوں کو چھوڑا ہے۔ جب تک تم ان کے ساتھ رہو گے (یعنی عمل کرو گے) ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

(موطا امام مالک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان جس جگہ نماز پڑھتا ہے۔ جب تک وہاں بیٹھا رہتا ہے (یعنی اللہ کا ذکر کرے) اور جب تک وہاں سے اٹھے نہیں یا اس کا وضو نہ ٹوٹے تو فرشتے اس کے لئے اس وقت تک دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس شخص کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما! (دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے یعنی جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس وقت صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

**حَدِیث :** حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے صف کے پیچھے کھڑے ہو کر تہا نماز پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ مطلب یہ کہ جماعت کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ اور سکون اختیار کرو جو حصہ تمہیں ملے اسے ادا کر لو۔ اور جو گزر چکا ہے اسے بعد میں مکمل کر لو۔ (سنن دارمی)

**بیماری عبادت** فرمایا جس نے مریض کی عبادت کی وہ رحمت میں چلتا رہا یہاں تک کہ بیٹھے۔ اور جب بیٹھ گیا تو رحمت میں غرق ہو گیا۔ (اس کو احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے مومن بھائی کی زیارت اور عبادت کو جانتا ہے بالغنائے جنت میں چلا کرتا ہے یہاں تک کہ واپس آئے۔ (اس کو طبرانی رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اسے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ مریض کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے) (اس کو طبرانی اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے) "شرح مہذب" میں ہے کہ مریض کی عبادت کرنا سنت مؤکدہ ہے اور مستحب ہے واقف و ناواقف سب کی عبادت کرے۔

**حدیث** سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل علم کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ جو اپنے علم پر عمل کرتے ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: علماء کے دل سے کون سی چیز علم کو باہر کر دیتی ہے؟ جواب بلا لالچ۔

**حدیث** سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں بہت سی اہم احادیث سنایا کرتے اور کہا کرتے کہ انہیں سن لو اور یاد رکھو اور ہماری طرف سے جو تم نے سنا ہے اس کی تبلیغ کرو۔

(دارمی)

**حکایت عدل** ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کہا: مجھے اپنا عدل دکھائیے؛ ارشاد ہوا فلاں مقام پر جائیے۔ وہاں گئے۔ انہوں نے ایک چشمہ اور ایک درخت دیکھا۔ درخت کے نیچے چھپ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک سوار آیا اس نے چشمہ کا پانی پیا اور وہاں ہزار اشرفیوں کی تھیلی بھول گیا۔ اس کے بعد ایک لڑکا آیا اور تھیلی لے کر چل دیا۔ پھر ایک اندھا آیا اس نے چشمہ سے وضو کیا۔ سوار کو اپنی تھیلی یاد آئی واپس آیا اور اندھے سے پوچھا، وہ بولا مجھے نہیں ملی۔ اس نے اندھے کو اتنا مارا کہ وہ مر گیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بڑا تعجب ہوا۔ خدا تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ لڑکے نے اپنا حق لیا تھا کیونکہ لڑکے کے والد سے سوار نے ہزار اشرفیاں لی تھیں اور اندھے نے سوار کے باپ کو مار دیا تھا۔ پس ہر حق دار کا حق میں نے اس کے پاس پہنچا دیا۔

(نزہۃ المجالس)

”اخبار الانبياء“ میں ہے کہ قرآنِ مبین پر اکتفا کر کے نوافل کو ترک نہ کرو۔ اور نماز میں اس بات کا خیال رکھنا فرض عین ہے کہ ہم خدا کے ہاں حاضر ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے لَا صَلَاةَ إِلَّا بِحَضْرَةِ الْقَلْبِ ”حضورِ قلب کے بغیر نماز (مکمل) نہیں ہوتی“۔  
 خواجہ خواجگال خواجہ معین الدین اجمیری نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں : ۷

آنکس کہ در نماز نہ بیند جمال دوست  
 فتویٰ ہمیں وہم کہ نمازش قضا کنت  
 حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن اجبار رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز پڑھتے وقت پچھلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ اخیر صف میں کھڑے ہونے میں کیا راز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ امت محمدیہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے کہ جب ان میں سے کوئی ایک خدا کے حضور سر بسجود ہوگا تو ابھی اُس نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے پیچھے والے لوگوں کو بخش دیں گے۔ میں اسی لئے سب سے آخر میں کھڑا ہوتا ہوں کہ اگلے لوگوں کے سجدوں کے طفیل میرا مقصد پورا ہو جائے۔ (یعنی میں نخواستہ جاؤں) (اخبار الانبیاء)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہا اس کے لئے کھجور کا ایک درخت جنت میں لگا دیا گیا۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔) (جامع ترمذی)

**حدیث** حضرت ابن بربیدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سنی حالانکہ وہ فارغ اور تندرست ہو (کوئی عذر نہ ہو) پھر وہ مسجد میں جماعت کے لئے نہ آئے تو اس کی کوئی نماز نہیں جو اس نے گھر و غیرہ میں ادا کی۔ (یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اسے حاکم رحمۃ اللہ نے اپنی سے روایت کیا)

**حدیث** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جس نے حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ کے الفاظ سنے پھر جماعت کے لئے نہیں آیا فَقَدْ تَرَكَ سُنَّتَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنَّت کو چھوڑ دیا۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا)

**حدیث** ابو دردار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو رات کے اندھیرے میں (نماز کے لئے) مسجد کی طرف چلا، وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل سے نور کے ساتھ ملاقات کرے گا۔

**حدیث** حضرت برار بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ ہر نماز کے بعد یہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ (۳ بار) اس کی مغفرت فرما دی جائے گی اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو اور۔ (اسے طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے صغیر و اوسط میں روایت کیا)

**حدیث** حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم میں معاملات کے بارے میں کوتاہی نہ کریں: ایک یہ کہ ہم نسکی کا حکم کیا کریں اور برائی سے منع کریں اور لوگوں کو سنت کی تعلیم دیں۔ (یعنی تبلیغ کریں)

**حدیث** حضرت یحیٰ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سنت کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ سنت جس پر عمل کرنا فرض ہے اور اس کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے اور دوسری سنت وہ ہے جس پر عمل کرنا باعثِ فضیلت ہے اور اسے ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث سے روایت ہے (ان کا نام برہ تھا) ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، اور یہ مسجد میں تھیں۔ پھر خوب دن نکلنے کے بعد آپ واپس تشریف لائے۔ فرمایا ابھی تک اسی جگہ بیٹھی ہو؟ انہوں نے کہا "جی ہاں!" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تجھ سے جانے کے بعد چار کلمات تین بار کہے، اگر تیرے ذکر اور کلمات کے ساتھ ان کا موازنہ کیا جائے تو وہ ان سے وزنی ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَاءِ نَفْسِهِ وَزِينَةِ عَرْشِهِ وَمِثْرَةَ كَلِمَاتِهِ۔ اسے مسلم نے روایت کیا مشکوٰۃ المصابیح / تفسیر مظہری)

۱۰ اُمّ المؤمنین .



حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ اپنا سر ڈھانپنے کا حکم دیتے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے۔ (صحیح مسلم جلد ۱) (کشف العتمۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ سنت

**سجدہ تلاوت** ثابت ہے کہ جب آدمی قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت پڑھ لے جس میں سجدہ کرنے کا حکم ہے یا سجدہ کی فضیلت اور اس کا ثواب بیان کیا گیا ہے اور جو اُس سے پہلو تہی کرتا ہے (یعنی سجدہ نہیں کرتا) اُس کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے، تو اُس کو چاہئے کہ اپنے رب تعالیٰ کے کلام کی تعظیم کے لئے سجدہ کرے۔ اس کا دوسرا پہلو نیکی میں جلدی کرنا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

**نماز باجماعت** "باجماعت نماز پڑھنے والے کو ایسے نماز پڑھنے والے سے ستائیس درجے فضیلت حاصل ہے۔" ایک اور حدیث ہے جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے اُس کی مثال اُس مجاہد کی ہے جو اپنے گھوڑے کو بہاد کے لئے ہر وقت تیار رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف چلتا ہے اور نماز کے سوا اُس کی اور کوئی غرض نہیں ہوتی تو اس کا چلنا بھی نماز کا جزو و شمار ہوتا ہے اور اس کا ایک ایک قدم گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جو دعاء مسلمان اجتماعی صورت میں کرتے ہیں اس کے اثرات اجابت سب کو شامل ہوتے ہیں۔" (حجۃ اللہ البالغہ)

نماز باجماعت سنت مؤکدہ ہے اور اس کا تارک سخت ملامت کا مستحق ہے کیونکہ یہ شعارِ دین میں سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص جماعت کرائے (یعنی دوسروں کو نماز پڑھائے) وہ ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ نماز میں کمزور اشخاص، مرخص اور اصحاب حاجت ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے لئے پڑھے، جس طرح چاہے تطویل کرے۔“ ایک اور حدیث میں ہے: جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔“ (حجۃ اللہ البالغہ)

ابن عساکر اور حاکم نے تاریخ نیشاپور میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پیادام کی مثل مہر تہوت تھی۔ اس کی سطح گوشت پر تختیر تھا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ (الخصائص الکبریٰ)

ایک مستند روایت میں ہے کہ ایک شخص نماز فرض کے ادا کرنے کے فوراً بعد اٹھ کر نماز ادا کرنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: بیٹھ جاؤ! اہل کتاب اسی سے تو برباد ہوئے کہ ان کی فرض اور نفل نماز میں کوئی فصل نہیں ہوتا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ابن الخطاب! خدا پاک نے تمہیں ٹھیک بات سوجھا دی۔“ ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ نوافل کو اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ (واللہ اعلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ ”جب کوئی تم میں سے نماز میں جمائی لے تو جہاں تک ممکن ہو اپنے منہ کو بند رکھے کیونکہ شیطان آدمی کے منہ میں چلا جاتا ہے۔“

ایک اور حدیث میں ہے کہ ”جب آدمی نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف برابر دیکھتا رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ ادھر ادھر دیکھ

لے۔ جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص سے مُنہ پھیر لیتا ہے۔  
 ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ ”نماز کے اندر آدمی جو کچھ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص صُبح کی نماز پڑھ کر اُسی جگہ بیٹھا رہے اور طلوع آفتاب تک یا دُعا میں مشغول رہے اور جب سورج ڈرا سبانا ہو جائے تو دو رکعت پڑھ لے (اس کا نام صلوٰۃ الاثر ہے) اُس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر موابت (ہمیشگی) کی جائے اگرچہ وہ عمل قلیل ہو۔“

**عمل قلیل پر موابت کرنا نافع ترین ہے**

اپنے نفس کو ہر وقت جناب باری تعالیٰ سے معفرت طلب کرنے کا عادی بنا لو۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے بعض گھڑیوں کو یہ فضیلت بخشی ہے کہ اُس وقت کسی سائل کا سوال رد نہیں کیا جاتا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: ”جس رات کسی شخص کا مقرر کردہ وظیفہ یا اُس کا کچھ حصہ رہ جائے اور وہ اُس کو صبح اور نمازِ ظہر کے درمیان پڑھ لے تو وہ ایسا ہی سمجھا جائے گا کہ اُس نے رات ہی کو پڑھا تھا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ”وہی عمل کرو جس کے کرنے کی تم استطاعت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کبھی ملال نہیں ہوتا جب تک کہ تم خود نہ اکتا جاؤ۔“

”قصری نماز کا حکم ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کے طو پر نہیں عنایت فرمایا ہے۔ لہذا اس کے صدقہ کو قبول کر لو۔“ ابن عمر

رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحالت سفر میں دو ہی رکعت مشروع فرمائی ہے۔ اور یہ پوری نماز ہے اس میں قصر نہیں۔

**تہجد کی نماز** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر اس وقت آدمی اپنے رب تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے تو وہ ضرور اس کی درخواست کو قبول فرمائے۔ قیام اللیل کی پابندی کرو تم سے پہلے صالحین کی یہ عادت تھی۔ اس وقت کی نماز پڑھنا جناب باری تعالیٰ میں قرب حاصل کرنے کا موجب ہے۔ اس کی بدولت آدمی کے گناہ دور ہوتے ہیں اور اس کی طفیل آدمی گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ:

”جب رات کا ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو ہمارا رب تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔“ الخ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص با وضو ہو کر یا وضو کر کے بستر پر جاتا ہے اور اس وقت تک یا د خدا میں مشغول رہتا ہے کہ اُسے نیند آجاتی ہے۔ جب اُس کی آنکھ کھلتی ہے، وہ اس حالت میں دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی بابت سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی درخواست کو قبول فرماتا ہے اور وہ چیز اُسے عطا فرمادیتا ہے۔“

یہ بھی تہجد کی ایک سنت ہے کہ جب آدمی جاگ پڑے تو وہ وضو کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو۔ (یعنی ذکر وغیرہ میں) من جملہ ان کے دس بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے، دس مرتبہ تکبیر کہے، دس بار الحمد للہ کہے، دس بار سبحان اللہ کہے، دس بار لا الہ

إِلَّا اللَّهُ كَمَنْ أَوْرِثَ بَارِئُ كَمَنْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا  
 وَضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . مَنْ جَمَلَهُ انْ كَمَنْ يَهْ كَمَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ  
 اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَاسْأَلُكَ رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ  
 زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ  
 رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ . اور سورہ آل عمران کا آخری رکوع  
 تلاوت کرے یعنی اِنِّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ  
 وَالنَّهَارِ الْخَاسِ كَمَنْ بَعْدَ مَسْوَكَ كَمَنْ وَضُو كَمَنْ .

مَنْ جَمَلَهُ اعذار کے ایک مرض ہے : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کا ارشاد ہے کہ : کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکو تو بیٹھ  
 کر پڑھو اور اگر یہ بھی تم سے نہ ہو سکے تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ لیا کرو۔ کھڑے  
 ہو کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اور بیٹھ کر پڑھنے والے کو نصف اجر ملتا ہے۔  
 (حجۃ اللہ البالغہ)

ایک حدیث ہے : "جس نے عصر کی نماز ترک کی اس کا عمل اکارت  
 گیا۔" آپ کا ایک اور ارشاد گرامی ہے : "جس کی نماز عصر قضا ہو  
 جائے۔ اس کی مثال یہ ہے گویا اس کے بال پکے اور گھر بار سب لُٹ  
 گیا۔" ایک اور حدیث پاک ہے کہ "منافقوں پر نماز فجر اور نماز نختن  
 (عشاء) پڑھنے سے کوئی دوسری نماز بھاری نہیں۔ اگر وہ ان کی فضیلت  
 جان لیں تو افتان و خیزان بھی ان کے ادا کرنے کے لئے مسجد میں آئیں۔"  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے : "بدوی  
 لوگوں کا محاورہ تم پر غالب نہ آجائے جو نماز نختن کو نعمتہ کہتے ہیں۔  
 کتاب اللہ میں اس کا نام "صلوۃ العشاء" ہے۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "جس نے اذان دی  
 ہے اقامت وہی کہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "قیامت کے دن مؤذنون کی گردنیں سب سے دراز ہوں گی۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جو کوئی شخص ثواب کی خاطر سات سال تک متواتر اذان دیتا رہے اس کے لئے دوزخ کی آگ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔" اور فرمایا: "جب اذان ہونے لگتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا بھاگتا ہے، تاکہ اذان کی آواز اس کے کان میں نہ پڑے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب نماز کھڑی ہو جائے تو بھاگ کر اس میں شامل نہ ہونا، بلکہ آہستہ آہستہ چلے آؤ۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد میں جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کا اہتمام فرماتا ہے۔" یہ بات بھی ہے کہ مسجد کی تعمیر کرنا حق کا بول بالا کرنے میں مدد دیتا ہے۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر فرماتا ہے۔"

اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ: "ملائکہ اس وقت تک نمازی کے لئے دُعا کرتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔" اس کی وجہ صاف ہے: حدیث یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں نماز پڑھنے کی استعداد و اہلیت باقی نہیں رہتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تہیۃ المسجد) پڑھ لے۔"

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "منجملہ ان کے یہ کہ مسجد کو پاک و صاف رکھے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مسجدیں بناؤ اور

## پاکیزہ رکھو۔

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میری امت کی تمام وہ باتیں میرے سامنے لائی گئیں جن پر ثواب مترتب ہوتا ہے، چنانچہ ان کے اس فعل کو بھی میں نے اس فہرست میں پایا کہ مسجد میں کوئی تنکا پڑا ہو اور آدمی اسے اٹھا کر باہر پھینک دے۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مسجد میں تھوکنے گناہ ہے۔" اس کی کفارت یہ ہے کہ اس کو گاڑ دے۔

ایک صحابی ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تو میرا ہاتھ اس طرح بٹاؤ کہ بہت سجدے کیا کرو۔"

اس کا فلسفہ یہ ہے کہ سجدہ جناب باری تعالیٰ کی تعظیم ہے، خدائے پاک کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا مومن کے لئے معراج ہے۔ (نوافل کی کثرت بھی اس میں شامل ہے۔) ایک حدیث میں ہے کہ: "جو شخص اذان سن لے اس پر جمعہ کی نماز واجب ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے: "اگر میری امت کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہوتا تو میں ان کو حکم دیتا کہ ہر نماز کے لئے مسواک کیا کریں۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "جو لوگ صفت میں دائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان کو اپنی شاباش سے نوازتے ہیں۔" (واللہ اعلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

”جس کو یہ بات پسند ہو کہ لوگ اُس کے سامنے دست بستہ کھڑے  
 رہیں۔ اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈنا چاہئے۔“  
 اس کے مقابل یہ حدیثیں ہیں جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ  
 بنی قریظہ کی ثالثی کرنے کے لئے بلایا گیا تو اُن کے آنے پر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی قوم کے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔“  
 (حجۃ اللہ البالغہ)

سید عبدالوہاب شمرانی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات میں سید الوالموآب  
 شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں اُن کا یہ قول نقل فرمایا ہے:  
 ”میں نے سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو  
 عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل  
 فرماتا ہے اُس شخص پر جو آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے۔ کیا یہ بشارت اُس  
 کے لئے ہے جو حضور قلب کے ساتھ درود شریف پڑھے؟“ فرمایا: ”نہیں۔  
 یہ تو ہر اُس شخص کے لئے ہے جو غفلت سے مجھ پر درود شریف بھیجے۔ اللہ  
 اُس کو پہاڑوں برابر فرشتے بھیجتا ہے جو اُس کے لئے دُعا و استغفار کرتے  
 ہیں۔ اور اگر وہ حضور قلب سے پڑھے تو اُس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا  
 کوئی نہیں جانتا۔“ سبحان اللہ و بحمدہ۔

حدیث: ”عوارف المعارف“ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ  
 تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے  
 فرماتا ہے کہ میں (اللہ تعالیٰ) فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے  
 محبت رکھو۔“ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں  
 اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام بحکم خدا آسمانوں پر اعلان کرتے ہیں  
 کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔“ تو



آسمانوں والے اس سے محبت کرتے ہیں اور اُن کی وجہ سے رُوئے زمین پر بھی اُن کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔ (عموارف المعارف)

**نہیت کا اثر** حدیث شریف میں آیا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے خوشبو لگائی تو قیامت کے دن اُس کی خوشبو خالص مُشک سے زیادہ عمدہ ہوگی اور جو اللہ تعالیٰ کے سوا لوگوں کے لئے خوشبو لگائے قیامت کے دن اُس کی بو مُردار سے بھی زیادہ بدبو دار ہوگی۔

(عموارف المعارف)

**تین باتیں** "نہیت المجالس" میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ جو شخص

ایمان کے ساتھ اُن پر عمل کرے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل

ہو جائے۔ اور ختنی حوروں سے چاہے نکاح کرے؛ (۱) جس نے پوشیدہ

دین (قرض) ادا کیا۔ (۲) اور اپنے قائل کو معاف کیا (۳) اور جو ہر قرض گزار

کے بعد دس بار قُلِّ هُوَ اللهُ أَحَدًا پوری سورت پڑھتا رہا۔ حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: "یا ان میں سے کوئی ایک کام کرے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہاں ان میں سے کوئی کام

بھی کر لے۔" (اس کو طبرانی نے روایت کیا)

(نوٹ) پوشیدہ دین (قرض) سے مراد وہ دین ہے جس پر کوئی

گواہ نہ ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میں تین (۳)

نصلمتیں ہوں گی خدا اُس سے نہایت آسان حساب لے گا اور اُسے

اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا؛ (۱) جو تجھے محروم رکھے تو

اُسے عطا کرے۔ (۲) جو تجھ سے علیحدگی اختیار کرے تو اُس سے ملے (۳) جو تجھ

پر ظلم و زیادتی کرے تو اُسے مُعاف کر دے۔" اس کو طبرانی نے روایت

کیا اور حاکم نے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے۔

رب کریم کے کرم کی ایک مثال

حضرت نبی کریم علیہ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَرَمَاتے

ہیں: میری اُمرت کے دو آدمی رب العالمین کے سامنے دوڑا تو بیٹھ گئے۔

ایک نے کہا: اے میرے رب! میرے اوپر ظلم کا عوض مجھے دلا دیجئے!

خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا اس

حالت میں کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہی ہوگی؟

اُس نے کہا اے رب! اُسے چاہئے کہ میرا گناہ اپنے اوپر اٹھالے یا وہ

اپنے ذمہ لے لے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو

گئے۔ فرمانے لگے وہ دن بہت بڑا دن ہوگا۔ اُس روز لوگوں کو اس کی

حاجت ہوگی کہ اُن کے گناہ کوئی دوسرا اٹھالے۔

خداوند کریم نے مدعی سے فرمایا کہ اپنا سر اٹھا اور نگاہ کر۔ وہ بولا:

اے میرے رب! میں سونے کے شہر اور مروارید سے جڑے ہوئے سونے

کے محل دیکھتا ہوں۔ یہ کس نبی یا صدیق کے لئے ہیں؟

خداوند کریم نے فرمایا یہ اُس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔

اُس نے پوچھا اے رب العالمین! اس کی قیمت کا کون مالک ہے؟

ارشاد ہوا: ”تو اس کی قیمت کا مالک ہے!“

اُس نے کہا: ”کیونکر؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟“

ارشاد ہوا: ”اپنے بھائی کو معاف کر دینے سے۔“

اُس نے کہا: اے رب! میں نے اسے معاف کر دیا۔

ارشاد ہوا ”اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور اپنے

ساتھ اُسے بھی جنت میں لے جا۔“ (اس کو بہتقی نے روایت کیا) حاکم

نے کہا صحیح الاسناد ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ خدا عفو سے زیادہ بندہ کے  
 اوپر کچھ نہیں بلکہ عزت ہی بڑھا دیتا ہے۔ پس معاف کر دیا کرو خدا عزت و کبریا کا  
 حدیث میں ہے اگر بندہ غلطی سے گناہ کر بیٹھے اور اس کے گناہ آسمان  
 کے کناروں تک پہنچ جائیں اور جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتا رہے گا  
 اور مجھ سے اُمید رکھے گا میں اُس کے گناہ معاف کر دوں گا۔ (ترجمہ المجالس)  
 دوسری حدیث میں ہے: اگر میرا بندہ زمین کے برابر گناہ لیکر مجھ سے  
 ملے تو میں اُس کے برابر بخشش کے ساتھ اُسے ملوں گا بشرطیکہ میرے ساتھ  
 کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو۔ (قوت القلوب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
**اُمید کا ایک منظر** ایک اعرابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم! مخلوق کا حساب کون لے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل!  
 اعرابی نے عرض کیا: کیا وہ (اللہ عزوجل) خود حساب لے گا؟  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں!  
 راوی فرماتے ہیں: اس پر اعرابی مسکرا دیا۔  
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اے اعرابی کس بات  
 سے ہنستے ہو؟

اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کریم جو قدرت  
 حاصل کرتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔  
 ایک روایت میں ہے کہ درگزر کرتا ہے اور جب حساب لیتا ہے  
 تو تسامح کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعرابی نے سچ کہا۔ یاد رکھو:  
 اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی کرم والا نہیں۔ وہ سب سے بڑھ کر کرم مانے  
 لے تسامح: باہمی فیاضی شفقیت چشم پوشی معافی۔ ۵۹۸

والا ہے۔ (قوت القلوب جلد ۱)

حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا: اے بریدہ! کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسی شخص کو سکھاتا ہے جس کے ساتھ اس کی بہتری منظور ہوتی ہے۔ پھر وہ ان کو کبھی نہیں بھولتا۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بہتر آپ سکھا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَتَقَوِّنِ رِضَاکَ ضَعِیْفِیْ وَخُذْ لِیْ الْخَیْرَ بِنَاصِیْتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَایْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَتَقَوِّنِ وَ اِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاعِزِّنِیْ وَ اِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (احیاء العلوم) (قوت القلوب)

**مشائخ کی تعظیم**  
وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا . یعنی خدا تعالیٰ نے تم کو گونا گوں حالت میں تندرست و بیمار، مالدار یا محتاج پیدا کیا ہے اور بعض نے کہا ہے، مراد یہ ہے کہ لڑکا جوان یا بوڑھا بنایا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ جب لڑکا سات سال کا ہوتا ہے اور پورے پھلے کو پہچانتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ بات کو سمجھتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ سات سال کے بچے کو نماز سکھانی جائے اور نماز پڑھنے کی ترغیب دینی چاہئے اور جب دس برس کا ہو جائے نماز نہ پڑھے تو اسے مارنا اور سکھانا مال باپ پر واجب ہے۔ پندرہ برس کی عمر میں مکلف ہو جاتا ہے اس پر قلم چلنے لگتا ہے۔ (یعنی کراما کا تبین اس کے اعمال لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور اسی برس کی عمر میں اس کا قلب بیدار ہو جاتا ہے۔ اٹھائیس برس میں اس کی عقل انتہا کو پہنچتی ہے اور تیس برس کی عمر میں اس کی قوت (طاقت) انتہا کو پہنچتی ہے اور چالیس

برس کی عمر میں جنون، جذام اور برص سے امن میں رہتا ہے اور پچاس برس کی عمر میں خدا کی طرف رجوع ہونا اس کو محبوب ہوتا ہے اور ساٹھ برس کی عمر میں فرشتے اس کو پہچاننے لگتے ہیں۔ اور ستر برس کی عمر میں اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور اسی برس کی عمر میں اس کی بُرائیاں مٹ جاتی ہیں اور نوے برس کی عمر میں خدا اس کو دوزخ سے آزادی عطا فرماتا ہے اور جب سو برس کا ہو جائے اس کے گھر کے ستر آدمیوں کی نسبت اس کی سفارش قبول فرماتا ہے۔

(نزہت المجالس)

حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے کہ سات برس کی عمر میں لڑکا تمیز کرنے لگتا ہے اور چودہ برس کی عمر میں اس کو احتلام ہوتا ہے اور اکیس برس کی عمر میں اس کی درازی (قد) پوری ہوتی ہے اور اٹھائیس برس میں اس کی عقل کامل ہو جاتی ہے، اس کے بعد اس کی عقل نہیں بڑھتی مگر کثرت تجارت سے۔ (نزہت المجالس)

ایک بار حضرت علی مرتضیٰ کریم اللہ وجہہ نماز کے لئے نکلے دیکھا کہ ایک بڑھا آپ کے آگے جا رہا ہے۔ آپ اس کے پیچھے چلے اور اس کی تعظیم و تکریم کے خیال سے اس سے آگے نہ بڑھے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں گئے، تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر اپنا بازو رکھ دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھنے کا ارادہ کرتے تو جبرائیل علیہ السلام روک دیتے یہاں تک کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نماز میں شریک ہو گئے۔ لیکن یہ موضوع حدیث ہے۔

(نزہت المجالس جلد ۲)

حسن بن عرفہ اور نمیری رحمۃ اللہ علیہما نے حسن بصری رضی اللہ عنہ

لہ نجارب: تجربہ کی جمع

سے روایت کیا۔ فرمایا: جس نے مؤذن کی اذان سن کر مؤذن کی طرح زبان سے کہا اور جب مؤذن نے تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا تو یہ دعا کی، اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ فِي الْجَنَّةِ۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہو گیا۔

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے بغیر کسی امت کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے نبی پر درود و سلام پڑھے۔ بس یہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

یہ دعا حضرت نضر علیہ السلام کی ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت نضر اور حضرت ابیاس علیہما السلام جب حج کے دنوں میں ہر سال ملتے تو جُدا ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ نِعْمَةٍ فَبِئْنَ اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

تین دفعہ صبح و شام پڑھیں انشاء اللہ جلنے، ڈوبنے اور چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ (اجیبار العلوم اول / قوت القلوب اول)

ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیک وسلم۔ دنیا نے مجھ سے پھٹ پھیری اور میں خالی ہاتھ رہ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے ملائکہ کی صلوة اور خلائق کی تسبیح کہاں چھوڑ دی؟ اسی کی بدولت ان کو روزی ملتی ہے۔ طلوع فجر سے نماز صبح تک سو

یا رَبُّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ بِرُطُوبِهِ  
 تو دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی اور ہر کلمہ سے خداوند  
 تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک تسبیح میں مشغول رہے  
 گا اور تجھے ثواب ملے گا۔ (نزہت المجالس جلد ۲)

**نیک گمان** صحیحی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا کہ تم میں سے کوئی  
 خدا کے ساتھ بغیر نیک گمان کئے ہوئے نہ مرے کیونکہ خدا سے نیک گمان  
 رکھنا جنت کی قیمت ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے  
 اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، خدا سے کوئی نیک گمان نہیں  
 کرتا جس کو اس کے گمان کے موافق نہ بل جانا ہو۔ اس کو قرطبی رحمہ  
 اللہ نے تذکرہ میں روایت کیا ہے۔ (نزہت المجالس)

**آل اطہار رضی اللہ عنہم سے محبت** درود شریف کے ذکر  
 میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کی آل پاک رضی اللہ عنہم کا ذکر عام طور پر شاید بغرض اختصار چھوڑ  
 دیا جاتا ہے۔ ورنہ لکھتے وقت اس کا اضافہ کرنا بہتر اور مستحب ہے۔  
 ”ذخیرۃ الخیر“ کے مصنف نے کہا کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کی فضیلت وہ نہیں جو آپ پر اور آپ کی آل  
 پر درود پڑھنے میں ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک پر  
 درود پڑھنا مستقل سنت ہے۔ اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 صحیح حدیثوں میں اس کی ترغیب میں وارد ہوا ہے۔ اور ائمہ نے  
 اس کی تصریح فرمائی ہے۔

اور بلاشبہ جو شخص عبادت میں سنت کو بجالاتا ہے وہ ترک  
 کرنے والوں میں سے نہیں ہو سکتا۔ اور صحیحین میں حضرت عقبہ بن  
 ۶۰۲

عام رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ  
مُحَمَّدٍ. (الحدیث)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے :

يَا اَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ حُبُّكُمْ قَرْضٌ مِّنَ اللّٰهِ فِي الْقُدَانِ اَنْزَلَهُ  
يَكْفِيكُمْ مِّنْ عَظِيْمِ الْقَدْرِ اَنْكُمْ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ  
ترجمہ : اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والو! تمہاری محبت  
اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرض قرار دی ہے۔ تمہاری عظمت شان کو  
یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔  
بعض علماء رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
صلوٰۃ و سلام کی کم از کم کثرت یہ ہے کہ سات سو مرتبہ دن کو اور سات سو  
مرتبہ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجا جائے۔

(کشف الغمہ)

عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے اوروں  
لکھنے کو مستحب سمجھتے تھے اور وہ علیہ السلام کا لفظ نہیں استعمال کرتے  
تھے۔ کیونکہ علیہ السلام کا لفظ دنیا سے انتقال کر جانے والوں کا سلام  
ہے۔ روایت کیا اس کو بشکوال وغیرہ رحمہم اللہ نے (لندا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم) کہنا چاہئے نہ کہ "علیہ السلام"۔ (افضل الصلوات)

بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی

**شراب حرام سے** کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے  
فرمایا، جو شخص شراب پیتا ہے چالیس روز تک اس کی نماز قبول  
نہیں ہوتی۔ اگر توبہ کر لیتا ہے تو خدا اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور  
بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے مروی ہے کہ خداوند کریم شراب پر، اس کے پینے والے پر، پلانے والے



پر، حاضر لانے والے پر، اُس کے خریدنے والے، فروخت کرنے والے،  
 پھوٹنے والے، پھڑوانے والے، اُس کے اٹھانے والے پر لعنت کرتا  
 ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شراب بیماری ہے۔

(ترمذی بہت المجالس)

**حدیث** حضرت روایع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے :  
 جس بندہ نے کہا : **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ  
 الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**۔ ترجمہ : (اے ہمارے رب بہتر  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نازل فرما اور قیامت کے روز ان کا  
 مقام اپنے قریب فرما)۔ اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔  
 اسے بزاز نے اور طبرانی نے کہہ پورا اور اوسط میں روایت کیا۔ اس کی لہجہ  
 اسناد حسن ہیں۔ (ترمذی و تہذیب)

# گھر جایا تو سلام کرو

حضرت عمرو بن دینار نے آیت

کریمہ فاذا دخلتم بیوتنا فصلموا علی أنفسکم جب گھروں میں داخل ہو تو اپنیوں کو سلام کرو (کہو) کے متعلق فرمایا کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ السَّلَامُ عَلَینَا وَ عَلَی عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِینَ السَّلَامُ عَلَی أَهْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ۔

اور دروازہ سے داخل ہوتے وقت سورۃ اخلاص قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پوری پڑھ لیا کرو۔ اس کے پڑھنے سے اور گھر والوں کو سلام کرنے سے رزق میں خوب برکت ہوگی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عزت اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا جب اپنے گھر جایا کرو، کوئی اندر ہو یا نہ ہو سلام کہہ لیا کرو۔ پھر ہم پر سلام بھیجا کرو اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پوری سورۃ پڑھ لیا کرو۔ "ان صاحب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر رزق کی بارش کر دی۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو بھی بہت کچھ دیا۔ (سبحان اللہ) (اس کو ابو مسلم مدینی نے روایت کیا) (اجیاء العلوم اول)

# نماز بھول جانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے، اس کا کھٹا رہ نہیں، مگر یہی کہ نماز قائم کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”عورت، گدھا اور کالا کتا نمازی کے سامنے سے گزر جائیں تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔“ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ صحت نماز کی شرط یہ ہے کہ عورت، گدھا اور کالا کتا نماز پڑھتے وقت سامنے نہ ہوں۔ اس کا راز یہ ہے کہ نماز کا مقصد یہ ہے کہ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہو کر عرض کرنا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ عورت کا وجود مرد کے لئے ایک فتنہ ہے۔ اس کو دیکھ کر اس کے جذبات نفسانیتہ میں ایک ہیجان پیدا ہوتا ہے جس سے نماز کا اصل مقصد فوت ہو جائے تو کچھ بعید نہیں۔ کتا خصوصاً کالے رنگ کا تو وہ شیطان ہے۔ اور گدھے کو بھی ہم شیطان کہہ سکتے ہیں۔

نماز میں تین باتیں نہایت ضروری ہیں: (۱) دل میں اللہ کریم کے لئے خشوع و خضوع بھر جائے۔ (۲) زبان سے آدمی اللہ تعالیٰ کی تہجد و تقدیس میں مشغول ہو جائے۔ (۳) تمام جسم اللہ تعالیٰ کی انتہائی تعظیم کا اظہار کرے۔ ایک حدیث پاک ہے جو ایک ایسے شخص کے حق میں ہے جس نے نماز کو سکون اور اطمینان سے نہیں پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دو بانیں بار ارشاد فرمایا: ”جاؤ دوبارہ نماز پڑھو!“ جب اس نے عرض کیا کہ مجھ کو اس سے بہتر نماز پڑھنا نہیں آتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مخاطب ہوئے: (حجۃ اللہ البالغہ) ”جب تم نماز پڑھنے لگو تو کامل طور سے وضو کرو۔ اس کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر نیکی کہو اور جو کچھ تمہارے لئے آسان ہو اس قدر

قرآن پڑھو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تمہارا ہر ایک عضو اپنی اپنی جگہ قرار پکڑے۔ (اصل حدیث میں اس کو اطمینان سے تعبیر فرمایا ہے) رکوع کے بعد سر اٹھاؤ تو سیدھے کھڑے ہو جایا کرو۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اس کے بعد اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ اس طریقہ سے ساری نماز مکمل کرو۔ "ترمذی کی روایت میں ہے: "جب تم اس طرح نماز پڑھو گے تو یہ کامل نماز ہوگی۔ اگر ان میں سے کوئی چیز کم کرو گے تو تمہاری نماز ناقص ہو جائے گی۔"

## بکیر اولیٰ کا ثواب

ایک بار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چار سو (۴۰۰) اونٹ اور چالیس غلام چور لے گئے۔ اسی پریشانی میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ ان کو مغموم پایا اور سبب پوچھا۔ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے یوں لگا کہ آج تمہاری بکیر تحریمہ فوت ہو گئی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا بکیر تحریمہ کا فوت ہونا بہت سخت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام زمین بھراؤ ٹولوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ نیز نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے کہا کہ نماز فجر کی بکیر اول دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (نزہت المجالس)

## نماز میں خشوع ضروری ہے

زیر آیت: الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ

خَاشِعُونَ۔ امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ نماز میں خشوع سے مراد نماز میں پُرسکون رہنا ہے۔ امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل رہا ہے۔ فرمایا  
 اگر اس کا دل خشوع والا ہوتا تو اس کے اعضا بھی خشوع کرتے۔ امام  
 ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کیا ہے کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے نماز میں  
 خشوع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ تو اپنی نظر  
 سجدے کی جگہ رکھے۔ امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ نے حضرت کعب  
 رحمۃ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب ایک آدمی نماز کے لئے  
 کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک  
 وہ کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو۔ امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ نے حضرت  
 ابو دردار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: فرمایا: نماز میں  
 ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو کیونکہ دوسری طرف متوجہ ہونے والے کی  
 نماز نہیں ہوتی۔

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ  
 سے روایت کی ہے کہ نماز کی تکمیل یہ ہے کہ جو تیری دائیں جانب ہے  
 یا بائیں جانب ہے اس کی طرف متوجہ نہ ہو کہ کون کھڑا ہے۔  
 امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کے  
 واسطے سے حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے وہ  
 حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے (جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
 عنہا کی ماں ہیں) روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ام رومان نے  
 کہا کہ مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میں نماز میں  
 ایک طرف جھکتی ہوں تو انہوں نے مجھے سخت جھڑکا۔ قریب تھا کہ  
 میں نماز چھوڑ دیتی۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا  
ہو تو وہ اپنے اعضاء کو پیر سکون رکھے۔ یہودیوں کے ماٹل ہونے کی  
طرح نہ جھکے۔ کیونکہ نماز میں اعضاء کا پیر سکون ہونا ضروری ہے۔  
(تفسیر درمنثور)

# بے نمازی کیلئے حکم

- ①۔ جنہوں نے نماز کو ضائع کیا وہ عنقریب جہنم کے ایک خاص طبقے میں اُلے جائیں گے۔ القرآن
- ②۔ جمعہ کی پہلی اذان کہی جائے تو خرید و فروخت پھوڑ دی جائے۔ القرآن
- ③۔ جو شخص تین جمعہ نماز میں غفلت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر پھر دیتا ہے۔ الحدیث
- ④۔ جان بوجھ کر نماز پھوڑنے والا کافر ہے۔ الحدیث
- ⑤۔ بے نمازی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ الحدیث
- ⑥۔ بے نمازی کی روزی اور عمر میں برکت نہ ہوگی۔ الحدیث
- ⑦۔ بے نمازی جب مرے گا تو ذلیل ہو کر مرے گا۔ الحدیث
- ⑧۔ بے نمازی کی قبر تنگ کر دی جائیگی اور اسے آگ سے بھر دیا جائے گا۔ الحدیث
- ⑨۔ بے نمازی کا حشر فرعون، ہامان اور ابوبن خلف کے ساتھ ہوگا۔ الحدیث
- ⑩۔ جس نے فجر کی نماز ترک کی اس کے چہرے سے نور ختم کر دیا جاتا ہے۔ الحدیث
- ⑪۔ جس نے ظہر کی نماز ترک کی اس کی روزی سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔ الحدیث
- ⑫۔ جس نے عصر کی نماز ترک کی اس کے بدن سے طاقت ختم کر دی جاتی ہے۔ الحدیث
- ⑬۔ جس نے مغرب کی نماز ترک کی اسے اولاد سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ الحدیث
- ⑭۔ جس نے عشاء کی نماز ترک کی اس کی نیند سے راحت ختم کر دی جاتی ہے۔ الحدیث

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَلَى قَدَرِ حُبِّكَ فِيمَا

**فضیلتِ نماز:** مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ، جمعہ تک اور رمضان، رمضان تک ان گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جو ان کے درمیان ہوں بشرطیکہ کبائر (کبیرہ گناہوں) سے پرہیز کیا جائے۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

نماز باجماعت سنت مؤکدہ ہے اور اس کا تارک سخت ملامت کا مستحق ہے۔ کیونکہ یہ شعائر دین میں سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "جو شخص جماعت کرائے (یعنی امامت کرائے) وہ ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ نماز میں کمزور اشخاص، مریض اور اصحاب حاجت ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے لئے پڑھے جس طرح تطویل کرنا چاہے کر لے۔ ایک اور حدیث میں ہے: "جو شخص سجدہ میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔" (حجۃ اللہ البالغہ)

ابن عساکر اور حاکم نے "تاریخ نیشاپور" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر بادام کے مثل مہر نبوت تھی۔ اس کی سطح گوشت پر تخریر تھا "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" (الخصائص الکبریٰ)

ایک مستند روایت میں ہے کہ ایک شخص نماز فرض ادا کرنے کے بعد فوراً اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: "بیٹھ جاؤ! اہل کتاب اسی سے ہی برباد ہوئے کہ ان کی نماز فرض اور نفل میں کوئی فصل نہیں ہوتا۔"



آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ابن الخطاب! خدائے پاک نے ٹھیک بات تمہیں سُوجھا دی ہے۔"  
 ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ نوافل اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔  
 (واللہ اعلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جب کوئی تم میں سے نماز میں جمائی لے تو جہاں تک ممکن ہو منہ کو بند رکھے کیونکہ شیطان آدمی کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ "جب آدمی نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف برابر متوجہ رہتا ہے، جب تک کہ وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔"

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ "نماز کے اندر آدمی جو کچھ بھی مانگے اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔"  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص صبح کی نماز یا جماعت پڑھ کر اُسی جگہ بیٹھا رہے اور طلوع آفتاب تک یادِ خدا میں مشغول رہے اور جب سورج ذرا سیاتا ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھے (اس کا نام "صلوۃ الاشراق" ہے) اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔  
 (حجۃ اللہ البالغہ)

## عملِ قلیل پر مواتبت نافع ترین ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر مواتبت (ہمیشگی) کی جائے۔ اگرچہ وہ عمل قلیل ہو۔"  
 اپنے نفس کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا خوگر بنا لو۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے بعض گھڑیوں کو یہ خصوصیت بخشی ہے کہ

اُس وقت کسی سائل کا سوال رد نہیں کیا جاتا۔  
 • آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: جس رات  
 کسی شخص کا مقرر کردہ وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ فوت ہو جائے (یعنی وہ جاگ  
 اور وہ اُس کو صبح اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو ایسا سمجھا جائے گا کہ  
 اُس نے رات ہی کو پڑھا تھا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”وہی عمل اختیار  
 کرو جس کے کرنے کی استطاعت رکھتے ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کبھی ملال  
 نہیں ہوتا، البتہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔“

”قصر نماز کا حکم ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا  
 ہے لہذا اس صدقہ کو قبول کر لو۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت سفر میں دو ہی رکعت نماز مشروع فرمائی  
 ہے اور یہ پوری نماز ہے۔“

منجملہ سفر کے متعلقہ رحمتوں کے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت  
 عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین سوائے سُنّت فجر اور وتر کے اور  
 دوسری سنتیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ منجملہ رحمتوں کے سواری کی پیٹھ پر  
 نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس حالت میں قبلہ رخ ہونا بھی ضروری نہیں، جدھر  
 سواری کا رخ ہو جائے اسی جانب نماز میں رہے۔

**نماز متحدہ:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ”رات  
 میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر اُس میں آدمی اپنے رب  
 تعالیٰ سے کوئی نیک سوال کرے تو وہ ضرور اس کی درخواست قبول  
 فرمائے۔ قیام اللیل کی پابندی کرو۔ تم سے پہلے صحابین کی یہ عادت  
 تھی۔ اُس وقت نماز پڑھنا جناب باری تعالیٰ میں قرب کا موجب

ہے۔ اس کی بدولت آدمی کے گناہ دُور ہوتے ہیں نیز کافی حد تک گناہوں سے بچا رہتا ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ: ”جب رات کا ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو رب تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔ (اپنی شان کے مطابق) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص وضو کر کے بستر پر جاتا ہے اور نیند آنے تک یادِ خدا میں مشغول رہتا ہے۔ پھر سو کر جب بیدار ہوتا ہے۔ اور اس حال میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں میں سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور وہ شے اسے عطا کر دیتا ہے۔“

یہ بھی تہجد کی ایک سنت ہے کہ جب آدمی جاگ پڑے تو وضو کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو (یعنی ذکر اذکار میں) من جملہ ان کے دس بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ دس بار تکبیر، دس بار الحمد للہ، دس بار سبحان اللہ کے۔ دس بار لا الہ الا اللہ اور پھر دس بار یہ کہے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ مِنْجَلِّہِ اِنْ کَیْ لَا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاسْتَسْلِمُکَ رَحْمَتِکَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا. وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اور سورہ آل عمران کا آخری رکوع تلاوت کرے۔ یعنی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ الْخِ اس کے بعد مسواک کر کے وضو کرے۔

منجملہ اعذارِ مرحصہ کے ایک مرض ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اگر کھڑے نہ ہو سکو تو بیٹھ کر پڑھو۔

اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ لو۔ کھڑے ہو کر نماز (نفل) ادا کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے ادھا ثواب ملتا ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ)

ایک حدیث ہے جس نے عصر کی نماز ترک کی اس کا عمل اکارت کیا۔ ایک اور ارشاد گرامی ہے: "جس کی نماز عصر قضا ہو جائے اس کی مثال یہ ہے گویا اس کے بال بچے اور گھر بار سب لٹ گیا۔" ایک اور حدیث پاک ہے کہ "منافقوں پر نماز فجر اور نماز خفتن (عشاء) پڑھنے سے کوئی دوسری نماز زیادہ بھاری نہیں۔ اگر وہ ان کی فضیلت جان لیں تو گرتے پڑتے بھی ان کے لئے ادا کرنے کے لئے مسجد میں حاضر ہو جایا کریں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے: "بدوی لوگوں کا محاورہ تم پر غالب نہ آجائے جو نماز عشاء کو عتمتہ کہتے ہیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام "صلوۃ العشاء" ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان دی ہے وہی اقامت کہے۔ "آپ کا فرمان عالی شان ہے" قیامت کے دن مؤذنین کی گردنیں بلند ہوں گی تمام لوگوں سے۔ "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "جو کوئی محض ثواب کی خاطر سات سال تک متواتر اذان دیتا رہے اس کے لئے دوزخ کی آگ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔" اور فرمایا: جب اذان ہونے لگتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا بھاگتا ہے، ہتا کہ اذان کی آواز اُس کے کان میں نہ پڑے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب جماعت کھڑی ہو جائے تو بھاگ کر اس میں شامل نہ ہونا بلکہ آہستہ آہستہ چلے آؤ۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو صبح یا شام کو مسجد میں جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کا اہتمام فرماتا ہے۔“ ایک بات یہ بھی ہے کہ مسجد کا آباد کرنا حق کا بول بالا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسجد کی تعمیر کرتا ہے اس کے لئے اللہ کریم جنت میں گھر تعمیر کرتا ہے۔“

اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ ”ملائکہ اس وقت تک نمازی کے لئے دعا کرتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہوا ہو“، اس کی وجہ صاف ہے۔ حدیث یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں نماز پڑھنے کی استعداد اور اہلیت باقی نہیں رہتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ ”جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تختۃ المسجد) پڑھے۔“

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”من جملہ ان کے یہ کہ مسجد کو پاک و صاف رکھے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مسجدیں بناؤ اور ان کو پاکیزہ رکھنے کا خیال رکھو۔“

● ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”میری امت کی تمام وہ باتیں میرے سامنے لائی گئیں جن پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کے اس فعل کو بھی میں نے اس فرست میں پایا کہ مسجد میں سے کوئی تنکا اٹھا کر آدمی باہر پھینک دے۔“ یہ بھی آپ کا ارشاد ہے کہ ”مسجد میں تھوکننا گناہ ہے۔ اس کی کفارت یہ ہے کہ اس کو گاڑ دے۔“

ایک صحابی ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کورات کے وقت وضو اور استنجار کیلئے پانی حاضر کر کے آپ کو وضو کراتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ربیعہ! مانگو، کیا چاہتے ہو؟“ انہوں نے عرض کی: ”میں جنت میں آپ کی فاقہ (ساتھ) چاہتا ہوں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تو کثرتِ سجدہ کے ساتھ میرا ہاتھ بٹاتے رہو۔“ (یہ تمہاری امتنا پوری ہوگی)

● اس کا فلسفہ یہ ہے کہ سجدہ جناب باری تعالیٰ کی انتہائی تعظیم ہے۔ خدائے پاک کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا مومن کے لئے معراج ہے۔ (نوافل کی کثرت بھی اس تعظیم میں شامل ہے۔)

ایک حدیث میں ہے کہ ”جو شخص اذان سن لے اس پر جمعہ پڑھنا واجب ہے۔“ آپ کا یہ فرمان عالیشان بھی ہے: ”اگر میری امت کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے لئے وضو میں مسواک کا حکم دیتا۔“

ایک حدیث میں ہے کہ ”جو لوگ صف میں دائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان کو اپنی شاباش سے نوازتے ہیں۔“ (واللہ اعلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ: ”جس کو یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے دست بستہ کھڑے رہیں اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈھنا چاہئے۔“

اس کے مقابل یہ حدیثیں ہیں: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہودی قریظہ کی ثالثی کرنے کے لئے بلایا گیا تو ان کے آنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قَوْمُوا السَّيِّدِكُمْ“ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ! (حجۃ اللہ البالغہ)

☆ سیدنا حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

○ ایک جلیل القدر رفیع المرتبت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور عرب کے ایک مشہور قبیلہ بنو کلب کے سردار تھے۔ جن کی شکل و صورت میں سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے۔ سبحان اللہ کیا ذات و صفات محبوب رب سبحانہ سے پانی بے کہ حضور ﷺ نے آپ کے لیے دستِ رحمت اٹھا کر رب کریم سے دعا مانگی۔ اللہم جملة لے اللہ سبحانہ! اے حسین جمیل بناؤ۔ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قسمت پر قربان حسن صورت بھی ملا اور حسن سیرت بھی اور حسن ظاہری کے ساتھ ساتھ حسن باطنی بھی عطا ہوا۔ اور آپ ﷺ اس کے اسلام لانے کو بہت چاہتے تھے۔ پھر دعا کی۔ اللہم ادرکھہ الاسلام ط لے اللہ سبحانہ! دحیہ کلبی کو اسلام کی دولتِ عظمیٰ سے مالا مال فرما۔

سبحان اللہ دعاءِ محبوب، ادائے محبوب وہ جس کو چاہ لیں۔ محبوب کی دونوں دعائیں قبول ہوئیں۔ دعا قبول کیوں نہ ہوتی جب کہ دعا کو محبوب بھی ہیں اور رسول بھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

☆ ادھر جب دحیہ کلبی ایمان لانے کے لئے گھر سے چلے تو رب کریم نے اپنے محبوب کو بعد نماز فجر وحی فرمائی۔ اور بشارت عطا فرمائی۔

<p>یا محمد ﷺ "قَدْ فَتُّ نُوْرَ الْإِيْمَانِ فِي قَلْبِهِ فَهَوْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْآنَ ط"</p>	<p>اے محمد ﷺ "وَاللَّهِ لَأَنْتَ" میں نے نورِ ایمان ان کے قلب میں ڈال دیا ہے اور وہ نورِ ایمان کے ساتھ ابھی حاضر ہو رہے ہیں۔</p>
--	--

☆ اور جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہما مسجد نبوی شریف کے دروازے باب السلام سے داخل ہو کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو دفع النبی رد آءن علی ظہرہ ط تو نبی رحمت ﷺ نے اپنی نوری چادر اپنے کندھے سے اوپر اٹھائی اور اتار کر صاحبِ خلقِ عظیم رسول کریم، نبی رؤف رحیم ﷺ نے بسط علی الأرض زمین پر پھیلا دی اور اشارہ فرمایا اپنی چادر نوری کی طرف کہ اس پر بیٹھو۔ یہ منظر ہر

تھا عظیم المرتبت رسول کے خلق عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمدی ﷺ تھا اور یہ حسنِ اخلاق  
 دجیہ کلبی نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا تو بکی اُن پر گریہ طاری ہو گیا اور اب غلام کا  
 کردار ملاحظہ ہو اسی عالمِ محبت میں دجیہ کلبی آگے بڑھے اور رَفَعَ رِدَاءَهُ آپنے مبارک  
 چادر کو زمین سے اٹھایا اور قَبْلَهُ اور بوسہ دیا۔ چوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ  
 لیا "سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ بِمَجْتَبِئِ كَيْفَ أَنْدَاز" ستر تاجِ انبیا کی بارگاہ میں غلامانہ عرض ہے

سر پر رکھنے کو بل جائے نعلِ پاک حضور  
 تو کہیں گے کہ ہاں تاجِ دارہم بھی ہیں  
 اور عرض کیا۔ يَأَيُّهَا الْمُرْقَلُ كِي شَانِ رَكْعَتِي وَالْآقَا۔ میں تو غلامی کے لئے آیا ہوں  
 غلامی چاہتا ہوں۔ غلام بنا لیجئے۔ غلامی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔

☆ غلام پر آقا کی نگاہِ محبت نے اس مقام تک پہنچا دیا کہ سینہ ایسانی کیفیات کا  
 سمند بن گیا اور جذبہٴ محبت سے باواز بلند کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود جھمک  
 گئیں اور گویا ہوئے کہ اے آقائے کائنات إِنِّي أَزْتَكِبْتُ ذُنُوبًا كَثِيرًا میں نے  
 بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔ فَقَتَلْتُ سَبْعِينَ بَنَاتِي میں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں  
 کو زندہ درگور کیا ہے۔ اسی وقت ربِ کریم نے سیدنا جبرائیل عَلَيْنِ السَّلَام کو بھیجا۔

<p>فرزادو دجیہ کلبی کو کہ مجھے اپنی عزت اور بلال          کی قسم جب تم نے کلمہ شہادت پڑھا تو میں نے          تیری ستر سالہ زندگی کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔</p>	<p>قُلْ لَدَحِيَّةِ كَلْبِي وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي          إِنَّكَ لَمَا قُلْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ          رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " غَفَرَ لَكَ</p>
---	--

بیتُ المعمور: عرشِ عظیم پر نوری ملائکہ کا قبلہ ہے۔ کعبۃ اللہ المشرفہ کے بالکل عین  
 اوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرانی جائے تو کعبۃ اللہ المنجرتہ کی چھت پر گرے۔ روزانہ بیتُ  
 المعمور کا طواف ستر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلوة و سلام کے لئے حاضر  
 در رسول ہو جاتے ہیں۔ کعبۃ اللہ اور بیتُ المعمور کا طواف قائم مقام و ضو ہے اور زیارت  
 قبرِ نور سریرِ آرائے نبوت و رسالت ﷺ، قائم مقام صلوة ہے۔ ستر ہزار ملائکہ نوری  
 جب بیتُ المعمور کا طواف "وضو" کر لیتے ہیں تو وہی ملائکہ نوری۔ تاجدارِ مملکت



شریعت، شہنشاہ نبوت و رسالت، شاہ اقلیم شفاعت، محبوب رب کائنات علیہ  
 الصلوٰت و التسلیٰمات ط کے حضور سبز گنبد کی زیارت کے لیے اترتے ہیں اور حاضری دیتے  
 ہیں۔ ستر ہزار کا یہ ٹوری گروہ صبح کو خوشی سے جھومتے اور زبان سے وردِ درود شریف  
 کے مُرت سے لغمے گاتے ہیں اور مرقدِ مُصطفویہ علی راقِدِہا الصلوٰۃ و السلام و النجیۃ کو اپنے  
 پَرول سے ڈھانپتے اور مس کرتے اور پھر شام کو اللہ بجانہ کے حضور پہنچ جاتے ہیں اور اسی  
 طرح دوسرا گروہ "ستر ہزار" کا شام کو اسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیت المعمور  
 کا طواف کر کے رسالت مآب ﷺ کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیام  
 قیامت جاری و ساری رہے گا۔ جو ایک بار بار یاب حضور رسالت ہو گیا تو پھر اس  
 کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وہ باعثِ رشکِ قدسیاں بن گیا۔

☆ آخر الامر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضور پھونکنے پر سب سے پہلے معہ شخصین کریمین محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرقدِ منور سے اٹھیں گے اور ان ہی ستر ہزار ملائکہ ٹوریہ کے  
 جلو میں رب العرش العظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ "عز وجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط"

○ بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حَتَّىٰ اِذَا انشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ  
 خَرَجَ فِي سَبْعِينَ اَلْفًا مِّنَ  
 الْمَلٰٓئِكَةِ يُزَفُّوْنَہُ ط

یہاں تک زمین پھٹ جائے گی۔ سب سے پہلے  
 آپ ﷺ اپنی قبر سے ستر ہزار فرشتوں  
 کے جھرمٹ میں زُفاف کی طرح نکلیں گے۔

☆ حضور سرور کون و مکان و سرور انس و جان ﷺ کے ایک جانب سیدنا ابوبکر  
 صدیق اکبر اور دوسری جانب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوں گے اور ستر ہزار  
 ٹوری فرشتوں کے جلو "جھرمٹ" میں یوں چلیں گے جیسے دلہن کو بحال ناز و اعزاز و بغایت  
 فرحت و سرور اور بصد تزک و احتشام لایا جاتا ہے۔

☆ سیدہ فاطمہ بنت اسد والدہِ مُعِظَم سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جنازہ میں  
 ستر ہزار ملائکہ ٹوری نے شرکت کی اور حضور ﷺ نے اپنی صفتِ مُبَشِّر کا ظہور فرماتے  
 ہوئے اپنی اُمی بعد اُمی کے لئے حورِ جنت کی بشارت دی۔

# نعل پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## کی برکات

نقشہ نعل مقدس حضور سرورِ عالم فخرِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت قوی البرکت سریع الاثر پایا گیا ہے اس لیے اسلامی خیر خواہی باعث اس کی ہوئی کہ شمال خیر النعال صلی اللہ علیہ صاحبہ فوق عدو الرمال حسب ایت

امام زین العابدین عراقی محدث مسلمانوں کی نذر کی جائے کہ اپنے پاس رکھ کر برکات حاصل کریں اور اس کے توسط سے اپنے حاجات و معروضات جناب باری تعالیٰ میں قبول کرائیں۔ اس نقشہ شریف کے آثار و خواص و فضائل کو کون شمار میں لاسکتا ہے مگر اس مقام پر نہایت اختصار کے ساتھ کتب معتبرہ علمائے محدثین و محققین سے چند برکات اور کچھ ابیات مشتمل بر ذوق و شوق نقل کیے جاتے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور محبت پیدا ہو اور بوجہ غلبہ محبت بلا تکلف آپ کا اتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایہ نجاتِ نبوی

وآخری ہے۔

طریق تو تسل؛ بہتر ہے کہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کر کے

تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے۔ اس کے بعد گیارہ بار دُرود شریف گیارہ بار  
کلمہ طیبہ اور گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے

اور بتضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الہی میں جس مقدس

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشہ نعل شریف کو سر پر لیے ہوں ان کا ادنیٰ

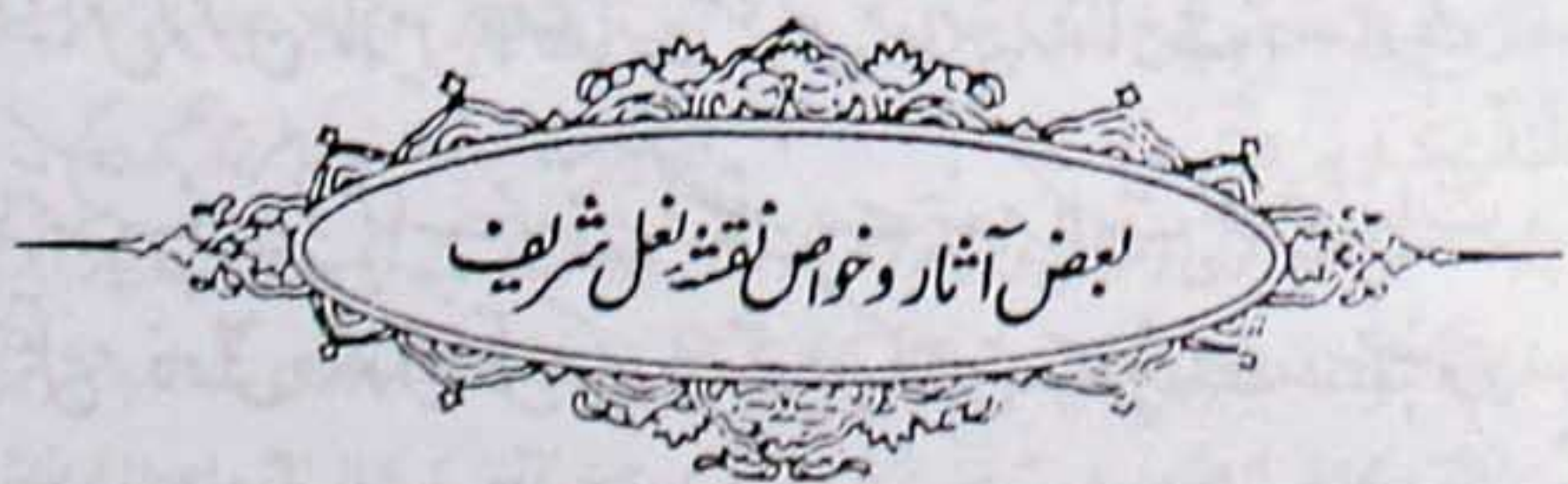
درجے کا غلام ہوں الہی اس نسبتِ غلامی پر نظر فرما کر بہ برکت اس نعل شریف

کے میری فلاں حاجت پوری فرمائیے مگر خلافِ شرع کوئی حاجت

طلب کرے پھر سر پر سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اس کو

محبت بوسہ دے اور اشعار ذوق و شوق بغرض از یاد عشق محمدی پڑھے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔

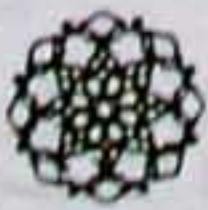


علامہ محدث حافظ تلمسانی کتاب فتح المبتغال فی مدح خیر النعال میں

فرماتے ہیں کہ اس نقشہ شریف کے منافع ایسے کھلم کھلا ہیں کہ بیان کی

حاجت نہیں منجملہ اُن کے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کے  
 لیے یہ نقشہ بنوادیا تھا وہ میرے پاس ایک روز آکر کہنے لگا کہ میں نے  
 شب گزشتہ میں اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کے  
 اتفاقاً ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہو گئی۔ میں نے یہ نقشہ  
 شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یا اہی! مجھ کو صاحبِ نعل شریف  
 کی برکت دکھلائیے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عنایت فرمائی۔  
 قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس نقشے کی آزمائی ہوئی برکت  
 یہ ہے جو شخص اس کو تیر کا اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے دشمنوں  
 کے غلبے سے، شیطان سرکش سے، حاسد کی نظر بستے امن و امان  
 میں رہے اور اگر حاملہ عورت درد زہ کی شدت کے وقت اس کو اپنے  
 دلہنے ہاتھ میں رکھے بفضلہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔ شیخ ابن  
 حبیبؒ انہی روایت فرماتے ہیں کہ اُن کے ایک دُئل نکلا کہ کسی کی سمجھ  
 میں نہیں آتا تھا۔ نہایت سخت درد ہوا۔ کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی  
 دوا نہ آئی۔ اُنہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھا لیا۔ معاً ایسا  
 سکون ہو گیا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا ایک اثر خود میرا یعنی صاحب  
 فتح المتعال کا، مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر دریائے شور کا اتفاق

ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہو گئے۔  
 کسی کو بچنے کی اُمید نہ تھی۔ میں نے یہ نقشہ ناخدا کے پاس بھیج دیا کہ اس  
 سے توسل کرے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت عطا فرمائی اور محمد  
 ابن جزی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے  
 پاس رکھے خلاق میں مقبول رہے اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 زیارت سے خواب میں مشرف ہو اور یہ نقش شریف جس شکر میں ہو  
 اس کو شکست نہ ہو اور جس قافلے میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے، جس  
 اسباب میں ہو چوروں کا اس پر قابو نہ چلے، جس کشتی میں ہو، غرق سے  
 بچے اور جس حاجت میں اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔ یہ تمام مضامین  
 کتاب القول السید فی ثبوت استبراک نعل سید  
 الاحرار والعبید سے نقل کیے گئے ہیں اور کتاب المرتجی  
 بالقبول فی خدمۃ قدم الرسول میں علمائے محققین و صلحائے  
 معتبرین سے بہت آثار و خواص و حکایات نقل کیے ہیں جس کو شوق  
 ہو دیکھ لے۔ اب چند اشعار شوقیہ مع ترجمے کے لکھے جاتے ہیں کہ  
 ان کو پڑھ کر سمجھ کر اپنے شوق و محبت کو بڑھاویں۔





جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور  
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں" تاجدار ہم بھی ہیں

## موتے وقت اور دفن کے وقت کیا کہنا چاہیے

روایت ہے ابو الدرداءؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت کے سر ہانے سورہ یسین پڑھی جائے تو اللہ اس پر موت کی سختی آسان کرتا ہے۔

روایت ہے جابر بن زیدؓ سے کہ مستحب ہے کہ میت کے پاس سورہ رعد پڑھی جائے اس سے میت پر آسانی ہوتی ہے اور اس کی حالت درست رہتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں میت کے لئے مرنے سے کچھ پہلے اس طرح دعا کرتے تھے یا اللہ اس کو بخش دے اور اس کے سونے کی جگہ ٹھنڈی کر اس کی قبر کشادہ کر اور بعد مرنے کے آرام سے رکھ۔ اور اس کی روح کو نیکیوں کی روح سے ملا دے۔ اور آخرت میں ہم کو اور اس کو اس پاس جگہ دے اور اس کو کوئی مصیبت و تکلیف نہ پہنچا پھر رسول اللہ پر درود پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ انتقال کرتا اور شعبیؓ سے روایت ہے کہ انصار میت کے پاس مرنے سے کچھ پہلے سورہ بقرہ پڑھتے تھے۔

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے والے کو لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ سَکھا اور آپ نے فرمایا کہ جس کا آخری کلام لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور فرمایا آپ نے کہ بچہ جب بولنے لگے تو اُس کو لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ سَکھا اور جب کوئی مرنے لگے تو لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ سَکھا کیونکہ جس کا آخر کلام اور اول کلام لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ ہوگا اگر وہ ہزار برس تک زندہ رہ کر مرے گا تو گناہ سے سوال نہ کیا جائے گا

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس گزرے آپ نے دیکھا کہ وہ قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور فرمایا کہ سب انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

روایت ہے کہ ثابت بنانی ہمیشہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ اگر تو قبر میں کسی میت کو نماز پڑھنے کی اجازت دیتا ہے تو مجھ کو بھی اس نماز کی اجازت دے جیسے کہتے ہیں کہ ثابت بنانی کا جب انتقال ہوا میں نے غسل و کفن دے کر لحد میں رکھا اور تختے برابر کئے اتفاقاً ایک تختہ گر پڑا میں نے دیکھا کہ وہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور ابراہیم مہلبی کہتے ہیں کہ میرے پاس آئیجانے والوں نے بیان کیا جب ہم لوگ

ثابت بتانی کی قبر کی طرف گزرتے ہیں تو قبر سے قرآن شریف پڑھنے کی آواز سنا کرتے ہیں۔

روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ جب جنازہ قبر تک پہنچ جائے اور سب لوگ بیٹھ جائیں تو تم نہ بیٹھو بلکہ قبر کے پاس کھڑے رہو جب مردہ کو قبر میں داخل کریں تو کہو بِسْمِ اللّٰهِ دَعَا عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اے اللہ تیرا بندہ تیرے پاس جاتا ہے تو اس کی خاطر درمی کرنے والا ہے اس نے دنیا کو پیچھے چھوڑا تو اس کی آخرت کو دنیا سے اچھی کر دے تو نے فرمایا ہے کہ جو کچھ میرے نزدیک ہے وہ نیکیوں کے واسطے بہتر ہے۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ میں نے سنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب تمہارا کوئی مر جائے تو دیر نہ کرو اور جلد اس کو قبر کی طرف لیجاؤ اور اس کی قبر پر بیٹنے کی طرف سورہ بقرہ کے شروع کی آیتیں اور پیر کی طرف آخر کی آیتیں پڑھو عبدالرحمن بن علاء نے مرتے وقت اپنے لڑکے سے وصیت کی کہ جب مجھ کو لحد میں رکھنا تو کہنا بِسْمِ اللّٰهِ دَعَا عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ پھر مٹی ڈال کر قبر برابر کرنا اور سر ہانے کی طرف سورہ بقرہ کے اول کی آیتیں اور آخر کی آیتیں پڑھنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

**فائدہ۔** قبر برابر کر کے سر ہانے کی طرف اکتھ سے مفلحوں تک پڑھے پھر پیر کی طرف جائے اور آمن الرسول سے آخر سورہ تک پڑھے یہ آیتیں مردہ کی سفارش کرتی ہیں اور عذاب قبر سے حفاظت کرتی ہیں۔

روایت ہے عثیمہؓ سے لوگ مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو کہیں بِسْمِ اللّٰهِ دَعَا عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اے اللہ اس کو عذاب قبر اور عذاب جہنم سے نجات دے اور شیطان کی بُرائی سے اس کو محفوظ رکھ اور اس کی قبر کشادہ اور منور کر اور پیغمبر کے ساتھ اس کو ملا دے۔

روایت ہے راشد اور ضمیرہ اور حکیم سے کہ جب میت کی قبر برابر کر کے واپس ہونے لگیں تو مستحب ہے کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت سے تین بار کہے اے فلاں تو کہہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اے فلاں تو کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (نور الصدور)



روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند کلمے کہ جو شخص مرنے وقت اس کو پڑھے گا جنت میں داخل ہوگا وہ کلمے یہ ہیں - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تین بار اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمَلِكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

روایت ہے شہاد بن ادس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم لوگ میت کے پاس جاؤ تو اس کی آنکھ بند کر دو اس واسطے کہ آنکھ موت کو جانتے ہوئے دکھتی ہے اور اچھی بات کہو یعنی مردے کے حق میں دعا کرو کیونکہ گھر والوں کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں ایک صحابی فرماتے ہیں کہ آنکھ بند کرنے وقت یہ دعا پڑھے - بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک صحابی نے قبر پر خمیہ قائم کیا ان کو معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے سنا کہ ایک شخص زمین کے اندر سورہ ملک پڑھتا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ واقعہ بیان کیا آپ نے اسکی تصدیق کی اور فرمایا یہ سورہ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے یوسف بن محمد کہتے ہیں کہ ابو الحسن جو بزرگ متقی ہیں انہوں نے مجھے ایک جگہ دکھائی اور کہا کہ میں ہمیشہ اس جگہ سے سورہ ملک کی آواز سنتا ہوں عبسی بن محمد نے ابو بکر بن مجاہد کو ان کے انتقال کے بعد دیکھا کہ قبر میں قرآن شریف تلاوت کرتے ہیں پوچھا کہ تم تو انتقال کر چکے اب کیوں تلاوت کرتے ہو - کہا کہ ہر نماز کے بعد اور ختم قرآن کے بعد دعا کرتا تھا کہ یا اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا دے جو قبر میں تلاوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ویسا ہی کر دیا - اور ابن عباس کا قول ہے کہ مومن کو قبر میں قرآن شریف دیا جاتا ہے اور وہ تلاوت کرتا ہے

ابن قیم نے لکھا ہے کہ احادیث اور اقوال اصحاب سے ظاہر ہوتا ہے

کہ جب کوئی شخص زیارت قبر کے لیے جاتا ہے تو مردہ کو خبر ہوتی ہے اور سلام سنتا ہے اور جواب دیتا ہے چاہے جمعہ کا دن اور رات ہو یا دوسرا دن اور رات ہو چاہے میت شہید ہو شہید نہ ہو - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جب قبرستان

کی طرف ہوتا تو سلام کرتے اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے اور اپنے اصحاب کو بھی زیارتِ قبر اور دعائے مغفرت کا حکم دیتے تھے۔ حسن نے روایت کی ہے کہ جو شخص قبرستان میں جائے اور یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ رَبَّ الْجَسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِي نَخَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا دَهِيًّا بِكَ مُؤْمِنَةً أَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحًا مِنْ عِنْدِكَ سَلَامًا مَبْنِيًّا** تو حضرت آدم سے اس وقت تک جتنے مسلمان مرے ہیں۔ سب اُس کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم سے اس وقت تک جتنے مسلمان مرے ہیں اور میں گئے سب کے عدد کے موافق اُس کو نیکی ملے گی۔ (نور الصدد)

☆ حدیث - مشورۃ یا شفاعت میں "معراج کی شب، ربِّ عظیم نے عرشِ عظیم پر اپنے محبوب ﷺ سے ستر ہزار کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور ستر ہزار کے برابر ایک ایک کے ساتھ ستر ہزار کا مزید مشورہ منایا اور یہ تین بار ایسا ہو گا کہ مشورہ بھی تین بار ہوا" ☆ مُصَدِّقہ بحوالہ حدیث پاک صحیحہ عالم برزخ میں عذابِ قبر سے نجات کے لیے ستر ہزار کلمہ طیبہ کی تعداد بیان فرمائی گئی۔ یہ ایصالِ ثواب اہل سنت و جماعت کا شعار ہے۔ روایت ہے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تخفہ نہ دوں کہ تم خوش ہو جاؤ کہا ضرور دیجئے فرمایا سورہ تبارک الذی پڑھو اور اپنی بی بی بچے اور گھر کے سب لوگوں کو اور اپنے ہمسایہ کو بھی سکھاؤ اس سورہ کا نام منجیہ ہے یعنی عذابِ قبر سے نجات دینے والی اور مجادلہ ہے یعنی پروردگار کے پاس کوشش کر کے سفارش کرنے والی اور عذابِ دوزخ سے پناہ دلانے والی اور عذابِ قبر سے نجات دلانے والی۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قبر میں عذابِ سر کی طرف سے آئیگا تو سر جواب دے گا ادھر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس میں سورہ ملک ہے پھر پاؤں کی طرف سے آئے گا تو پاؤں جواب دے گا ادھر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس میں سورہ ہا کہ پڑھی ہے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جو شخص ہر رات کو سورہ تبارک الذی پڑھے گا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

روایت ہے ابو امامہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارا کوئی مسلمان  
 بھائی مر جائے تو قبر کو برابر کرنے کے بعد اس کے سر ہانے کھڑے ہو کر کہو اے فلاں ابن  
 فلاں تو مردہ سُنے گا اور جواب نہ دیکھا پھر کہو اے فلاں ابن فلاں تو مردہ بیٹھے گا پھر کہو اے  
 فلاں ابن فلاں تو مردہ پوچھے گا کیا کہتے ہو اس وقت کہو یاد رکھنا اس بات کو جس پر دنیا  
 میں تھے یعنی گواہی لا الہ الا اللہ کی اور اللہ کو رب ماننا اور اسلام کو دین ماننا اور محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننا اور قرآن کو امام ماننا۔ اس وقت منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے  
 ہیں یہاں سے چلو اس کے پاس بیٹھ کر کیا کریں گے اس کو آخرت کی دلیل سکھا دی گئی۔  
 اور اللہ تعالیٰ اس کی دلیل لے لیتا ہے پہلے فلاں کی جگہ میت کا نام اور دوسرے فلاں  
 کی جگہ ماں کا نام لے ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ  
 ہو۔ آپ نے فرمایا اس جگہ پر حوا کا نام لے اور فلاں ابن حوا کہے۔ اس روایت کو طبرانی  
 نے کبیر میں بیان کیا ہے۔ (نور الصدد)

صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

## حادثات سے بچنے کا وظیفہ

حضرت طلقؓ فرماتے ہیں کہ:

ایک شخص حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا۔ فرمایا نہیں جلا۔ پھر دوسرے شخص نے آ کر یہی اطلاع دی تو فرمایا نہیں جلا۔ پھر تیسرے شخص نے آ کر یہی خبر دی، آپ نے فرمایا نہیں جلا۔ پھر ایک اور شخص نے آ کر کہا کہ اے ابو الدرداء آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا (کہ میرا مکان جل جائے) کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے اس لیے مجھے یہ یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ  
عِلْمًا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ  
شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي  
عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ :

## فراخی رزق کے لیے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ

الْمُبِينُ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

أَتُوبُ إِلَيْهِ

ہر نماز کے بعد 21 بار

# عدلِ فاروقی کا ایک نمونہ

”میں تمہیں حکم جو کچھ دوں تو کرو گے منظور“ کہ ترے عدل میں ہم کو نظر آتا ہے فتور صحن مسجد میں وہ تقسیم ہوئیں سب کے حضور تھا تمہارا بھی وہی حق کہ یہی ہے دستور یہ اسی لوٹ کی چادر سے بنا ہوگا ضرور ایک چادر میں ترا جسم نہ ہوگا دستور تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور“

ایک دن حضرت فاروقؓ نے منبر پر کہا ایک نے اٹھ کے کہا یہ کہ نہ مانیں گے کبھی چادریں مالِ غنیمت میں جو اب کے آئیں ان میں ہر ایک کے حصہ میں فقط ایک آئی اب جو یہ جسم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس مختصر تھی وہ ردا اور تراقد ہے دراز اپنے حصہ سے زیادہ جو لیا تو نے، تو اب

سب کے سب ٹہر بہ لب تھے چہ اناث و چہ ذکور نشہ عدل و مساوات سے تھے سب منظور

گرچہ وہ حد مناسب سے بڑھا جاتا تھا روک دے کوئی کسی کو یہ نہ رکھتا تھا مجال

تم کو ہے حالتِ اصلی کی حقیقت پہ عبور کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں مرا رب غفور

اپنے فرزند سے فاروقِ معظمؓ نے کہا کہتی دے سکتے ہو اس کا مری جانب سے جواب

اس میں کچھ والد ماجد کا نہیں جسم و قصور کر سکی اس کو گوارا نہ مری طبع عینور واقعہ کی یہ حقیقت ہے، کہ جو بھتی دستور

بولے یہ ابنِ عمر سب سے مخاطب ہو کر ایک چادر میں جو پورا نہ ہوا ان کا لباس اپنے حصہ کی بھی میں نے انہیں چادر دے دی

نکتہ چیں نے یہ کہا اٹھ کے کہ ہاں اے فاروقؓ حکم دے ہم کو، کہ اب ہم اُسے مانیں گے ضرور

مولانا شبلی نعمانی

## نماز تسبیح

اس نماز کا بے انتہا اجر و ثواب ہے اور اس کی چار رکعتیں ہیں، مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔ بہتر ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمیہ کے بعد ثنار پڑھے۔ ثنار کے بعد پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پھر اَعُوذُ بِاللَّهِ، بِسْمِ اللَّهِ اور فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دس بار یہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کے بعد دس بار۔ پھر رکوع سے اُٹھ کر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس بار۔ پھر سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کے بعد دس بار۔ پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسہ میں دس بار۔ پھر دوسرے سجدے میں تسبیح کے بعد دس بار۔ پھر کھڑے ہو کر بِسْمِ اللَّهِ سے پہلے پندرہ بار۔ پھر اسی ترکیب سے چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار اور چاروں رکعتوں میں تین سو بار یہ تسبیح پڑھی جائے گی۔

## دعائے عقیقہ

پیدائش سے ساتویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے کہ بچے کے سر کے بال مونڈے جائیں۔ اسی وقت قربانی کی جائے اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے اور عقیقہ سے پہلے نام رکھ لیا جائے کہ بروقت ذبح کرنے قربانی کے دعاء میں نام کی ضرورت ہوتی ہے۔

## لڑکے کے عقیقہ کی دعاء

اللَّهُمَّ هَذِهِ عَقِيْقَةُ ابْنِي (ہیہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے)  
 دُمَهَا بِدَامِهِ وَلَحْنُهَا بِلَحْنِهِ وَشَحْنُهَا بِشَحْنِهِ وَعَظْمُهَا  
 بِعَظْمِهِ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهِ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا - اللَّهُمَّ  
 اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِي مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْهَا مِنْهُ كَمَا  
 تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَحَبِيْبِكَ أَحْمَدًا الْمُحْتَبَى  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ  
 وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ  
 وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۝



## لڑکی کے عقیقہ کی دُعا۔

اللَّهُمَّ هَذِهِ عَقِيْقَةُ بِنْتِي رِيَاں پَر لڑکی کا نام یا جائے دمہا  
 بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَشَحْبُهَا بِشَحْبِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا  
 وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا  
 وَدَاءً لِّبِنْتِي مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْهَا مِنْهَا كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ  
 نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَحَبِيْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبَى صَلَّى اللهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي  
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ  
 الْمُسْلِمِيْنَ ط بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ

جب شروع سے آخر تک یہ دُعا پڑھ چکے اور بسم اللہ اللہ اکبر پر پہنچے  
 تو اسی وقت ذبح کر دے اور ذبح کے بعد بچے کے سر پر اُستر اچلے۔

حدیث پاک : بروایت سیدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسُئِلَ عَنْهُ ط

<p>فرمایا رسول کریم ﷺ " جو میری قبر اطہر پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی انسی سال کی خطائیں مُعاف کر دیتا ہے۔</p>	<p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " مَنْ صَلَّى عَلَيَّ قَبْرِي مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ خَطِيئَتُهُ ثَمَانِينَ سَنَةً ط</p>
---	---

○ تشریح : اس حدیث پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عمر بھر کے گناہ کی بخشش کا مشرودہ سنایا گیا ہے۔ رب کریم نے محبوب ﷺ کی اُمت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اولاً عمر کم دی تاکہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اٹھانا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو۔ "یہ اللہ جل شانہ تم نوالہ کا درود خوان پر فضل عمیم و کرم مستقیم ہے مؤلف"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْقَمَرِ الثَّامِ  
وَالْبَحْرِ الْخَظْمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

حدیث پاک : رواه السخايف المندري في الكايل ط

<p>فرمایا رسول اللہ ﷺ " اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عید گاہ بناؤ۔ درود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔</p>	<p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ مَا كُنْتُمْ ط</p>
---	--

☆ ایک روایت میں فرمایا۔

<p>فرمایا رسول اللہ ﷺ " نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علم حیات کا۔</p>	<p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " عَلِمَتِي بَعْدَ وَفَاتِي كَعِلْمِي فِي حَيَاتِي ط</p>
---	---

○ تشریح : موت جسم پر وارد ہوتی ہے رُوح پر نہیں نبی بعد وفات بھی نبی ہوتا ہے اور ولی بعد الممات ولی ہوتا ہے۔ نبوت کے لیے دوام ہے ایک لمحہ کے لیے بھی نبی سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ لہذا آپ ﷺ کا علم، ممات کے بعد بھی مانند حیات ہے اور زیارت بھی بعد وصال قائم مقام زیارت حیات ہے۔ اگرچہ اس پر شرعی امور مُرتب نہیں ہوتے کہ وہ زیارت کے انوار سے ولی بے صحابی نہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ  
الرَّسُولِ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

حدیث پاک :- بروایت حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ " جمعۃ المبارک کو مجھ پر درود شریف بکثرت پڑھا کر دس بیشک میرے اُمتی کے درود شریف ہر جمعۃ المبارک کو میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو مجھ پر جتنا کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے اتنا ہی میرے قریب ہوتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ مِنْ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً "

○ تشریح : درود شریف پڑھنے والے کو قُربِ مُصْطَفَىٰ نَصِيب ہوتا ہے۔ صَلَاةٌ وَسَلَامٌ قُربِ مُصْطَفَىٰ کا ذریعہ ہے اور قُربِ مُصْطَفَىٰ سے ہی قُربِ اِلَہِ النَّصِيب ہوتا ہے۔ صوفیائے کرام اور اربابِ اہل ذوق کے نزدیک آپ کے قُرب سے بڑھ کر اور کوئی مقام " مُرتب " نہیں۔

# دُرُودِ سَلَامِ كَيْ فَضَائِلِ مَدِينِ جَالِنَسْرِ احادیثِ مبارکہ

مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرٍ دِينِيًّا بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى  
فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا ۝ (بیہقی)

جو شخص امروین کے متعلق چالیس احادیث مبارکہ حفظ کرے (اور میری امت  
کو پہنچا دے) اس کو اللہ تعالیٰ زمرہٴ علمائیں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع  
ہوں گا۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُسے  
سرسبز و ثواب رکھے جس نے میری حدیث سنی اور یاد کر لی اور پھر آگے اسی طرح  
بیان کی جس طرح سنی تھی۔

**پہلی حدیث:** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
عَشْرًا ۝ (رواه ابوداؤد ومسلم)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ دُرُود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ  
دُرُود بھیجے گا۔“ (اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا)

**دوسری حدیث:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہو اُسے چاہئے  
کہ مجھ پر دُرُود پڑھے جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے  
اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے جس نے ایک  
مرتبہ مجھ پر دُرُود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے  
گا، دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس دُجے بلند کرے گا۔ (اسے احمد  
اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

**تیسری حدیث :** حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر (۷۰) مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (رواہ احمد)

اس حدیث کا حکم مرفوع حدیث کی طرح ہے کیونکہ اس میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے۔

**چوتھی حدیث :** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھا اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور درود پر مقرر فرشتہ اسے لے آتا ہے اور مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔ (رواہ طبرانی فی الکبیر)

**پانچویں حدیث :** حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ ابھی جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے میرے پاس پیغام لے کر آئے ہیں کہ روئے زمین پر کوئی مسلمان جب آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (رواہ الطبرانی)

یاد رہے حدیث کے الفاظ ہیں "صَلَّيْتُ اَنَا وَمَلَائِكَتِي" میں اور میرے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

**چھٹی حدیث :** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا اس کا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں بھی اس پر درود بھیجتا ہوں مزید براں اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

**ساتویں حدیث :** حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو ہر وقت گردش میں رہتے ہیں اور میرے امتی کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے

ہیں۔ (رواہ نسائی وابن حبان)

**آٹھویں حدیث** : حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جس جگہ بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھا کرو، تمہارا دُرود مجھے پہنچاتا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

**نویں حدیث** : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان مجھے سلام پیش کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ میری رُوح واپس فرماتا ہے اور میں بھی اُسے سلام پہنچاتا ہوں۔ (احمد والبوداؤد)

**دسویں حدیث** : ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرود پاک پڑھنے والا ہوگا۔ (رواہ ابن حبان)

**گیارہویں حدیث** : حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے اور اُسے جمیع مخلوقات کے برابر سننے کی قوت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے وہ فرشتہ اُس کا دُرود اُس کا نام اور اُس کے باپ کے نام کے ساتھ مجھے پہنچا دیتا ہے اور کہتا ہے (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ فلاں بن فلاں ہے جس نے آپ پر دُرود پڑھا ہے۔ (بخاری)

**بارہویں حدیث** : حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے جس نے مجھ پر دُرود شریف پڑھا، ملا کہ اُس پر اُس وقت تک دُرود پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر دُرود پڑھتا رہتا ہے۔ پس بندے کو احتیاج ہے چاہے زیادہ پڑھے یا کم۔ (رواہ احمد)

**تیرھویں حدیث** : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے پاس صدقہ کے لئے مال نہ ہو تو اسے چاہئے کہ یہ الفاظ کہے: "اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے رسول اور تیرے بندے ہیں اور رحمت فرما مؤمنین اور مؤمنات اور مسلمانوں پر" یہی اس کے لئے صدقہ بن جائے گا۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ. (صحیح ابن حبان)

**چودھویں حدیث** : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا جزی اللہ عننا محبتاً (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم) "ما هو آهله" اللہ تعالیٰ جزا عطا فرمائے (ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے شایان شایان، تو اس نے نیکیاں لکھنے والے) ستر (۷۰) ملائکہ کو ہزار دن تک نیکیاں لکھتے رہنے کی وجہ سے ٹھکانا دیا۔ یعنی ستر ملائکہ ہزار دن تک اس کی نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ (رواہ الطبرانی)

**پندرھویں حدیث** : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو۔ (وَلَتُأْتِيَهُ) جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے"

اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کی موجودگی میں اس کے والدین پر بڑھاپا آجائے اور وہ اس کو (خوشی سے دعا دے کر) جنت میں داخل کریں۔ (رواہ الترمذی)

**سولہویں حدیث** : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ

درود شریف پڑھا اُس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ پر کیسے درود پڑھا جائے؟ فرمایا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُخْتَىٰ۔ یہ کہہ کر ایک مرتبہ شمار کرے۔ (واقطنی)

**سترھویں حدیث:** حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَا فَكَاهُ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ)

**اٹھارھویں حدیث:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ الْفَنِّ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ۔ جس نے روزانہ مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھا مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا۔

(رواہ ابو جعفر بن سنان)

**انیسویں حدیث<sup>۱۹</sup>:** حضرت عبدالرحمن بن ابی لبیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا کیا میں تحفہ نہ دوں؟ (تحفہ یہ ہے کہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم جان چکے ہیں کہ آپ پر سلام کیسے پیش کرنا ہے لیکن ہمیں یہ بتائیں کہ آپ پر درود کیسے پڑھا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہا کرو۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيْبٌ مَّجِيْدٌ۔ (رواہ البخاری)

**بیسویں حدیث:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں



عرض کیا، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم (السلام علیک یا رسول اللہ) یہ آپ پر سلام ہے۔ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ ارشاد فرمایا، یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ (رواہ البخاری)

**اکیسویں حدیث:** حضرت عمرو بن سعید زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم۔ ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں؟ فرمایا: یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآذْوَا جِهٍ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآذْوَا جِهٍ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيْبٌ مَّجِيْبٌ (رواہ البخاری)

**بائیسویں حدیث:** حضرت ابو درداء عوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر درود پڑھا صبح کو دس مرتبہ اور شام کو دس مرتبہ اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

(رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر باسنادین احدا ہما جید)

**تیسویں حدیث:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود بھیجے گا جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ (آدمی) منافقت اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اللہ تعالیٰ اسے روزِ حشر شہدار کے ساتھ ٹھکانا عطا فرمائے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر والوسط)

**چوبیسویں حدیث:** حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلاموں (صحابہ کرام علیہم  
الرضوان) کو یوں درود پڑھنا سکھایا تھا :

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتَكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ  
الْمُتَّقِينَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ  
وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغِيظُ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى  
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ (ابن ماجہ)

پچیسویں حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عبد الرحمن بن  
صخر الادوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل  
فرمائے گا۔ (مسلم، ترمذی، النسائی، ابن حبان)

چھتیسویں حدیث : حضرت ابو کابل رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ہر روز  
بین مرتبہ دن میں اور تین مرتبہ رات میں میری محبت میں ڈوب کر درود  
شریف پڑھا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم ہے کہ اس بندے کے اس رات اور  
دن کے گناہ معاف فرمادے۔ (رواہ ابن عاصم۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ  
ابو کابل صحابی ہیں۔ رضی اللہ عنہ)

ستائیسویں حدیث : حضرت عبد الرحمن بن عیسیٰ ثقفی رضی اللہ  
عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک دن میں مجھ پر پچاس مرتبہ درود پڑھا قیامت  
کے دن ملائکہ اس کے ساتھ مصافحہ کریں گے۔ (اسے حافظ ابن بشکوال علیہ  
الرحمۃ نے اپنی کتاب "القربۃ" میں روایت کیا)

اٹھائیسویں حدیث : حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن دو سو مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (اسے دیلمی نے مستد الفرووس میں روایت کیا ہے۔)

**انتیسویں حدیث** : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہیں اور وہ ذکر الہی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھتے تو روزِ حشر یہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حشرت ہوگی اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو گئے تو بھی۔ (ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت ہے کہ جب کچھ لوگ اکٹھے ہوئے اور پھر ذکرِ خدا اور ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر اٹھ کر چلے گئے تو گویا وہ بدبو دار مردار سے لٹھے۔

**تیسویں حدیث** : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا۔ (ابن ماجہ)

**اکیسویں حدیث** : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی جگہ میرا نام لکھا اور پھر درود بھی لکھا تو اس لکھنے والے کو اس وقت تک اجر ملتا رہے گا جب تک اس کتاب سے اس اسم (مبارک) کو پڑھا جاتا رہے گا۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا اور پڑھا فرشتے اس وقت تک اس کے لئے دعا معفرت کرتے رہیں گے جب تک میرا اسم مبارک اس کتاب میں لکھا رہے گا۔

(طبرانی والواشیع التوآب)

**بیتیسویں حدیث** : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ اس درود شریف کو پڑھے گا اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔ درود شریف یہ ہے :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ لِابْنِي الْأُتَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا ۝

**بیتیسویں حدیث** : بخاری شریف کی حدیث میں ہے جو شخص اذان سنے اور یہ دُعا پڑھے "اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّاعُوَّةِ النَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيكَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ" اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

**چونتیسویں حدیث** : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے اور اس کے بعد کوئی یہ دُعا مانگتا ہے : "اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّاعُوَّةِ النَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَرْضِ عَنَّهُ رِضَاءً لَا سُخْطَ بَعْدَ ذَلِكَ" اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ (اس حدیث کو احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ابن السنی علیہ الرحمۃ نے "عَمَلُ النَّيُّومِ وَاللَّيْلَةِ" میں، طبرانی علیہ الرحمۃ نے "الاوسط" میں روایت کیا ہے۔)

**پینتیسویں حدیث** : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِئِيَوْمِ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب قیامت کے دن وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔" (ابن حبان اور ترمذی رحمہما اللہ نے اسے نقل کیا ہے اور فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند میں موسیٰ بن یعقوب زعمی ہے۔)

**چھتیسویں حدیث** : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِبًا أْبْلَغْتُهُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دُور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔  
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان کذا فی مشکوٰۃ)

سینتیسویں حدیث : حضرت رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ درود پڑھا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ . (رواہ الطبرانی فی المعجمۃ الکبیر)  
یہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت لازم ہوگی۔ (ماخذ القول البیدیع / جواہر البحار)

ار تیسویں حدیث : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سوار کے پیالے کی طرح نہ بنا لینا کیونکہ سوار جب تمام چیزیں سواری پر رکھ لیتا ہے پھر پیالے کو پانی سے بھر لیتا ہے اگر وضو کی ضرورت ہو تو اس پانی سے وضو کرتا ہے، پینا ہو تو پنی لیتا ہے ورنہ اس پانی کو بہا دیتا ہے۔ دُعَا کے شروع، درمیان اور آخر میں مجھے وسیلہ بنا لو۔ (رواہ عبد الرزاق مصنفہ)

حدیث طبرانی کے الفاظ یہ ہیں : لَا تَجْعَلُونِي لِقَدْحِ الرَّايِبِ اجْعَلُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ وَوَسْطِهِ وَآخِرِهِ . درحقیقت غایت تعظیم مقصود ہے اور درود تین مواقع پر ذکر کرنا دو مواقع پر ذکر کرنے سے زیادہ بہتر و انسب ہے۔ (جواہر)

## انتالیسویں حدیث:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ  
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ ○ (مسلم شریف، نانی)

## چالیسویں حدیث:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ  
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ ○ (بخاری شریف، نانی)

یہ وہ خصوصیات ہیں جو دنیا و آخرت  
میں رہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں بدرجہ اتم  
موجود ہیں

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات مبارکہ

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ پیدائشی طور پر  
آپ سب نبیوں سے پہلے ہوئے اور نبوت سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم ہی کو ملی۔ کیونکہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام کا صرف  
بچپ ہی تیار ہوا تھا۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اللہ سے  
وعدہ کرنے وقت مخلوق میں سب سے پہلے آپ ہی نے وعدہ کیا تھا چنانچہ  
اس بیباق کے موقع پر سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے بلی  
(ہاں) کہا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات  
سے پوچھا تھا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ساری مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی  
خاطر پیدا کی گئی۔

۴۔ عرش پر صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا گیا۔ ہر آسمان پر ہر جنت  
اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر آپ کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
لکھ دیا گیا۔

۵۔ فرشتے صرف آپ ہی کا ذکر کرتے ہیں۔

۶۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دور میں اوپر والی مخلوقات میں اذان کے بعد  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ذکر تھا۔

۷۔ پہلی تمام آسمانی کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری  
کی بشارتیں اور نشانیاں درج تھیں۔ پھر آپ کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ کی امت کی پہچان کرادی گئی۔  
۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر شیطانوں  
کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا۔

۹۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں جن کے بارے میں حضرت آدم علیہ السلام  
اور تمام انبیاء علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ پکا عہد لیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کے لئے ہر طرح تیار رہیں۔  
۱۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی سینہ اطہر شق (چاک) کیا گیا۔  
۱۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی "احمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا گیا۔  
جبکہ آپ سے پہلے یہ نام کسی اور کا نہیں ہوا۔

۱۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت شریف پشت اطہر پر قلب اطہر  
کے مقابل تھتی جہاں شیطان داخل ہوا کرتا ہے، جبکہ باقی انبیائے کرام علیہم  
السلام کی مہر نبوت شریف ان کے دائیں جانب ہوتی تھتی۔

۱۳۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ایک ہزار نام تھے۔ پھر آپ کا اسم  
مبارک اللہ کے نام سے نکلا تھا۔

۱۴۔ سفر کے دوران صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرشتے سایہ کرتے۔  
۱۵۔ پورا حسن صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا گیا جبکہ یوسف علیہ  
السلام کو اس میں سے تھوڑا سا حصہ عطا ہوا تھا۔

۱۶۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی  
اصلی شکل میں دیکھا تھا۔

۱۷۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو جسمانی معراج کرائی گئی۔

۱۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو کابھنوں کی غیبی  
خبروں کا سلسلہ رک گیا جو وہ آسمانوں سے سن کر آتے تھے اور شہاب ثاقب  
چھوڑنا شروع کر دیا گیا۔



۱۹۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے اپنے فوت شدہ والدین کو زندہ کیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔

۲۰۔ وحی شروع ہونے سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام نے صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گلے لگا کر دیا یا تھا۔

۲۱۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہر امت کے کچھ لوگ جنت میں جائیں گے اور کچھ جہنم میں، لیکن امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سب کی سب جنت میں داخل ہوگی۔ واللہ اعلم

۲۲۔ اس امت کا فیصلہ سب سے پہلے ہوگا ان کے بڑے بڑے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اور یہودی یا نصرانی کو ان میں سے ہر ایک کے بدلے میں لایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا اے مسلمان! یہ آگ سے تمہارے بچنے کی جگہ بھیجا جا رہا ہے۔ یہ سب امتوں سے پہلے جنت میں جائیں گے اور ان کے ساتھ ستر ہزار پلا حساب جنت میں چلے جائیں گے۔ پھر ان ستر ہزار میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے اور ان سب کے بچے جنت میں ہوں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں نہ تو کسی کو تنگ کیا جاتا ہے نہ سزا دیتے وقت لٹایا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں باندھا جانا ہے یعنی ان کے کپڑے نہیں اتارے جاتے اور نہ ہی حد لگانے انہیں لٹایا جاتا ہے۔ بلکہ بیٹھے بیٹھے مارا جاتا ہے اور اس پر کپڑا ہوتا ہے۔

۲۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آپ کے لئے زمین چھری جائے گی جب کڑکا ہوگا تو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سنبھلیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے چھڑ مڑ میں تشریف لائیں گے اور براق پر سوار ہوں گے۔ میدان محشر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا جائے گا اور جنت کی اعلیٰ ترین پوشاک آپ زینب فرمائے ہوں گے۔ آپ عرش

کے دائیں جانب مقام محمود میں کھڑے ہوں گے۔ دست مبارک میں لوہا لحد نامی جھنڈا ہوگا اور نزدیک ہی حضرت آدم علیہ السلام اس جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موقع پر نبیوں کے امام بنے ہوں گے اور ان کے آگے آگے ہوں گے۔ سب سے پہلے وہاں آپ ہی کو سجدہ کا حکم ہوگا۔ اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمائیں گے۔ سب سے پہلے آپ ہی شفاعت کریں گے اور پہلے آپ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بھی خصوصیت ہوگی کہ ایک قوم کو بغیر حساب و کتاب بذریعہ شفاعت جنت میں لے جائیں گے۔ آپ کی یہ شفاعت بھی ہوگی کہ جہنم کا فیصلہ کئے گئے شخص کو دوزخ جانے سے روک لیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے جنتیوں کے درجات بڑھ جائیں گے اور آپ کی شفاعت سے بے شمار لوگوں کو دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی بدیہ پیش کرتا تو آپ اس کے بدلے اسے کوئی نئے ضرور عطا فرماتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمان خداوندی قُواْ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ نَارًا ط ترجمہ: اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم سے بچاؤ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے بیوی بچوں کو بھلے کام یعنی نماز وغیرہ سکھایا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں سر کو پگڑی یا ٹوپی سے ڈھانپنے کا حکم فرماتے۔ نہ رنگارکھنے سے منع فرماتے اور نماز کے لئے صاف ستھرے کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے کا شوق دلاتے۔ فرماتے اللہ تعالیٰ خود ستھرا ہے تو پاکیزگی ہی کو پسند فرماتا ہے۔ طہارت نصف ایمان بھی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا یہ بھی کمال ہوگا کہ عبادات میں کمی زہ جانے کی صورت میں کھال اور نیک مسلمانوں کو معافی مل جائے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہی سے میدانِ محشر میں حساب کتاب ہلکا ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے دوزخیوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔ آپ کی شفاعت سے مشرکین کے بچوں کو عذاب نہ ہوگا۔ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پلصراط سے گذر کر جنت میں جلوہ افروز ہوں گے اور آپ کے ہمراہ اقدس اور چہرہ اقدس کے ہر بال کی جگہ نور ہوگا۔ جبکہ پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے ہر ایک کو صرف دو نور عطا ہوں گے۔

میدانِ محشر میں سب لوگوں کو آنکھیں بند کرنے کا حکم ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا پلصراط سے گذر جائیں۔ چنانچہ آپ گذریں گی تو کاندھے پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا خون آلود کپڑا ہوگا۔ آپ اللہ کے سامنے کھڑی ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ماں بیٹے کے بارے میں جو چاہے گا فیصلہ فرمائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ کا مرتبہ ملے گا۔ اور یہ جنت میں سب سے اعلیٰ درجے کا نام ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر ملے گا اور عظیم حوض دیا جائے گا۔ حالانکہ حوض تو ہر نبی کو ملے گا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض کوثر سب سے لمبا چوڑا ہوگا اور سب لوگ یہیں سے پئیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر شریف کے پائے جنت کی سیڑھیوں کا کام دیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر شریف جنت کے دروازے پر رکھا ہوگا۔ آپ کے منبر اور قبر انور کے درمیان جنت کی باغیچہ ہوگی۔

صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے لئے تمام اولادِ آدم علیہ

السلام کو چھوڑ کر حضرت آدم علیہ السلام کی کینیت جنت میں ابو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوگی۔

۴۔ جنت میں تمام آسمانی کتابوں کے باوجود صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت ہوگی۔

۵۔ جنت میں ہر شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عربی زبان میں بات کرے گا۔ یعنی جنت میں صرف عربی زبان بولی جائے گی۔

۶۔ قیامت کے میدان میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آئے گی تو اعضائے وضو (منہ اور ہاتھ پاؤں) چمکنے ہوں گے۔ وہ لوگ میدانِ محشر میں بلند ٹیلوں پر ہوں گے اور انبیاء علیہم السلام کی طرح ان کے بھی دونوں ہوں گے۔ ان کے سامنے ان کی اولاد کے نام لے جائیں گے۔ یہ تمام لوگ پلصراط سے تیز ہوا کی طرح گزر جائیں گے۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روزانہ ستر مرتبہ استغفار فرض تھا۔  
۸۔ حالتِ وحی ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔  
۹۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب نفل فرضوں کے تابع ہوتے ان کا اجر زیادہ ملتا۔

۱۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے شخص کی اولاد کا نان و نفقہ اپنے ذمہ لیتے جو تنگی کی حالت میں فوت ہو جاتا۔

۱۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز تھا کہ مالِ غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے جتنا چاہیں لے لیں۔

۱۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے جبکہ یہ کسی دوسرے حاکم کے لئے جائز نہیں تھا۔

۱۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ بھی جائز تھا کہ اپنے گالی دینے والے پر یا جو کرنے والے کو قتل کر دیں۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر نفل نماز ادا کرنا ایک جیسا تھا۔ آپ کسی مجبوری کے بغیر بھی بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اجرو ثواب پورا پاتے تھے۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت تمام مخلوقات سے زیادہ ہونا ہی عین ایمان ہے اور آپ کی آل و اصحاب رضی اللہ عنہم سے بھی ایسی ہی محبت ہونی ضروری ہے۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم میں سے کسی زوجہ محترمہ (ام المؤمنین) نے آپ سے بغاوت نہیں کی۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں کی اولاد آپ سے منسوب تھی۔  
❖ حدیث پاک میں آیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی (علیہ السلام) کی اولاد ان کی پشت سے ہونی لیکن میرا معاملہ ایسا نہیں بلکہ میری اولاد اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پشت سے پیدا کی ہے۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے اس کے شوہر کے لئے یہ جائز نہ تھا کہ کسی اور سے شادی کرے۔

❖ جو شخص دونوں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دامادی کا سلسلہ قائم رکھے وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار حاصل تھا جسے چاہیں خصوصیت دے دیں۔ چنانچہ آپ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے آگے دیکھتے ویسے ہی پیچھے اور واپس با بھی دیکھا کرتے۔

❖ رات کے اندھیرے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کی طرح دیکھتے تھے۔

- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک کا لعاب مبارک نمکین پانی کو بیٹھا کر دینا تھا۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کبھی جگہ لی اور نہ کبھی آپ کو احتلام ہوا تھا۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیدہ مبارک کسنوری سے بھی زیادہ خوشبو دار ہوتا تھا۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لمبے آدمی کے ہمراہ چلتے تو اس سے لمبے دکھائی دیتے تھے اور جب بیٹھے ہوتے تو آپ کے کندھے مبارک تمام بیٹھے والوں سے اونچے دکھائی دیتے اور جب آپ چلتے تو زمین سُکڑ جاتی۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور نہ ہی چاند اور سورج کی روشنی میں نظر آتا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس پر کبھی کبھی نہ بیٹھی، نہ کسی بونے آپ کو اذیت دی۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمبستری کے لئے چالیس مردوں جتنی قوت حاصل تھی۔
- ۛ کسی چیز کو پکڑتے تو سو (۱۰۰) آدمیوں جتنی طاقت ہوتی۔
- ۛ قضائے حاجت کے موقع پر جو کچھ نکلتا اسے زمین نکل جاتی اور اس جگہ سے کسنوری کی خوشبو آتی۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع سے آخر تک سجدہ کرنے والوں میں چلے آئے اور نبی بن کر پیدا ہوئے۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے ہاں آپ کے علاوہ کوئی اولاد نہ تھی۔
- ۛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت بُت اوندھے گر گئے۔

آپ ختنہ شدہ پیدا ہوئے اور ناف کٹی ہوئی تھی، صاف ستھرے کوئی پلبیدی  
جسدِ اطہر پہ نہ تھی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے  
ایک نوز نکلتا دیکھا جس میں ملک شام کے محلات دکھائی دینے لگے۔  
❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس جس عورت نے دودھ پلایا دولتِ پیمان  
سے مالا مال ہوئی۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ننگھوڑے میں ہوتے چاند اُدھری چلتا جھر  
آپ انگلی اٹھاتے۔ گویا چاند آپ کا گھلونا تھا۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ننگھوڑے میں بولنا شروع کیا اور پہلا یہ  
کلام تھا: اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا۔

❖ مرض وصال میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو تین دن تک  
بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھیں۔

❖ جب ملک الموت علیہ السلام حاضر ہوئے تو اسمعیل نامی فرشتہ بھی  
ساتھ اتر اچوٹہ تو کبھی آسمان پر چڑھا تھا اور نہ زمین پر اترتا تھا۔ لوگوں نے  
ملک الموت علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پر یہ کہہ رہا تھا: اَمْحَمَدًا ۙ اللَّهُ تَعَالَىٰ اَوْرَ فَرَشْتُوں نَے اِس وَقْتِ اَپ  
پَر صَلَوٰةٖ بَہِجی۔ پھر بغیر امام کے ٹولیبوں کی صورت میں فوج در فوج آپ پر  
نماز پڑھی گئی اور دعا مانگی گئی۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہیں خانہ اقدس میں مدفن شریف بنا  
جہاں وصال مبارک ہوا۔

❖ وصال شریف کے بعد زمین پر تاریکی چھا گئی۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر اُور میں اذان اور اقامت کے ساتھ  
نماز ادا فرماتے ہیں۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا پڑھنا تلاوت قرآن

اسی کی طرح عبادت ہے۔ اس کے لئے خوشبو لگانا اور غسل کرنا مستحب ہے۔  
 ❖ حدیث شریف پڑھنے کے دوران کسی کے لئے اٹھنا مکروہ ہے۔  
 ❖ حدیث پڑھانے والوں کے چہرے ہمیشہ تروتازہ رہتے ہیں۔  
 ❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے قریب بلند آواز سے  
 بولنا منع ہے۔

❖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنچے کے سر پر ہاتھ پھیر دیتے تو اس کے بال  
 اگل آتے۔

❖ سب سے زیادہ معجزات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئے۔  
 ❖ یہ خصوصیت بھی آپ ہی کو حاصل ہے کہ بانی انبیاء کرام علیہم السلام کو جو  
 معجزات اور فضیلتیں ملیں وہ سب آپ کی ذات اقدس میں بدرجہ اتم موجود ہیں  
 کسی اور نبی کے لئے ایسا نہ ہو سکا۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر چاند دو ٹکڑے ہوا۔  
 ❖ پتھروں نے صرف آپ پر ہی سلام پڑھا۔  
 ❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کھجور کا تنا رو یا تھا۔  
 ❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگیلوں سپانی کے چتھے پھوٹ نکلے۔  
 ❖ درختوں نے صرف آپ ہی سے کلام کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی رسالت کی گواہی دی اور فرمان پر چلے۔

❖ خاتم النبیین کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی دیا گیا۔  
 ❖ صرف آپ ہی نے ہر قسم کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔  
 ❖ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کو فوراً آپ سے  
 دور رکھا۔

❖ اس بات پر علماء کرام کا اجماع ہے کہ جنوں کی طرف صرف آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم ہی رسول بن کر تشریف لائے۔



❖ اللہ تعالیٰ نے صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی زندگی کی قسم کھائی۔

❖ صرف آپ ہی کے رسول ہونے کی قسم کھائی۔

❖ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے نام کو

اپنے نام کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی فرمانبرداری تمام جہانوں پر فرض کر دی گئی۔

❖ قرآن مجید میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ایک ایک عضو کی تعریف کی گئی۔

❖ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لے کر بات نہیں کی بلکہ یوں فرمایا :  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ، اور اُمت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کا نام مبارک لے کر آواز دینا حرام کر دیا گیا۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی حبیب الرحمن کہلائے۔

❖ صرف آپ ہی کو بیک وقت حبیب اور خلیل ہونے کا مرتبہ ملا۔

❖ عرش اعظم پر ذات کبریا کا صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے کلام  
ہوا اور اللہ کی زیارت بھی۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام فرمایا۔

❖ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لئے معراج شریف کے موقع پر  
آسمانوں کے دروازے بنتے گئے۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی قاب قوسین کے مقام تک پہنچے۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے قدیم شریفین ایسے مقام پر  
پہنچے تھے، جہاں کسی بھی نبی و رسول نے قدم نہیں رکھے تھے اور نہ  
ہی کسی مقرب فرشتے کے قدم لگے تھے۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر تمام انبیاء علیہم السلام کو معراج  
کی رات بیت المقدس بھیجا گیا۔

❖ سب انبیاء علیہم السلام کو اکٹھے نماز پڑھانا صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہی کا کام تھا۔

❖ سارے فرشتوں کی امامت بھی بیت المعمور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی فرمائی۔

❖ جنت و دوزخ کو ملاحظہ صرف آپ ہی نے فرمایا۔

❖ اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی مشاہدہ فرمائیں۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رویت نصیب ہوئی تو مَاذَا عَ الْبَصَرُ وَمَا طَعَنِي کا مرتبہ پایا۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی۔

❖ فرشتے صرف آپ کے شانہ بشانہ ہی کفار سے لڑتے تھے اور جہاں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جاتے آپ کے پیچھے پیچھے چلتے۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل کتاب دی گئی حالانکہ آپ کو نہ لکھنے اور نہ پڑھ سکنے کی مشق تھی۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب (قرآن مجید) ایسا معجزہ تھی جس میں

تبدیلی ممکن نہیں، اس میں سے کسی آیت کو نکالا نہیں جاسکتا۔ حالانکہ عرصے گزر

گئے اور اسی میں وہ سب کچھ جمع ہے جو اگلی کتابوں میں درج تھا بلکہ اس میں ان

سے زیادہ ہے۔ یہ اپنے اندر ہر شے سموئے ہوئے ہے، اسے سمجھنے کے لئے کسی

اور چیز کی ضرورت نہیں اور پھر یاد کرنے کے لئے آسان کر دی گئی ہے۔ یہ آہستہ

آہستہ اترتی رہی۔ اسے سات طریقوں سے پڑھا جاسکتا ہے، سات دروازوں

سے اتری۔ اسکے پڑھنے والے کو ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

❖ اس کتاب کو پہلی کتابوں پر اس لحاظ سے عظمت حاصل ہے کہ اس میں

تین ایسی خصوصیات ہیں جو سابقہ کسی آسمانی کتاب میں نہ تھیں۔ ان میں سے

ایک یہ ہے کہ یہ ایک دعویٰ کرتی ہے تو پھر دلیل بھی خود ہی دیتی ہے حالانکہ

کسی اور نبی (علیہ السلام) کی کتاب میں ایسا نہ تھا، ان میں صرف دعویٰ ہی ہوتا تھا اور دلیل کی صورت اور ہوتی تھی۔ چنانچہ قرآن اپنے معنی کے لحاظ سے اگر ایک دعویٰ پیش کرتا ہے تو الفاظ اس کی دلیل بنتے ہیں۔ اور یہ بڑی عظمت کی بات ہے کہ دعویٰ کے ساتھ اس کی دلیل بھی ہو۔ اور یونہی دلیل کی عظمت کا اندازہ لگائیے کہ اس کا دعویٰ بھی ساتھ ہی ہے اس سے جدا نہیں۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو عرش سے نیچے کا خزانہ بلا، کسی اور کو نہیں مل سکا تھا۔

❖ بسم اللہ شریف، سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری آیات اور سات لمبی اور تفصیلی سورتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو ملیں۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا قرآنی معجزہ، قیامت تک باقی رہے گا جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے معجزات ان کے ادوار میں ہی ختم ہو گئے۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی دو قبلے بنے۔

❖ صرف آپ ہی نے دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے جو ظاہری اور باطنی دونوں حالتوں کو دیکھ کر حکم فرماتے۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ اگلی اور پچھلی طرف ایک ماہ کی مسافت پر دشمن پر آپ کا رعب چھا جاتا تھا۔

❖ تمام روئے زمین کے محزانوں کی چابیاں صرف آپ کو دی گئیں۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ابلق کھوڑے پر بیٹھے جس کی زین سندس کی تھی۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر قسم کی وحی اتری۔

❖ حضرت اسرافیل علیہ السلام صرف آپ کے پاس نازل ہوئے کسی اور نبی (علیہ السلام) پر نہیں اترے۔

❖ نبوت اور بادشاہی کے دونوں مرتبے صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو حاصل تھے۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو ہر شے کا علم دیا گیا اور ان پانچ چیزوں کا علم دیا گیا جن کا ذکر اس آیت میں آیا ہے :- **إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ**۔ (سورہ لقمان : ۳۴)

”بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم“

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہری حیات طیبہ ہی میں تھے کہ آپ کو بخشش کی اطلاع دی گئی اور فرما دیا گیا: ”منا کہ اللہ آپ کے ذریعے آپ سے پہلوں اور بعد والوں کے گناہ بخش دے۔“

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور کو ایمن نہیں فرمایا۔  
❖ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی عظمت یوں بڑھائی کہ جب بھی اذان خطبہ اور تشہد میں اللہ کا ذکر آتا ہے تو آپ کا ذکر بھی ساتھ ہی ہوا کرتا ہے۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اُمت آپ کے سامنے کی گئی چنانچہ آپ نے اپنے ایک ایک امتنی کو دیکھا اور پھر اُمت میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اللہ نے آپ کو سب کچھ دکھایا بلکہ پہلی ساری اُمتیں بھی یوں دکھائیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اولاد دکھائی اور ساری چیزوں کے نام بتا دیے۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کے سردار ہیں اور ساری مخلوق میں سے اللہ کو پیارے ہیں چنانچہ سارے رسولوں اور اللہ کے قریب والے فرشتوں سے بھی افضل ہیں۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے جہانوں میں سب سے زیادہ عقل مند

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی چار سے زائد نکاح بیک وقت جائز تھے اُمت کے لئے نہیں۔

❖ زمین کے جس ٹکڑے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسدِ اقدس مدفون ہو وہ کعبہ اور عرشِ اعظم سے افضل ہے۔

❖ اللہ تعالیٰ کی قسم دینا ہو تو صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی قسم دی جاسکتی ہے کسی اور کی نہیں۔

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نثر مرگاہ پر کسی کی نگاہ نہ پڑسکی۔ اگر کوئی دیکھ لیتا تو اسے کھینچ کر گنوا بیٹھتا۔

❖ قرآن مجید اور کسی دوسری کتاب اللہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود پڑھنے کا حکم نہیں۔ یونہی اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ کرام بھی ہمیشہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی درود بھیجتے ہیں۔

❖ آپ کے لئے ہی مالِ غنیمت کو حلال قرار دے دیا گیا۔ جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے لئے مالِ غنیمت حلال نہیں تھا۔

❖ ساری روئے زمین پر آپ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت جہاں چاہیں سجدہ کر سکتے ہیں۔ پہلی اُمتیں صرف عبادتِ خاتون ہی میں نماز ادا کر سکتی تھیں۔

❖ تیمم کرنے کی اجازت صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دی گئی۔

❖ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی پانی کو پاکیزہ کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا۔

❖ وضو کا حکم بھی صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو ملا تھا۔ پہلے صرف انبیاء علیہم السلام ہی وضو کیا کرتے تھے، اُمت کو حکم نہ تھا۔

❖ موزوں پر سح کرنے کی اجازت بھی صرف آپ ہی کو ملی تھی۔

❖ نمازیں، دو نمازوں کے درمیان کئے گئے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

اور صاحب فرست ہیں۔

• صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے چار وزیر ہیں دو آسمانوں پر  
دو زمین پر حضرت جبریل و حضرت میکائیل علیہما السلام آسمانوں پر اور حضرت  
ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما زمین پر۔

• آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چودہ  
نجیب (مشریف تیرن) دئے گئے جبکہ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کو سات  
سات دئے گئے۔

• آپ کا ہر قریبی رشتہ دار اسلام لایا۔ آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ  
عنہن آپ کی مددگار رہیں۔

• آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں اور بیٹیاں سارے جہانوں میں  
افضل ہیں۔

• آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم انبیاء علیہم السلام کو چھوڑ کر دونوں عالم  
میں سب سے افضل ہیں۔ اور تقریباً انبیاء علیہم السلام کی گنتی کے برابر ہیں۔  
یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ اور سب مجتہد تھے اور درست رائے کے مالک  
اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں  
کی مانند ہیں، تم جس کے بھی کہنے پر چلو گے راہ راست ملے گی۔

• مدینہ کے دو پتھر پلے مقامات کا درمیانی حصہ آپ کے لئے حرام قرار دیا گیا۔  
• قبر میں میت سے صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہی سوال  
کیا جاتا ہے۔

• ملک الموت جب جان قبض کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو اجازت  
مانگی جب کہ کسی اور نبی سے ایسا نہیں ہوا۔

• آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد آپ کی کسی بیوی  
کے ساتھ کسی کا نکاح جائز نہ تھا۔

❖ - عشر کی نماز بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دی گئی۔ اس سے پہلے کسی پر فرض نہ تھی۔

❖ - اذان صرف آپ کے لئے مقرر کی گئی۔

❖ - اقامت کا حکم (تبکیر کہنا جماعت کے لئے) بھی صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اُترا ہے۔

❖ - تبکیر کے ساتھ نماز کو شروع کرنا اور آمین کہنا بھی آپ ہی نے شروع فرمایا۔

❖ - صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (لے

اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر تعریف تیرے ہی لئے ہے) کہا۔

❖ - کعبے کی طرف سُخ کرنا بھی آپ کے حصّہ میں آیا۔

❖ - فرشتوں کی طرح نماز میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت نے

صفیں بنائیں۔

❖ - الحجّات کا سلام صرف آپ کے لئے تھا۔ یہی فرشتوں اور اہل جنّت

کا سلام ہے۔

❖ - جمعہ کے دن کو آپ اور آپ کی اُمت کے لئے عید قرار دیا گیا اور اس

میں دُعا قبول ہونے کے لئے ایک گھڑی صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو دی گئی۔

❖ - آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے کہ بڑوں میں بیٹھو گے تو برکت

حاصل کرو گے۔

❖ - عید الاضحیٰ بھی آپ ہی کو دی گئی۔

❖ - نماز جمعہ، باجماعت نماز اور تہجد کو موجودہ طریقے پر پڑھنے کا حکم

صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا۔

❖ - ماہِ رَمَضان بھی خاص شُروطوں کے ساتھ دیا گیا اور اس میں فرشتے

شیطانوں کو بھگانے ہیں۔ رمضان ہی میں جنّت سجائی جاتی ہے اور روزہ

کے منہ کی بوالشہ تعالیٰ کو کستوری سے بھی زیادہ پیاری لگتی ہے۔ افطاری کے وقت فرشتے روزہ داروں کے لئے بخشش کی دعائیں کرتے ہیں اور اس کی آخری رات میں سب کو بخش دیا جاتا ہے۔

✦ رمضان کی ساری رات صبح تک کھانا پینا اور ہم بستہ ہونا جائز قرار دئے گئے۔ جبکہ دوسری اُمتوں کے لئے سو جانے کے بعد یہ کام حرام تھے۔ جلد افطار کرنے کا حکم ملا۔

✦ روزے کی حالت میں کلام کرنا جائز ہوا جبکہ پہلوں کے لئے جائز نہ تھا۔

✦ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیلۃ القدر دی گئی۔

✦ یومِ عرفہ کے دن روزہ رکھنا دو سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دیا گیا کیونکہ یہ روزہ سنت ہے۔

✦ عاشورار کے دن کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دیا گیا۔

یہ بھی سنت موسیٰ علیہ السلام ہے۔

✦ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا و نیکیوں کا باعث ہے۔ کیونکہ یہ عمل آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ آپ سے پہلے اس پر ایک نیکی ملتی تھی۔ کیونکہ اسے توراہ سے شروع کیا گیا۔

✦ لحد بنانے کی خصوصیت دی گئی۔

✦ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرج کرتے جبکہ اہل کتاب گلا چیرتے تھے۔

✦ ماتھے پر سجدہ کی خصوصیت ملی، پہلے لوگ پہلو پر سجدہ کرتے تھے۔

✦ عاشورار کے روزے کے ساتھ پہلے تو دن کے روزے ملانے کی

اجازت ملی۔

✦ نمازیں بے صورتی سے روکا گیا۔ پہلے لوگ ایک طرف جھکے ہوئے نماز

پڑھتے تھے۔

✦ پگڑی میں شملہ کی خصوصیت ملی اور یہ فرشتوں کا طریقہ ہے۔



❖ - جسم کے درمیان دھوئی باندھنے کی خصوصیت ہے۔ سدل کرنا مکروہ ہے۔  
(گردن پر کپڑا ڈال کر پلو دو توں طرف لٹکا دینا)

❖ - جنازہ تیزی سے لے جانے کی اجازت ہوئی۔

❖ - بہت بڑی یہ خصوصیت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سب اُمتوں سے افضل ہے اور سب سے آخری اُمت ہے۔

❖ - اُمت کے لئے مسلمون اور مؤمنون کے الفاظ اللہ کے ناموں سے نکلے گئے اور ان کے دین کا نام اسلام ہوا۔ مسلمان کا لفظ پہلے انبیاء علیہم السلام پر بولا جاتا، اُمتوں پر نہیں بولا جاتا تھا۔

❖ - پلیدی والی جگہ کو کاٹنے کا حکم نہیں جبکہ پہلی اُمتوں کو پلیدی کی جگہ سے کپڑا کاٹنا پڑتا تھا۔

❖ - زکوٰۃ میں انہیں مال کا چوتھائی حصہ نہیں دینا پڑتا بلکہ اڑھائی فیصد دینا ہوتا ہے۔

❖ - اس اُمت کو پہلے تو دنیا میں ثواب ملتا ہے پھر آخرت کے لئے جمع رہتا ہے۔  
❖ - ان کے اعمال اور رُوحیں گزرنے کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں فرشتے ان پر خوش ہوتے ہیں۔

❖ - ان پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں جیسے انبیاء علیہم السلام پر، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اللہ وہ ہے جو خود ان پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ یہ اپنے بستروں پر فوت ہو کر اللہ کے ہاں شہید لکھ دتے جاتے ہیں اور اللہ کے ہاں ان کے لئے دسترخوان بچھایا جائے گا تو دسترخوان اٹھانے سے پہلے انہیں بخش دیا جائے گا۔ یہ لباس پہنتے ہیں تو بوسیدہ کرنے سے پہلے انہیں بخش دیا جاتا ہے۔

❖ - اس اُمت کے گناہ استغفار سے بخش دتے جاتے ہیں اور نثر مندگی ہی توبہ کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

• حضرت آدم علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو چار کرامات اور عزتوں سے نوازا ہے جو مجھے نہیں دیں۔  
۱۔ میری توبہ تو مکہ میں قبول ہوئی لیکن یہ امت جہاں چاہے توبہ کرے،

ہر جگہ توبہ قبول ہو سکتی ہے۔  
۲۔ مجھ سے جب (لکھی ہوئی) کوتاہی ہوئی تو کپڑے اترولے گئے لیکن ان کے کپڑے نہیں اترواتے جاتے

۳۔ میرے اور میری بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی گئی۔

۴۔ مجھے جنت سے نکال دیا گیا۔

حضرت زین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل کوئی گناہ کرتے تو اچھا کھانا ان کے لئے حرام ہو جاتا اور یہ غلٹی ان کے دروازے پر لکھ دی جاتی۔

• اس امت میں ظالم کی بھی بخشش ہو جاتی ہے۔ (توبہ کرنے پر)

• ان میں سے ایسا کوئی بھی نہیں ہوتا جس پر اللہ کی رحمت نہ ہو۔  
• نماز کے لئے سوج پر نظر رکھتے ہیں۔ یہ اعتدال والی امت کہلاتی ہے انصاف والے ہوتے ہیں۔

• اللہ کی کتاب میں انہیں یَاٰیہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر بات کی جاتی ہے

جبکہ پہلی کتابوں میں یَاٰیہَا الْمَسٰکِیْنِ (اے مسکینوں) کہہ کر بات کی جاتی تھی۔

• اس امت سے اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان کے مطابق بات کی جاتی ہے

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ (سورہ بقرہ ۱۵۲)

جبکہ بنی اسرائیل کو یوں کہا جا رہا ہے، اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ

عَلَیْكُمْ۔ (سورہ بقرہ: ۴۰) میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں دی۔

• اس امت کو ایسا عذاب نہیں دیا جائے گا جو پہلی قوموں کو ہوا۔

• جب اس امت کے دو آدمی کسی کے بارے میں بھلا ہونے کی گواہی

دے دیں گے تو لازمی طور پر اسے جنت ملے گی، جبکہ پہلی اُمتوں میں جب تک  
سو آدمی گواہی نہ دیتے، جنت لازم نہ ہوتی۔

• اس اُمت کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ انہیں سب سے کم عمل کرنے کا موقع  
ملا لیکن اجر زیادہ ملتا ہے حالانکہ ان کی عمریں تھوڑی ہیں۔ پہلی اُمتوں کا شخص  
ان سے تیس گنا عبادت زیادہ کرتا تھا۔ لیکن اس اُمت کی صورت یہ ہے کہ  
انہیں اُن کے مقابلے میں تیس گنا اجر زیادہ ملتا ہے۔

• یہی وہ لوگ ہیں کہ بہر حالت میں اللہ کی بے تحاشا حمد کرتے ہیں، ہر اونچی  
جگہ پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہیں اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ پڑھتے ہیں  
اور جب انہیں اللہ و رسول کے کسی حکم کا پتہ چلتا ہے تو کہتے ہیں کہ: "انشاء اللہ  
میں کروں گا۔"

• سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ  
عنها کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ کو ماہِ ہجری نہیں آتی تھی اور جب آپ کے  
ہاں بچہ پیدا ہوتا تو تھوڑی دیر بعد آپ نفاس سے پاک ہو جاتیں اور ایک بھی  
نمازِ قضا نہ ہونے پائی یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو زہرا کہا جاتا ہے۔  
• آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تہمت فرماتے تو روشنی ہو جاتی۔  
• آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کا ایک پودا لگایا تو وہ اسی سال پھل  
دینے لگا۔

• ابھی جبریل علیہ السلام سدرۃ المننتی پر ہی ہوتے کہ اُن کے پروں کے  
پتھر پھڑانے کی آواز سن لیتے۔ جب وہ وحی لے کر آ رہے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو پہلے ہی اُن کی خوشبو آ جاتی۔ وہ حاضر ہو کر قرآن کے معانی بتایا کرتے۔  
• جس راستے سے آپ گذرتے تو خوشبو سے پتہ چل جاتا کہ سرکارِ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم ادھر سے گذرے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات کی کوئی حد نہیں اسی پر اکتفا

کرتا ہوں۔ میں نے یہ تمام خصوصیات امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف  
"کشف الغمۃ" سے اخذ کی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
**پہلی نزول وحی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک

روز میں نے غار حرا میں آواز سنی "يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ" (اے محمد!  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اللہ کے رسول ہیں) میں نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ  
ایک فرشتہ ہے جو زمین و آسمان کے درمیان ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ میں  
گھبرا گیا اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا: "ذَرُونِي دِرْ" (مجھے چادر  
اڑھا دو) پس مجھے چادر اڑھا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا  
اور فرمایا: "يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ" (اے چادر اڑھنے والے) منزل کا معنی ہے  
کپڑا پیٹنے والا اور مدثر کا معنی ہے چادر اڑھنے والا۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے  
**صدقہ عمر بڑھانا ہے**۔ ہیں کہ صدقہ بندے کی عمر بڑھانا ہے چنانچہ

اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بڑھایا اور فخر و تکرہ دُور فرما دیتا ہے۔ (جو اہل البھار)  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور  
میں ۵۸ ہجری کو ۶۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں سپرد خاک ہوئیں۔

حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
**دو حفاظتیں**۔ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے میری اُمت کیلئے

دو حفاظتیں نازل فرمائیں: (۱) مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ.  
"اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے گا جب تک اے حبیب! تم ان میں ہو۔"  
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (۲) وَمَا كَانَ اللَّهُ مَعَهُمْ وَهُمْ يَسْتَفْقِرُونَ  
"اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا جب کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔"

ریاض الاحادیث میں ہے کہ رسول اللہ

## فضیلت درود شریف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک درخت بنا مجبوسہ مشہور ہے اس کے میوے نار سے چھوٹے اور سپید سے بڑے ہیں اور وہ میوہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے، اسے وہ کھاتے گا جو ہمیشہ یہ درود پڑھے گا (مداومت کے ساتھ) درود یہ ہے:

۱۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ  
۲۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا أَمَرْنَا أَنْ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ وَ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
بَعْدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ  
عَلَيْكَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا نَحْبُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ - جو شخص اس  
اس درود شریف پر مداومت کرتا ہے اس کے اعمال مقبول ہو کر آسمان پر جا میں گے  
اور اسے وہ قبولیت نصیب ہوگی جو اُمّتِ مصطفیٰ میں اور کسی کو نصیب نہ ہوگی اور  
وہ ہر خوفناک امر سے محفوظ رہے گا چورول اور ڈاکوول وغیرہ سے۔

## نجبار کا درود شریف

کاشفی نے لکھا ہے کہ یہ آٹھ درود شریف ہیں جو آٹھ نجبار کی طرف منسوب ہیں اور یہ  
آٹھ نجبار ہر زمانے میں ہوتے ہیں نہ بڑھتے ہیں نہ کم ہوتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ .  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مِنْ مِلِّ مَا خَلَقْتَ .  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ .  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَدَدَ مَا أَحْصَاءَ كِتَابَاتٍ .  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مِنْ مِلِّ مَا أَحْصَاءَ كِتَابَاتٍ .  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ .  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مِنْ مِلِّ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ .

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر میں یہی دُرود پاک پڑھا کرتے تھے اور آٹھ نجبار بھی یہی دُرود پڑھتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ ابن آدم اللہ تعالیٰ کے حضور چار سوالات کھڑا رہے گا اور اس سے چار سوال ہوں گے: ۱۔ جوانی کہاں خرچ کی ۲۔ عمر کن امور میں بسر کی ۳۔ مال کہاں سے آیا کہاں خرچ کیا ۴۔ دنیا میں کون سا عمل کیا بعض لوگوں سے اللہ تعالیٰ خود سوال کرے گا بعض سے ملائکہ۔

**مقولہ صدیق رضی** سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دُرود شریف ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہے اور اس کا ثواب گردن آزاد کرنے سے بھی زیادہ ہے اس لئے کہ گردن آزاد کرنے سے جہنم سے آزادی اور بہشت میں داخلہ ملتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام نصیب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سلام کا منقابہ ایک ہزار کی بھی نہیں کر سکتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ہمارے نام اور ہمارے قبیلے کا نام چاہیں

وَعَشَائِرِكُمْ وَأَعْمَارِكُمْ۔ جب تم مجھ پر دُرود پڑھو تو جبین و جمیل صورت میں پڑھو اس لئے کہ تم میرے سامنے اپنے ناموں اپنے آباؤ کے ناموں اور قبائل و اعمام کے ناموں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو۔

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نگران فرشتے کو فرماتا ہے کہ میں دن تک اس کے گناہ نہ لکھتا اور جو اس پر دس جمیتیں نازل فرماتا ہے۔

صلوٰۃ کے مراتب : اللہ تعالیٰ کے بندوں پر صلوٰۃ بھیجنے کے چودہ مراتب

ہیں وہ یہ ہیں : ۱۔ رحمت۔ ۲۔ مغفرت۔ ۳۔ وارو۔ ۴۔ شواہد۔ ۵۔ کثوف۔ ۶۔ مشاہد  
 ۷۔ جذبہ۔ ۸۔ قرب۔ ۹۔ شرب۔ ۱۰۔ رمی۔ ۱۱۔ سُکر۔ ۱۲۔ تجلی۔ ۱۳۔ فنا فی اللہ۔ ۱۴۔  
 بقا باللہ۔

یہ تمام مقامات درود شریف کے ہیں جو بندے کو مراتب کے اعتبار سے  
 نصیب ہوتے ہیں۔

اس درود شریف کو صلوة فتح کہتے ہیں۔ اس کے چالیس  
 کلمات ہیں اور علماء کے نزدیک بہت مشہور ہے۔ انہیں ہر

مراد کے حصول کے لئے پڑھا جاتا ہے اور ان کی برکات سے مراد حاصل ہوتی ہے  
 جو شخص نماز فجر کے بعد پڑھے گا اس کی مشکل حل ہوگی و دشمن پر فتح پائے گا۔  
 اگر قیدی ہوگا تو رہائی پائے گا۔ اس کے خواص بہت ہیں۔ حضرت سید علی ہمدانی  
 رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اور ذمیتہ کے آخری باب میں بعض صیغے لکھے ہیں :

**دُرُودِ فَتْحٍ - الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ**  
**وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللَّهِ**  
**الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيَّ**  
**اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ**  
**يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زِينَتَهُ اللَّهُ**  
**الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ**  
**يَا مَنْ شَرَّفَهُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللَّهُ**  
**الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَرَّمَهُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ**  
**يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُتَّقِينَ الصَّلَاةُ**  
**وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ**  
**الْمُذْنِبِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ الصَّلَاةُ**

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأَوْلِيَيْنِ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ  
 الْأَخِيرِينَ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْمُرْسَلِينَ ۝ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَظِيمَ  
 الْهِمَّةِ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَامِلَ لِيَوَاءِ الْحَمْدِ ۝ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا سَاقِيَ الْحَوْضِ الْمَوْرُودِ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَكْثَرَ النَّاسِ  
 تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَلَدِ الْأَدَمِ ۝ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَكْرَمَ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْأَخِيرِينَ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا بَشِيرًا ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرًا ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا دَرَعِي إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
 نَبِيَّ التَّوْبَةِ ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ ۝ الصَّلَاةُ وَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُقْفِي ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَاقِبَ الصَّلَاةِ وَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرًا ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُخْتَارَ الصَّلَاةِ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَاجِي ۝ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدَ الصَّلَاةِ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدًا الصَّلَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدًا صَلَاةُ  
 اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَآئِهِ وَرُسُلِهِ وَحَمَلَتِهِ عَرْشَتِهِ وَجَبِيحِ خَلْقِهِ  
 وَأَحْبَابِهِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعُتْرَتِهِ الطَّاهِرِينَ  
 وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر جان کر درود شریف پڑھا جائے۔  
 یوں سمجھے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بالمشافہ سلام عرض کر رہا ہوں

(تفسیر روح البیان)

تَسْلِيَمَاتُ السَّبْعِ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْحَرَمَيْنِ السَّلَامُ



عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْخَافِقِينَ ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الثَّقَلَيْنِ ۝  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدُ مَنْ فِي الْكُونَيْنِ وَشَفِيعُ مَنْ فِي الدَّارَيْنِ ۝  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْقِبْلَتَيْنِ ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْبَشَرِيَّتَيْنِ وَ  
 ضِيَاءَ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّ السَّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ۝  
 عَلَيْكَ وَعَلَى عَنَتِكَ وَأَوْلَادِكَ وَأَحْفَادِكَ وَأَزْوَاجِكَ وَأَقْوَامِكَ وَ  
 نَحْلَاءِكَ وَتُقَبَاءِكَ وَتُجَبَاءِكَ وَأَصْحَابِكَ وَأَحْزَابِكَ وَإِتْبَاعِكَ وَ  
 أَشْيَاءِكَ سَلَامٌ مِنَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ . اسے تسبیحات سبع کہتے ہیں جسے کوئی مشکل پڑی ہو تو  
 سات روز ہر نماز کے بعد تین بار درود شریف پڑھ کر ان تسبیحات سبع کو لاتعداداً  
 پڑھے انشاء اللہ مشکل حل ہوگی اور حاجت پوری ہوگی۔ (روح البیان)  
 مروی ہے کہ ملک الموت کے لئے تمام دنیا ہاتھ کی ہتھیلی کی مانند ہے یا تھا  
 کی طرح، اس میں جس کی روح کا حکم ہوتا ہے قبض کر لیتے ہیں۔

## درود پاک پڑھنے سے فرشتہ کو معافی مل گئی

شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے ایک فرشتے کو دیکھا کہ اس کے پر خلعے  
 ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اسے کیا

ہوا؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس فرشتے کو  
 اللہ تعالیٰ نے ایک شہرتیہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس نے وہاں پہنچ کر ایک  
 شہر خوار بچہ کو دیکھا تو اسے رحم آگیا اور یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے  
 یہ سزا دی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام!  
 کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی، قرآن پاک میں ہے  
 وَإِنِّي عُفَاؤُ لِمَنْ تَابَ جو توبہ کرے میں اس کو بخش دیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربار الہی میں عرض کی یا اللہ! اس پر رحمت فرما اور اس

کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس بار درود پاک پڑھے۔ آپ نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو بال و پر عطا فرمائے۔ وہ اوپر کو اڑ گیا اور فرشتوں میں شور برپا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک پڑھنے کی برکت سے کرو بیاں (فرشتوں) پر بھی رحم فرمایا ہے۔ (تفسیر روح البیان) صلی اللہ علیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اگر کوئی شخص سکرات موت کی ٹہنی والے  
**تسہیل سکرات کا نسخہ** کو سید الاستغفار لکھ کر پانی میں گھول کر  
 پلائے تو اس کی زبان کھل جائے گی اور اس پر موت آسان ہوگی، اسے کئی بار  
 آزمایا گیا ہے۔ سید الاستغفار یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ  
 وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
 شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلٰی وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ  
 لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ۝  
**حدیث شریف** تقدیر کو صرف دعائیں مالتی ہے اور یہی عمر کو ٹھاننی  
 ہے اور کبھی انسان گناہ کی شامت سے رزق سے محروم بھی ہو جاتا ہے۔ بہت سی  
 بلائیں دعا اور صدقہ سے دور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دعا و دفع بلا اور رحمت کے  
 لانے کا سبب ہے۔

درود شریف ایک ایسی محبوب عادت ہے  
**درود پاک کا قائدہ** جس سے اللہ تعالیٰ کے انعامات نصیب ہوتے

ہیں۔ صلی اللہ علی النبی الاُمّی و آلہ وسلم۔

بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ شب روز  
**علاج قلب صریض** قرآن کی تلاوت انسان کو اولیاء اللہ کے مقام پر پہنچاتی ہے کیونکہ قائدہ ہے

جو عمل ذکر اللہ کا موجب ہو وہی بیمار دل کا علاج ہے اور قلب کا سب سے بڑا مرض اللہ تعالیٰ کو بھلا دینا ہے۔ فرمایا "مَ تَجْعَلُونِي مِثْلَ مَجْعَلِ الْيَهُودِ مِمَّنْ يَدْعُونَ بِاللَّهِ كَذِبًا"۔

## بشرحانی کو زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ الرحمة کو خواب میں حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بشرحانی! تجھے اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند مرتبہ کس وجہ سے عطا کیا گیا؟ عرض کنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ فرمائیں مجھے تو علم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ تو میری سنت کی پیروی اور سبک لوگوں کو دوست رکھنے اور اہل ایمان کی خیر خواہی اور میرے اصحاب و اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے۔

## رُوحانی نسخہ

حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے چار چیزیں طلب کیں تو وہ چار چیزوں میں ملیں:

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی رضا، اطاعت میں۔ (۲) معاش کی وسعت نماز نوافل میں۔ (نماز اشراق و چاشت وغیرہ) (۳) دین کی سلامتی حفظ لسان میں۔ (۴) نور قلبی نماز شب (تہجد وغیرہ میں)۔

اسم بصیر: اس اسم پاک کی خاصیت میں ہے کہ جو شخص نماز جمعہ کے پہلے اسے تلو بار پڑھے گا (یا بصیر) اللہ تعالیٰ اس کا دل اور بصیرت کھول دے گا اور سب اعمال کی توفیق بخئے گا۔

**حدیث شریف**۔ ربیع بن کعب السلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شب بکس ہوتا تھا۔ ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وضو کا پانی لایا۔ آپ نے فرمایا: "مانک! عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال ہے۔" ارشاد فرمایا: "کچھ اور! میں نے عرض کی: بس یہی سوال ہے۔" فرمایا: "کثرت سجد سے میری مدد کر" یعنی صلوٰۃ نوافل وغیرہ سے۔

**تو نگر کی کا وظیفہ** سہروردی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اعم یا حبیباً  
 اٹھنے بیٹھے ہر وقت کثرت سے پڑھے تو نبوی اسباب  
 سے مالامال ہو جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے اعظم الناس اجراً من یصلی ثم ینام  
 وہ شخص بہت اجر و ثواب کا مستحق ہے جو نماز پڑھ کر سوتا ہے۔

**عزت کا وظیفہ** انشاء اللہ بہت جلد عزت ملے گی اور رزق وسیع ہوگا۔  
 یا عزیز بعد نماز فجر کنائیں بار بار بلا ناعہ پڑھے

مغرب ہے۔  
**تسخیر خلائق کا وظیفہ** اسم موصیٰ تسخیر کی حیثیت رکھتا ہے  
 جو شخص تسخیر القلوب چاہے اسے چاہے رونی  
 کے ہر ٹکڑے پر میں آبار یا موصیٰ پڑھے اور رونی کے پس ٹکڑے بنائے اور وہ  
 ٹکڑے لنگر میں ملا کر عوام کو کھلائے۔

**مجلس اٹھتے وقت یہ دُرود پڑھے**  
 صَلَّی اللہُ وَمَلَائِکَتُهُ  
 عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
 اٰتِیًّا ۝

**گلاب کا پھول** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے شبِ معراج آسمانوں  
 پر بلایا گیا تو میرے بعد زمین رونی تو یہ زر و گلاب پیدا ہوا جب میں معراج سے  
 واپس ہوا تو مجھ سے پسینہ ٹپکا تو اس سے سُرخ گلاب پیدا ہوا۔ جو شخص میری نحوستوں  
 کو کھنا چاہے اسے چاہئے کہ وہ سُرخ گلاب کو سونگھے۔ اور اس کو سونگھ کر یہ دُرود  
 پڑھنا چاہئے۔

**چار ضروری باتیں** حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے

اپنے بعد تمہارے تغیر احوال کا خطرہ نہ ہوتا تو میں حکم فرماتا کہ چار شخصوں کے جنتی ہونے کی گواہی دو۔ (۱) وہ عورت جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے شوہر کو مہر معاف کر دے اور شوہر اس پر راضی ہو۔ (۲) بڑا عیال دار جو اپنے کنبہ کی معاش کے لئے جدوجہد کرے اور انہیں رزق حلال کھلائے۔ (۳) گناہ سے توبہ کرنے والا اور توبہ میں ایسا پختہ کہ اس گناہ کے ارتکاب کا پھر ارادہ تک نہ کرے بلکہ اس سے ایسی نفرت ہو جیسے بچے کا دودھ چھڑانے کے بعد پھرا سے دودھ کے لئے پستان پیش کریں تو پستانوں کو منہ نہ لگائے۔

(۴) ماں باپ کا خدمت گزار۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مبارک ہو اسے جو ماں باپ کی خدمت کرتا ہے اور بڑا ہو اس کا جو ماں باپ کا نافرمان ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

## فَضَائِلُ الْمَسْجِدِ وَسُورَةُ مُلْكٍ

مَنْ قَرَأَ آتَمَ وَتَبَرَكَ الَّذِي  
بَيَّاهُ الْمَلِكُ اعْطَى مِنَ الْاَجْرِ كَانَتْ اَحْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ. (جو شخص الم  
سجدہ اور سورہ تبارک الذی پڑھتا ہے وہ اتنے ثواب کا مستحق ہوگا گویا اس نے  
لیلۃ القدر کی پوری شب عبادت میں گزاری۔)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
رات کو سونے سے پہلے سورہ الم سجدہ اور سورہ تبارک الذی پڑھ کر سوتے تھے۔  
یہ دونوں سورتیں ایسی ہیں جو تمام قرآنی سورتوں میں ستر گنا زیادہ فضیلت والی  
ہیں۔ قیامت میں جب سورہ الم سجدہ حاضر ہوگی اس کے دو نورانی پرہوں گے  
جو پڑھنے والے کو اپنے پرہوں پر اٹھائے گی اور سفارش کرے گی۔

**حدیث شریف:** تفسیر (تفسیر) میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے لئے وہ عبادات و طاعات  
اسی طرح لکھی جاتی ہیں جو وہ بحالت تندرستی اور حالت حضر میں ادا کرتا تھا۔

حدیث یہ ہے: **إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَرَّ بِأَوْ سَافَرَ كَتَبَ لَهُ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ صَاحِبًا مُقِيمًا**۔

**حدیث شریف**: جس نے کسی کو گناہ کی عار دلائی حالانکہ وہ اس سے توبہ کر چکا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس گناہ میں مبتلا کر کے دنیا و آخرت میں سُوا کرے گا۔

**حدیث شریف**: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ایک زوجہ مکرمہ سے بائیس کر رہے تھے وہاں سے ایک شخص گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلا کر کہا اے فلاں! یہ میری زوجہ صفیہ (رضی اللہ عنہا) ہیں، مجھے بجاالت اعتکاف رمضان مسجد میں ملنے آتی ہیں۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر وہ گمان نہیں کر سکتا جو دوسروں پر کر سکتا ہوں۔ فرمایا بے شک شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ (اجیبار العلوم)

**حدیث شریف**: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دنیا کی بزرگی دولت مندی ہے اور آخرت کی تقویٰ۔

**حدیث شریف**: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

حضرت ابو الاسود مکیؓ تابعی بصری رحمہ اللہ نے کسی سے سنا کہ وہ کسی آیت کو غلط پڑھا

تھا۔ آپ کو یہ بات ناگوار گزری۔ اس کے بعد آپ نے قرآن پاک کے تمام حروف پر اعراب لگائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مصحف (قرآن کا مجموعہ) اس وقت اعراب سے خالی تھا، کیونکہ عرب صاحب زبان تھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِي الْوَجُودِ وَعَلَى آلِهِ خَيْرَ كُلِّ مَوْجُودٍ۔ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

**عجوز موسیٰ علیہ السلام کا قصہ** کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

فرمایا، مدینہ طیبہ آنا (تجھے انعام سے نوازا جائے گا) وہ مدینہ طیبہ حاضر خدمت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسی (۱۰) بھیڑیں چاہئیں یا تیرے لئے دُعا مانگوں تجھے اللہ تعالیٰ میرے ساتھ بہشت میں جگہ دے۔ عرض کی مجھے اسی (۱۰) بھیڑیں چاہئیں۔ آپ نے فرمایا اسے دے دو۔

اس کے بعد فرمایا کہ تجھ سے موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کی بڑھیا زیادہ سمجھدار نکلی، وہ یوں کہ اُس نے موسیٰ علیہ السلام کو بوسفت علیہ السلام کے جسم اطہر (مزار) کی جگہ بتائی تو اُسے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے لئے دُعا کروں کہ میرے ساتھ تو بہشت میں رہے یا سو (۱۰۰) بکریاں چاہئیں۔ عرض کی مجھے بہشت میں آپ کا ساتھ چاہئے۔ (رُوح البیان)

**ملفوظ حضرت علی رضی اللہ عنہ** سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "مال دنیا کی کھیتی ہے اور اعمال صالح آخرت کی۔ یہ دونوں دولتیں اللہ تعالیٰ کسی بندے میں جمع کرتا ہے۔"

**حدیث شریف صدقہ** ترجمہ: "ہر دن میں سخوست اترتی ہے تم سے صدقہ سے دفع کر دو۔"

**حدیث شریف** ترجمہ: "ہر سکی صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے اوپر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو گے تو اُس کے عوض صدقہ لکھا جائے گا۔ اور جو کوئی عزت بچاتا ہے اس کے لئے بھی صدقہ لکھا جائے گا۔"

**پچاس ہزار سال کی قیامت کا دن** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی، قیامت کا دن تو بہت بڑا ہوگا کیسے گزرے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا، مجھے اُس ذات کی قسم!

جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ مومن کے لئے اتنا حقیقت (بلکہ) ہوگا جتنا وہ دنیا میں ایک وقت فرض نماز پڑھتا تھا۔

**حدیث شریف** (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے چند فرشتے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جیسے چاہا پیدا فرمایا۔ وہ فرشتے عرش کے نیچے رہتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان الہام فرمایا ہے:

نجر وار، جو بندہ اپنے اہل و عیال میں وسعت کرے اور ہمسایہ گال پر بھی، اللہ عز و جل اُسے دنیا و آخرت میں وسعت بخشنے لگا۔ اور جو عیال اور ہمسایوں پر تنگی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے دنیا و آخرت میں تنگی میں ڈالتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک درہم خرچ کرنے کے بدلے میں ستر قطار سے بھی بہتر رزق عطا فرمائے گا۔ اور جوہ کے دن زیادہ خرچ کیا کرو۔ (۱۷، قطار، اُحد پہاڑ کے وزن کے برابر کہا جاتا ہے۔

**حدیث شریف میں**  
**جنت چار آدمیوں کی مشتاق ہے۔** ہے کہ جنت چار آدمیوں

کا استقبال کرے گی: (۱) روزہ دار (۲) قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا۔ (۳) زبان کی حفاظت کرنے والا۔ (۴) عزیز ہمسایوں کو کھانا کھلانے والا۔ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

**روحانی نسخے** قلب کے پانچ دور ہیں:

(۱) تدبیر سے قرآن مجید کی تلاوت (۲) پیٹ کو طعام سے خالی رکھنا۔ (۳) قیام اللیل (متجدد وغیرہ) (۴) سحر کے وقت تضرع الی اللہ۔ (۵) نیک لوگوں کی صحبت۔ اللہم! انحنم لنا بالخیر والحسنی۔

جس نے بیس سال اذان پڑھی اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جگہ عطا فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن مؤمنین کی گردنیں بلند ہوں گی۔



سب سے پہلے مؤذن حضرت جبرائیل علیہ السلام  
**مؤذن اول** یا حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے بیت المعمور  
 کے نزدیک اذان پڑھی۔ اور اسلام میں سب سے پہلا مؤذن حضرت بلال  
 حبشی رضی اللہ عنہ اور سب سے پہلی اذان فجر کی ہوئی۔ سب سے پہلے اقامت عبداللہ  
 بن زید رضی اللہ عنہ نے کہی اور الصلوة خیر من التوہط کا کلمہ حضرت بلال  
 رضی اللہ عنہ نے اذان میں بڑھایا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند  
 فرمایا۔ (سبحان اللہ)

**حدیث شریف**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا جو قطع تعلق کرے تو اس سے تعلق اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے معاف کر۔  
 اور جو تیرے ساتھ برائی کرے تو اس پر احسان کر۔

حضرت علی رضی اللہ  
**رُوح کی پر از اور با وضو نہ کا قاعدہ** عنہ نے فرمایا کہ نیند میں  
 اگرچہ رُوح خارج ہو جاتی ہے لیکن اس کی شعاعیں باقاعدہ جسم میں موجود رہتی  
 ہیں، اسی لئے وہ خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے لیکن جب جاگتا ہے تو رُوح فوراً  
 آنکھ جھپکنے سے پہلے جسم میں آجاتی ہے۔

مروی ہے کہ مومن کی رُوح نیند کے وقت آسمانوں پر چلی جاتی ہے اور  
 جو با وضو سوتا ہے اس کی رُوح کو عرش الہی کے نیچے سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی  
 ہے اور جو بے وضو سوتا ہے اس کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس لئے  
 نیند سے پہلے وضو کر لینا چاہئے اور با وضو سونا چاہئے۔ یہ مستحب ہے۔ اس کا  
 ایک فائدہ یہ ہوگا کہ سچے خواب آئیں گے کیونکہ خواب میں وہ براہ راست اللہ  
 تعالیٰ کے قبضے میں ہوتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب  
 تم سونے لگو تو اپنے بستر کو یعنی چادر وغیرہ کو ضرور جھاڑو۔ (روح البیان)  
**حدیث شریف** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تَبْلَغُ حِلْيَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَبْلَغُ  
الْوُضُوءِ. اہل جنت کے زیور وہاں تک جائیں گے جہاں تک وضو کا پانی  
جاتا ہے۔

**حدیث شریف** تَرْدُؤُنْ غُرْمُحَجِّلَيْنِ مِنَ الْوُضُوءِ سَبَبًا  
أُمَّتِي لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرُهُمَا. "تم لوگ وضو کی وجہ سے چمکدار پیشانیوں لیکر  
آؤ گے۔ یہ میری امت کا مخصوص نشان ہے۔ یہ نشان میری امت کے علاوہ  
کسی اور کا نہیں ہوگا۔"

**حدیث ذکر اللہ** قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا  
ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ. میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں،  
جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے لئے حرکت کرتے ہیں۔ (سیدہ  
امّ دردار رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔)  
(جوہر البحار)

بہ رنگ کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے۔  
**حدیث شریف**: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں  
آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتی ہیں: (۱) بہزی یعنی بہر شے کو دیکھنا۔ (۲) جاری پانی  
دیکھنا۔ (۳) حسین چہرہ۔

**سُمرہ کے فوائد**: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اشد  
(سُمرہ) میند کے وقت یعنی سوتے وقت آنکھ میں سُمرہ  
لگانا بینائی کو تیز کرتا ہے۔

**حدیث شریف** میں ہے کہ وضو (طہارت) پر مداومت کرنا  
پر رزق کی وسعت ہوگی۔

(فائدہ) جب طہارت کی مداومت پر رزق وسیع ہوگا تو بے وضو رہنا  
تنگی رزق کا سبب ہوگا۔

**حدیث شریف** حدیث شریف میں ہے مَنْ قَرَأَ سُورَةَ  
الْأَحْزَابِ وَعَلَّمَهَا أَهْلَهُ وَفَافَلَكْتَ يَبِيَّتَهُ أُعْطِيَ الْإِمَانُ مِنْ عَذَابِ  
الْقَبْرِ بِجَوْشَخِمْ سُورَةُ أَحْزَابٍ پڑھتا ہے اور اپنے اہل و عیال کو پڑھاتا ہے اُسے  
عذابِ قبر سے نجات (امان) ملے گی۔ اَللّٰهُمَّ اَخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَاغْصِنَا  
مِنْ كُلِّ سُوءٍ (رُوح البیان)

**حفاظتِ حمل** اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ  
اَنْ تَزُولَا وَ لَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ

اَحَدًا مِنْ بَعْدِي اِنَّهُ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا  
یہ آیت حمل کی حفاظت کے لئے لکھ کر پیٹ کے اوپر باندھی جائے تو  
حمل گرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ ایسے ہی بیماری مثلاً دست اور قے وغیرہ کے  
روکنے کے لئے لکھ کر پانی وغیرہ میں دھو کر پلائی جائے انشاء اللہ قاندہ ہوگا۔ قیدی  
کی رہائی کے لئے یہی آیت چار سو (۴۰۰) بار پڑھی جائے، رہائی ملے گی۔

**نوے سالہ بوڑھے کو نویدِ مغفرت** حدیث شریف میں ہے  
جَبَّ اِنْسَانٌ نُوَّعَ سَالٍ  
کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور  
لکھا جاتا ہے کہ یہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے اور وہ قیامت میں اپنے گھر  
والوں کی شفاعت کرے گا اور جب وہ سو سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ  
اُس سے حساب لینے سے حیا فرماتا ہے یعنی اُس سے راضی ہو کر اُس کے حساب  
سے چشم پوشی فرماتا ہے۔

**سُورَةُ لَيْسَ كَقَضَائِلِ** حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا کہ سُورَةُ لَيْسَ پڑھو اس  
لئے کہ اس میں دس برکات ہیں:  
۱۔ بھوکا پڑھے تو ہمیشہ خوشحال رہے۔

۲۔ ننگا پڑھے تو کبھی ننگا نہ رہے۔ ۳۔ غیر شادی شدہ پڑھے تو اس کا نکاح (شادی) ہو جائے۔ ۴۔ خوفزدہ پڑھے تو امن میں رہے۔ ۵۔ قیدی پڑھے تو نجات پائے۔ ۶۔ مسافر پڑھے تو اس کا سفر باظفر ہو۔ ۷۔ شے گم ہو جائے تو واپس ہوگی۔ ۸۔ میت پر پڑھی جائے تو اس پر موت آسان ہو جائے۔ ۹۔ اگر پیاسا پڑھے تو سیراب ہو۔ ۱۰۔ مریض پر پڑھی جائے تو تندرست ہو جائے۔

**حدیث** : سورہ یاسین پڑھنے والے کو وہی اجر ملے گا جو وہ چاہے گا۔

**حدیث** : قبرستان میں سورہ یس پڑھی جائے تو اس دن عذاب اللول سے عذاب کی تخفیف ہوگی اور قبرستان والوں کی گنتی کے برابر پڑھنے کا ثواب نصیب ہوگا۔ ترجمۃ الفتوحات میں ہے کہ سکران الموت والے کے ہاں سورہ یس پڑھی جائے۔

**حدیث** : جو شخص رات کے وقت سورہ یس پڑھتا ہے تو صبح تک بخشنا ہوا اٹھے گا۔ حضرت یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو سورہ یس صبح کے وقت پڑھتا ہے تو سارا دن شام تک خوش رہے گا۔ اور جو شام کو پڑھتا ہے وہ صبح تک خوش ہو کر اٹھے گا۔

**وظیفہ** جمعہ کے دن بعد نماز عصر یا اللہ یا رخصلین یا رحیم رو قبلاً ہو کر لا تعداد مرتبہ مغرب تک پڑھو۔ حاجت پوری ہو دعاً قبول ہو۔ (حضرت علیہ السلام)

**حدیث** : جو شخص سورہ یس پڑھتا ہے اسے بیس حج اور جو اسے سنے گا اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہزار دینار خرچ کرنے کا ثواب نصیب ہوگا۔ اور جو اسے لکھ کر پی لے اس کے پیٹ کے اندر ہزار دوائی اور دس ہزار نوز اور دس ہزار برکات اور دس ہزار رحمت داخل ہوگی اور اس سے ہر طرح کی بیماری اور غل و عیش دور کی جائے گی۔

**حدیث** : نزع کے وقت سورہ یس کی تلاوت کی جائے تو اس کے

ہر حرف پر دس فرشتے نازل ہوں گے جو اس میت کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہو کر اس پر رحمت و بخشش مانگتے ہیں پھر اس کے غسل اور جنازہ میں حاضر ہو کر دُعا مانگتے ہیں حتیٰ کہ دفن سے پہلے رضوان بہشت سے شربت لاکر اُسے پلانا ہے تو وہ سیر ہو جاتا ہے۔

**حدیث شریف** : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے سُنا کہ وہ پڑھ رہا تھا **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْقَدُّ الصَّيْدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ** ۵ اربعین الاوربیہ میں ہے یا واحد الباقي اول كل شئى واخره بڑھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے واسطے سے دُعا مانگ رہا ہے اس لئے اس کی دُعا قبول ہوگی اور جو سوال کرے دیا جائے گا۔

**مکھی مچھ بھگانے کی دوا** فریدۃ العجائب میں ہے کہ انجیری کی لکڑی جلا کر اس کی راکھ باغات میں چھڑکی جائے تو کبڑے مکوڑے مر جاتے ہیں اور انجیری کی لکڑی کا دھواں مکھیوں اور مچھروں کو بھگا دیتا ہے۔

**مسواک انبیاء علیہم السلام** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ زیتون کے ایک درخت کے پاس سے گزرے تو اس سے لکڑی کاٹ کر مسواک کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا:

” زیتون میری اور پہلے انبیاء علیہم السلام کی مسواک ہے۔“  
زیتون کی عمر تین ہزار سال ہوتی ہے۔

**حدیث شریف** میں ہے کہ زیتون کو لازم پکڑو کہ وہ صُفر کو کھوتا ہے اور بلغم دُور کرتا ہے، اعصاب مضبوط کرتا ہے، غشی کو روکتا ہے، حلق کو صاف کرتا ہے، عجم کو رفع کرتا ہے۔ زیتون کا تیل مالش کے کام آتا ہے اور

درودوں کے لئے مفید ہے۔

**حدیث شریف** : اُسے مبارک ہو جس کی عمر طویل ہو اور عمل نیک ہو۔  
**حدیث شریف** : تفسیر انی الیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا "مومن جب فوت ہوتا ہے تو فرشتے کراما کا تبین آسمان پر جا کر  
عرض کرتے ہیں یا اللہ تیرا بندہ فوت ہو گیا ہے، اب ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم  
بھی آسمان پر تیری عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آسمان پہلے ہی ملائکہ سے  
پڑھے ہاں تم میرے بندے کی قبر پر جاؤ اور اپنی عبادت کا ثواب اس بندے  
کے اعمال نامہ میں لکھتے جاؤ۔ تا قیامت تمہارا یہی کام ہے۔ (روح البیان)  
صوفیائے کرام فرماتے ہیں: اوتاد کا ورد یہ ہے:

**اوتاد کا ورد** اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّظْرَةَ اِلٰی وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ

"اے اللہ! تیرے کریم چہرے کے دیکھنے کا سوال کرتا ہوں۔"

**حدیث شریف** : ترجمہ : جس نے علم چھپا یا جس کا اُسے علم ہے تو اللہ  
تعالیٰ روز قیامت اُس کے منہ میں آگ کی لگام دے گا۔  
حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم تندرست ہو تو اپنی فراغت  
کو عبادت میں صرف کرو۔

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

**انجیر حیات کا پھل ہے**

اقدم میں انجیر کا ایک گچھا بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس میں سے  
کچھ تناول فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اس میں سے کچھ کھاؤ۔  
کیونکہ اگر کوئی میوہ بہشت سے اترا ہے تو وہ یہی ہے کیونکہ یہ بوا میر کو ختم  
کرتا ہے۔ ۲۔ یہ نفوس (جوڑوں کا درو) کو نفع دیتا ہے۔ ۳۔ حضرت علی بن موسیٰ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انجیر منہ کی نجات (بدبو) دُور کرتا ہے۔ ۴۔ بال بڑھانا  
ہے۔ ۵۔ فالج سے امان بخشتا ہے۔ (روح البیان)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جب آدم علیہ السلام سے بھول  
سہ زد ہوئی تو آپ سے کپڑے واپس لے لئے گئے تو آپ انجیر کے پتے جسم پر لپیٹ  
کر زمین پر اتڑے۔

جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں ادا  
**فضائل نماز چاشت** کیں اس کے لئے بہشت میں سونے کا

محل تیار ہوگا اور بہشت میں ایک دروازہ کا نام باب الصبحی ہے، قیامت  
کے دن اعلان ہوگا وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا میں چاشت کو بالالتزام پڑھا  
کرتے تھے یعنی ہمیشہ بلا تاغیہ یہ ہے بہشت کا باب الصبحی، اسی سے بہشت میں  
اللہ کی رحمت سے داخل ہو جاؤ۔ چاشت کی کم سے کم دو رکعت ہیں، زیادہ  
سے زیادہ بارہ رکعت۔

حدیث شریف میں ہے حضور  
**جبرائیل علیہ السلام کی پرہیز** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ

السلام سے پوچھا کہ آپ کو بھی کبھی مشقت پہنچی ہے جبکہ آپ آسمانوں سے تیز  
رفتاری کے ساتھ آتے ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: ہاں! یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم: مجھے چار مواقع پر تکلیف پہنچی ہے :-

۱۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو نروودنے آگ میں ڈالا تو میں اُس وقت عرش  
کے نیچے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا اِذْ رَكَ عَبْدِي. میرے عبد (جبرائیل اللہ)  
کو بچائیے۔ میں نے فوراً حکم خدا انہیں ہاتھ میں لیا اور عرض کی: آپ کو کوئی  
حاجت ہو تو فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا: ہے تو سہی، لیکن تجھ سے نہیں۔ حَسْبُنَا  
اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

۲۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے چھری اسمعیل علیہ السلام کی گردن پر رکھی تو بھی  
میں عرش کے پاس کھڑا تھا مجھے حکم ہوا کہ میرے بندے کو بچائیے۔ میں نے آنکھ  
بھپکنے سے پہلے اسمعیل علیہ السلام کی گردن کو چھری سے الٹ دیا۔

۳۔ جنگِ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار نے زخمی کیا اور آپ کے دندان مبارک کو شہید کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خون مبارک کو اٹھالیجئے۔ اگر آپ کے خون مبارک کا ایک قطرہ زمین پر گر پڑا تو زمین قیامت تک سبزہ نہ اگلے گی۔ اور نہ ہی درخت پیدا ہوں گے۔

۴۔ جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے انہیں کنویں میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے یوسف علیہ السلام کو بچائیے۔ میں نے انہیں کنویں کی تہہ میں پہنچنے سے پہلے اٹھالیا تھا اور کنویں کی تہہ کے پتھر کو اٹھا کر اوپر رکھ دیا اور اس پر یوسف علیہ السلام کو بٹھا دیا۔

**حدیث شریف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سجدہ کی حالت میں بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوتا ہے اس لئے سجدہ میں دعاؤں کی کثرت کیا کرو۔ تاکہ جلد قبول ہوں۔

**نزول القرآن فی شہر رمضان** شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ "ماہ رمضان مبارک مہینہ ہے کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا۔ انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ۔ بیشک ہم نے اسے مبارک رات میں نازل کیا۔"

**لیلۃ القدر کے فضائل** اس رات میں مردے سے سوالِ قبر مرفوع ہو جاتا ہے۔ (یعنی اٹھ جاتا ہے)۔ لیلۃ القدر خیر من ألف شہرہ "لیلۃ القدر ہزار ماہ سے بہتر ہے" اور یہ مجموعی مدت تراسی سال چار ماہ بنتی ہے۔ اس رات میں نفل نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ اسے لیلۃ القدر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں بندوں کی قضا و تقدیر مقدر ہوتی ہے۔

**حدیث** حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دسترخوان سے گرا ہوا ٹکڑا اٹھا کر کھا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے خوشگوار زندگی بخشنے کا اور اس کی اولاد اور



اولاد کی اولاد (پوتے) کو حفاظت سے رکھے گا۔

فرماتے ہیں: رونی کے ٹکڑے چننا حور عین کا  
**حور عین کا مہر** مہر ہے۔

انسان کے ایک دن میں بارہ ہزار  
سانس نکلتے ہیں ایسے ہی رات کے بھی لہذا

ہر سانس کا حساب ہوگا کہ کونسا سانس ذکر الہی سے غفلت میں گزرا، غافلوں کا اللہ  
ہی حافظ ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا ہے۔

حضرت زروقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسم یا  
وکیل کا خاصہ ہے حواج کا پورا اور مصائب کی

تفی کرنا جو آندھی، کڑک وغیرہ سے ڈرتا ہے اسم "یا وکیل" کا ورد کثرت سے کرتا  
رہے اس کی برکت سے سب دکھ ٹل جائیں گے، رزق وسیع ہوگا اور اس پر  
بھلائی کے دروازے کھل جائیں گے۔ سورہ مزمل پڑھ کر ۶۶ بار یا وکیل پڑھیں  
رزق وسیع ہوگا۔

سبق | عبادت میں خلوص ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ذکر و  
عبادت کرتا ہے وہ بلند مرتبہ پاتا ہے اور جو صرف عذاب کے خوف سے عبادت  
کرتا ہے وہ ادنیٰ درجہ ہے۔

مروی ہے کہ اُمتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم میں چار ایسے بزرگ گزے ہیں  
**ایک رکعت میں قرآن ختم**  
جو ایک رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

۱۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ۔

۳۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ۴۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔

**نماز یا جماعت**: قوت القلوب میں طالب کی رحمۃ اللہ علیہ  
فرماتے ہیں کہ جماعت سے نماز ضروری ہے بالخصوص جب اذان سن لی جا

یا مسجد کے قریب اس کا گھر ہو یعنی مسجد کی ہمسائیگی ہو۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ  
عنه اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تین اعمال محبوب ترین ہیں۔  
(۱) صدقہ۔ (۲) نماز باجماعت۔ (۳) لوگوں کی اصلاح۔

حدیث شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، آنکھوں کو اُن کی  
عبادت کا حصہ دو، عرض کیا کیا اُن کی عبادت کا حصہ کیا ہے؟ فرمایا: قرآن  
مجید کی زیارت اور دیکھ کر تلاوت کرنا۔

فضائل عجوہ کھجور حدیث شریف میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا عجوہ جنت کا میوہ ہے اس کی کھجور  
صبح کے ناشتہ کا کام دیتی ہے۔

حدیث شریف حضرت آدم علیہ السلام جنت سے عجوہ کھجور لائے تھے۔  
حدیث شریف بخاری شریف میں ہے جو صبح سات دانے عجوہ کھجور کے  
کھلے اس دن اس پر زہر اور سحر اثر نہ کرے گا۔

حدیث شریف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب  
آدم علیہ السلام بہشت سے زمین پر نثر لائے تو تین چیزیں ساتھ لائے تھے:  
۱۔ مور۔ یہ ریحان دنیا کا سردار ہے۔ ۲۔ سنبہ۔ یہ طعام دنیا کا سردار ہے۔  
۳۔ عجوہ۔ یہ پھلوں کا سردار ہے۔

حدیث شریف میں ہے عجوہ ہمیشہ باغات میں سے ہے اس میں شفا ہے۔  
حدیث شریف وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو وہ گھر والے فاقہ زدہ ہیں اور  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دو بار فرمایا۔

شرح مسلم نووی میں ہے کہ مدنیہ پاک کی کھجوروں کی ایک سو بیس قسمیں ہیں  
اسم یا سلام۔ جس مریض پر یا سلام ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ  
پڑھا جائے اور دم کیا جائے انشاء اللہ اسے شفا ہوگی۔  
اسم یا عزیز۔ جو شخص چالیس دن تک چالیس بار روزانہ یا عزیز

پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی اعانت فرمائے گا اور عزت بڑھائے گا اور وہ مخلوق میں کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ العین اور سیبہ میں ہے یا عزیز بنو کے بعد یا عزیز المینع الغالب علی امیرہ فلا تنحیٰ یُعَادِلُکَ پڑھے۔

حضرت شیخ بہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو سات روز بلا تاغہ ایک ہزار بار پڑھے تو اس کا دشمن ہلاک ہو جائے اور اگر لشکر کے سامنے ستر بار پڑھے اور اشارہ کرے تو دشمن بھاگ جائے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ **دُعَا رِکْبِیْ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا میرے لئے دعائیہ کہ میری ہر دعا قبول ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! حرام سے بچو، تمہاری ہر دعا قبول ہوگی۔

بزار طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے مستدرک میں روایت کی ہے کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق وسیع ہو اور اس کی موت بڑی نہ ہو **صَلِّ رَجْمًا وَوَالِدَیْنِیْ** کے سبب رزق میں فراخی

وہ صلہ رجمی کرے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ والدین سے نیکی کرنا عمر میں درازی اور صلہ رجمی سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کریمہ **يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ** الخ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرنا، والدین سے نیکی کرنا، نیک کام کرنے اور صلہ رجمی کرنا شقاوت کو سعادت میں بدل دیتے ہیں، عمر میں اضافہ کرتے ہیں اور بڑی موت سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اے علی! رضی اللہ عنہ! اگر کسی شخص میں ان میں سے ایک نخصت بھی پائی جائے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی

کو مذکورہ جصلتیں عطا فرماتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث سے روایت ہے کہ صلہ رحمی کرنے والے انسان کی عمر کے اگر تین دن باقی رہ جائیں تو اللہ تعالیٰ اُس کی عمر میں تیس سال بڑھا دیتا ہے۔ جو انسان قطع رحمی کرتا ہے حالانکہ اُس کی عمر ابھی تیس سال باقی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی عمر کم کر کے تین دن کر دیتا ہے۔ ابو موسیٰ مدینی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ کتاب التزغیب والتزہیب میں ابو موسیٰ مدینی رحمہ اللہ نے مرفوع حدیث روایت کی ہے کہ والدین سے نیکی کرنا عمر کو دراز کرتا ہے اور جھوٹ رزق میں کمی کرتا ہے۔ والدین سے نیکی کرنا بہت بڑی صلہ رحمی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے رزق میں برکت ہو اور عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری) جو سلام نہ کرے اُس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے نہ اُس کی بات کا جواب دیا جائے جب تک السلام علیکم نہ کہے۔ (حدیث ۶۷۲۱ بخاری)

**حدیث شریف** میں ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ پھلانی کا ارادہ فرماتا ہے تو جس سال اُس نے فوت ہونا ہوتا ہے اُس کے پاس ایک قرشتہ بھیجتا ہے جو اُسے سیدھے راستے کی رہبری کرتا ہے۔ (روح البیان)

**حدیث شریف** : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ رات کو سونے سے قبل دس آیات قرآن کریم کی تلاوت کر لے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اسے حاکم نے روایت کیا۔

**حدیث شریف** : حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا قرآن پڑھا کرو یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کا شفیع بن کر آئے گا۔ (مسلم)

## دُرُودِ ہزارہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى

أٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّمَّائِهٖ

أَلْفَ أَلْفٍ مَرَّةٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

دُرُودِ ہزارہ طالبان روحانیت کا محبوب دُرُود ہے کیونکہ اس دُرُود سے سائنسین کو روحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خاص شفقت عنایات اور توجہ حاصل ہوتی ہے۔ وسعت رزق اور قرضہ کی ادائیگی کے لیے بعد نماز عشاء ۳۱۳ مرتبہ

حدیث شریف میں یہ دُرُود بدون لفظ ”سیادت“ کے آیا ہے۔ یعنی لفظ ”سیدنا“ موجود نہیں ہے لیکن امام شمس الدین رملی اور امام احمد بن حجرؒ فرماتے ہیں اس دُرُود میں لفظ ”سیدنا“ بڑھا کر ادا کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ اس سے ادب کی زیادتی ظاہر ہوتی ہے۔ علامہ قسطلانیؒ نے ”مواہب لدنیہ“ میں تحریر فرمایا ہے کہ کیفیات صلاۃ میں یہ صلاۃ سب سے زیادہ افضل و اشرف ہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو اسی صلاۃ کی تعلیم فرمائی ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے قسم کھالی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل صلاۃ بھیجے گا، تو اس صلاۃ کو ادا کرنے سے وہ قسم سے بری ہو جائے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ  
 الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِمُ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا  
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ  
 عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِمُ  
 وَذُرِّيَّتِهِمْ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى  
 آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ <sup>قوله البع</sup>

حدیث قدسی میں ہے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَتَدُّ  
أَدْنَتْهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبُّ  
إِلَيَّ مِمَّا أَفْتَرَضْتُ عَلَيْهِ لَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ  
إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَمَنْ سَمِعَهُ الَّذِي  
يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي

يَبْطِشُ بِهَا وَرَجُلَهُ الَّتِي يَمِشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي  
لَأُعْطِيَنَّهُ الْخَمْرَ - (صحيح بخاری ص ۹۶۳، مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۷)

یعنی اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ کا فرمان ہے کہ جو کوئی میرے کسی ولی کے ساتھ  
دشمنی کرے اس کے لیے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور اگر کوئی  
بندہ میرا قرب چاہے تو مجھے زیادہ پسند ہے کہ جو باتیں میں نے اس  
پر فرض کی ہیں ان سے قرب حاصل کرے اور میرا بندہ ہمیشہ نقلی عبادت  
کے ساتھ میرا قرب چاہتا ہے کرتے کرتے جب میں اس کو اپنا محبوب  
بنالیتا ہوں تو میں اس ولی کے کان بن جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ سنتا  
ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور  
میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور وہ میری  
قدرت کے ساتھ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور  
اس کو دے دیتا ہوں، نیز امام المتکلمین امام رازی رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ إِذَا وَاطَبَ عَلَى الطَّلَاعَاتِ يَبْلُغُ

إِلَى الْمَقَامِ الَّذِي يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا

فَإِذَا صَارَ نُورُ جَلَالِ اللَّهِ تَعَالَى سَمْعًا لَهُ سَمِعَ الْقَرِيبَ

وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ بَصَرًا لَهُ رَأَى الْقَرِيبَ

وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ يَدًا لَهٗ قَدَرَ عَلَى

التَّصَرُّفِ فِي الصَّعْبِ وَالسَّهْلِ وَالْبَعِيدِ وَالْقَرِيبِ

یعنی بندہ جب احکام الہی پر پابندی کرتا ہے تو وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ ﷻ کا ارشاد مبارک ہے کہ میں بندے کے کان بن جاتا ہوں، آنکھ بن جاتا ہوں تو جب اللہ تعالیٰ ﷻ کے جلال کا نور بندے کے کان بن جائے تو پھر بندہ قریب سے بھی سن لیتا ہے اور دُور سے بھی سن لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے جلال کا نور بندے کی آنکھ بن جائے تو بندہ قریب سے بھی دیکھ لیتا ہے اور دُور سے بھی اور جب اللہ تعالیٰ ﷻ کے جلال کا نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو بندہ دشواریوں اور آسانیوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے اور وہ دُور بھی تصرف کر سکتا ہے اور نزدیک بھی۔

## وظائف زیارت

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں۔ جس نے رات کو ہزار مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھا، اسے خواب میں جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ کوئی مومن جمعہ کی



احد پڑھے۔ پھر ہزار مرتبہ صَلَّى اللهُ عَلَي السَّبِيِّ الْأُمِّيِّ پڑھے۔ ابھی  
 دوسرا جمعہ بھی نہ آئے گا کہ وہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا۔ اور جو میری  
 زیارت سے بہرہ ور ہوا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اس کو امام  
 نہبانی نے بھی سعادة الدارين صفحہ ۴۸۹ پر ذکر فرمایا ہے۔

مفاتيح المفاتيح میں ہے کہ قطب الاقطاب کی کتاب الاذکار میں مذکور ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کی رات دو رکعتیں  
 پڑھیں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور پانچ مرتبہ  
 آیۃ الکرسی پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو جناب نبی کریم علیہ  
 افضل السلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت  
 کرتے ہیں۔ جس نے ہفتہ کے روز مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھا۔ وہ اس وقت  
 تک دنیا سے کوچ نہیں کرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔  
 الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

رات دو رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ قل هو اللہ

المفاخره العلیہ میں ہے۔ ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ سے قیامت کے روز  
 وحشر و ندامت کے روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے بارے میں  
 ارشاد ہے کہ سورۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ اَنْفَطَرَتْ وَاِذَا  
 السَّمَاءُ اُنشَقَّتْ کثرت سے پڑھے۔

سید جمال الدین ابوالمواہب الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بہت جلیل القدر  
 بزرگ ہیں فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ سوتے وقت پانچ مرتبہ بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم، پانچ مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہو۔ پھر کہو: اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ  
 مُحَمَّدٍ اَرِنِيْ وَجْهَهُ مُحَمَّدٍ حَالًا وَّمَالًا۔ اسے پروردگار  
 مجھے جناب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے اول و آخر آپ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رخ انور دکھا دے، جب تم سوتے وقت ایسا  
 کہو گے تو میں تمہارے پاس آؤں گا۔ اور تجھ سے بالکل دور نہ رہوں  
 گا۔ پھر فرمایا۔ کتنا اچھا تعویذ ہے۔ اور کتنی اچھی مُراد ہے جو اس پر  
 ایمان لائے اور یقین کرے خصوصاً اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و  
 سلام کا اضافہ بھی کر لیں۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے (مصنف)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ  
 عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ۔ اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی  
 رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاُرْوَاجِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَدِّ مُحَمَّدٍ

فِي الْأَجْسَادِ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ اللَّهُمَّ  
بَلِّغْ رُوحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَبْنَى حَيَّيَّةٍ وَسَلَامًا -

جبروان الفاکہانی اور ابن وداعہ نے حدیث کو فی القبور کے الفاظ تک ذکر  
کیا ہے۔ اور فاکہانی کہتے ہیں جس نے اس کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
پر ستر مرتبہ درود بھیجا — وہ خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت  
سے بہرہ ور ہوگا۔

بمنع السعادات اور الذخائر المحمدیہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا  
ذمیفہ مذکور ہے اور وہ یہ ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورِ الْأَنْوَارِ الَّذِي  
هُوَ عَلَيْكَ وَلَا غَيْرُكَ أَنْ تُرَبِّئَنِي وَجْهَ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ عِنْدَكَ - اسے سو مرتبہ پڑھا  
جائے۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ سیدنا جابر صحابی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے

ہیں میں اپنے آقا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ چلا اور ہم حضرت سعد  
کی ملاقات کے لیے گئے وہاں جا کر بیٹھے تو تھوڑی دیر بعد فرمایا  
ایک جنتی آدمی آ رہا ہے تو اچانک حضرت ابوبکر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حاضر  
ہو گئے، پھر فرمایا ایک اور جنتی مرد آ رہا ہے تھوڑی دیر بعد  
حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آ گئے، پھر فرمایا ایک اور جنتی مرد آ رہا ہے تھوڑی  
دیر بعد حضرت عثمان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آ گئے، تھوڑی دیر بعد پھر فرمایا ایک اور  
جنتی مرد آ رہا ہے ساتھ ہی دُعا فرمائی يَا اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ اگر تو چاہے تو  
اس آنے والے کو علی کر دے تو اچانک حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حاضر ہوئے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
 حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
 مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ (صالح رستہ)

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۰۸ھ)

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیوۃ الجیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی  
 نماز کے بعد ایک پرچہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۳۵ مرتبہ  
 رکلتے اور اس کو اپنے ساتھ رکھے۔ اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے  
 اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے۔ اگر  
 اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت دُرود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا  
 رہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکی (متوفی ۱۳۱۴ھ)

آپ نے اپنے رسالہ ضیاء القلوب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے

لکھا ہے کہ

حضور اقدس ﷺ کی صورتِ مثالیہ کا تصور کر کے دُرود شریف پڑھے اور دہنی  
 طرف یا أَحْمَدُ اور بائیں طرف یا مُحَمَّدُ اور یا رَسُوْلُ اللّٰهِ ایک ہزار  
 بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ  
 یہ صلاۃ ابراہیمی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے  
 کہ رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے اس درود کا ورد کیا  
 بروز قیامت میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر جلوۂ افروز ہوئے پہلی  
 بیڑھی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا آمین یوں ہی دوسری اور تیسری بیڑھی پر آمین کہی صحابہ کرام رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی بیڑھی  
 پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک  
 پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشنا گیا۔ میں نے کہا آمین! دوسرا بد بخت وہ شخص ہے  
 جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انھوں نے (خدمت کے سبب) اُسے  
 جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین! تیسرا وہ شخص  
 بد بخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر پاک ہوا اور اُس نے آپ پر فُرو دیا کہ نہ پڑھا، تو میں نے کہا آمین!

رواہ البخاری ۱۰ القول البدیع صفحہ ۱۲۲

حامِ اصم سے عاصم بن یوسف نے دریافت کیا آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو بڑی احتیاط کے ساتھ وضو کرتا ہوں تاکہ کوئی سنت اور مستحب چھوٹ نہ جائے وضو کر کے جائے نماز پر کھڑا ہوتا ہوں۔ کعبہ شریف کو اپنے منہ کے سامنے رب العالمین کو اپنے سر پر حاضر جانتا ہوں۔ جنت کو اپنی داہنی طرف اور دوزخ کو بائیں طرف ملک الموت کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں۔

پھر اس نماز کو اپنی آخری نماز تصور کرتا ہوں بڑی تعظیم سے اللہ اکبر کہتا ہوں۔ نہایت ادب کے ساتھ قرأت پڑھتا ہوں بڑے غور اور تامل کے ساتھ قرآن کو سنتا ہوں اور سمجھتا ہوں نہایت تواضع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں پوری انکساری کے ساتھ گردن جھکا کر التَّحِيَّات پڑھتا ہوں۔ پوری اُمید کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔ خوفِ الہی کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہوں اور نماز قبول ہونے کی اُمید اور نہ قبول ہونے کا ڈر دل میں رکھ کر نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں۔

حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم رب زدنی  
 علما کی اکثر دعا فرمایا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ درود پاک آپ کے مراتب  
 بلند کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ ان دعاؤں سے حضور کی شان اور عظمت  
 بڑھتی ہے۔ پہلے آپ ہر ایک کی فریاد سنتے تھے مگر اب اس سے بڑھ کر سنتے  
 ہیں۔ قبر میں آپ کا علم بھی زیادہ ہے اور آپ کی قوت سماعت اور فریاد  
 رسی بھی پہلے سے زیادہ ہے۔ اگر دنیا کی عورت کی بات آسمانی حور سننے کی  
 قوت رکھتی ہے تو نبی کریم اپنے امتی کی بات سننے سے کیسے قاصر ہیں۔  
 حضور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہیں جب کوئی شخص سلام کہتا ہے تو حضور کو  
 کلام کی قوت دی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ حضور کا کلام بھی وحی الہی ہے  
 کیونکہ آپ کے لب مبارک اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ملتے اور آپ وحی  
 الہی کی خاص زبان سے ہی درو مند ان امت سے ہم کلام ہوتے ہیں۔  
 امام قسطلانی رحمہ اللہ نے اس ضمن میں ایک اور نکتہ پیش کیا ہے۔  
 آپ ”مواہب الدنیا“ میں لکھتے ہیں کہ روح سے مراد توجہ ہے یعنی جو نبی  
 کوئی شخص حضور کو سلام پیش کرتا ہے تو آپ التفات روحانی فرماتے  
 ہیں۔ آپ کو یہ خصوصی مراعات حاصل ہیں کہ ہزاروں سلام ہر لمحہ  
 پہنچیں، تو آپ اس کا جواب دیں۔ کروڑوں مخلوق آپ کی خدمت میں  
 سلام پیش کرتی ہے، آپ ہر ایک کو اپنی توجہ خاص سے نوازتے ہیں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا ذُرِّيَّتًا قُرَّةَ أَعْيُنٍ  
 وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا هـ رَبِّ اعْوِذْ بِكَ مِنْ  
 هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِي هـ  
 رَبِّ اعْوِذْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا  
 خَلَقَ هَسْلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ هَسْلَامٌ عَلَى مُوسَى  
 وَهَارُونَ هَسْلَامٌ عَلَى إِيَّاسِينَ هَسْلَامٌ  
 عَلَى الْمُرْسَلِينَ هَسْلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعُلَيْينِ هـ  
 سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ هَسْلَامٌ هِيَ حَتَّى  
 مَطْلَعِ الْفَجْرِ حُرْمَةُ الْآخِرِ الْتَمَّصْ كَهَيْعَتِ  
 طَسَمَ طَسَّ حَمَّ عَسَقَ حَمَّ نَ لَيْسَ  
 ظَهَقَ الْمَرِيَّارِ جَالِ الْغَيْبِ هَ يَا شَيْخُ  
 عَبْدُ الْقَادِرِ جِيلَانِي شَيْءًا لِلَّهِ هُ (الوظيفة الكريمة)



عارفِ صمدانی قطبِ ربانی امامِ شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب المیزان جلد ۱ صفحہ

۴۱ پر رقم طراز ہیں :-

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ میں نے امام سیوطی کے خط کا ایک ورقہ اس کے اصحاب میں سے ایک صاحب یعنی شیخ عبدالقادر شاذلی کے پاس دیکھا جو مراسلہ تھا اس شخص کے لئے جس نے آپ سے بادشاہ قایتبای کے پاس سفارش کا سوال کیا تھا (وہ مراسلہ جوابیہ بدیں مضمون تھا) جان لے اے بھائی کہ اس وقت تک میں ۵، مرتبہ عالمِ بیداری میں بالمشافہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہوا۔ اگر حاکموں کے پاس جانے کی وجہ سے حضور کی زیارت کی محرومی کا خوف نہ ہوتا تو میں قلعہ شاہی میں داخل ہوتا اور بادشاہ کے ہاں تیرے حق میں سفارش کرتا اور میں خدامِ حدیث سے ایک مرد ہوں ان احادیث کی تصحیح کے بارہ میں حضور کا محتاج ہوں۔ جن کو محدثین نے اپنے طریقہ میں ضعیف کر دیا اور شبہ شک یہ نفع تیرے نفع سے بہت زیادہ ہے۔

رایت ورقہ بخط الشيخ جلال الدين السيوطي عند احد اصحابه وهو الشيخ عبدالقادر الشاذلي مراسلة لشخص سأله في شفاعته عند السلطان قایتبای رحمه الله تعالى اعلم يا اخي انني قد اجتمعت برسول الله صلى الله عليه وسلم الى وقتي هذا خمس وسبعين مرة يقظة ومشافهة ولو لا خوفني من احتجابه صلى الله عليه وسلم عنى بسبب دخولي للولاية لطلعت القلعة وشفعت فيك عند السلطان واني رجل من خدام حنيثه صلى الله عليه وسلم واحتاج اليه في تصحيح الاحاديث التي ضعفها المحدثون من طريقهم ولا شك ان نفع ذلك ارجح من نفعك۔

خواجه حضرمی کے پیرو مرشد نے جب انہیں الوداع کیا تو فرمانے لگے ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہنا۔ درود فقر کی سیڑھی ہے، درود سلوک کا معراج ہے، اس کے بغیر بلندیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ درود کا نور دل کی سیاہیوں کو دور کر دیتا ہے، طالب اسی کی روشنی میں قدم بڑھاتا رہتا ہے۔ دن بدن قرب خداوندی حاصل ہوتا جاتا ہے اور پھر رسول اللہ کے قرب نصیب ہوتے رہتے ہیں۔ ابو زید محقق رحمۃ اللہ علیہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں، میں نے ایک رات خواب میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! امام غزالی، ابو علی سینا اور ابن خطیب کس کس مقام پر ہیں۔ آپ نے فرمایا، ابن خطیب تو عذاب میں ہے اور ابو علی سینا پریشان ہے۔ یہ لوگ میرے بغیر ہی اللہ کے قرب کی تلاش میں رہے۔ میرے وسیلے کے بغیر کوئی شخص منزل مقصود نہیں پاسکا۔ حضور نے امام غزالی کی بے حد تعریف فرمائی۔ اس واقعہ کو ”مجلی الاسرار“ میں بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔ قرطبی نے اپنی ”شرح دلیل“ میں بھی بیان کیا

**دُعَائِيں** | وَتَسْأَلُكَ عَزِيَّةَ الرُّشْدِ وَتَسْأَلُكَ شُكْرَ  
 نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَتَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا  
 صَادِقًا وَتَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا  
 تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ  
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا وَأَوْلَادَنَا إِيْمَانًا كَامِلًا وَعِلْمًا  
 نَافِعًا وَفَهْمًا كَامِلًا وَرِزْقًا حَلَالًا لَطِيْبًا وَاسِعًا وَصِحَّةً وَعَافِيَةً  
 وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَعَمَلًا مُتَّقِيًا وَتَوْبَةً نَصُوحًا  
 عبد الحكيم شرف قادری رحمہ اللہ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا دَائِمًا وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا  
 وَأَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَأَسْأَلُكَ يَقِيْنًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ  
 دِيْنًا قِيْمًا وَأَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَأَسْأَلُكَ  
 تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الشُّكْرَ  
 عَلَى الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الْغِيْثَ عَنِ النَّاسِ ○  
 (حدیث کنز الاعمال)

صَلَّى إِلَهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَالطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الرُّشْدِ  
 وَالْأَلِ وَالْأَبْرَارِ أَعْدَادَ الْحِطْيِ وَالرَّمْلِ وَالْقَطْرِ الَّذِي لَمْ يَجِدْ  
 تَرَجِبًا، اللَّهُ تَعَالَى دُرُودِ هَيْجِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرُؤْيُ  
 كِي پاكيزه آل پر اور نيك لوگوں پر كنكر يوں اور ريت كے ذرات اور  
 بارش كے ان قطروں كی مقدار جن كا شمار نهين هوسكتا. (مدارج النبوة)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جواہر البیان  
ایضات الخان

احادیث کا مجموعہ  
مسند اسحاق  
بن راہویہ

ادبیات کا لٹریچر  
الجامع الکبیر

شامل بغوی

کتاب  
مشین

فیوض الشیخین

مصطفیٰ علیہ السلام

المخوب  
المخوب

رکن دین

فعال جہاد  
عامہ

معمولات مظہریہ

شرح الصدور

ادوال مقدسہ

شیرازی شوقی  
اسے خلافت

دیوان یاش

قائد الامم

اسوۂ  
حسنہ

بزرگوں  
عقیدے

فیروز ملن

اسلامی باتوں  
کا سائیکلو پیڈیا

نورانی حکایات

کنز العمال

عابد عمران انجم مدنی  
فائل بمیرہ شریف

کلام ریاض

بہار  
مدنیہ

طلح البدر

درد و سلام

بہج الفرقہ  
جنت البقیع

میری سرکار

مرشد کامل

دکان نمبر 5  
دربار مارکیٹ  
لاہور

کراں والابک شاپ

Voice: 042-37249515



یشت ابوبکر صدیق  
فارق اعظم  
عثمان غنی  
علی المرتضیٰ  
نجم الخطیب  
اصوال القبور  
وقار شریعت  
فضائل علم و علماء  
آئینہ جمال مصطفیٰ  
مسئلہ داتا گنج بخش  
تقریر وراثت  
تحقیق حلالہ  
بہیمہ و حکمین  
تحقیق طلاق  
کلمت بلبل شاہ  
سلطان بابونہ  
میاں محمد بخش  
لگیاں میں موجاں  
مدینہ ساڈی جان